بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

جامع الفتاوٰی

مع سوانح حیات

زبدۃ العارفین قدوۃ السالکین عالیجناب سرکار پیر سید فضل شاہ اعلی اللہ مقامہم

مرتبہ

عالی جناب مولانا منور حسین صاحب فاضل لکھنؤ

ناشر

حافظ سید ریاض حسین نقوی (فاضل شرقیات) خطیب شیعہ جوہر کالونی سرگودھا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذوالفضل العظیم

جامع الفتاوی

مع سوانح حیات

زبدۃ العارفین قدوۃ السالکین عالیجناب سرکار پیر سید فضل شاہ اعلی اللہ مقامہم

مرتبہ

عالی جناب مولانا منور حسین صاحب فاضل لکھنو

ناشر

حافظ سید ریاض حسین نقوی (فاضل شرقیات) خطیب شیعہ جوہر کالونی سرگودھا

طبع اوّل ——— ایک ہزار

مطبع ——— القائم آرٹ پریس لاہور

کتابت ——— افضل الکتابت بلاک نمبر ۱۹ سرگودھا

سن اشاعت ——— سنہ ۱۹۷۵ء

قیمت ——— چودہ (۱۴) روپے

جذباتِ ناشر

خداوند کریم نے قرآن مجید میں متعدد مقامات پر متقین کا کردار و تذکرہ جو عظمت کے
ے بیان کیا ہے۔ تاکہ انسانیت پر یہ واضح کیا جا سکے کہ انسان غیر معصوم ہوتے ہوئے بھی
رب و تقدس کی بلندیوں سے ہمکنار ہو سکتا ہے۔ پس سرکار پیر صاحب اعلی اللہ مقامہٗ ایسے
بزرگواروں کے حالاتِ زندگی محفوظ کرنا اور انہیں بنی نوع انسان کے سامنے پیش کرنا
عین منشاء الٰہی ہے۔

وقت گزر جاتا ہے اور انسان اپنا دور ختم کر کے دنیا سے رخصت ہو جاتا ہے
لیکن اس کی بعض باتیں ایسا اثر چھوڑ جاتی ہیں جو کبھی ختم نہیں ہوتا اور وہ باتیں اس وقت
زیادہ نمایاں ہو کر سطحِ ذہن پر ابھرتی ہیں جب اس کی مثالیں معدوم ہوتی جا رہی ہوں اور
ا نے نقوش مٹتے جا رہے ہوں۔ یہ سطور لکھنے بیٹھا ہوں تو مخدوم محترم سرکار پیر صاحب
لہ اعلی اللہ مقامہٗ کے اس قسم کے متعدد اقوال و افعال لوحِ ذہن پر ہجوم کر آئے ہیں
صرف اسی کردار کے اشخاص کے ساتھ مختص ہیں۔

سرکار کا علم و فضل، ان کا فہم و ذکا، متانت و ثاقت، تدین اور فقاہت قول و فعل میں یکساں
ن دلآویزی پھر ہر معاملہ میں دین کو مقدم سمجھنا اور ہر دینی فریضہ کو انتہائی اخلاص سے انجام دینا
ور ایسے دوسرے فضائل و فواضل آج ایک شخصیت میں کیونکر جمع ہو سکتے ہیں؟ کہاں جمع
ئے ہیں؟ وہ ایک فرد نہیں بلکہ ایک مجلس اور ایک جماعت تھے وہ رخصت ہوئے

تو ہمیں ہوش آیا کہ ہمارے درمیان سے ایک فرد نہیں اٹھا بلکہ انسانی خوبیوں اور اخلاص عمل کی زینتوں اور زیبائشوں کا ایک جمگھٹا تھا جو ان کے ساتھ رخصت ہو گیا۔

وہ ایک شمع فضل نہیں تھی بلکہ اس کے ساتھ فضائل کی کئی شمعیں، بے شمار ہدایت بجھ گئیں۔ ہم ان کے قول و عمل سے ہی نہیں بلکہ ان کی شخصیت سے بھی اندازہ کر سکتے تھے بزرگ اس دنیا میں ہمارے ورود سے پہلے اٹھ گئے ہیں وہ کیسے تھے وہ کن محاسن و محامد سے آراستہ ہونے کے باعث اکرام و احترام کے انتہائی درجہ پر فائز تھے۔

سرکار مرحوم کے حالاتِ زندگی (اگرچہ میرے خیال میں نامکمل ہیں) پڑھ کر خدا یاد آتا ہے وہ تقویٰ کے پیکر تھے ان کی پوری زندگی آئمہ طاہرین علیہم السلام کے احکامات کے سانچے میں ڈھلی ہوئی تھی ان کی زندگی ایک شعل تھی جس کی روشنی میں بھٹکے ہوئے راہی صراطِ مستقیم کا سراغ پا سکتے تھے ایک شمع ہدایت تھی جس سے ایمان و عمل کے چراغ روشن کئے جا سکتے تھے۔ اسی غرض و غایت کی وجہ سے زیر نظر کتاب شائع کی جا رہی ہے۔ امید ہے مومنین اس سے استفادہ کریں گے

میری دعا ہے کہ خداوند عالم نام و نمود کی خواہش سے ہمارے دلوں کو پاک کر دے اور خاندانی فخر و غرور کی مہلک بیماری سے ہمیں محفوظ رکھے۔ اور اپنی مخلوق کے لئے اس کتاب کو ذریعہ فیضان اور میرے لئے اور میرے مرحوم والدین کے لئے توشۂ آخرت بنا دے۔

محترم جناب مولانا منور حسین صاحب نے اس کتاب کی ترتیب و تسوید اور طباعت میں محنتِ شاقہ سے کام کیا ہے خداوند عالم انہیں جزائے خیر عطا کرے۔ آمین ثم آمین

وانا الاحقر

ریاض نقوی جوہر کالونی سرگودھا ۱۰ نومبر ۱۹۷۵ء

عرضِ مرتب

زبدۃ العارفین، قدوۃ السالکین، محسن ملت سرکار پیر صاحب اعلی اللہ مقامہم کی دلی تمنا تھی کہ زندگی بھر کے حاصل شدہ مسائل و فتاوی کو مرتب کر کے بطور طباعت محفوظ کر لیا جائے لیکن آپ کے حینِ حیات یہ اہتمام نہ ہو سکا۔

سرکار نور اللہ مرقدہ کی وفات کے فوراً بعد دار العلوم محمدیہ سرگودھا میں مجلس یادگار پیر سید فضل شاہ ؒ قائم کی گئی اور اراکین مجلس نے مذکورہ فتاوی کو مرتب کر کے طبع کرانے کا پروگرام بنایا جس کے لئے سرکار کی سالانہ برسی منعقدہ بتاریخ ۲۳ اکتوبر سنہ ۱۹۶۹ء کے موقع پر جناب الحاج سید محمد علی شاہ صاحب، جناب الحاج خان غلام شبیر خان صاحب، جناب مولانا سید ریاض حسین صاحب نقوی، جناب مولانا سید دستار علی شاہ صاحب آف تینگن تحصیل چکوال نے اس امرِ عظیم کے لئے ناچیز کو منتخب فرمایا تو میں نے سرکار محسن ملت کے لاتعداد احسانات کی بنا پر اس فریضہ کی بجا آوری کو اپنے لئے سعادتِ عظمی سمجھ کر بہ طیب خاطر قبول کیا۔

اگرچہ ابتدائی مراحل میں مجھے بہت سی دشواریاں پیش آئیں کیونکہ ستر سالہ ریکارڈ پوری حفاظت کے باوجود کافی خستہ ہو چکا تھا کاغذ نہایت پرانا ہو گیا اور سیاہی کافی مدہم پڑ چکی تھی، پھر حضرات مجتہدین عظام کی تحریرات کا پڑھنا بھی آسان کام نہ تھا لیکن میں نو ماہ کے عرصہ میں اس کتاب کی ترتیب و تدوین میں بحمد اللہ کامیاب ہو گیا۔

میں اس سلسلہ میں الحاج مولانا غلام مہدی صاحب، جناب مولانا نذر حسین صاحب

جناب مولانا غلام حیدر صاحب کے علمی تعاون کا ممنون ہوں۔ جزاہم اللہ خیر الجزاء۔

میں نے جملہ سوالات وجوابات کو پوری ذمہ داری سے من وعن نقل کیا ہے مسائل وفتاوی کی اصل عبارت کو نقل کرنے میں پوری دیانت سے کام لیا ہے، قدیم اردو کے الفاظ کو جدید اردو کی طرف منتقل نہیں کیا بلکہ اصل عبارت کا ایک لفظ تک نہیں بدلا۔

کتاب کی افادیت کے پیش نظر چونکہ سرکار اعلی اللہ مقامہم کے مختصر سوانح حیات کا ذکر کرنا بھی ضروری تھا لہذا اس سلسلہ میں جناب مولانا سید منظور حسین صاحب بخاری آف اجنالہ سے استدعا کی گئی جنہوں نے میری یہ استدعا برضا ورغبت قبول فرمائی کیونکہ ان کو سرکار کے پاس حاضر ہونے اور ان کے فیوض سے مستفیض ہونے کا کافی موقع نصیب ہوا میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں انہوں نے اس کام کو نہایت خوش اسلوبی سے انجام دیا۔

جب کتاب کا مسودہ پایۂ تکمیل تک پہنچا تو جناب الحاج خان غلام شبیر خان صاحب سیکرٹری دار العلوم محمدیہ سرگودھا کے مشورہ ومنشاء کے مطابق سرکار کے حلقہ بگوش کے لئے ایک چٹھی بطور اپیل شائع کی گئی غرض یہ تھی کہ آپ سے انتہائی عقیدت رکھنے والے مخیر حضرات، فیاضانہ اقدام فرما کر کتاب طبع کرادیں گے اور کتاب بلا قیمت مومنین کرام کی خدمت میں پہنچ جائے گی۔

اپیل بذریعہ ڈاک ارسال کی گئی اور بعض حضرات سے بالمشافہ بھی استدعا کی گئی مگر بعض حضرات کے علمی تعاون سے صرف معمولی رقم وصول ہوئی جو طباعت کیلئے بالکل ناکافی تھی، عرصہ پانچ سال گزر گیا اور طباعت کا مرحلہ معرض التواء میں پڑا رہا۔

سرکار اعلی اللہ مقامہم کے لاتحصی احسانات، کتاب کی اہمیت وعظمت اور معاونین کے پیہم اصرار اور اپنی محنت کی وجہ سے میں نے یہ مصمم ارادہ کر لیا کہ سرکار کی یادگار طبع کرا کے دم لونگا

مگر کاغذ و طباعت کی گرانی، دگرگوں مالی حالات اور اقتصادی مشکلات کی وجہ سے میں خود بھی مجبور تھا۔

آخر کار ہمدانی خاندان کے مشہور قصبہ رمنہ سادات تحصیل چکوال کے مخیر ہمدرد ملت حضرات جناب سید امیر حسین شاہ صاحب، جناب سید مشتاق حسین شاہ صاحب، جناب مروت حسین شاہ صاحب پسران سید اولاد حسین شاہ مرحوم نے جو کہ فخر قوم ہمدرد ملت الحاج مولانا سید دستار علی شاہ صاحب کے نواسے ہیں اور چک نمبر ۳۱/۱۰ تحصیل خانیوال میں جاگیردار ہیں۔ میری استدعا پر حسب ضرورت قرضہ حسنہ دیا اور کتابت و طباعت کا کام شروع کر دیا گیا۔

اللہ تعالےٰ بحق محمد و آل محمد علیہم السلام ان کو اپنی حفظ و امان میں رکھے ہیں ان حضرات کا جس قدر شکریہ ادا کروں کم ہو گا۔

ان کے علاوہ سرکار پیر صاحب اعلی اللہ مقامہم کے ورثاء الحاج جناب سید محمد علی شاہ صاحب اور جناب سید کاظم حسین شاہ صاحب و جناب مولانا حافظ سید ریاض حسین شاہ صاحب نقوی کا بالخصوص سے شکر گزار ہوں جنہوں نے مجھے اور جناب مولانا سید دستار علی شاہ صاحب مدظلہ کو سرکار کی اس یادگار کو طبع کرانے کی اجازت مرحمت فرمائی۔

نیز جناب محترم سید وزیر حسین صاحب شیرازی صدر خوشنویس یونین کا تہِ دل سے شکر گزار ہوں جنہوں نے کتابت میں انتہائی رعایت فرمائی۔

جزاھم اللہ احسن الجزآء

(گنہگار) منور حسین فاضل لکھنؤ

چک نمبر ۱۵ شمالی تحصیل بھلوال

ضلع سرگودھا

سلامِ عقیدت

از سیّد منظور حسین بخاری

بخدمت فردوس مآب عالی جناب حضرت پیر السیّد فضل شاہ صاحب اعلی اللہ مقامہٗ

اے آسمان زہد و تقدس کے ماہتاب — اے چرخ اتقا کے درخشندہ آفتاب
نسلِ خلیلؑ پاک کی اے فردِ منتخب — وجہِ بہارِ گلشنِ اولادِ بوترابؑ

اے فخرِ دودمانِ سیادت مرا سلام
اے نخلِ ارجمندِ شرافت مرا سلام

اے سربراہِ محفلِ عرفان شاد باد — اے سرگروہ مجلس ایمان شاد باد
اے پاسبانِ مسلکِ قرآن شاد باد — اے رہنمائے مذہبِ انسان شاد باد

رونق فزائے گلشنِ آدابِ جعفری
میرا سلام اے مظہرِ اوصافِ حیدریؑ

اے شہسوارِ عرصہ عرفان و آگہی، — اے رہ نوردِ منزلِ شرعِ محمدی
صد مرحبا اے خوگرِ اطوارِ بوذری — میرا سلام اے وقت کے سلمانؑ فارسی

اے مردِ حق پرست ہے کیسا ترا وقار
مقبولِ بارگاہِ امامت ترا شعار ہے

راحت پذیر وادیٔ فردوس جاہ سلام — اربابِ دیں شعار کے اے سربراہ سلام
آلِ نبی کے دین کے اے خیر خواہ سلام — منظورِ کم سواد کا اے فضل شاہ سلام

تو کہ ندیم خاص ہے اپنے امامؑ کا
للہ قبول کیجئے ہدیہ سلام کا

نذرِ عقیدت

سید وزیر حسین صاحب شیرازی سرگودھا

بخدمت جناب السید پیر فضل شاہ صاحب اعلی اللہ مقامہٗ

آہ فضل شاہ مردِ حق پرست و ذی وقار
تھا حصارِ قوم و ملت عابدِ شب زندہ دار

آفتابِ زہد و تقویٰ چھپ گیا زیرِ زمیں
جلوہ ہائے بزمِ ہستی کو بقا کوئی نہیں

تھا ترا طرزِ عمل وحدانیت کا ترجماں
ذکرِ حق رہتا تھا ہر لمحہ ترے وردِ زباں

کاشۂ دل حبِ اہلِ بیتؑ سے معمور تھا
بزمِ آب و گل میں تو مثلِ چراغِ طور تھا

سرپرستی مدرسے کی ہر طرح کرتا تھا تو
قلبِ مومن میں عمل کی بجلیاں بھرتا تھا تو

یاد ہے وہ مدرسے میں شوق سے آنا ترا
طالبانِ علم کو تلقین فرمانا ترا

تو کبھی کرتا نہ تھا اندیشۂ سود و زیاں
مرجعِ مخلوق تھا تیرا مقدس آستاں

مرنے والے اندرونِ وادیٔ قلب و دماغ
مدتوں روشن رہیں گے تیری یادوں کے چراغ

بارِ غم تیری جدائی کا اٹھا سکتے نہیں
زندگی بھر ہم تجھے دل سے بھلا سکتے نہیں

چل بسا دنیائے ہست و بود سے منہ موڑ کے
نقلِ حسنین اور کاظم کو اکیلا چھوڑ کے

لے کے اپنے ہاتھ میں زہد و تقدس کی بیاض
ہو تری سیرت کا حامل تیرا لختِ دل ریاض

یہ دعا کرتا ہے تیرے واسطے ہر دم وزیر
قبر میں دمساز ہوں تیرے امام قلعہ گیر

رحمتِ خلاقِ عالم ہو ترے ہر دم قریب
تجھ کو جنت میں جوارِ شاہِ یثرب ہو نصیب

"آسماں تیری لحد پر شبنم افشانی کرے
گردشِ شام و سحر تیری نگہبانی کرے
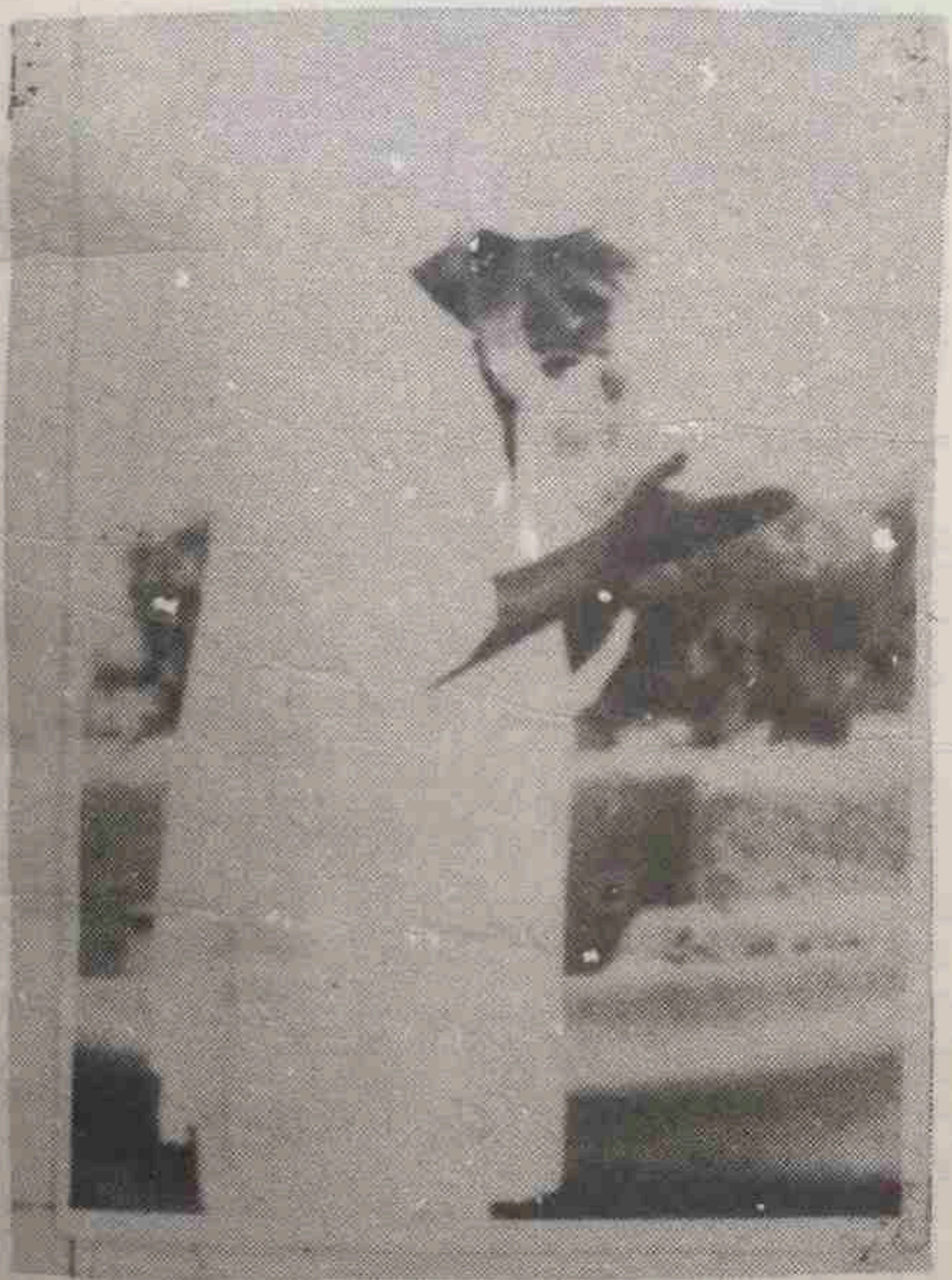
تمثال مبارکہ

زبدۃ العارفین قدوۃ السالکین پیر سید فضل شاہ صاحب اعلی اللہ مقامہم
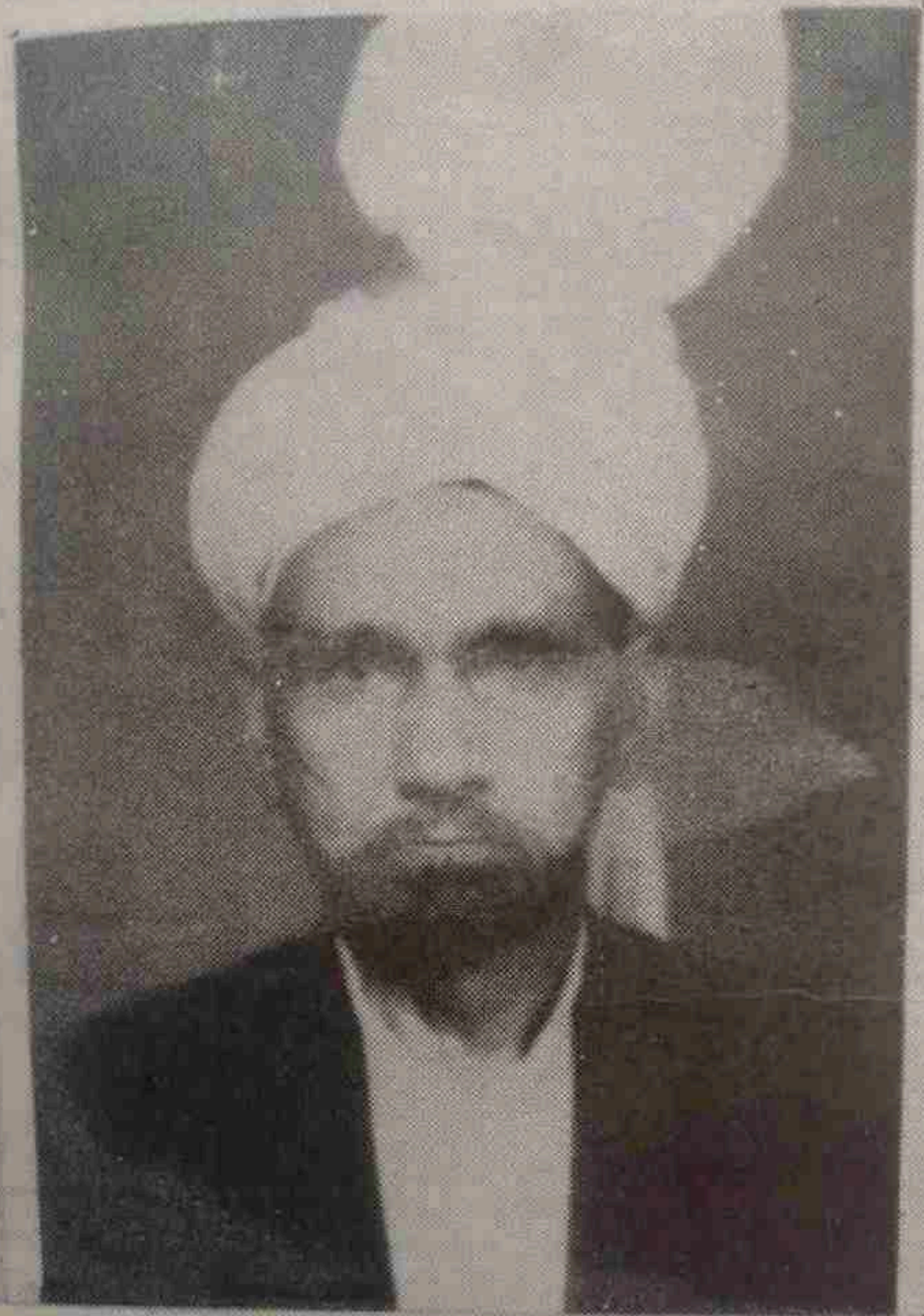
سیادت پناہ فخر قوم جناب الحاج مولانا سید دستار علی شاہ صاحب دام مجدھم

آف منگین تحصیل چکوال ۔ جہلم

تمثال مبارکہ

ناصر ملت والدین باوا سید ناصر حسین شاہ صاحب اعلی اللہ مقامہم

چک نمبر ۱۲ جنوبی سرگودھا
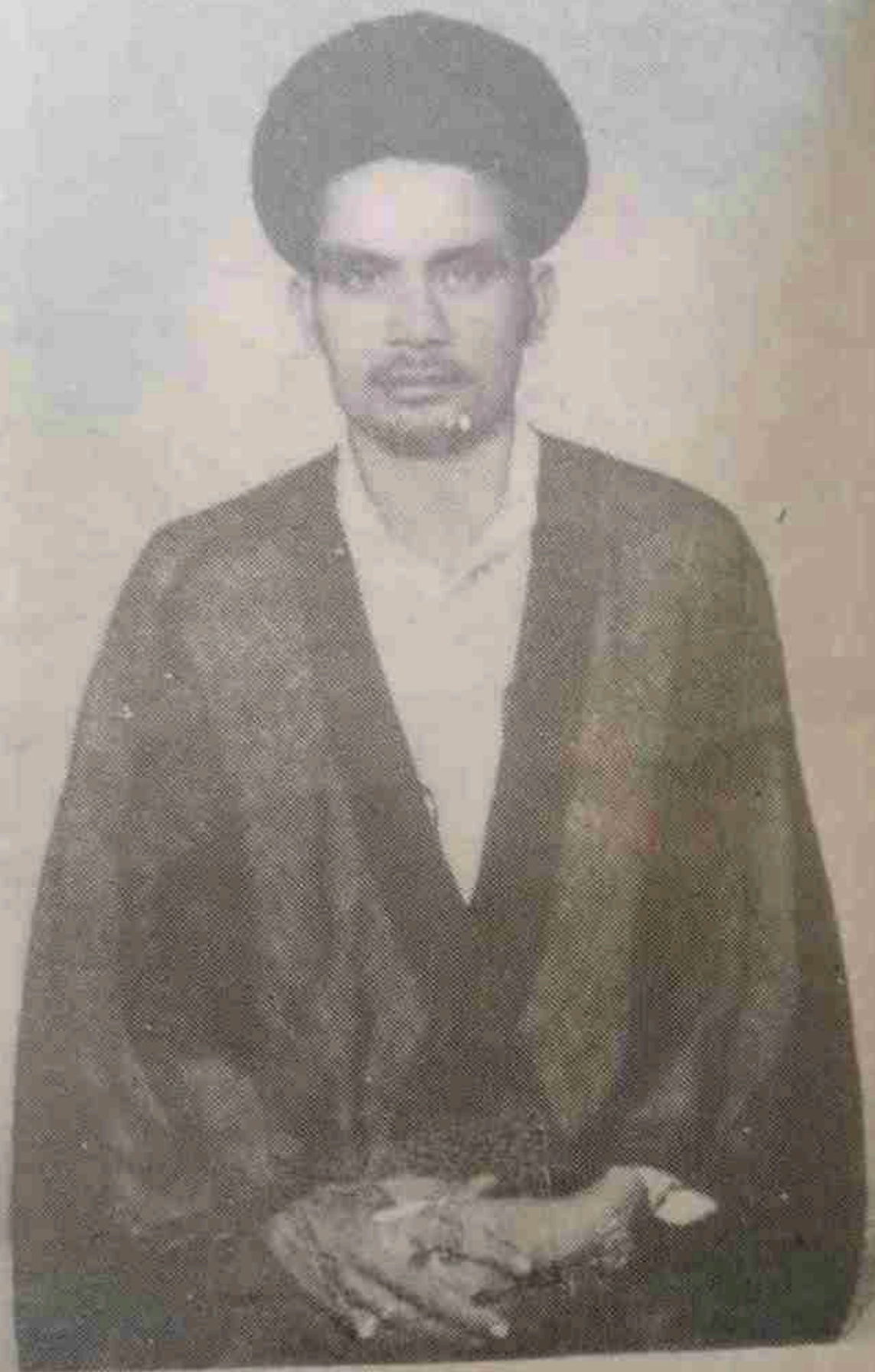
فاضل نوجوان حافظ قرآن مولانا سیّد ریاض حسین صاحب نقوی

ناشر ۔ جوہر کالونی سرگودھا
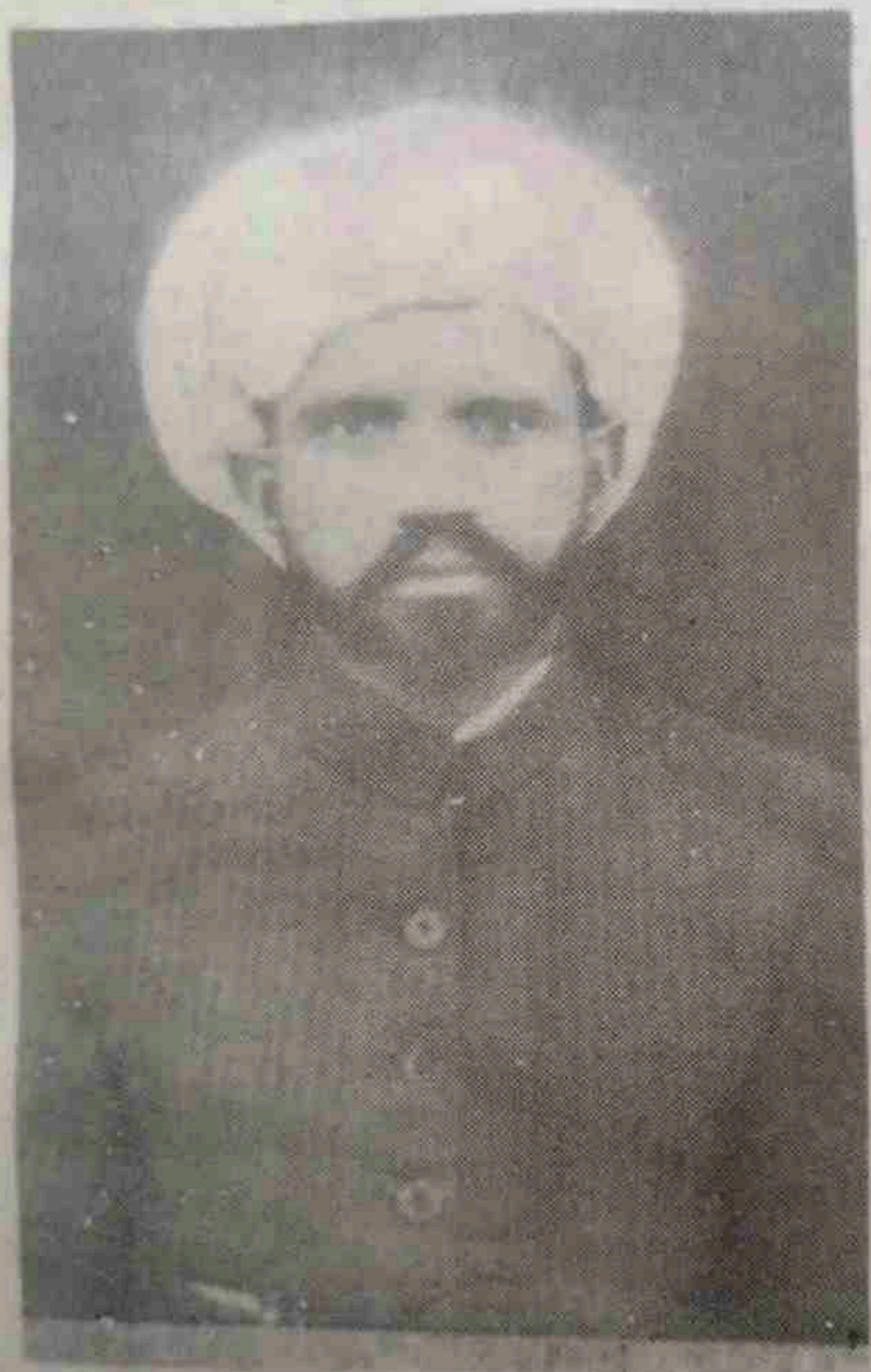
مولانا منور حسین صاحب۔ فاضل لکھنؤ۔ مرتب و مؤلف
چک نمبر ۱۵ شمالی بھلوال۔ سرگودھا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سوانح عمری

از قلم جناب مولانا سید منظور حسین صاحب بخاری
اجنالہ۔ ضلع سرگودھا

زبدۃ العارفین قدوۃ السالکین سرکار پیر سید فضل شاہ صاحب اعلی اللہ مقامہم

آپکی ولادت اور جلیل القدر خاندان

وہ ماحول اور معاشرہ جہاں جہالت کی تاریکی چھائی ہوئی ہو اور علم و دانش کی کوئی کرن وہاں ضو فگن نہ ہو قدرتِ کاملہ ایسے مقامات پر اپنی حکمت و مصلحت کے پیشِ نظر کوئی نہ کوئی انتظام ضرور فرمایا کرتی ہے۔ خداوند عالم کی طرف سے انبیاء عظام اور اوصیاء کرام کا سلسلہِ جلیلہ ایسے ہی انحطاط پذیر ماحول کو منور کرنے کے لئے ظہور پذیر ہوتا رہا ہے۔ اور جب سے قادرِ مطلق نے اس سلسلہ انبیاء و آئمہ علیہم السلام کو بظاہر ختم فرمایا ہے اس روز سے ہی وارثانِ دینِ مقدس کی نیابتِ عمومی میں علماء کرام و صلحاء عظام ایسے جلیل القدر افراد کو رشد و ہدایت کے منصبِ جلیلہ پر فائز کیا۔ چونکہ دینِ اسلام قیامت تک باقی ہے اس لئے قیامت تک ہی یہ سلسلہ انتہا پذیر ہوگا ہر دور میں عظیم شخصیت و کردار کے انسان پیدا ہوتے رہے جنہوں نے اپنے علم اور قول و عمل سے ہر طرح کی قربانیاں دے کر مذہب حقہ کی ترویج و اشاعت اور اس کی بقا و حفاظت میں حصہ لیا یہی وجہ ہے کہ مسلک آلِ محمد علیہم السلام آج بھی اپنے اصول و فروع اور اخلاق و آداب کے اعتبار سے اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ ہمارے سامنے موجود ہے بلکہ تمام فرقِ اسلامیہ سے ممتاز نظر آتا ہے یہ بات ذہن نشین رہے کہ تبلیغ و اشاعت اسلام کے ضمن میں ہر ایک عظیم مبلغ نے اپنی حیثیت سے الگ الگ طریق کار اختیار کیا۔ کسی نے قلم سے جہاد کیا اور

کسی نے زبان سے اور کسی نے خاموش عملی تبلیغ سے اپنے ماحول کو سنوارنے اور شیعت کے عظیم مکتبِ فکر کو معراجِ کمال تک پہنچانے کی کوشش کی ان ہی خاموش مبلغین میں سے آفتابِ زہد و تقدس ، ماہتاب ورع و اتقا حضرت پیر السید فضل شاہ صاحب قبلہ اعلی اللہ مقامہٗ ابن السید گلاب شاہ صاحب النقوی البخاری کی ذاتِ بابرکات بھی ہے جن کا تذکرہ جمیلہ ہم ان سطور میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔ آپ کی ولادت موضع طیار ضلع جہلم پنجاب (پاکستان) میں ہوئی۔ آپ کا جلیل القدر خاندان اور شرافت مآب دودمان نقوی ہونے کی حیثیت سے امام دہم حضرت امام علی النقی علیہ السلام تک پہنچتا ہے اور بخاری ہونے کے اعتبار سے قطب الاقطاب حضرت السید جلال الدین بخاری اعلی اللہ مقامہٗ جو بخارا سے سکونت ترک فرما کر اُوچ شریف میں مرجع انام اور موجبِ ترویج دین اسلام ہو گذرے ہیں تک اختتام پذیر ہوتا ہے اس لیے آپ دونوں نسبتوں کی حیثیت سے نقوی البخاری سادات میں سے قرار پاتے ہیں۔ آپ اس باعظمت گھرانے میں اس وقت پیدا ہوئے جب کہ ہمارے پنجاب میں مکتب تشیع بالکل ابتدائی دور میں تھا تاریخ ولادت کے بارے میں صحیح طور پر کچھ نہیں کہا جا سکتا البتہ آپ کی عمر شریف کا اگر اندازہ کیا جاوے تو ۱۸۷۷ء/۱۸۸۰ء سنہ کے لگ بھگ ہی سالِ پیدائش متعین کیا جا سکتا ہے۔

بچپن ہی سے آپ والدین کریمین کے سایۂ عاطفت اور ظلِّ ہمایوں سے محروم ہو گئے شاید قدرت کاملہ کا شروع ہی سے یہ اہتمام چلا آیا ہے کہ جن ذواتِ مقدسہ کو دینی ریفارمر اور ہادیٔ خلق کی حیثیت سے بھیجنا مطلوب ہوتا ہے ان کو داغِ یتیمی سے ضرور دوچار ہونا پڑتا ہے یہی صورت ہمارے پیر صاحب مرحوم کو بھی پیش آئی۔

تعلیم و تربیت اور ماحول

وہ ماحول اور معاشرہ جس میں آپ پیدا ہوئے بالکل ہی تاریک تر تھا مگر فیاضِ مطلق نے اپنی خصوصی عنایات سے وہ تمام جوہر آپ کی فطرتِ صالحہ میں ودیعت فرما دیئے تھے جن کی رشد و ہدایت کے

منصب پہ فائز ہونے والے انسانوں کو آگے چل کر ان کی عملی زندگی میں عموماً ضرورت ہوا کرتی ہے۔ شرافت و نجابت۔ فہم و فراست اور بصیرت تامہ آپ کی ذات میں

ابتدائی تعلیم

کے طور پر آپ کچھ عرصہ سکول میں تشریف لے گئے مگر افتاد طبع نے دینی امور کی تحصیل کے لئے زیادہ مستعد کیا اور اس وقت کے مشہور واعظ اور عالم مولانا السید غلام حسین شاہ صاحب قبلہ شیرازی مرحوم آف کوٹلہ ضلع جہلم کی خدمت میں حاضر ہو کر استفادہ فرماتے رہے اس کے بعد متعدد علماء کرام اور فضلاء ذوی الاحترام سے کچھ عرصہ تک مستفید و مستفیض ہوتے رہے چونکہ قلب صاف تھا اور ضمیر تابناک اس لئے قلیل عرصہ میں ہی علم و عمل اور معرفت و بصیرت دینی کے بلند مقام پر آفتاب علم و فضل بن کر چمکے۔ اگرچہ آپ نے درسیات میں مروجہ طریق تعلیم سے کہیں بھی استفادہ نہیں فرمایا مگر بفحوائے "خذ العلم من افواہ الرجال" آپ نے وہ سب کچھ حاصل کر لیا جو ایک سالک راہ معرفت کو منزل حقیقت تک پہنچنے کے لئے حاصل کرنا پڑتا ہے "العلم نور یقذفہ اللہ فی قلب من یشاء" علم ایک نور ہے اللہ اپنے لطف خاص سے جس قلب کو اس کا اہل پاتا ہے اس میں اس نور علم کو ڈال دیتا ہے علم درس و درسیات کا چنداں محتاج نہیں ہے اور نہ ہی مدارس اور خانقاہوں کے ضوابط و روابط کی اسے ضرورت ہے بلکہ علم قدرت کا عطیہ اور کسی صاحب کمال کے فیضان نظر کا مرہون منت بقول اقبال

یہ فیضانِ نظر تھا یا کہ مکتب کی کرامت تھی
سکھائے کس نے اسماعیلؑ کو آداب فرزندی

آپ کی تربیت کے ابتدائی ایام آپ کے ہی خاندان جلیلہ کی ایک باعظمت خاتون جو رشتے میں آپ کی عمہ محترمہ تھیں کی آغوش میں گذرے یہ خاتون بہت نیک سیرت اور زہد و تقدس کا عملی نمونہ تھیں یہی وجہ ہے کہ اس مرحومہ کی تربیت خصوصی کا اثر جناب قبلہ پیر صاحب مرحوم کی زندگی میں نمایاں رہا۔ سنا ہے کہ جب قبلہ پیر صاحب رشد و بلوغ کو پہنچے تو [illegible] فرزند" آج تک میں نے تو ایک لقمہ بھی حرام کا

تجھے نہیں کھلایا اب بالغ ہونے والے ہو اب آپ جانیں اور آپ کا کام۔ خدا جانے امی مغفرہ کے الفاظ کا ہی یہ اثر تھا کہ پیر صاحب قبلہ آگے جا کہ اپنی عملی زندگی میں اکل حلال اور صدق مقال میں ایک کامل نمونہ بن کر دنیا والوں کے سامنے ضرب المثل کی حیثیت سے مشہور ہوئے۔

موضع گرڑ میں رہائش

دین اسلام کی تبلیغ اور نشر و اشاعت کے سلسلہ میں ہادیانِ اسلام کو ہمیشہ ہجرت سے دوچار ہونا پڑا ہے بظاہر وجہ یہی معلوم ہوتی ہے کہ اپنے شہر یا وطن کے لوگ ہمیشہ باعظمت افراد کو اپنے دل میں جگہ نہیں دیتے ان کے متعلق ہر قسم کی مخالفت شروع کی جاتی ہے اس بناء پر ایسے عظیم انسانوں کو اکثر اپنا گھر بار چھوڑنا پڑتا ہے تاریخ شاہد ہے کہ گھر بیٹھے بیٹھے کسی بھی انسان کو عظمت کا قالب نصیب نہیں ہوا چنانچہ جناب قبلہ پیر صاحب نے بھی سنت مقتدایان دین پر عمل کرتے ہوئے وطنِ مالوف کو خیر باد فرما کر موضع گرڑ تحصیل خوشاب میں سکونت اختیار فرمائی۔ اس وقت آپ کا عین شباب تھا تبلیغ مذہب کے جذبات موجزن تھے۔ عبادت الٰہی کی مشغولیات ہمہ گیر تھیں یہی وہ دَور ہے کہ جس میں آپ کے زہد و تقدس اور ورع و اتقا کی شہرت بدستور پھیل رہی تھی۔ چند مومنین جن کی طبائع مستقیمہ شروع ہی سے خیر کا پہلو اپنے اندر غالب حیثیت سے رکھتی تھیں اور قدرتِ کاملہ نے انہیں کسی چشمۂ فیض سے سیراب ہونے کے لئے مستعد پیدا کیا تھا اس انتظار میں تھے کہ کوئی ایسی شخصیت نظر آئے جس کے چشمۂ صافی سے وہ سیراب ہوں۔

چنانچہ مہر سبحان بخش۔ بابا علی محمد اور حاجی محمد خان۔ زوار فتح محمد۔ سائیں یتیم علی وغیرہ مخلصین کی استدعا پر آپ موضع گرڑ میں تشریف لائے اور ربع صدی تک اہالیان گرڑ گرد و نواح کے مومنین و مسلمین بلاتفریق مذہب آپ کے ارشادات عالیہ اور کلمات خیر سے مستفید ہوتے رہے۔ آپ ان تمام افراد کو اپنی مجالس عمومی میں فیوض و برکات سے نوازتے رہے۔ خاندانِ اہل بیتؑ کا تعارف اور معارف مکتب تشیع کی تبلیغ ایسے

دلنشین انداز میں فرمائی کہ عامۃ المسلمین بھی کم از کم مذہب شیعہ کے بارے میں تعصب اور ضد کو چھوڑ کر باہمی میل ملاپ کے روادار بن گئے۔ خصوصاً مومنین تو آپ کے مواعظ حسنہ کو سنکر اور طہارت کاملہ اور عبادت صادقہ کو دیکھ کر صدق و خلوص کے ساتھ ایسے گرویدہ ہوئے کہ اپنی عملی زندگیوں میں آپ جیسی ہی معاشرت کو اپناتے نظر آئے فقہ اور احکام شریعت اور اصول و عقائد کے وہ مسائل مبہمہ ان پڑھ لوگوں کو یوں از بر ہو گئے کہ باہر کا پڑھا لکھا عام مولوی بھی وہاں تک رسائی حاصل نہ کر سکتا۔ غرضیکہ موضع کرڑ کے اس اماتی دور میں ہزاروں انسان آپ کے چشمہ فیض سے اس طرح سیراب ہوئے کہ آج بھی جبکہ آپ اس دنیا سے رحلت فرما چکے ہیں آپ کی تبلیغ کے اثرات وہاں نظر آتے ہیں۔ شاید موضع کرڑ کی نسبت آپ کی ذات سے کسی ایسے سعید وقت میں قائم ہوئی کہ آپ کو لوگ پیر فضل شاہ کرڑ والے ہی کہا کرتے تھے اور لطف یہ ہے کہ یہ نسبت آج بھی اسی طرح قائم ہے اور شاید قیامت تک باقی رہے۔

؎ ایں سعادت بزور بازو نیست
تانہ بخشند خدائے بخشندہ

چک نمبر ۱۲ جنوبی میں تشریف آوری

کس قدر سعادت مند اور خوش انجام ہیں وہ لوگ جنہیں جناب پیر صاحب کی صحبت طویلہ کا شرف حاصل ہوا اگرچہ یہ لوگ اپنی فطرت سعیدہ کے اعتبار سے خود بھی اس امر کے اہل تھے کہ وہ دینی خدمات میں پیش پیش رہیں مگر قدرت کاملہ نے اپنے خصوصی لطف و کرم سے پیر صاحب مرحوم کی ذات والا صفات کو بھی ان کا معاون و مددگار قرار دیا چنانچہ جناب بابا نام حسین شاہ صاحب شیرازی مرحوم و مغفور کی ذات گرامی ان لوگوں میں سر فہرست ہے جن کی مصادقت ایمان اور اخوت دینی پیر صاحب کے ساتھ ضرب المثل تھی۔ آپ کا رہنا سہنا، طرز معاشرت اور بود و باش بالکل درویشانہ

تھی خصائل و شمائل اور عادات و اطوار میں آپ بالکل پیر صاحب کے ہم پلہ تھے یہی وجہ ہے کہ آنجناب زہد و تقدس نے جناب باوا صاحب مرحوم کی استدعا پر چک نمبر ۱۷ جنوبی تحصیل بھلوال کو اپنا مطلع ہدایت قرار دیا۔

اس چک میں سکونت پذیر ہونے کے بعد آپ نے شیرازی خانوادہ جلیلہ کے تعاون سے مذہب حقہ میں ایسی خدمات سرانجام دیں کہ یہی چھوٹا سا قریہ تعلیمات سرکار محمد و آل محمد علیہم السلام کا مرکز اور انوار ہدایت کا مہبط قرار پایا۔ قریباً چالیس برس کے طویل عرصہ میں علم و عمل کا یہ گہوارہ اور نشر و اشاعت ملت جعفریہ کا یہ عظیم ادارہ پورے پورے برصغیر پاک و ہند میں مشہور ہو گیا۔ ہم دیکھتے تھے کہ سیرت و کردار اہل بیت کا نمونہ دیکھنے کے لئے اکناف و اطراف عالم سے لوگ سفر کر کے جوق در جوق خدمت عالیہ میں حاضر ہو کر علم و عرفان سے اپنی پیاس بجھاتے سرکار تقدس مآب باوا ناصر شاہ مرحوم اور ان کے خلف الرشید سیادت انتساب السید محمد علی شاہ صاحب دام ظلہ العالی اور ان کی اولاد اس قدر مہمانوں کی خدمت میں منہمک نظر آتی کہ گویا انہیں اس بات کا یقین ہے کہ ہماری نجات اخروی صرف اسی بات پر ہے اور واقعی یہ بات ہے بھی صحیح کہ جو لوگ صدق و اخلاص کے ساتھ محض لوجہ اللہ دین و مذہب کی اشاعت میں اپنا وقت اور مال خرچ کرتے ہیں وہ نجات اخروی کے مستحق ہیں اور خداوند عالم ضرور انہیں قیامت کے دن مہالک عظیمہ سے نجات عطا فرمائے گا۔ ہم یہ بات بطور اعتراف حقیقت بیان کرتے ہیں کہ اگر پیر صاحب مرحوم کے ساتھ یہ خانوادۂ جلیلہ تعاون نہ کرتا تو شاید آپ کی تبلیغ کے اثرات اتنے ہمہ گیر نہ ہو سکتے جتنے کہ اب ہیں۔

اجنالہ ضلع سرگودھا ڈیرہ الحاج مہر سردار لک

جناب پیر صاحب کے علم و عمل اور صدق و خلوص میں کچھ اس طرح مقناطیسی کشش موجود تھی کہ پڑھے لکھے افراد تو بجائے خود بالکل بے علم اور ان پڑھ لوگ

بھی متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے ان کی خاموش عملی تبلیغ نے گم گشتگان راہ ضلالت کو یوں مذہب حقہ
کی طرف مائل کر دیا کہ علم کلام کے ماہر اور میدانِ مناظرہ کے شہسوار بھی پیچھے رہ گئے چنانچہ
ایسے افراد میں سے جناب الحاج مہر سردار بخش ملک ساکن اجنالہ ضلع سرگودھا سر فہرست
ہیں جن پر پیر صاحب مرحوم کی مومنانہ نگاہ ایسی پڑی کہ ان کی تقدیر کو بدل کے رکھ دیا۔

سچ ہے ؎ نگاہِ مردِ مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں

سرکار پیر صاحب کی نظرِ عنایت نے مہر صاحب اور ان کی اولاد کو اپنے خصوصی توجہات بیعت
سے اس طرح نوازا کہ یہ خانوادہ صدق و خلوص کا پیکر اور خلق و ایمان کا مجسمہ بن گیا۔ اعمالِ خیر
کی بجا آوری اور واجبات شرعیہ کی ادائیگی میں اپنے معاشرہ کے افراد سے گوئے سبقت
لے گئے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ آج جبکہ پیر صاحب کے حلقہ ارادت میں علم دین اور اعتقاد و عمل
کے سلسلے میں کچھ سرد مہری سی نظر آنے لگی ہے مگر یہ خانوادہ ابھی تک اسی شمع ہدایت کی
روشنی میں نہایت سادگی کے ساتھ سفر کر رہا ہے جو جناب پیر صاحب ان کے گھر میں
روشن فرما گئے تھے۔ بہرحال یہ جناب مہر صاحب اور ان کے فرزندانِ گرامی مہر دوست محمد و
محمد نواز کی سعادتمندی ہے جو قدرت کی طرف سے انہیں جناب پیر صاحب کی خدمت کے
سلسلے میں عطا کی گئی ہے اس پر انہیں خداوند عالم کا شکر گذار ہونا چاہیئے۔

حاجی صاحب کا یہ ڈیرہ محض ڈیرہ ہی نہیں تھا بلکہ یہ علم و معرفت کا گہوارہ اور
درس ہدایت کا ایک بہت بڑا مدرسہ تھا جو قریباً بیس پچیس سال تک معارف آل محمدؐ کا
مرکز اور اہل بیت رسولؐ کی عملی زندگی کا نمونہ بنا رہا۔ جناب پیر صاحب نے اپنی زندگی کے آخری
سالوں میں یہ معمول بنا لیا تھا کہ موسم سرما میں تو چک نمبر ۱۲ جنوبی میں قیام فرماتے اور گرمیوں
کے سارے دن اس ڈیرہ پر سکونت پذیر رہتے ہم دیکھتے تھے کہ شمع ہدایت کے مرکز
پر لوگ اطراف ملک سے پروانہ وار حاضر ہو کر اپنے مطالب کی تشنگی بجھاتے امراء و روساء
[illegible] ...ندار، علماء، طلبہ دین۔ ذاکرین اور مومنین بلکہ عامۃ المسلمین

تک لوگ حاضر ہوتے مگر مہمانوں کی اکثریت کی جانکاہ تکلیف سے حاجی صاحب اور ان کے فرزندوں کے خلوص میں ذرا بھر بھی کمی نہ آتی بلکہ دینی فریضہ سمجھتے ہوئے حسب مراتب ان کی خدمت کرتے جن لوگوں نے جناب پیر صاحب کی زندگی میں اس ڈیرہ پر آپ کی مجلسی زندگی کے کچھ مناظر دیکھے ہیں وہ بھی ان باتوں کی ضرور تصدیق کریں گے۔ ہم اس خانوادہ کے خدمات دینی کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہوئے ان کا شکریہ ادا کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ خداوند عالم انہیں دین حق پر قائم رکھے اور آخرت میں کامیابی عطا فرمائے۔ خصوصاً جناب مہر صاحب تو ابھی بقید حیات ہیں اور اب اپنی عمر کی آخری منزلوں میں ہیں پوری قوم کی طرف سے شکریہ کے مستحق ہیں خداوند عالم انہیں دین حق کی نصرت اور جناب پیر صاحب کی خدمت کے سلسلہ میں اجر عظیم عطا فرمائے۔

مرحوم پیر صاحبؒ اور عبادت الٰہی

جناب پیر صاحب اعلی اللہ مقامہٗ کی ذات والا صفات کو ابتدا ہی سے عبادت الٰہی کا شوق اتنا ہمہ گیر کہ وہ اپنی آئندہ زندگی کے کسی مرحلہ میں بھی یاد خدا سے غافل نہ رہے۔ رکوع و سجود، دعا و استغفار ان کے لمحات حیات کا اوڑھنا بچھونا تھا حقیقت میں ہم خود یہ بات کہنے پر ذرا بھر بھی جھجک محسوس نہیں کرتے کہ فرد عبادت و طاعت اور اسلام و محافظین اسلام کو ان کے وجود پر فخر تھا اور خداوند عالم کا یہ فرمان " وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون " موجودہ دور میں ان کی ذات پر صادق آتا تھا۔ زبان و کلام سے تو اکثر مبلغین اسلام دعوت الی الحق کی تبلیغ کرتے رہے ہیں اور قیامت تک کرتے رہیں گے مگر " لم تقولون ما لا تفعلون " کی آیت مبارکہ کے اعتبار سے بغیر عمل کے تبلیغ اسلام مؤثر نہیں ہو سکتی بلکہ وہ لوگ جو اپنے پاکیزہ عمل و کردار سے مذہب آئمہ اطہار علیہم السلام کی نشر و اشاعت کرتے ہیں وہی اس منصب جلیلہ پر فائز ہونے کے قابل ہوتے ہیں مرحوم کی ذات بھی ایسی ہی تھی جس نے ساری زندگی میں اپنے اجداد طاہرین کی عبادت و زہادت کے عملی نمونے پیش کئے۔

ان کی سیرتِ طیبہ کو دیکھ کر صدر اسلام کے خالص الاعتقاد اصحاب رسول و آئمہ علیہم السلام کی یاد تازہ ہو جایا کرتی تھی۔ بلکہ اس سے بڑھ کر خود آئمہ علیہم السلام کی مقدس سیرت کی جھلکیاں نظر آتی تھیں اور دیکھنے والا با بصیرت انسان یہ کہنے پر مجبور ہو جاتا کہ جن بزرگواروں کا خلف صالح اور نام لیوا اتنے پاکیزہ صفات و کردار کا حامل ہے وہ بزرگ ہستیاں خود کتنے اونچے مقام پر فائز ہوں گی۔ اس سلسلے میں آپ کی ذات ستودہ صفات باوجود عابدِ شب زندہ دار اور قائم اللیل اور صائم النہار ہونے کے اپنی عباداتِ شرعیہ کی شہرت سے بالکل ہی متنفر تھی حتی الامکان ان کو مخفی طریقہ سے انجام دیتے آپ حج بیت اللہ ایسے فریضہ سے بھی سبکدوش ہو چکے تھے عتبات عالیات کی زیارات سے بھی چند بار مشرف ہونے کے باوصف اکثر لوگ ناواقف تھے کہ آپ حاجی یا زائر بھی ہیں۔ واجبات شرعیہ کی انجام دہی کے علاوہ مستحبات میں پورا پورا انہماک ہوتا۔ رجب و شعبان کے مستحبی روزے بھی اکثر و بیشتر ترک نہ ہوتے۔ زکوٰۃ و خمس کے سلسلہ میں احتیاط کا اتنا اہتمام تھا کہ باوجود دنیا داری نہ ہونے کے اپنی آمدنی کی معمولی سے معمولی مد کا حساب بھی رکھتے اور باقاعدہ زکوٰۃ و خمس اور فطرہ وغیرہ کی ادائیگی سے سبکدوش رہتے اور بعض اوقات تو معمولی سی عدم احتیاط یا فروگذاشت پر دوبارہ بھی ادا فرما دیا کرتے تھے غرضیکہ ہادیانِ دین اور پیشوایانِ اسلام اپنے شیعوں کو جس شان میں دیکھنا پسند فرماتے تھے یہ بات بلا خوف تردید کہی جا سکتی ہے کہ وہ آپ میں کہی جا سکتی ہے کہ وہ آپ میں موجود تھی۔

ع خدا رحمت کرے اس بندۂ صالح کے مرقد پر

کہ جس کے تذکرے ہیں آج بھی بزمِ عبادت میں

دربار احمدیت میں دعا کا اہتمام

جناب پیر صاحب مرحوم سے ملنے والے افراد قوم اچھی طرح جانتے ہیں کہ آپ دوسرے پیروں اور مریدوں کے باہمی روابط و تعلقات کے طور طریقوں سے قطعاً مختلف تھے ان کے

ہاں نہ تو چلہ کشی کے اصول بتائے جاتے اور نہ ہی تعویذات مروجہ کی کوئی قدر و قیمت تھی ان کی ذات صدق و خلوص کا پیکر اور راہ و رسم شریعت کی آئینہ دار تھی دنیاوی نام نہاد پیروں ملنگوں اور خانقاہوں کے نشیب و فراز سے سخت بیزار تھے خود ایک پکے موحد اور سچے مسلمان تھے اور اپنے ہر ملنے والے کو وہ ایسا ہی دیکھنا پسند فرماتے اپنی اور دوسرے افراد کی حاجات کے سلسلے میں وہ بتوسل محمدؐ و آل محمدؐ ذات رب العزت کے ہی دربار سے سب کچھ طلب کرتے۔ واجبات شرعیہ کی ادائیگی کے بعد عموماً فارغ اوقات میں دعا و استغفار میں مشغول رہتے یہاں تک کہ عام مجلسی اوقات میں بھی اس فرضِ منصبی سے غافل نہ رہتے جن لوگوں کے حق میں وہ دعا فرماتے ترتیب وار ان کے نام آپ کو ازبر ہوتے اور نام بنام لے کر خداوند عالم کے حضور میں بصد تضرع ان کے مطالب کو پیش کرتے۔ اس سلسلہ میں علماء کرام۔ رؤسا مومنین اور عامۃ المسلمین کے الگ الگ طبقات مقرر فرمایا کرتے تھے مثلاً حصول رزق کی خواہش رکھنے والے الگ۔ بیماری والے الگ۔ قرضے والے الگ اولاد کے خواہشمند الگ۔ مغفرت والے علیحدہ غرضیکہ اسی طرح ہر ہر صنف میں علیحدہ علیحدہ گروہوں کے نام لے کر دعا فرمایا کرتے۔ جو مومنین و مومنات فوت ہو چکے ہوتے ان کے بارے خصوصی طور پر علیحدہ استغفار کیا کرتے بعض شخصوں کے بارے میں یہ سلسلہ طویل عرصہ تک رہتا اور جب تک کوئی دعا کروانیوالا خود حاضر ہو کر یہ عرض نہ کر دیتا کہ حضور آپ کی دعا سے میری حاجت برآری ہو چکی ہے آپ اس کے لئے سلسلہ دعا کو ختم نہ فرماتے متعدد بار آپ نے ہمارے روبرو بھی اس امر کی شکایت کی کہ بعض لوگ اپنی حاجات کے پورے ہونے پر اطلاع تک دینا بھی بھول — جاتے ہیں اور ان لوگوں کی یہ معمولی غفلت ان کے لئے زحمت کا سبب ہوا کرتی۔ یہ بات یاد رہے کہ آپ حسب مراتب اور حسبِ استحقاق دعا فرمایا کرتے جتنا جتنا کسی کا حق ہوتا اس کے متعلق اتنا ہی اہتمام فرماتے یہاں تک کہ اگر کسی غیر مذہب والے نے معمولی سا کلمہ بھی نصرتِ مذہب حقہ میں

کیا ہوتا تو بغیر اس کے کہ وہ عرض کرتا آپ اس کے لئے دعا فرمایا کرتے۔ زیارت اور دعا کے سلسلہ میں جب لوگ دور دراز کے سفر کر کے حاضر خدمت ہوتے تو آپ انہیں شدید تاکید فرماتے کہ محض دعا کی غرض سے آپ نے اتنا سفر کر کے اور رقم خرچ کر کے مجھ پر زیادتی کی ہے حالانکہ ایک کارڈ لکھ کر بھی یہ مطلب حل کیا جا سکتا تھا۔

دعا کرانے والے حضرات کو آپ ہمیشہ تاکید فرمایا کرتے تھے کہ حصول مقاصد کے سلسلہ میں بجائے اس کے آپ لوگ میری طرف رجوع کریں اپنے اپنے والدین کی رضامندی حاصل کر کے ان کی خدمت میں عرض کیا کریں کہ وہ بارگاہِ رب العزت میں دعا کیا کریں کیونکہ اولاد کے بارے والدین کی دعا ضرور شرف قبولیت سے ہمکنار ہوتی ہے خصوصاً والدہ کی دعا تو تیر بہدف کا مقام رکھتی ہے۔

طہارت و نجاست کا خیال

چونکہ تمام عبادات شرعیہ کی مقبولیت صرف نجاست و طہارت کے اہتمام ہی پر موقوف ہے اس لئے آپ نے تمام زندگی میں التزام طہارت اور احتراز نجاست کو اولیت دی چونکہ مذہب اہل بیت کا رابطہ شروع ہی سے اصحاب عصمت علیہ السلام سے استوار چلا آیا ہے اس لئے اس پاکیزہ مکتب فکر کو اپنانے والے ہمیشہ ظاہری اور باطنی طہارت کا عامل رہے ہے شیعان حیدر کرار کا یہ وصف غیر مذاہب میں ضرب المثل کی حیثیت رکھتا ہے اور ایسا کیوں نہ ہو جب کہ خداوند عالم بھی پاک و پاکیزہ لوگوں کو ہی پسند فرماتا ہے اور انہیں دوست رکھتا ہے جیسا کہ قرآن حکیم میں ارشاد ہے "ان اللہ یحب المتطہرین"۔ اسی بناء پر پیر صاحب مرحوم اپنی ابتدائی زندگی ہی سے طہارت و نجاست کا کمال اہتمام فرمایا کرتے تھے یہاں تک کہ نہر یا تالاب یا کسی جھیل وغیرہ تک سفر کی زحمت کو بھی خاطر میں نہ لاتے۔ گرمی کا موسم ہوتا یا سردی کی ہوائیں ہمیشہ روزانہ دو وقت باقاعدہ غسل سے نماز ادا کرتے چک نمبر ۱ جنوبی اور ... دونوں مقامات پر آپ کے لئے کثیر مقدار آب کے حامل

بکثرت گر بنے ہوئے تھے جن میں آپ خوش رہ کر وضو اور غسل وغیرہ امور کی انجام دہی میں
مشغول رہتے۔ نجاسات سے اس قدر پرہیز فرماتے کہ اپنے مخصوص امراض کے علاج
معالجہ میں بھی ہر کہ ومہ سے علاج کروانا پسند نہ فرماتے چونکہ انگریزی ادویات اور ٹیکہ جات
کی ترکیب وساخت میں نجاست وطہارت کا خیال نہیں رکھا جاتا اس لئے آپ ان سے قطعاً
اجتناب کیا کرتے تھے۔ اس سلسلہ میں سادات بنگہ کا خانوادہ جلیلہ جو خود بھی تقوی وطہارت کا
حامل اور شرعی امور کا واقف ہے صحت وبیماری میں آپ کا خاص خیال فرماتا یا تو آپ خود
وہاں تشریف لے جاتے یا پھر خود انہیں بوقت ضرورت طلب فرمالیا کرتے تھے جناب سیادت
انتساب ڈاکٹر سید صادق محمد شاہ صاحب۔ جناب ڈاکٹر سید عابد حسین شاہ صاحب اور ان کے
خلف الرشید جناب ڈاکٹر سید حسن علی شاہ صاحب اور فخر قوم عزت مآب جناب ڈاکٹر سید
حاذق نقی شاہ صاحب کی ذات گرامی اور ان کے برادر گرامی جناب ڈاکٹر سید مظہر حسین شاہ صاحب
وغیرہ کے احسانات آپ کی ذات پر بہت سے ہیں جن کا خود آپ کو بھی اعتراف تھا اور
افراد قوم بھی ان کے خدمات جلیلہ سے قطعاً ناواقف نہیں ہیں خداوند عالم ان تمام حضرات
کو اس سلسلہ میں اجر جزیل عطا فرمائے۔

صدق مقال اور اکل حلال

خداوند عالم قرآن مقدس میں ارشاد فرماتا ہے۔ یا ایہا الذین آمنوا اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین

یعنی ایمان والو۔ تم اللہ سے ڈرو اور ہمیشہ قول وفعل اور علم وعقائد میں وہ طریقہ اختیار کرو
جو صداقت شعار لوگوں کا تھا یہ سچے لوگ قرآن وحدیث اور زبان شریعت میں صرف آل محمد
ہیں جیسا کہ کتب تفاسیر اور احادیث سے ظاہر ہے جناب پیر صاحب کی ذات والاصفات
علم وعقائد اور اصول دین میں تو ظاہر ہے کہ وہ صراط مستقیم پر گامزن تھے ہی مگر قول وفعل
میں بھی حسب امکان منزل صداقت کی راہ پر تقریباً ہر ایک سے گوئے سبقت لے گئے تھے
صدق اور کذب وافترا سے اجتناب ان کی تمام تر زندگی کا شعار تھا ان کی مجلس میں

بیٹھنے والے یہ جانتے ہیں کہ انہوں نے کبھی بھی اس سلسلے میں کذب و دروغ سے کام نہ لیا تھا۔ اربابِ بصیرت جانتے ہیں کہ جھوٹ ہمیشہ حصولِ اقتدار۔ طلبِ جاہ اور تحصیل دولت کے لئے ہی بولا جاتا ہے جب ان تمام اخلاق سے وہ دور تھے تو پھر وہ جھوٹ کس لئے بولتے؟ ہم یہ بات بلاخوفِ تردید کہہ سکتے ہیں کہ ان کی وفات کے پانچ چھ سال بعد بھی ان کی ذات پر کذب و افتراء کی تہمت کوئی شخص نہیں لگا سکتا۔ وہ صرف راست گو ہی نہ تھے بلکہ راست باز تھے ان کے قول و فعل سے صداقت آشکار تھی باقی رہا آپ کا حلال کھانا اور لقمۂ حرام سے بچنا تو یہ بات تو عوام الناس بلکہ اغیار کی محفلوں میں بھی مسلم تھی کہ اگر حلال کا لقمہ کوئی کھاتا ہے تو صرف پیر فضل شاہ ہی کی ذات ہے"۔

بلاشبہ سرکار پیر صاحبؒ کے عقیدت مند اور حلقہ ارادت کے مومنین ہزاروں بلکہ لاکھوں تک موجود تھے ان میں روٴسا۔ جاگیردار۔ زمیندار۔ تجار اور حکام وغیرہ کثرت سے تھے جو آپ کے ادنیٰ سے اشارے پر مال و دولت کے ڈھیر لگا دینے پر تیار رہتے مگر آپ کی زندگی کا شعار اور طرزِ بود و باش ہمارے سامنے ہے آپ ان دنیاوی آلائشات سے کوسوں دور تھے۔ آپ کو سفر و حضر میں دو دو دن بلکہ اس سے بھی زیادہ عرصہ تک فاقہ منظور ہوتا مگر کسی کے ہاں سوائے چند مخصوص مقامات کے طعام نہ کھاتے۔ دنیا میں اور بھی ایسے لوگ ضرور ہوں گے مگر جہاں تک ہماری معلومات کا تعلق ہے بجز معصومین علیہم السلام کے ایسی مثال خاص کر آج کے ماحول میں مشکل ہے۔

جن لوگوں نے ان کی خوراک و پوشاک کے اطوار کو اپنی آنکھوں سے ملاحظہ کیا ہے وہ ضرور ہماری باتوں کی تصدیق فرمائیں گے بلکہ یہ بات بلا مبالغہ کہی جاسکتی ہے کہ پیر صاحب نے اپنے عظیم باپ حضرت امیر المومنین علی ابن ابیطالب علیہ السلام کی پیروی میں گویا دنیا کو طلاق دے رکھی تھی۔ جناب کی عالی بصیرت نے یہ راز پالیا تھا کہ ؎ خوردن برائے زیستن و ذکر کردن است

تو معتقد کہ زیستن از بہر خوردن است

بفحوائے قولِ معصومؑ "ازہد الناس من وقف عند الشبہہ" یعنی وہ شخص سب سے زیادہ پرہیزگار ہے جو شک و شبہ کے مقام پر بھی رک جائے۔ بعینہٖ یہی کردار جناب سرکار موصوف کا بھی تھا وہ سمجھتے کہ اہلِ دنیا باوجود دعوئ شیعیت کے خمس و زکوٰۃ کے پابند نہیں ہوتے بلکہ اکثر مدعیانِ علم و فضل بھی اس سلسلے میں اپنی ذمہ داریوں کو محسوس نہیں کرتے چونکہ آپ زہد و تقویٰ کے بہت اونچے مقام پر فائز تھے اس لئے آپ ان تمام چیزوں سے پرہیز فرماتے جن کے بارے میں آپ کو حلال و حرام کے امتزاج کا شبہ تک بھی ہوتا آپ کے معمولات شرب و طعام میں بس اتنا ہی اہتمام ہوتا جتنا کہ حیات کو برقرار رکھنے کے لئے ضروری ہوا کرتا ہے۔ لوگ ان کی قلتِ غذا اور سادگی کو دیکھ اکثر تعجب کیا کرتے تھے کہ اس قدر عبادت و ریاضت کے باوجود آپ کی بقا کیونکر ممکن ہے۔

شاید سطحِ نظر رکھنے والوں کو اس امر کا علم نہ ہو کہ آپ کی زندگی کے بقاء کا انحصار محض جسمانی طاقت پر نہیں تھا وہ تو ایک عظیم روحانی قوت کے مالک تھے جس کی بناء پر قریباً نوّے سال کا طویل عرصہ اس دنیا میں گذار گئے اگرچہ زندگی میں کئی بار عارضی بیماریوں سے آپ کا سامنا ہوا مگر بحیثیت مجموعی آپ کے اعضائے رئیسہ اور قوائے جسمانیہ قریب قریب صحت مند رہے یقیناً وہ شخص جو اس قدر اپنی خواہشاتِ نفسانیہ پر ضبط رکھتے ہوئے اعتدال کی راہ پر چلا ہو ایک طویل عرصے تک منازلِ حیات طے کر سکتا ہے ہم نے تو یہاں تک سنا ہے کہ آپ کے ایک آخری معالج نے اس بات کی تصدیق کر دی تھی کہ یہ عظیم انسان محض جسمانی طاقت پر اتنا عرصہ زندہ نہیں رہا یہ روحانی قوت کا ہی کرشمہ ہے جو اتنی طویل مدت تک اس کی زندگی کا سہارا بنا رہا۔

مخلوقِ خدا سے ہمدردی

مخلوقِ خدا سے ہمدردی جس کو دوسرے لفظوں میں شفقت علی الخلق سے تعبیر کیا جاتا ہے اخلاقِ عالیہ میں سے ایک ... وصف ہے جس کے عامل بہت ہی کم لوگ ہوا کرتے ہیں کیونکہ دوسروں سے

آخر ہمدردی وہی شخص کر سکتا ہے جس کو اپنے اغراض ومقاصد سے دوسروں کی نسبت کم دلچسپی ہو چونکہ دنیاوی معاشرہ اکثر خود غرض واقع ہوا ہے کسی کے ساتھ اگر کوئی ہمدردی کرتا بھی ہے تو وہ بھی صرف کسی نہ کسی مطلب کے حصول کے لیئے ہی جیسا کہ ایک شاعر نے بھی کہا ہے۔

ع۔ دنیا کی لغت میں مہمل سا اک لفظ لکھا ہے ہمدردی

اس ہمدردی کے پیرائے میں مخفی ہے راز خود غرضی

لیکن ہم جناب پیر صاحب مرحوم کے اطوار زندگی کو عام لوگوں سے قطعاً مختلف پاتے ہیں آپ اپنے چاہنے والوں کے لیئے ایک شفیق باپ اور مونس وغمخوار دوست کی حیثیت رکھتے تھے بلکہ غیروں کے لیے بھی ہمدردی کے جذبات سے ان کا سینۂ بے کینہ مالامال تھا اکثر لوگ قیادت کے روپ میں لوگوں سے اظہار شفقت فرمایا کرتے ہیں مگر عملی حیثیت سے جو شخص اس صفت عظیمہ سے متصف تھا وہ صرف آپ ہی تھے۔ قوم وملت کا درد ان کے اندر کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ اہل ایمان کی تکلیف کو اپنی تکلیف ان کے آرام کو اپنا آرام خیال فرماتے ان کی صحت و بیماری کا معیار بھی تقریباً یہی ہوا کرتا کہ کسی مومن کی تکلیف سن کر کرب واذیت محسوس کرتے ہوئے بیمار ہو جاتے اور کسی کی خوشی کی خبر سن کر راو بصحت ہو جاتے شفقت وہمدردی کے عملی اظہار کا یہ عالم تھا کہ جو شخص ایک بار آپ کی خدمت میں ہو جاتا وہ تازندگی پھر آپ کا ہی رہتا۔ ہم نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر اکثر یہ بات دیکھی کہ متمول لوگ جب اپنی موٹروں پر حاضر ہوتے تو رخصت کے وقت ایسے غریب لوگ جن کے پاس کچھ نہ ہوتا ان کے ہمراہ سواریوں پر بٹھا دیتے اور از راہِ کسر نفسی فرماتے کہ آپ لوگوں نے میری جانب نامناسب سفر کیا ہے اس کا کفارہ یہی ہے کہ آپ ان غریب لوگوں کو اپنے ساتھ بٹھاتے جائیں۔ غرضیکہ آپ کی ذات والاصفات امیروں۔ غریبوں۔ محتاجوں اور بظاہر بے سہارا لوگوں کے لیئے ملجا وماوا تھی، بقدر امکان سب کی مدد واعانت کرنا عبادت [illegible] حیثیت کا بھی کوئی انسان آپ کی صحبت فیض اثر سے

مشرف ہوتا وہ ہمیشہ زندگی میں یہی خیال کرتا رہا کہ جناب پیر صاحب تمام لوگوں سے بڑھ کر میرے ہی زیادہ مہربان اور محسن و مشفق ہیں ان کے بارے میں بلا مبالغہ آخر یہ کہنا پڑتا ہے۔

؎ سارے جہاں کا درد وہ جس کے جگر میں تھا
یکتائے روزگار وہ نوع بشر میں تھا

عزاداری سیدالشہداؑ میں منفرد روش

حضرت امام حسین علیہ السلام کی شہادت عظمیٰ کے متعلق تقریباً اہل اسلام کے ہر مکتب فکر کا یہی عقیدہ ہے کہ آپ کی قربانیاں دین اسلام کی حفاظت۔ حق کے اصولوں کی نشر و اشاعت اور انسانیت کو اپنے اصلی مقام پر فائز کرنے کے لئے ہی تھیں اگر آپ حق و باطل کا یہ عظیم معرکہ سر نہ کرتے تو آج اسلام اپنی صحیح شکل میں بالکل نظر نہ آتا اس لئے ہر مخلص مسلمان اور بابصیرت انسان آپ کی شہادت کی عظیم یادگار کو کسی نہ کسی طرح زندہ رکھنے میں اپنی سعادت خیال کرتا ہے۔ مراسم عزا کے طور طریقے الگ الگ ہو سکتے ہیں مگر بحیثیت مجموعی واقعات شہادت کو تازہ اور زندہ رکھنے میں ہر ایک ہے۔ شیعہ مکتب فکر اس سلسلے میں ساری دنیا میں ایک منفرد اور ممتاز مقام کا حامل ہے یہ شیعان حیدر کرار کا گروہ چونکہ دین و مذہب کے اصول و فروع میں صدر اسلام ہی سے جناب سیدالشہداء علیہ التحیۃ والثناء سے منسلک چلا آرہا ہے اس لئے بہ نسبت دوسرے مکاتیب فکر نے آل محمدؐ سے منتسب فرقہ پر اس بات کی ذمہ داری بھی بہت زیادہ عائد ہوتی ہے اور سچی بات تو یہ ہے کہ حیثیت کے علمبرداروں نے حوادثات روزگار کی مزاحمت کے باوجود بے دریغ قربانیاں دے کر مشعل عزائے حسینؑ کو آج تک زندہ رکھا اور آج بھی شیعہ قوم عزاداری کے قیام کو قومی زندگی کی شہ رگ قرار دیتی ہے اس بات سے کون واقف نہیں ہے کہ شیعہ کی تبلیغ میں عزاداری امام مظلومؑ کا بہت کچھ عمل دخل ہے یہی وجہ ہے افراد قوم غریب ہوں امیر ہوں۔ علماء ہوں جہلاء ہوں سب ہی بڑھ چڑھ کر مراسم عزا کو عین ایمان سمجھ کر اس میں

حصہ لیتے ہیں۔ جناب سرکار پیر صاحب مرحوم بھی اس سلسلہ میں پورے انہماک اور صدق و خلوص سے اہتمام فرمایا کرتے تھے بلکہ ان کے بارے میں یہ بات بلا مبالغہ کہی جا سکتی ہے کہ رسوم عزا میں جو ان کی روش تھی خدا اور رسولؐ کی مرضی اور منشاء معصومؑ کے مطابق اسی کو صحیح کہا جا سکتا ہے دورانِ سال میں معصومین علیہم السلام سے متعلق جتنے بھی ایام غم ہوتے تھے باقاعدگی سے ان دنوں میں آپ جہاں بھی ہوتے صفِ ماتم بچھاتے پڑھنے والا خواہ عالم ہوتا یا ذاکر بلا تفریق آپ ہر ایک کی بات کو سماعت فرماتے اور اپنی شرعی ذمہ داری کو محسوس کرتے ہوئے اختتام مجلس کے بعد کم علم ذاکرین کو ہدایات بھی دیتے۔ اکثر ایام عزا میں ہم نے ڈیرہ مہر سردار بخش (نصیر آباد) پر خود ان مجالس عزا میں حاضر ہو کر آپ کی خصوصی روش کا مشاہدہ کیا آپ خود بھی جب عام مجلسی اوقات میں کسی بات کے سلسلے میں مصائب کربلا کا کبھی ذکر فرماتے تو ہم حیران رہ جاتے کہ آخر آپ نے یہ مقتل کے واقعات کہاں پڑھے ہیں چونکہ آپ بصیرت کے اعلیٰ و ارفع مقام پر فائز تھے اور حسینی مقاصد سے کما حقہٗ واقف اس لئے مولا حسین علیہ السلام کی ذات قدسی صفات سے آپ کا جو خلوص تھا اس کی بناء پر آپ کی زبان سے واقعات شہادت کا جو جملہ نکلتا وہ اثر انگیز ہوتا حالانکہ وہی واقعات و سوانح دوسروں کی زبان سے چنداں مؤثر نہ ہوتے بہر کیف جناب والا کی ذات کے متعلق بلا شبہ کہا جا سکتا ہے کہ سرکار حسینؑ کے حضور میں آپ کا مقام بہت بلند تھا اور یہ کہ مظلوم کربلا کے حقیقی سوگواروں میں سے تھے۔ اہل اسلام اور خصوصاً ارباب ولا کو آپ کی سیرت و کردار ہی کی پیروی کرنا چاہیئے اور اپنے قول و عمل میں یگانگت پیدا کر کے ظاہری اور باطنی طور پر حریم تشیع کا دفاع اور حسینی اصولوں کی بقا و حفاظت کے لئے صدق و خلوص سے جد و جہد کرنی چاہیئے۔

فریضہ حج اور زیارات عتبات عالیات

حج ایک اسلامی حکم ہے اور یہ صاحب استطاعت لوگوں

پر دینی فریضہ کی حیثیت رکھتا ہے فروغ دین میں اس فریضہ کو ایک گونہ اہمیت اس لئے حاصل ہے کہ اس کی ادائیگی میں ایک مسلمان کو مال و دولت اور سفری صعوبات کی قربانی دینا پڑتی ہے اس بناء پر عام لوگ اس کی طرف کم توجہ دیتے ہیں مگر پیر صاحب کی ذاتِ گرامی ایسے اہم فریضہ کی ادائیگی کے بارے میں کب غافل ہوسکتی تھی چنانچہ عین عالم شباب ہی میں آپ نے عتبات عالیات کی زیارت سے مشرف ہونے کے بعد ۱۹۱۳ء میں حج بیت اللہ کا سفر اختیار کیا وہ لوگ جنہوں نے اس دور میں جب کہ آمد و رفت کی موجودہ سہولتیں میسر نہ تھیں عرب کے پہاڑوں کا سفر کر کے دیکھا ہے وہ بخوبی جانتے ہیں کہ حج و زیارات کا اس زمانے میں سفر کرنا کتنا جانکاہ اور دشوار گذار مرحلہ تھا۔ مگر آپ نے تمام سفری صعوبتوں اور تکلیفوں کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے زیارات بھی کیں اور حج کا شرف بھی حاصل کیا اور پھر دوبارہ ۱۹۲۲ء میں آئمہ معصومین علیہم السلام اور ان کے خانوادۂ مقدس کے دوسری عظیم ہستیوں کے مزارات پر حاضری دے کر خدا و رسولؐ اور آئمہؑ کو راضی کیا یہی وہ زمانہ ہے جس میں آپ نے عراق و ایران کے علماء و صلحا اور دینی مدارس کی علمی شخصیتوں سے تعارف حاصل کیا اور ان کے ساتھ ربط و ضبط قائم کر کے اپنے عظیم دینی مقاصد کو ترقی و کمال تک پہنچانے کی کوشش کی جو آخر عمر تک قائم رہی۔

لکھنؤ کا سفر جو لوگ شیعیت کی ترویج و ترقی کی تاریخ سے قدرے واقفیت رکھتے ہیں کہ برصغیر پاک و ہند میں پرچم شیعیت اگرچہ دکن کی ریاستوں میں پیشتر ازیں بلند ہوچکا تھا مگر باقاعدہ ایک مذہبی تنظیم کی اساسی حیثیت خاص علمی اعتبار سے شیعیت کا سنگِ بنیاد لکھنؤ میں ہی رکھا گیا۔ شیعہ مذہب کی علمی چہل پہل اور حریم شیعیت کا دفاع جتنا لکھنؤ کی سرزمین سے ہوا اگر اس کے متعلق یہ کہا جائے کہ پورے عالم تشیع میں آتنا نہیں ہوسکا تو شاید بے جا نہ ہوگا علماء لکھنؤ کے کارنامے اور فقہی مسند پہ بیٹھ کر فقہ اہل بیت کی ترویج و اشاعت کے عظیم منصوبے سنہری حروف سے

لکھے جانے کے قابل ہیں چنانچہ جناب پیر صاحب بھی اس محور علمی کی زیارت کے لئے ۱۹۱۲ء میں وہاں تشریف لے گئے آپ نے طلبۂ دین اور علماء اعلام کے ساتھ رابطہ و تعلق قائم رکھتے ہوئے وہاں کچھ عرصہ قیام کرکے اپنی ریاضت شرعیہ اور زہد و ورع کی منفرد روش کا لوہا علماء لکھنؤ سے بھی منوالیا پیر صاحب کے قریبی حلقے جانتے ہیں کہ آپ کا بید ربط و ضبط علماء لکھنؤ سے تادم حیات رہا۔

تبرا ایجی ٹیشن میں خدمات

۱۹۳۹ء میں سواد اعظم کی مذہب عصبیت اور حاکمان وقت کی سیاسی حکمت عملی سے لکھنؤ میں ایک ایسا ناگوار سانحہ رونما ہوا کہ شیعہ قوم کا ہر فرد لبشر حتی کہ علماء کرام اور مجتہدین عظام تک قربانی دینے پر سرگرم عمل نظر آئے۔ تبرا ایجی ٹیشن لکھنؤ میں شیعہ قوم نے اغیار کی تنگ ظرفیوں سے تنگ آکر محض مذہبی حیثیت سے حصہ لیا اور اکناف ملک سے مومنین کے گروہ در گروہ لکھنؤ میں حاضر ہو کر حکومت کی جیلوں کو بھرنے لگے چنانچہ پیر صاحب بھی علماء دین کی صوابدید کے پیش نظر اس جہاد میں عملی حیثیت سے شامل ہو گئے پنجاب کی سرزمین سے اکثر مومنین آپ ہی کی تحریک سے لکھنؤ پہنچے۔ آخر کار شیعہ قوم کے اتحاد و اتفاق اور قومی تنظیم سے ہار کر حکومت اور اغیار دونوں کو ہتھیار ڈالنے پڑے اور یہ جانباز قوم ظفر و کامرانی کے ساتھ مرکز علم لکھنؤ سے بخیر و خوبی واپس ہوئی۔ تبرا ایجی ٹیشن کا ذکر کرنے سے ہمارا مطلب صرف یہ تھا کہ جناب پیر صاحب عزم و احتیاط اور تدبر و فراست کے اونچے مقام پر فائز ہونے کے باوجود عام مذہبی اور قومی تقاضوں میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔

علوم محمد و آل محمد کی ترویج و اشاعت

ہمارے قارئین کرام اس بات سے بخوبی واقف ہیں کہ دین اسلام میں علم اور ارباب علم کی قدر و منزلت کا صراحت کے ساتھ اظہار کیا گیا ہے۔ قرآن مقدس اور احادیث معصومینؑ میں آیات و روایات اس امر پر شاہد ہیں کہ خدا و رسولؐ اور شریعت اسلامیہ کی معرفت

محض علم پر ہی موقوف ہے کلام معصوم میں مقدس علماء کو انبیاء کا وارث قرار دیا گیا ہے اور مذہب شیعہ تو اس سلسلے میں تمام ادیان عالم اور دیگر فرق اسلامی میں علمی حیثیت سے ممتاز نظر آتا ہے جن لوگوں نے تاریخ شیعت کا بلا تعصب مطالعہ کیا ہے وہ اس بات کے معترف ہیں کہ شرعی علوم کے ہر فن میں موالیانِ حیدر کرار کو ہر دور میں اوّلیت حاصل رہی ہے چونکہ ترویج احکام شرعیہ اور تبلیغ اسلام کا اہم دینی فریضہ انہی ذواتِ قدسیہ کے ذمہ ہے اس لئے اللہ تعالےٰ نے علمائ کے مقام کو ایسی رفعت عطا کی ہے کہ جس پر دوسری دنیا کا طائر خیال بھی نہیں پہنچ سکتا حدیث کے الفاظ تو یہاں تک صراحت کرتے ہیں "علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل" "میری امت کے علماء بنی اسرائیل کے انبیاء کی مانند ہیں" مکتبِ شیعت چونکہ ابتدا ہی سے "باب مدینۃ العلم" سے نسبت تامہ رکھتا ہے اس لئے اس مقدس گروہ کے عالی ہمت افراد نے علوم دین کی نشر و اشاعت میں ساری دنیا سے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا ہے۔ شیعانِ پاک باز کا قدیمی مکتبِ ہدایت اور مدرسہ فقہ جناب شیخ طوسی علیہ الرحمۃ کے دور سے ہی آج تک مرکز علم و علماء چلا آیا ہے۔ صدق و اخلاص سے اپنی منازل طے کرتے والا یہ مدرسہ آج ہزاروں علماء کو اپنے گہوارۂ تربیت میں پروان چڑھا چکا ہے حقیقت میں عراق و ایران اور ہند و پاک بلکہ ساری دنیا میں مذہبِ اہل بیت کی جو روشنی پھیلی ہوئی ہے وہ اس عظیم درس گاہ کا ہی فیضان ہے۔ علم و ہدایت کا یہ نور جب برصغیر میں پہنچا تو اس وقت متحدہ ہندوستان تھا علماء مذہبِ شیعہ نے ابتدا لکھنؤ کی سرزمین کو پسند فرماتے ہوئے مدرسہ جعفری کا سنگِ بنیاد رکھا۔ اس میں شک نہیں کہ شیعت اس سے پہلے بھی بعض باہمت افراد کی کوششوں سے ہند میں پہنچ چکی تھی دکن کی ریاستیں اس سلسلے میں اربابِ ولا کے لئے پناہ گاہ بنی ہوئی تھیں مگر اس ضمن میں باقاعدہ منظم طور پر بلا تقیہ جہاں مکتب تشیع کے حصن حصین کی بنیاد ڈالی گئی وہ لکھنؤ ہی تھا اور غالباً ۱۲۰۰ھ میں خاندان اجتہاد کے جدِ اعلیٰ جناب غفراں مآب علامہ سید دلدار علی صاحب قبلہ اعلیٰ اللہ مقامہ نے ہندوستان کی سرزمین پر لکھنؤ میں پہلی باجماعت نماز پڑھائی۔

محور علمی لکھنؤ کی ذی علم شخصیتوں اور دینی اداروں کی تنظیم و ترقی نے جس نہج پر تبلیغ شیعیت کو پہنچایا اس کی مثال پورے عالم اسلام میں شاید نہ مل سکے بایں ہمہ ہمارا خطۂ پنجاب اس دور میں بھی کماحقہٗ علمی پیاس بجھانے میں پیچھے ہی رہا۔ پنجاب کی شیعیت اس وقت تقریباً مروجہ ذاکری پر منحصر تھی شیعیت کا تعارف غیروں میں ایک بے علم قوم کے نام سے ہوتا رہا۔

لیکن خدا ان لوگوں کے درجات بلند کرے جنہوں نے اپنی ذاتی سعی سے علوم اہل بیت کی تحصیل کر کے یہاں اپنے مواعظ حسنہ سے اپنے عوام کو مذہب جعفری سے روشناس کرایا اور اس خطہ میں اپنی خداداد ذہانت و استعداد سے حریم تشیع سے دفاع بھی کیا اس سلسلے میں جن کا نام سرفہرست لیا جا سکتا ہے وہ جناب ارسطو جاہ مولانا رجب علی خان جگراؤی اور ان کے خلف الرشید سید العلماء سید شریف حسین صاحب اعلی اللہ مقامہما بھاگری ہوئے ہیں ان ہی کے چشمہ فیض سے ہمارے پنجاب کی عظیم علمی شخصیت جناب علامہ سید محمد باقر اعلی اللہ مقامہٗ بہرہ ور رہیں جن کی ذات والاصفات اپنے علم و عمل اور زہد و ورع کے اعتبار سے تمام قوم میں باعظمت تسلیم کی گئی ہے۔ پیر صاحب مرحوم جن کا ان اوراق میں ہم ذکر کر رہے ہیں کو ان سے نسبت قریب حاصل تھی بلکہ ہم تو یہ بات کہنے میں شاید غلط کار نہ ہوں گے کہ جناب پیر صاحب نے جو رنگ اختیار کیا تھا وہ سرکار ممدوح کے ہی فیضان صحبت کا اثر تھا۔

ان کے علاوہ مولانا غلام حسین شاہ صاحب شیرازی اور ملک العلماء مولانا فیض محمد صاحب بکھیاوی اس دور میں تبلیغ شیعیت میں وعظ و تذکیر کے ذریعے پیش پیش تھے یہ حقیقت ہے کہ خالص ان پڑھ ماحول میں ان کا کارنامہ ایک عظیم حیثیت کا حامل ہے۔ ان کے ساتھ ساتھ پنجاب کے مرکز علمی خاص لاہور میں حجۃ الاسلام علامہ سید ابوالقاسم رضوی اور ان کے عظیم فرزند علامہ سید علی الحائری اعلی اللہ مقامہما کے دینی مصنفات اور تقریری مواعظ و مناظرات پیکر شیعیت میں از سر نو زندگی کا موجب بنے۔

طلبۂ علم دین کا پہلا گروہ

جیسا کہ سطور بالا میں ذکر کیا گیا ہے اس اہم دینی و مذہبی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے آپ نے غالباً ۱۹۳۰ء میں جناب مولوی سید شاہنواز صاحب، مولانا غلام مہدی صاحب، جناب مولوی سید کاظم حسین شاہ صاحب، جناب مولوی سید عاشق حسین شاہ صاحب جو کہ آپ کے قریبی عزیز بھی تھے اور جناب مولانا نصیر حسین صاحب مجتہد کو تیار کر کے مدرسہ باب العلوم ملتان میں داخل کرایا۔ مدرسہ باب العلوم ملتان غالباً اس وقت پنجاب میں واحد دینی مدرسہ تھا جس کو ملتان کے گردیزی سادات عالی درجات نے اپنے ذاتی صدقات خیریہ سے جاری کیا ہوا تھا۔ مذکورہ بالا طلبہ دین نے کافی حد تک وہاں قیام فرما کر دینی منازل کو طے کیا اس کے بعد مولانا نصیر حسین صاحب لکھنؤ جا کر وہاں سے عراق چلے گئے اور وہاں سے فارغ التحصیل ہو کر تشریف لائے مگر باقی حضرات مرکز علمی لکھنؤ میں مدرسہ ناظمیہ اور مدرسۃ الواعظین وغیرہ میں اساطین علم سے علمی مراحل کی تکمیل فرماتے رہے اس تمام عرصہ میں جناب پیر صاحب مرحوم برابر ان طلبہ کی نگہداشت میں منہمک رہے اور ان کی ہر طرح سے سرپرستی فرماتے رہے۔

طلبۂ علم دین کا دوسرا گروہ

۱۹۳۸ء میں آپ نے ضلع سرگودھا کے جلیل القدر خاندان ٹوانہ کو جو پنجاب بھر میں وجاہت، شرافت اور دینی امور میں انہماک کے سبب کافی عزت اور عظمت و وقار کا حامل تھا اس بات پہ آمادہ کیا کہ وہ خالص دینی مدرسہ کی بنیاد رکھیں جس میں فقہ اہل بیت علیہم السلام کی تدریس ہو اور آگے چل کر حریم کتب شیعہ کے اشاعت کے سلسلہ میں حصہ حصین ثابت ہو جائے

آپ کی تحریک پر اس باعظمت خاندان نے ۱۹۳۹ء میں جلال پور جدید میں مدرسہ قائم کیا جس میں سب سے پہلے تدریس کے فرائض کی بجا آوری کا شرف مولانا عطا محمد صاحب آف پھروار ؒ کو حاصل ہوا۔ جناب پیر صاحب مرحوم کی دعاؤں اور نگیانہ فیملی کے پرخلوص جذبات میں خدا جانے کیا اثر آفرینی تھی کہ یہ مختصر مگر جامع حوزۂ علمی آج بھی تشنگان علوم کی پیاس بجھاتا ہوا نظر آتا ہے میرا خیال ہے کہ پنجاب کی موجودہ باعظمت علمی اور تدریسی شخصیات جو اس وقت تحریر و تقریر اور درس و تدریس میں مشغول نظر آتی ہیں وہ اسی مدرسہ کی تربیت یافتہ ہیں خصوصاً جس وقت سے ہمارے مذہب کے عالم باعمل استاذ الاساتذہ حجۃ الاسلام مولانا سید محمد یار شاہ صاحب قبلہ نے اس دینی درس گاہ کا نظام اپنے ہاتھ میں لیا تو اس وقت سے اس کی شہرت پورے ہندوستان اور عراق و ایران کے علمی مراکز تک مسلّم سمجھی گئی۔ شرافت مآب میاں سلطان علی صاحب مرحوم و مغفور کی مساعی جمیلہ اس سلسلہ میں آب زر سے لکھنے کے قابل ہیں۔ جب تک علمی دنیا اور مذہبی سٹیج پر دینی ناصروں کا تذکرہ ہوتا رہے گا میاں صاحب مرحوم کا نام گرامی صفِ اوّل میں شمار نظر آئے گا۔ چنانچہ اس سلسلہ میں جناب پیر صاحب نے طلبہ علم دین کا دوسرا گروہ تیار کیا اس گروہ میں مولوی غلام قنبر صاحب، مولوی عطا محمد صاحب مرحوم۔ مولوی محمد حسین صاحب ساہی وال، مولوی منور حسین صاحب، مولوی سید علی شاہ صاحب اور مولوی سردار شاہ صاحب وغیرہ شامل تھے جنہوں نے حسب استعداد استفادہ کر کے قوم و مذہب کی خدمت کی اور اب بھی یہ دستور اپنا اپنا فریضہ سر انجام دے رہے ہیں۔

ایک عظیم دینی کارنامہ

اس سلسلہ میں جناب پیر صاحب مرحوم کے ہاتھوں ایک ایسا عظیم دینی کارنامہ معرضِ وجود میں آیا کہ جس کی مثال شیعی تاریخ میں بعنوان جلی قائم رہے گی اور وہ ہے سرگودھا کی سرزمین پر ایک عظیم دینی مرکز یعنی دار العلوم محمدیہ کی تاسیس ابتداً ۱۹۴۹ء میں ضلع سرگودھا کے اکثر رؤسا اور باعظمت

شیعہ خاندانوں کو تحریک کرتے ہوئے اس بات پر آمادہ کیا کہ وہ اپنی اپنی جائدادوں سے حسبِ مقدور اراضیات وقف کر کے سرکار محمد و آلِ محمد علیہم السلام کے مذہب اور دین کی ترویج میں عملی طور پر حصہ لیں چنانچہ اس خالص دینی جذبہ اور آپ کی باعظمت وجلال شخصیت کے آگے اربابِ خلوص نے سرِ تسلیم خم کیا۔ دارالعلوم محمدیہ سرگودھا کی بنیاد رکھی گئی اراضیات وقف ہوئیں۔ خمس و زکوٰۃ اور صدقات کی رقوم جمع ہوئیں۔ اربابِ خیر نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور آخر کار یہ دینی تحریک ضلعی حدود سے بڑھ کر پورے پنجاب بھر میں پھیل گئی دیگر اضلاع کے رؤسا نے بھی اراضیات وقف کر کے ثوابِ دارین حاصل کیا خدا کے فضل سے یہ جامعہ اب بھی بدستور قائم ہے۔ قوم کو ایک دینی مرکز کے سبب مذہبی امور کے ... میں کافی حد تک سہولت ہے۔ محرم الحرام اور دیگر ایام عزا میں اس مدرسہ کے مبلغین ملک کے گوشہ گوشہ میں کہ مذہبی خدمت سرانجام دیتے ہیں دیہات اور قصبہ جات میں اس مدرسہ کے فارغ التحصیل طلبہ پہنچ کر جمعہ و جماعت کے فرائض بھی پورے کرتے ہیں غرضیکہ خطہ پنجاب میں ایسی چہل پہل اسی مدرسہ کی وجہ سے قائم ہے اور حقیقت ہے کہ یہ سارا فیضان جناب پیر صاحب کا ہے۔ حقیقت کا اعتراف نہ کرنا ظلم ہے اور ہم یہ اعتراف کرنے میں ذرا بھر بھی ہچکچاہٹ محسوس نہیں کرتے کہ اگر جناب پیر صاحب مرحوم کی مساعی جمیلہ اس سلسلہ میں کارفرما نہ ہوتیں تو درسِ آلِ محمد کا یہ مرکز ہمہ گیر شہرت کا حامل نہ ہوتا۔

طلبۂ علم دین کا تیسرا گروہ

پیشتر ازیں جو طالب علم دینی مراکز میں بغرض تحصیل علم بھیجے گئے وہ رفتہ رفتہ منازل طے کرتے ہوئے یا تو لکھنؤ چلے گئے یا عراق میں جا کر باب مدینۃ العلم کے زیر عاطفت تعلیم پاتے رہے اس خلاء کو پُر کرنے کے لئے قوم کے مزید ہونہار فرزندوں کو آپ نے تیار

مدارس میں داخل کرا دیا۔ اسی تیسرے گروہ میں خاص طور پر سنہ ۱۹۴۹ء میں مولوی نذر حسین صاحب اور مولوی غلام حیدر صاحب اور مولوی ذاکر حسین صاحب کا نام سر فہرست لیا جا سکتا ہے جلال پور جدید ننگیانہ کے مدرسہ میں ان حضرات کو بھیجا اور بعد میں دار العلوم محمدیہ میں مولوی فاضل کا امتحان پاس کر لیا اس عظیم درسگاہ میں اوّل الذکر دو فاضل حضرات خدمت دینی میں مشغول ہیں۔

طلبۂ علم دین کا چوتھا گروہ

مولوی سید امداد حسین شاہ شیرازی، سید محمد حسنین شاہ شیرازی، سید ریاض حسین نقوی، سید ظل حسنین، غلام مختار، نثار علی۔

اس گروپ میں مولوی سید حافظ ریاض حسین صاحب و مولوی سید ظل حسنین صاحب سرکار کے اعزاء میں سے ہیں حافظ صاحب آپ کے حقیقی بھتیجے ہیں اور مولوی سید ظل حسنین صاحب بھتیجے کے لڑکے ہیں۔ حافظ صاحب قرآن مجید حفظ کرنے کے بعد علوم عربیہ کی تحصیل سے فارغ ہو کر آج کل جوہر کالونی سرگودھا میں تحریری و تقریری دینی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ جب کہ مولوی سید ظل حسنین صاحب تحصیل علم کے بعد مدرسہ باب العلوم ملتان میں تدریسی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ مولوی سید محمد حسنین شاہ صاحب شیرازی جو کہ جناب بادا سید امداد حسین شاہ صاحب کے پوتے ہیں تحصیل علوم کے بعد چک نمبر ۱۲ جنوبی میں دینی فریضہ پورا کر رہے ہیں۔

دینی تدریس کی ایک اور کوشش

خالص دینی حلقوں میں عزت مآب جناب چوہدری غلام رسول صاحب ساکن دیووال تحصیل بھلوال اور تقدس مآب سید عاشق حسین صاحب ساکن چک نمبر ۷ جنوبی کو کون نہیں

جانتا جن حضرات نے ان دو بزرگ شخصیتوں کو دیکھا ہے وہ جانتے ہوں گے کہ ان پر جناب پیر صاحب مرحوم کی خصوصی شفقت کی نظر تھی ان کی زندگیوں میں آج تک جناب پیر صاحب کا رنگ غالب ہے چنانچہ آپ کی تحریک پر ان دو حضرات نے اپنی مساعی جمیلہ سے علاقہ بھر میں تگ و دو کر کے خالص دیہاتی ماحول میں دار العلوم محمدیہ سرگودھا کی ذیلی شاخ کی حیثیت سے دیو وال ہی میں مدرسہ محمدیہ قائم کیا یہ مدرسہ ۱۹۵۲ء سے جاری ہے اور آج تک ان پڑھ ماحول کی ناسازگار فضا کے باوجود برابر دینی خدمات سرانجام دے رہا ہے اللہ تبارک و تعالیٰ بحق محمد و آل محمد ان تمام دینی اداروں کو تا قیامت جاری و ساری رکھے۔

دار العلوم جعفریہ خوشاب

ضلع سرگودھا کی ہر تحصیلوں میں چونکہ دینی ادارے قائم ہو چکے تھے مگر تحصیل خوشاب اس سلسلہ میں ابھی تک محوِ انتظار تھی۔ خداوند عالم زندہ و سلامت رکھے سادات بوتگہ ایسے مقدس خانوادہ جلیلہ کو جس نے پیر صاحب کے ہی ایماء و تحریک پر خاص شہر خوشاب میں اہالیانِ سندرال کی تائید و نصرت کے ساتھ دار العلوم جعفریہ کے نام سے مدرسہ قائم کیا یہ شاید ۱۹۵۴ء کی بات ہے اب تک یہ مدرسہ کافی ترقی کر چکا ہے اور خدا کے فضل سے باقی تمام اہم دینی اداروں کے دوش بدوش منازل ترقی طے کرتا ہوا نظر آتا ہے ہر سال مدرسہ کے تبلیغی اجلاس ہوتے ہیں جن میں ملک بھر کے خطیب اور اہل علم حضرات اپنے اپنے مواعظ سے عوام کو بھی مستفیض کرتے رہتے ہیں غرضیکہ یہ تمام اربابِ علم و فضل اپنی اپنی استعداد اور ذاتی مساعی کی بدولت اور جناب پیر صاحب مرحوم کی مشفقانہ سرپرستی میں علمی میدان میں بڑھتے گئے آپ نے یہاں پنجاب میں اور لکھنؤ کے مدارس میں بلکہ عراق تک کے طلبہ کو باقاعدہ مالی اعانت (جو کہ آپ کے پاس بطور قومی امانت تھی) سے نوازتے رہے اربابِ نظر جانتے ہیں کہ طالب علمی کی ابتدائی زندگی اکثر غیر محتاط ہوتی ہے وہ بڑوں کی نصیحت اور سرزنش کو پرکاہ نہیں سمجھتے گروہ طالب علم جو جناب پیر صاحب کی معرفت مدارس میں تعلیم حاصل کرتے تھے وہ

آپ کے نظم وضبط، صبر و قناعت سے متعلق مواعظ پر حتی الامکان ضرور عمل پیرا ہوتے
ہمیں علم ہوتا تھا کہ جب ہم آپ کی خدمت میں پہنچیں گے تو ہمارا ضرور احتساب ہوگا
ہمیں اس کا خیال ہوتا کہ جس طرح پیر صاحب اپنے ذاتی مال اور کلات شرعیہ کی رقوم کی
ایک پائی تک ضائع نہ ہونے دیتے اسی طرح ہمارے حساب میں خرچ ہونے والی رقم سے
بھی ایک پیسہ ضائع نہیں ہونے دیں گے۔

شہر بھلوال میں تعمیر مسجد

ضلع سرگودھا کی تحصیل بھلوال کے چند ایک مشہور مواضعات
مثلاً بھیرہ، علی پور، نبی شاہ بالا، منڈی پھلروان،
چک نمبر ۱ جنوبی، دیروال، چک نمبر ۶ جلے والا، چک ۲۷ میں کافی عرصہ سے رسوم عزاداری قائم
تھیں۔ ان تمام مواضعات کے اکثر لوگ جناب پیر صاحب کی خدمت میں حاضر ہو کر
شرفِ نیاز حاصل کرتے اور دینی مسائل میں دلچسپی لیتے۔ منڈی بھلوال کا موضع اس سلسلے
میں محروم تھا مہاجرین کی آبادکاری کے بعد سے ان کے گھروں میں انفرادی طور پر رونق عزا
تو کچھ نہ کچھ ہو جاتی مگر من حیث القوم مہاجر اور پہلے سے مقیم شیعہ گھرانے اتنی سکت نہیں رکھتے
تھے کہ وہ کوئی امام باڑہ یا مسجد تعمیر کر سکیں بہر حال اس خلاء کو خود اہالیانِ بھلوال نے محسوس
کیا اور اپنی ذاتی کوشش سے زمین وغیرہ مناسب مقام پر حاصل کر کے کام شروع کر دیا۔
اس سلسلے میں ان حضرات نے جناب پیر صاحب مرحوم سے رابطہ قائم کیا اور آپ نے حبیب
بینک والوں سے اپنے خصوصی روابط کے ساتھ کافی امداد کرائی اب منڈی بھلوال میں
بازار کے دوش بدوش ایک عظیم مسجد قائم ہے امام بارگاہ ہے اور شاید مدرسہ بھی ہے۔
جناب ڈاکٹر مطلوب حسین شاہ صاحب اور ان کے برادر سید طالب حسین شاہ مرحوم یہ دونوں
حضرات آپ سے کافی حد تک مانوس تھے اور اس گرانقدر تعمیر میں ان کا معتد بہ حصہ ہے۔

عام مجلسی زندگی میں آپ کی روش

اکثر و بیشتر آپ کی طویل زندگانی
کے معمولات میں سفر ہو یا حضر

نظام کار میں تقسیم ہوا کرتی تھی۔ نمازِ ظہرین سے قبل غسل فرما کر ظہر و عصر کی نمازیں ادا فرماتے اور پھر مغرب و عشاء کی نمازوں کو باقاعدہ سنتوں و آدابِ شرعیہ کے ساتھ پورا کر کے عشاء کے وقت عبادت گاہ سے باہر تشریف لاتے۔ ماحضر تناول فرما کر ایک دو گھنٹے کے لئے اپنے چاہنے والوں سے ملاقات فرماتے پھر سو جاتے اور آخر شب میں غسل و طہارت سے فارغ ہو کر عبادتِ الٰہی میں مشغول ہوتے۔ نمازِ تہجد اور مناجات اور پھر اس کے بعد فریضۂ صبح کو ادا کر کے تعقیبات میں مصروف ہو جاتے یہاں تک کہ کافی دن چڑھے باہر تشریف لاتے اور ملنے والوں سے بات چیت ہوتی ساتھ ساتھ نظامِ دعا کا سلسلہ بھی جاری رہتا۔ بس تھوڑا سا وقت گذار کر رات کی تکان بوجھ اور نیند کو پورا کرنے کے لئے آرام فرمایا کرتے پھر ایک دو بجے کے قریب اٹھ کر قرآن مجید کی باقاعدہ تلاوت فرماتے اس کے بعد عام مجلس کا انعقاد ہوتا دور دراز سے آئے ہوئے مہمان حاضر ہو کر ملاقات سے شرف اندوز ہوتے سلسلۂ کلام میں ہر قسم کے مسائل درپیش ہوتے اور ہر انسان اپنی اپنی فہم و فراست کے مطابق مسائل کو اخذ کرتا۔ اس عام مجلس زندگی میں ہر قسم کے لوگ ہوتے اپنے بھی پرائے بھی عالم اور جاہل بھی۔ امیر اور غریب بھی۔ مسافر اور مکین بھی غرضیکہ بعض بچے بھی اور مستورات تک بھی حاضر ہو کر علیحدہ پردے میں اپنے اپنے مطالب پیش کرتیں۔ اس مجلس میں بعض اوقات فقہی مسائل بھی بیان ہوتے۔ اصول عقائد پر بھی تبصرہ ہوتا۔ اور بعض اوقات سلسلۂ کلام میں پیر صاحب از خود واقعات مقتل کو اس سادگی اور گہرائی سے بیان فرماتے کہ ساری مجلس میں گریہ و بکا کا شور بلند ہو جاتا اور باقاعدہ مجلسِ عزا قائم ہو جاتی۔

ہم نے کافی عرصہ تک جناب کی صحبت میں یہ وقت گذارا ہے اس وقت بھی اور آج بھی ہم محسوس کرتے ہیں کہ درسِ آلِ محمدؐ کا یہ منفرد منظر اور نرالا طریق کار قریب قریب ویسا ہی تھا جیسا کہ خود ہادیانِ دینِ اسلام کے اپنے اپنے دور میں ہوا کرتا تھا چک نمبر ۱۸ جنوبی۔ موضع کرڈا اور اجالہ۔ سرگودھا وغیرہ جو آپ کی زیادہ وقت کی اقامت گاہیں

ہوا کرتی تھیں۔ جن لوگوں کو ہم نے اکثر و بیشتر آپ کے ہم رکاب دیکھا ہے یا جو لوگ آپ کی اس عام مجلسی زندگی کے اہم عناصر تھے اور جنہوں نے آپ کے حالات و کوائف سے بہت کچھ حاصل کیا ہے ان سب کی فہرست تو ہمارے بس سے باہر ہے البتہ خداوند کریم نے موقعہ فرمایا تو اس کتاب کے دوسرے ایڈیشن میں اپنی معلومات کے مطابق سرکار موصوف کے متعلقین کے اسماء گرامی ناظرین تک پہنچانے کی سعادت حاصل کریں گے۔

سادات عظام جہانیاں شاہ سے عقیدت

ہم سادات ولادرجات جہانیاں شاہ کا ذکر خصوصاً اس لئے کر رہے ہیں کہ ہم جانتے ہیں کہ جناب سرکار مرحوم کو اس خانوادۂ جلیلہ سے کافی عقیدت تھی، چونکہ یہ جلیل القدر دودمان ہمارے ضلع سرگودھا میں ابتدا ہی سے حریم تشیع کا ایک مضبوط دفاعی قلعہ چلا آیا ہے اور شیعہ قوم اکثر و بیشتر اپنے قومی اور مذہبی حوادث میں اس خاندان کو اپنا قومی راہنما اور رہنما سمجھتی ہے اس لئے قوم کے ہر فرد کو ان ذوات عالی صفات سے لازماً ایک گونہ عقیدت ہے یہی وجہ ہے کہ جناب پیر صاحب مرحوم جو جوہر شناس اور ضامن قوم تھے انہیں ایسے خاندانوں اور افراد سے کافی محبت اور عقیدت رہتی تھی۔ ایسے لوگوں کے وہ احسان مند رہا کرتے تھے جو من حیث القوم قوم کے محافظ اور ناصر و مددگار ہوا کرتے تھے سادات عظام جہانیاں شاہ کا عظیم خاندان بھی چونکہ ایسا ہی تھا اس لئے آپ کا ان سے ربط و ضبط اور تعلق خاطر بہت گہرا تھا خصوصاً شرافت مآب سیادت انتساب جناب پیر عنایت علی شاہ صاحب زاد مجدہٗ باوجود سرکاری ملازمت کی مصروفیات کے اکثر و بیشتر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا کرتے تھے اور خود سرکار بھی گاہے بگاہے بہ نفس نفیس ان کے ہاں قیام فرمایا کرتے تھے غرضیکہ ان تمام افراد اور خانوادوں سے آپ کے مراسم اس قدر گہرے تھے کہ آپ ایک مہربان سرپرست، شفیق باپ اور ایک مخلص خیر خواہ کی

حیثیت سے ان میں رہا کرتے اور ان میں کا ہر ایک فرد یہ خیال کرتا کہ آپ بہ نسبت دوسروں کے میرے سب سے قریبی اور خیرخواہ ہیں

علم اور احترام علماء کرام

ارباب بصیرت جانتے ہیں کہ علم دین اور علماء دین کا مقام خدا و رسول کے نزدیک کیا ہے۔ قرآن مجید کی آیات مقدسہ اور احادیث نبویہ میں جس قدر علم اور علماء کی فضیلت بیان کی گئی ہے وہ اگر یہاں بیان کی جائے تو ایک دفتر درکار ہوگا۔ خدا و رسول کی نگاہ میں انسانیت کا شرف ہی علم پر منحصر ہے۔ قرآن میں خداوند کریم ارشاد فرماتا ہے "انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء" اللہ سے اس کے بندوں میں سے صرف علماء ہی ڈرتے ہیں۔ چونکہ علماء کرام کو اس ذات رب العزت کی معرفت زیادہ ہوتی ہے اور جتنی معرفت ہو اس قدر تقرب ہوتا ہے اور جتنا تقرب ہوگا خوف بھی اسی قدر زیادہ ہوگا۔ یہی وجہ ہے کہ علماء تقویٰ کے بلند مقام پر فائز ہوتے ہیں معصوم کا ارشاد ہوتا ہے کہ انسان کو یا تو خود علم کے بلند مقام پر فائز ہونا چاہیئے اور اگر ایسا نہیں تو پھر دینی علوم کے طلبہ میں اس کا شمار ہو اور اگر اسے یہ دونوں باتیں میسر نہیں تو پھر علماء کا اور علم کا دوست ہونا چاہیئے "افضل من دماء الشہداء" کے الفاظ سے ظاہر ہے کہ نبوت و امامت کے بعد علماء کا مقام ہر ایک طبقہ سے بلند ہے۔ ہمارے پیر صاحب مرحوم چونکہ اس حقیقت سے کما حقہ واقف تھے لہٰذا ہمیشہ وہ خود بھی علماء کا احترام کرتے اور اپنے حلقۂ ارادت میں بیٹھنے والوں کو علماء کے احترام کی تلقین فرمایا کرتے آپ کے حضور اقدس میں اگر کوئی دینی مسئلہ چھڑ جاتا تو عوام الناس کو علماء کی طرف رجوع کرنے کا حکم فرماتے بعض اوقات آپ کو وہ مسئلہ معلوم بھی ہوتا مگر پھر بھی ارشاد فرماتے کہ دینی امور میں غیر علماء کا دخل انداز ہونا نامناسب ہے حالانکہ علمی اور فقہی مسائل کی جستجو اور تجسس میں آپ کو ید طولیٰ حاصل تھا۔

آپ نے حج اور زیارات عتبات عالیات کے دوران علماء ایران و عراق کی مقدس

آپ کی ذات والاصفات قطعاً مختلف تھی وہ خود بھی احکام شرعیہ کے حصول میں علماء اعلام کی
تقلید میں پابند تھے اور اپنے ساتھ تعلق رکھنے والوں کو بھی مراجع دینی کی طرف رجوع کرنے
کی ہدایت فرماتے تھے۔ وہ ایسے لوگوں پر ہمیشہ ناراضگی کا اظہار کرتے جو نہ تو خود مجتہد ہوتے
اور نہ ہی کسی کی تقلید میں پابندی اختیار کرتے۔ علماء اعلام کے انتخاب میں ان کی نظر
بہت اونچا مقام تلاش کرتی تھی ہم نے اکثر آپ کی زبانی سنا ہے کہ فتویٰ کو دیکھ کر
ایک بابصیرت انسان اندازہ لگا سکتا ہے کہ فتویٰ دینے والا جوان ہے یا بوڑھا لیکن
صحیح یہ ہے بہت حد تک یہ علمی تشخص اور دینی بصیرت صرف آپ تک محدود تھی
اندازہ کیسے کر سکتے ہیں۔

علماء اور مجتہدین کی نظر میں آپ کا وجود

جس طرح جناب پیر صاحب مرحوم اعلی اللہ مقامہ کی نظر میں علماء اعلام
کا مقام بہت بلند تھا اسی طرح وقت کے ارباب علم و دانش اور مجتہدین عصر جنہیں
امام زمانہ عجل اللہ فرجہ کی عمومی نیابت کا عہدہ حاصل تھا آپ کی دینی بصیرت۔ آپ
کی علمی اور عملی زندگی سے واقف تھے۔ آپ کے تقدس کے تذکرے وہ اکثر سنتے اور
دیکھتے تھے۔ ان کی محتاط ترجیحات کو دیکھ کر انہیں حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام کی مقدس
اور فقیرانہ زندگی کے تذکرے یاد آجایا کرتے تھے۔ جناب سلمانؓ اور حضرت ابوذرؓ
ایسے جلیل القدر صحابہ رسولؐ کے کردار کے نمونے انہیں پیر صاحب کی ذات میں نظر آتے
تو وہ حیران رہ جاتے۔

ذیل میں چند ایک مقدس اور متبحر علماء اعلام کے خطوط اور تحریروں سے کچھ
جملے منتخب کر کے پیش کئے جاتے ہیں۔ وہ اکثر و بیشتر جناب پیر صاحب کے ساتھ
مکاتیب کے سلسلہ میں آپ کی ذات ستودہ صفات کے متعلق ارشاد فرمایا کرتے۔

سرکار ناصر الملت و الدین جناب ناصر حسین صاحب قبلہ مجتہد العصر لکھنؤ

سامی مرتبت۔ عمدۃ الفضلاء الکرام۔ زبدۃ الاتقیاء العلام۔ سلیل الاماجد الکرام سلالۃ الاعلام نخبۃ الاماثل الفخام۔ عمدۃ الاحباب الکرام۔ زبدۃ الاطیاب الفخام۔ تقدس مآب فضائل انتساب۔ عمدۃ المتورعین۔ زبدۃ المتقین۔ سالک مسالک التصدیق والعرفان۔ واقف رموز السنن و البیان وغیرہ وغیرہ

سرکار حجۃ الاسلام مفتی احمد علی صاحب قبلہ مرحوم

سالک مسالک ورع و اتقاء۔ ناہج مناہج رضوان۔ سالک مسالک عرفان۔ منبع ریاضت زبدۃ العارفین۔ ناہج مناہج تقدس و عرفان۔ عمدۃ الاعیان۔ رکن الارکان۔ عارف حقہ۔ واقف رموز مخفہ وغیرہ۔

مندرجہ بالا علماء اعلام کے وقیع اور باعظمت الفاظ اس بات پر دلیل ہیں کہ آپ کی ذات فی الواقعہ ایسی ہی تھی وگرنہ اگر یہ بات نہ ہوتی تو علماء کرام اس طرح کے الفاظ نہ لکھتے کیونکہ اس طرح تو خود ان کا اپنا علمی مقام اور دینی تقدس مجروح ہوتا ہے۔ آپ نے جناب پیر صاحب کی ذات پر جس گہرے رنج و غم کا اظہار فرمایا اور اپنے خط میں جو تاثرات بیان فرمائے ہیں ان کا ایک مختصر سا اقتباس ذیل میں درج ہے۔

نقل خط تعزیت سرکار مفتی احمد علی صاحب قبلہ مجتہد لکھنؤ

سلمان آلِ رسول

"حضور سرورِ کائناتؐ نے جناب سلمان فارسی کو یہ شرف بخشا کہ ان کو سلمان منا

اہل بیت کا خطاب دیا۔ اگرچہ آپ آلِ رسول میں نہ تھے اور کوئی نسبی رشتہ
پیغمبر خدا سے نہیں پایا جاتا تھا۔ لیکن حضرت کا اشارہ ان کے لئے سبب رشتہ داری
بن گیا جہاں حضرت سلمان میں اور فضائل پائے جاتے تھے وہاں ان کا زہد تمام
صفات پر غالب آگیا تھا۔ مجھے ان کی اسی صفت سے بحث کرنا ہے۔ سرزمین
پنجاب پر جناب پیر فضل شاہ صاحب مرحوم کی وہ ہستی تھی جو احکام شرع کی بقدر
علم وامکان پابند ہونے کے علاوہ صفتِ زہد میں کم سے کم میری نظر میں
یکتائے زمانہ تھے۔ انہوں نے باوجود انتہائی بلندی وارتفاع کے دنیا سے بالکل
بیگانہ ہو کر اپنی زندگی گزاری۔ مجھے ان کے نورانی چہرے کی کبھی زیارت نصیب
نہیں ہوئی۔ لیکن ان کے ہزاروں خطوط جو میرے پاس موجود ہیں وہ ان کے
کمال احتیاط در زہد وخصائل حسنہ کی پوری پوری ترجمانی کرتے ہیں۔ اور ان کے
ظاہر و باطن کے آئینہ دار ہیں۔ ایسی ہستی خدا کرے پنجاب کو پھر نصیب ہو جائے
اور یہ میرا خواب سرفراز تعبیر ہو جائے۔ میری نظر میں ان مرحوم کی بہت قدر
تھی اور وہ بہت سے فیوض الٰہی کے بندگان خدا تک پہنچانے کے سرچشمہ
تھے۔ ان کے متعلق ان کی ثنا وصفت جو کچھ میں تحریر کروں وہ بہت کم ہے
مرحوم کی ذات گرامی اس کی مستحق ہے کہ مرحوم کے ایصال ثواب کی ہر مقام پر
مجلس برپا کر کے ایک عرصہ تک آپ کا تذکرہ خیر جاری رکھا جائے۔"

وفات حسرت آیات

کل من علیہا فان ویبقیٰ وجہ ربک ذوالجلال والاکرام کے اعتبار سے یہ حقیقت ناقابلِ انکار ہے کہ دنیا کی ہر
ایک چیز فنا ہونے والی ہے بقا صرف ذات ذوالجلال کو ہی حاصل ہے اس لئے ازل سے
لے کر آخر تک عظیم سے عظیم ہستی بھی دنیا میں تشریف لا کر اور اپنا وظیفہ حیات سرانجام دے
کر آخر آغوش لحد میں آرام فرما ہوئی ہے اسی طرح ہمارے پیر صاحب مرحوم بھی پوری ایک صدی

ہیں گذار کر ہمیں داغِ مفارقت دے کر داعی اجل کو لبیک کہتے ہوئے اپنی ابدی آرامگاہ میں سو گئے اگرچہ سرکار پیر صاحب اپنی پیرانہ سالی کی وجہ سے اکثر چھوٹے بڑے امراض میں مبتلا رہا کرتے تھے مگر ظاہری اعتبار سے جو شخص بھی آپ کے علائم و آثار پر نگاہ کرتا اسے وہم بھی نہ ہوتا کہ اب جلدی ہی آسمان زہد و تقدس کا یہ آفتاب عالمتاب غروب ہو جائے گا بلکہ یہی خیال رہتا کہ ابھی اس چشمۂ صافی سے ہم کافی عرصہ تک اپنی پیاس بجھاتے رہیں گے مگر افسوس ؎ ما در چہ خیالیم و فلک در چہ خیال

اچانک ۶ رجب المرجب مطابق ۲۱ اکتوبر ۱۹۶۶ء کو سرکار شرافت مآب کو دل کا شدید دورہ ہوا اس وقت آپ ڈیرہ مہر سردار بخش (نصیر آباد اچھالی) پر رونق افروز تھے۔ تقدس مآب ڈاکٹر سید صادق محمد شاہ صاحب بونگہ جھمٹ اور جناب سیادت مآب ڈاکٹر حسن علی شاہ صاحب خوشاب آپ کے علاج معالجہ میں مشغول تھے ان ہی کے اصرار پر ۸ رجب بروز اتوار ۲۳ اکتوبر ۱۹۶۶ء کو مزید علاج کے لئے سرگودھا کا رُخ کیا قریباً دس بجے سرگودھا پہنچے اور بارہ بجکر ۵ منٹ پر آپ کی روحِ مقدس قفسِ عنصری سے پرواز کر گئی۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ جناب والاشان کی وفات کی خبر آناً فاناً جنگل کی آگ کی طرح پنجاب کے اکناف و اطراف میں پھیل گئی۔ المبلغ نے آپ کی وفات پر خصوصی ضمیمہ شائع کیا اور رات پانچ کی خبروں میں ریڈیو پاکستان نے بھی آپ کی وفات کا اعلان کیا۔

تجہیز و تکفین اور تدفین امام بارگاہ

سرکار موصوف کی وصیت تھی کہ ان کے جسدِ خاکی کو چک نمبر ۲ جنوبی تحصیل بھلوال میں کہ ان کے قدیمی دوست اور ہمراز و ہمرکاب رفیق سفر جناب تقدس مآب بادا شاہ صاحب مرحوم کے پہلو میں دفن کیا جائے اس لئے فوراً ہی آپ کے جنازہ کو

چک نمبر ۱۲ پہنچانے کا انتظام کیا گیا۔ وہیں ان کے مخصوص حرم میں غسل دیا گیا اور خود ان کے اپنے تیار کردہ کفن میں کفن دیا گیا قریباً رات کے آٹھ بجے حجۃ الاسلام علامہ محمد حسین صاحب قبلہ مجتہد العصر اور فخر الواعظین مولانا نذر حسین صاحب قبلہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ ہمارا یہ اپنا مشاہدہ ہے کہ ہزاروں کی تعداد میں سادات و مومنین نے آپ کے جنازہ میں شمولیت کی سعادت حاصل کی اور بالآخر رات کے گیارہ بجے کے قریب آپ کے دفن وغیرہ کے فرائض کی ادائیگی مکمل ہوئی۔

ع پہنچی وہیں پہ خاک جہاں کا خمیر تھا

سرکار مرحوم کی مجرد زندگی اور عزیزان

اس میں شک نہیں کہ دین اسلام میں انسان کی متاہل زندگی کو نہایت ہی عزت و احترام کی نگاہ سے دیکھا گیا ہے۔ اسلام کے بنیادی دستور قرآن مجید اور شارع مقدس کی تعلیمات عالیہ میں ازدواجی زندگی کو جلی عنوان سے تحریر کر کے اسلام اور مسلمین کی اجتماعی۔ تمدنی اور معاشرتی طرزِ حیات کو صفِ اوّل میں جگہ دی گئی ہے اگرچہ قرونِ سابقہ میں راہبانہ زندگی قدرے وقعت کی نگاہ سے دیکھی جاتی تھی۔ مگر ظہور اسلام کے بعد اس مسلک پر کڑی تنقید کی گئی ہے اس اعتبار سے ہمارے سرکار پیر صاحب مرحوم کا ساری عمر مجرد رہنا اور زندگی کے شرف سے محروم ہونا بظاہر ایک ایسا کردار ہے جس پر تعلیماتِ اسلامیہ بھی معترض ہو سکتی ہے اور اربابِ فضل و شرف اور اہل علم حضرات کو بھی انگشت نمائی کا موقع مل سکتا ہے مگر اس سلسلہ میں ہمیں بصد حسرت یہ کہنا پڑتا ہے کہ ہم آپ کی زندگی میں اس مسئلہ کو آپ کی خدمت میں پیش کر کے مطمئن ہونے کی جرأت نہ کر سکے آپ کے قریبی حلقوں میں بعد میں ہمیں یہ معلوم ہوا ہے کہ زندگی کے فضل و شرف سے بخوبی آگاہ تھے اور اکثر اس کا ذکر بھی فرماتے مگر اپنی ذات کے متعلق متاسفانہ لہجہ میں یہی فرماتے کہ میں بوجہ شرعی معذوری کے اس مستحسن کردار سے محروم ہوں۔

لہٰذا ہم اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ آپ کی ذات کو اگر اپنی عفت اور پاکدامنی میں فساد کے وقوع کا خطرہ ہوتا تو آپ ضرور اس شرعی وجوب پر عمل پیرا ہوتے چونکہ آپ کی ساری زندگی شرعی ریاضت و مشقت میں گذری اس لئے آپ کی متورع طبیعت ازدواجی زندگی کی طرف راغب ہی نہیں ہوئی۔ چونکہ آپ دقیقہ شناس تھے اور اپنے نفس کے نشیب و فراز اور مشغولیات سے کما حقہٗ واقف تھے اس لئے آپ نے یہ خیال فرمایا کہ ازدواجی زندگی کے ساتھ شاید میں اس قدر اہم دینی خدمات اور شرعی تکالیف کا وظیفہ سر انجام نہ دے سکوں۔ بہر حال یہ ایک ایسا شرف تھا جو آپ کی ذات والا صفات میں ہونا چاہیئے تھا مگر ارباب بصیرت جانتے ہیں کہ انسانیت کے شرف میں مکمل ہونا اور آدمیت کے فضائل میں ہر حیثیت سے اوج کمال تک پہنچنا صرف معصوم ہوالیٰ تک ہی محدود ہے جو سہو نسیان اور ترک اولیٰ تک بھی محفوظ ہوتے ہیں ان کے علاوہ بڑے سے بڑا انسان بھی بعض شرافتوں کے حصول میں پیچھے رہ سکتا ہے۔

چونکہ آپ نے ازدواجی زندگی کو اپنایا ہی نہیں اس لئے آپ کے رنادہیں سے حقیقی اولاد ہونے کا تو سوال ہی نہیں پیدا ہو سکتا البتہ آپ کے دیگر عزیزوں میں سے آپ کے سگے بھتیجے اس وقت سید کاظم حسین شاہ صاحب نقوی اور مولوی حافظ سید ریاض حسین شاہ صاحب نقوی اور ایک بھتیجے کے فرزند گرامی مولانا سید ظل حسنین شاہ صاحب نقوی جو اس وقت ملتان میں تشریف فرما ہیں موجود ہیں خداوند عالم ان تمام حضرات کو جناب سرکار پیر صاحب مرحوم کے نقشِ قدم پہ چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آپ کے سلسلہ مکاتبت کا انداز

جس طرح آپ کے دوسرے امور میں آپ کی ایک منفرد روش تھی اسی طرح آپ جن افراد قوم اور علماء کرام سے خط و کتابت فرمایا کرتے تھے اس میں بھی آپ کا انداز نگارش اور طرز عبارت ایک جداگانہ حیثیت رکھتا تھا۔ جن علماء کرام کو آپ خطوط لکھتے

ان کے تمام آداب و اعزاز اور علمی و دینی مقام کو ملحوظ رکھتے۔ یہ خطوط اکثر و بیشتر عامہ
مسائل فقہیہ یا اپنی ذات کی شرعی تکالیف کے ضمن میں ہوتے حقیقتاً یہی وہ خطوط اور
کا انبار ہے جواب مجموعۃ الفتاوی کے نام سے زیور طبع سے آراستہ ہو رہا ہے یہ مسائل
خطوط آپ نے کمال حزم و احتیاط آخر دم تک جان کی طرح محفوظ رکھے۔

ان کے علاوہ سلسلہ مکاتبت میں اکثر وہ خطوط بھی ہوتے جو عامۃ المومنین آپ
دعا و سلام کے ذیل میں لکھا کرتے چونکہ خطوط کا جواب دینا واجب ہوتا ہے اس لئے
جن حضرات کے واپسی لفافے ساتھ ہوتے انہیں ضرور جواب سے سرفراز فرما کر دعا و
سے مطمئن فرمایا کرتے۔ آپ اپنے خطوط کے سلسلے میں عام سیاہی استعمال نہیں فرمایا کرتے
وہ اپنے مشہور مسلک احتیاط پہ چلتے ہوئے مشکوک خیال فرماتے عام طور پر پنسل سے کام
کتابت کا یہ سلسلہ اول اول تو ایک مومن مخلص جناب نبی بخش صاحب سرانجام د
لیکن بعد میں یہ وظیفہ ایک درویش صفت انسان مولوی غلام حسین صاحب چک نمبر
آخر عمر تک سرانجام دیا۔ ہمارے برادر محترم جناب الحاج شاہ محمد صاحب آف بھکھ
جناب پیر صاحب کی خصوصی مجلس کے ایک اہم رکن تھے نے اس سلسلہ میں جناب
کی کافی خدمت کی ہے یہ قابل احترام مومن سائیکل پر سوار ہو کر جناب پیر صاحب کے
پیام و سلام کو جہاں آپ حکم فرماتے پہنچا کر ثواب دارین حاصل کرتا خدا وند عالم ا
حضرات مومنین کو اس مخلصانہ خدمت پر اجر جزیل عطا فرمائے۔

سرکار مرحوم کے خدمت گزار حضرات میں سے جناب محترم الحاج مستری گل محمد
دڑوار مستری میاں محمد صاحب بھی نمایاں حیثیت رکھتے ہیں کیونکہ مرحوم کے سفر کی
سہولتیں اور رہائش کا انتظام بھی آپ حضرات ہی کرتے تھے۔

مختصر شجرہ سرکار پیر صاحب قبلہ

یہ سلسلہ حضرت امام علی نقی علیہ السلام تک جا ملتا ہے۔ آپ نقوی البخاری سید تھے۔

سید رسول شاہ

|

سید کمال شاہ

|

سید فتح شاہ

|

سید احمد شاہ

|

سید بادبکر شاہ

|

میر شاہ

|

سید گلاب شاہ

|

(نوٹ) سرکار پیر صاحب اعلیٰ اللہ مقامہم کے دوسرے دو بڑے بھائی سیّد حسن شاہ
اور سیّد حسین شاہ کی اولاد چک ۹۰-۸/۴۲ قطب پور ضلع ملتان میں اپنی موروثی زمین
کے مالک ہیں اور وہیں متمکن ہیں جب کہ مولانا سیّد ریاض حسین نقوی جوہر کالونی
اور مولانا سیّد ظل حسنین شاہ نقوی ملتان شہر میں دینی خدمات سرانجام دے رہے ہیں

إِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ (قرآن مجید)

مَنْ مَاتَ عَلَىٰ حُبِّ آلِ مُحَمَّدٍ مَاتَ شَهِيْداً

(حدیث شریف)

اسمائے گرامی حضرات مجتہدین عظام و علماء کرام

ہند و عراق

عالیجناب نجم العلماء سید الحسن صاحب قبلہ مجتہد
عالیجناب ناصر الملۃ سید ناصر حسین صاحب قبلہ مجتہد
عالیجناب آقا سید محسن الحکیم صاحب قبلہ مجتہد
عالیجناب مفتی سید احمد علی صاحب قبلہ مجتہد
عالیجناب مولانا سید محمد باقر صاحب قبلہ مجتہد
عالیجناب سید العلماء سید علی نقی صاحب قبلہ مجتہد
عالیجناب سید حشمت علی شاہ صاحب قبلہ مجتہد
عالیجناب سید علی حائری صاحب قبلہ مجتہد
عالیجناب سید شبیر حسین صاحب قبلہ مجتہد

عالیجناب سید حسن صاحب قبلہ مجتہد

عالیجناب سعید الملۃ سید محمد سعید صاحب قبلہ مجتہد

عالیجناب سید ظہور حسین صاحب قبلہ مجتہد

عالیجناب سید محمد صاحب قبلہ مجتہد

عالیجناب آغا سید ابوالحسن صاحب قبلہ مجتہد

عالیجناب سید محمد ہادی صاحب قبلہ مجتہد

عالیجناب سید کلب حسین صاحب قبلہ مجتہد

عالیجناب کلب عابد صاحب قبلہ مجتہد

فتاویٰ

سرکار نجم الملۃ والدین السیّد نجم الحسن صاحب قبلہ اعلی اللہ مقامہم

رسوم نکاح

س ۱۔ رواجاً لڑکی والے داماد سے نکاح خوان اور باقی کمیوں کو یعنی بڑھئی۔ لوہار۔ حجام۔ بہشتی وغیرہم سے رقم دلواتے ہیں۔ ناجائز تو نہیں۔

ج۔ ناجائز نہیں۔

وضو

س ۲۔ برہنہ بیٹھ کر وضو کر رہا ہوے ارادۃً یا اتفاقاً دوسرے کی نظر جائے ستر کے آگے پیچھے پڑ جائے تو یہ امر مبطل وضو واجب اور غسل واجب ہوگا یا نہ۔

ج۔ نہیں ہوگا۔

نماز

س ۳۔ حوض کے کنارے تخت پوش پر نمازی نماز پڑھ رہا ہووے دوسرا شخص اگر حوض میں ننگا نہانے لگے نمازی کی نظر اٹھتے بیٹھتے اتفاقاً اس کی شرمگاہ پر پڑ جائے تو یہ امر مبطل نماز ہوگا یا نہیں۔

ج۔ نہیں ہوگا۔

رؤیت ہلال

س ۴۔ اس سال اس علاقہ میں ۲۹ ماہ رمضان سنیچر وار تقریباً تمام آسمان پر ابر تھا چاند کا نظر آنا ناممکن تھا مگر دہلی۔ لاہور وغیرہما کی جانب سے ریڈیو کے ذریعہ چاند ہو

کی خبر آئی یعنی دیکھے جانے کی۔ وہ بھی شہور قصبوں میں جیسے بھلوال۔ سرگودھا شاہپور
ڈھڈی وغیرہم ہر موضع میں زیادہ نہیں تو تھوڑے مومنین ضرور ہیں۔ جن کے بیان
حسب ذیل ہیں۔ چک متصل بھلوال سنی مفتی بھلوال نے تار کی خبر پر عید کا حکم بطور
منادی مشتہر کروایا چک والے مومنین نے ایک تو اس خیال پر دوسرے چک کے ایک
شیعہ اور دوسرے سنی بس ان دونوں کی شہادت چاند دیکھنے پر نہ معلوم صحیح یا غلط
یقین کر لیا اور عید کر لی ان کے متعلق کیا حکم ہے۔

ج۔ جب تک شاہدین عادلین گواہی رؤیت ہلال نہ دیں یا حکم حاکم شرع نہ ہو اُس وقت
تک جس شخص نے روزہ افطار کیا ہے اس پر قضا و کفارہ واجب ہے۔

عید یا روزہ

س ۵۔ چک ۱۲ و چک ۱۱ وغیرہ وغیرہ مقامات پر یہ خبریں ریڈیو اور تار وغیرہ بڑے شہروں
میں پہنچنے کی اطلاعیں آدمی لے آئے سوا اس کے کسی نہ کسی گاؤں سے مثل چک
والوں کے ایک دو یا تین کا چاند دیکھنا بھی سنا مگر علم نہ ہو نا کہ تار دینے والا کون
ہے اور کہاں ہے وہاں کا اور ہمارا افق ایک ہے یا نہ۔ مختلف مواضعات
ایک ایک دو دو نے واقعی چاند دیکھا ہے یا غلط خبر ہے اگر دیکھا ہے تو دیکھنے
والے مومن ہیں یا غیر یقین نہ کیا اور روزہ تمام کیا اور عید نہ کی ان کے واسطے حکم
شرع کیا ہے۔

ج۔ ایسا ہی کرنا چاہیئے۔

دندان میں غذا بحالتِ روزہ

س ۶۔ بعض کتب فقہ متنقدمین میں غذ کی طہارت ایسی مشکل لکھی ہے کہ ناممکن کے برابر
چونکہ دال ماش قسم غلہ ہے جو اس ماہ رمضان میں زیادہ کھانے کا اتفاق ہوا
دانت اور مسوڑے بہت خراب ہو گئے ہیں خلال اور مسواک سے بھی کوئی

دانہ رہ جاتا ہے۔ ایک روز کا واقعہ ہے کہ سحری کو غسل اور روزہ رکھنے سے پہلے منہ سے بہت خون آیا ہر بار کلیاں کرنے اور غوطہ لگانے سے دال ماش کا سالم دانہ تو نہ تھا مگر تقریباً نصف خون بند ہونے بعد کلیاں غوطہ کرنے بعد وضو کیا روزہ رکھ کر نماز پڑھتے ہوئے دال ماش کا تقریباً نصف دانہ کسی دانت کے سوراخ یا مسوڑے سے اچانک نکل کر زبان پر پڑا۔ اور تھوک کی طرح پھینک دیا گیا اس وقت نہ خیال گذرا کہ اتنی کلیاں کرنے سے پاک نہیں ہوا ہوگا۔ بغیر کسی نئے تدارک کے یعنی طہارت و وضو کی ضرورت نہ سمجھتے ہوئے اس روز کی نمازیں و روزہ تمام آج تک اسی لباس، اسی جانماز اسی حالت طہارت سے نمازیں بھی پڑھ رہا ہوں اور روزے بھی، جب دانہ زبان پر پڑا تو خون آلودہ نہ تھا صاف تھا الحاصل نصف دانہ دال کا خون سے نجس شدہ منہ میں رہ گیا کلیاں کرنے سے پاک سمجھا جائے گا یا نہ۔

ج۔ پاک سمجھا جائے گا۔

مستعار چیز کا تلف ہونا

س۔ منشی فضل الٰہی مدرس چک ۱۲ سے چوہدری بھائیخان کو بھیج کر تحفہ احمدیہ جلد اول شملہ دیکھنے کو منگائی بعدہٗ بوقت روانگی مولوی صاحب اور ان کے فرزند محمد حسین صاحب کے حوالے کی کہ مالک کتاب کے پاس پہنچا دینا مگر مالک کی زبانی معلوم ہوا ہے کہ کتاب نہیں پہنچی اس صورت میں شرعاً کون ذمہ دار ہے۔ مالک کتاب بالکل معاف کر دیوے یا کسی کم قیمت کتاب کے بدلے زیادتی قیمت معاف کر دیوے تو سب کی برأت ہو سکتی ہے یا نہ جبکہ کتاب کسی طرح بھی نظر نہیں آرہی نامعلوم کس طرح اور کہاں لیپ ڈپیٹش ہو رہی ہے۔

ج۔ مالک کا مطالبہ اس سے ہوگا جس کو عاریتہً دی ہے اور عاریتہً لینے والا اس سے مطالبہ کرے گا جس کے ذریعہ سے بھیجی ہے اگر مالک معاف کر دے تو دونوں کی برأت

ہو جائے گی۔

لقطہ

س۔ مستری حیات محمد کے گھر سے کسی کم سن کو تھوڑی مقدار کا سونا اس زمانہ میں گرا پڑا ملا تھا
جس وقت مستری سنی المذہب تھا اب شیعہ امامیہ ہے پوچھتا ہے کہ اس فروخت کردہ
سونا کی قیمت جو اسے یاد ہے حلال ہے یا کیا جبکہ ڈیڑھ روپیہ کے قریب ہوگی۔

ج۔ کسی مومن مسکین کو اس کی قیمت دیدینا چاہیئے۔

احترامِ سادات

س۔ سادات کی شرعاً کیا توقیر کرنی لازمی ہے جو بھی ہو پیروانِ مذہبِ حقہ کے لئے مخصوص
ہے یا بالعموم ہر سید کے لئے۔

ج۔ احادیثِ کثیرہ میں احترامِ سادات میں بہت تاکید ہے لیکن بشرطِ ایمان۔ واللہ العلم

ولد الزنا

س۔ حضور کا ارشاد ہے کہ سید زادہ ولد الزنا سید نہیں اور امورِ مخصوصہ اس کی ذات تک
مخصوص ہیں کیا اس کی اولاد پر احکام سادات عائد نہ ہوں گے۔

ج۔ زنا کے سبب سے چونکہ نسب منقطع ہو جاتا ہے بنا بریں نہ زنا زادہ سید ہوگا
اور نہ اس کی اولاد۔ واللہ العلیم

نسب اور مذہب

س۔ اگر کوئی سید مثلاً نصرانی ہو جائے اور چند پشت کے بعد اس کی اولاد دین سے پھر کر
مذہب حقہ پر آجائے تو وہ سید کہلائے گا یا نہ۔

ج۔ اگر عقد صحیح سے اولاد ہوئی ہو تو البتہ سید کہا جائے گا۔ واللہ العلیم

گائے بھینس کا پہلا دودھ

س۔ گائے یا بھینس کا پہلے دن کا دودھ جو ثقیل ہوتا ہے اس کا کیا حکم ہے۔

ج۔ اگر مضر نہ ہو تو جائز ہے واللہ تعلیم

لیاری کو موڑی چڑھانا

س ۱۳۔ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ بعض گائے بھینس دودھ دیتے دیتے رُک جاتی ہیں اور ان کی پیشاب گاہ کی طرف سے نمک وغیرہ چڑھایا جاتا ہے جس سے ان کو بے حد اذیت ہوتی ہے اور ایک ہی دن ایسا کرنے سے پھر برابر دودھ دیتی رہتی ہیں اور بعض پھر ہر روز ایسے شدائد ہوتے ہیں تو دیتی ہیں۔ دونوں طرح یعنی دونوں صورتوں میں دودھ کا اور اس کے اس طرح حاصل کرنے کا حکم ارشاد ہو۔

ج۔ اجتناب اولیٰ ہے واللہ تعلیم

سفر میں قضا نماز پڑھنا

س ۱۴۔ قضائے نماز و روزہ واجبی سفر میں جائز ہے تمام نماز پڑھنا پڑے گی یا نہ۔

ج۔ جائز ہے اگر قضا نماز تمام ہیں تو اب بھی تمام پڑھے گا اور اگر قصر ہیں تو قصر پڑھے گا واللہ تعلیم۔

حقوق باپ لڑکے پر

س ۱۵۔ مومن فرزند پر سنی باپ کے کیا حقوق ہیں۔

ج۔ باستثناء امور شرعیہ کے حسن معاشرت اور بزرگداشت واللہ تعلیم۔

کافر کا خمیر کردہ

س ۱۶۔ کافر کے ہاتھ کا خمیر شدہ تمباکو پینا جائز ہے یا نہیں۔

ج۔ احتیاط اولیٰ ہے واللہ تعلیم۔

سود و رشوت کے متعلق

س ۱۔ ضرورۃً سود یا رشوت کے جواز کی کوئی صورت ہو سکتی ہے مفصل ارشاد ہو یعنی سود پر کوئی چیز ہم خود لے سکتے ہیں یا رشوت دے کر کوئی کام نکلوا سکتے ہیں۔

جب کہ ضرورت بھی شدید اور کام بھی جائز۔

ج ۔ سود لینا غیر مشرک سے کسی وقت جائز نہیں اور رشوت لینا بھی حرام ہے لیکن اگر ضرورت شرعیہ ہو تو بمجبوری دینا ناجائز نہ ہوگا اور جس کو رشوت لکھا ہے اگر وہ اجرت کی صورت میں ہو تو کام نکالنے کے لئے ممنوع نہ ہوگا واللہ یعلم۔

مشہدی لنگی کے ساتھ نماز کا حکم

س ۱۸۔ مشہدی دستار جسے لنگی بھی کہتے ہیں اس کے ساتھ نماز ہو سکتی ہے غالباً ملاحظہ عالیہ سے گذری ہوگی۔ نیز علاوہ نماز کے استعمال کی نسبت حکم ہو۔

ج ۔ بظاہر کوئی وجہ ناجواز کی معلوم نہیں ہوتی واللہ یعلم۔

حج

س ۱۹۔ اتنا روپیہ جو مصارفِ حج یا باقی لوازمات خانگی مثلاً لڑکی کا بیاہنا ان میں ایک ہی کے لئے مکتفی ہو سکتا ہے جب کسی کے پاس ہو تو اسے حج کرنا ضروری ہے یا باقی لوازمات کا بجالانا۔

ج ۔ صورت مذکورہ میں سقوط حج مشکل ہے واللہ یعلم (مہر شریف)

زکوٰۃ و خمس

س ۲۰۔ جو مال بقدر نصاب ہو اور سال ہا سال کسی کو بطور قرضہ دے رکھا ہو بعد واپسی زکوٰۃ یا خمس ایام قرض کا واجب ہوگا یا نہ۔

ج ۔ زکوٰۃ زمانہ قرض کی واجب نہ ہوگی بلکہ جب سال بھر تک مال بقدر نصاب موجود ہے اور دیگر شرائط بھی پائے جائیں اس وقت زکوٰۃ واجب ہوگی لیکن پھر مال چونکہ مصارف سالانہ سے زائد ہے اس لئے خمس واجب ہوگا واللہ یعلم۔

نقل میت

س ۲۱۔ قبور دریا برد ہونے لگیں تو دوسری جگہ نکالنا بانہ نکالنا برائے دفن دوبارہ تردد

کے متعلق ارشاد ہو۔

ج۔ اگر بقصد نقل الی المشاہد ہو تو بے دغدغہ جائز ہوگا واللہ یعلم۔ (مہر شریف)

تیمم کا مسئلہ

س ۲۲۔ اگر بدن پر نجاست ہو جس کے سبب سے نہانے کی ضرورت ہو لیکن جنابت نہ ہو اور عذر شرعی سے تیمم کرنا پڑے تو نہانے کے عوض تیمم ہوگا یا صرف وضو کے عوض۔

ج۔ درصورتیکہ جنابت نہیں ہے اور بدن نجس ہے اور پانی کا استعمال مضر ہے تو اعضاء تیمم پاک کر کے وضو کے بدلہ تیمم لازم ہوگا واللہ یعلم

اعانت مومن از غیر

س ۲۳۔ میں نے اپنے ایک عزیز مومن کو مفلسوں کی اعانت کے واسطے کہا کہ اپنے ہم پیشہ ہنداؤں اور سنیوں سے لے دیوے وہ لوگ بصد خوشی اس کو دیویں تو میں اس سے لیکر مومنین مفلسین میں تقسیم کر دوں جائز ہے۔

ج۔ جائز ہے واللہ یعلم۔

مجہول الطہارہ شئی

س ۲۴۔ ولایتی شکر سفید شیعوں میں برتی جاتی تھی اب تقریباً اس کا آنا بند ہو چکا ہے اور بجائے اس کے ہندو علاقہ اور ہندو کارخانہ کی کیری شکر عام برتی جا رہی ہے۔ کیا جائز ہے۔

ج۔ جب تک اس کے نجس ہونے کا یقین نہ ہو استعمال جائز ہوگا۔

اشتراء زوجہ

س ۲۵۔ اکثر مومن بھی روپیہ خرچ کر کے زوجہ حاصل کرتے ہیں اور کئی ایک ان میں سے کچھ عرصہ بعد ناپسندی اور بے انصافی کی صورت میں خرچ کردہ روپیہ لے کر طلاق دے دیا کرتے ہیں یعنی دوسرے مومن سے روپیہ لیا اور طلاق دے کر اس کے

حوالہ کر دی یہ فعل حرام تو نہیں۔

ج۔ یہ رسم نہایت قبیح ہے گویا عورت کی بیع و شراء ہے جو ناجائز ہے۔ واللہ اعلم اگرچہ عقد باطل نہ ہوگا۔

چوری

س ۲۶۔ ایک مومن کہتا ہے کہ میں نے چھوٹے سن بلوغت کے زمانہ میں میلہ شاہ شمس پر نامعلوم کہاں سے آئے دوکاندار مسلمان کی دو چیزیں تقریباً ۱۲ آنہ کی چرائی تھیں دوکاندار کا پتہ ناممکن ہے کیونکر کروں۔

ج۔ اگر دوکاندار مسلمان تھا تو اس کی طرف سے وہ رقم کسی مومن محتاج کو دیدی جائے

قضا نماز

س ۲۷۔ میں نے باوا راجہ شاہ مرحوم چک ۱۱ والے کی نمازیں جمع بین القصر والاتمام سال تمام کی پڑھائیں اور حسب الحکم مجتہد قبلہ دام ظلہ بیس روپے اجیر کو سال کی تمام اور دوگانہ نمازوں کے پڑھنے کا دیا۔ ایک میرے عزیز نے مجھے خبر دیئے بغیر اپنے والد مرحوم کی نمازیں قضا پڑھنے کو دو اجیر بہت ہی زیادہ روپیہ دینے کا وعدہ کر کے مقرر کئے نمازیں تو ہر دو اجیر پڑھ چکے ہیں اور اجرت طلب کر رہے ہیں اجرت جس کا وعدہ اس نے کیا ہے بہت ہی زیادہ ہے اور اجیر میرے مجتہد قبلہ دام ظلہ کے پاس کردہ نہیں ہیں کس طرح کیا جاوے نمازیں صحیح بھی جائیں اور اجرت خواہ جس قدر زیادہ ہے حسب لحاظ وعدہ بہر حال دی جاوے۔

ج۔ اگر قرأت صحیح اور مسائل سے واقفیت رکھتا ہو تو نمازیں صحیح سمجھی جائیں گی بشرطیکہ اجیر تقلید کا پابند ہو اور اجرت میں مصالحہ ممکن ہو۔ واللہ العلیم۔

خمس

س ۲۸۔ سوا پانے گھر کے زیور وغیرہ فروخت کر کے اور کچھ قدر ادھار لیکر دکان نکالی ہے

خمس کے لئے پوچھتا ہے کہ کس طرح کروں جب کہ بچت کا اندازہ نہیں لگایا جا سکتا۔ انگریزی زنگ جو ڈبوں میں بند ہوتے ہیں کئی سالوں تک تھوڑے تھوڑے فروخت ہوتے رہتے ہیں اور بھی ہر چیز اسی طرح غلہ وغیرہ جو قیمت اشیاء میں لیتے ہیں ساتھ ساتھ کھا چھوڑتے ہیں نقد جو وصول ہووے اس سے دکان کی چیزیں ساتھ ساتھ خریدتے رہتے ہیں اکثر ادھار ہوتا ہے جو بصد مشکل وصول ہوتا ہے اور نہیں بھی ہوتا ہے بس سہل اور صحیح طریقہ ارشاد ہووے۔

ج۔ اس صورت میں وجوب خمس مشکل ہے۔ واللہ یعلم

طلاق

س۔ لکھا ہے کہ نابالغ طلاق نہیں دے سکتا بالغ دے سکتا ہے اور لکھا ہے کہ بلوغت کے علامات ظاہر نہ ہوں تو پندرہ سال پورے کرنے ہوتے ہیں میرے مجتہد صاحب قبلہ نماز قضا اور روزہ قضا کے لئے چودہ سال نابالغی کے وضع کرنے کو فرماتے ہیں کیا چودہ سالہ طلاق بھی دے سکتا ہے یا نہیں۔

ج۔ حکم مذکورہ صحیح اور موافق احتیاط ہے طلاق کے متعلق ۱۵ سال کی تکمیل قرین احتیاط ہے اور قضائے نماز کے متعلق ۱۴ سال کا حکم بھی قرین احتیاط ہے واللہ یعلم۔

طلاق

س۔ ایک شخص کے پاس اپنے مجتہد صاحب کا فتوٰی ہے اس کو اپنے مجتہد صاحب نے حکم دیا ہے کہ بر وقت طلاق مطلق کا رشد شرط ہے۔ پندرہ سال کا بالغ ہوتا ہے مگر رشد ممکن نہیں چونکہ ہم لوگوں کو سلطان فضل بافندہ دئیوال والے سے طلاق دلوانی مطلوب ہے ابھی پندرہ سال کا نہیں ہوا جب پندرہ سال کا ہو جاوے تو طلاق دلوا دی جاوے یا اثباتِ رشد کی انتظار کی جاوے اوپر کی ساری باتوں کے علاوہ یہ ارشاد ہووے کہ رشد کا مطلب کیا ہے اور ثابت کس طرح سمجھا جاوے۔

ج۔ رشد کے لئے کوئی سن معین نہیں رشد کا مطلب یہ ہے کہ انسان میں اپنے گھرانے کے موافق کاروبار کی درستی کی سمجھ پیدا ہوجائے جس طرح با فہم لوگوں کی ہوتی ہے ممکن ہے کہ ۱۵ سال سے قبل یہ صورت پیدا ہوجائے اور یہ بھی ممکن ہے کہ ۱۵ سال ہوجانے پر بھی پیدا نہ ہو۔

طلاق

س ۳۱۔ کسی کی منکوحہ سے کوئی بغیر طلاق اور قبل از گذرنے عدۃ مجامعت کرے تو اس کے ساتھ عقد نہیں ہوسکتا بلکہ اس پر حرام ابدی ہوجاتی ہے۔ ایک شخص اپنے بھائی کی زوجہ کو ملتان وغیرہ لئے پھرتا ہے اب واپس آ کر بھائی سے طلاق لینی چاہتا ہے اور اس عورت سے نکاح کرنا چاہتا ہے اور کہتا ہے میں اس مسئلہ سے بخوبی واقف ہوں اور پابند بھی ہوں اغوا کی تہمت لوگوں نے لگادی ہے میں اس عورت کو کسی اور ضرورت کے لئے لے گیا تھا نہ کہ عورت بنا کر میں نے مجامعت ہرگز نہیں کی بلکہ بوس وکنار تک نہیں کیا بس اس کے متعلق ارشاد ہووے کہ اعتبار کس طرح کیا جاوے اور عمل کون سا بجالایا جاوے یعنی نکاح اس کے ساتھ پڑھایا جاوے یا حرام ابدی سمجھی جاوے۔

ج۔ اگر عورت بھی منکر ہے اور بینۂ شرعیہ بھی نہیں ہیں تو بعد طلاق اور انقضائے عدہ نکاح ہوسکتا ہے اور نکاح پڑھنے والے پر کوئی الزام نہ ہوگا اور اگر فی الواقع اس کے خلاف تھا وہ زن و مرد دونوں مستحق عذاب ہوں گے بحسب ظاہر نکاح صحیح ہوگا۔

متعہ

س ۳۲۔ زید حمیدہ بیوہ عمر رسیدہ سے عقد میعادی کرے بعد گذرنے میعاد وعدہ زید حمیدہ کی بہو سے عقد نکاح کرسکتا ہے جو کہ حمیدہ کی پہلے خاوند کی اولاد کے رو سے ہے۔

ج۔ چونکہ زن مذکورہ زید کے بیٹے کی زوجہ نہیں ہے اس لئے کوئی وجہ اس کے حرام ہونے کی معلوم نہیں ہوتی۔ واللہ العلم۔

معیار بلوغت

س ۳۳: بلوغت کے پندرہ سال انگریزی سالوں کے حساب سے شمار کرنے ہوتے ہیں یا عربی سال، تو سالانہ فرق کتنے دنوں کا ہے ارشاد ہووے بلکہ ۱۶/۹/۴۴ انگریزی کی پیدائش کا حساب، عربی سالوں کی رو سے ارشاد ہووے۔

ج۔ قمری مہینوں کا اعتبار کیا جائے گا۔

حج

س ۳۴: نو مومن سابق سنی المذہب سنیت کے زمانہ کی خرید کردہ اراضی تقریباً ہزار روپیہ سے فروخت کرے تو اس صورت میں حج واجب سمجھے یا ضروریاتِ ذیل پورا کرنے کے بعد بقدرِ زادِ راہ حج بچے تو۔ رنڈوا ہو گیا ہے اور اکلوتا بیٹا بھی اس کا فوت ہو گیا ہے اور صحت بھی بایں وجہ کسی قدر خراب ہو رہی ہے بغرض حصول اولادِ نرینہ وصحت بدنی لاگت کر کے عورت کرنا (۲) زوجہ مرحومہ سے دختر سن بلوغت کو پہنچنے والی کو جہیز وغیرہ دے کر شادی کر دینا۔

ج۔ باسمہ سبحانہٗ۔ اگر یہ روپیہ ایسے وقت میں آیا کہ زمانہ حج گذر چکا تو آئندہ سال کے مصارفِ ضروریہ سے زمانہ حج تک جو باقی رہے گا اور وہ بقدرِ ضرورت حج ہو گا اور صحت بھی ہو گی تو حج کرنا واجب ہو گا واللہ العلم۔

خمس وزکوٰۃ

س ۳۵: مومن کے پاس ایسا روپیہ ہووے جس میں زکوٰۃ اور خمس ابھی واجب نہیں ہوا ایک حصہ سیونگ بنک میں جمع کرے دوسرا حصہ مومن کو بطور قرض دیوے تیسرے حصہ روپیہ سے متوسطی سی اراضی مزروعہ خرید سکے ہر سال سیونگ

بنک سے بھی وصول کرے اور قرض دار سے بھی اور اراضی بھی فروخت کرے تو ہر سہ قسم کے روپیہ سے زکوٰۃ وخمس کب دیوے علیحدہ علیحدہ ارشاد ہووے اور اس صورت میں جب بھی کرے گا پہلے اخراج زکوٰۃ کرے گا یا خمس؟

ج۔ باسمہ سبحانہٗ، ہر سہ قسم کا روپیہ جب اس کے ہاتھ میں آیا ہے ان میں سے جو بنک سے آیا ہے اس پر علی الظاہر خمس واجب ہوگا باقی روپیہ میں سے جب سال بھر کے مصارف کے بعد بچ رہے گا تب خمس واجب ہوگا اور زکوٰۃ کسی قسم پر واجب نہ ہوگی۔ واللہ العلیم۔

رضاعت

س ۳۶۔ نانی اگر اپنے نواسے زید کو باشرائط دودھ پلائے تو زید مذکور کے والدین کا عقد فسخ ہو جائے گا۔

ج۔ باسمہ سبحانہٗ، بے شک فسخ ہو جاوے گا اور زوجہ مذکورہ اپنے شوہر پر حرام ہو جائے گی۔

رضاعت

س ۳۷۔ زید مذکور کی والدہ مرگئی ہووے اور زید کی نانی اس کو باشرائط اپنا دودھ پلا رہی ہووے اور اسی زمانہ میں دودھ پلانے والی اپنی دوسری لڑکی کا عقد نکاح جہالت کی وجہ سے زید کے والد یعنی اپنے داماد سابق کو کر دیوے دخول بھی ہو چکا ہووے تو کیا کیا جاوے اور اگر حمل ہو گیا ہووے تو کس طرح کیا جاوے وضع حمل کے زمانہ تک حاملہ کا نان ونفقہ کون دیوے اور بعد وضع حمل بچہ کس حکم میں ہوگا۔

ج۔ یہ عقد بھی باطل ہو جائے گا اور جب زوجین حکم شرع پر مطلع ہوں گے تو باہمی افتراق لازم ہو جائے گا اگر حمل ہو گیا ہے تو اولاد شبہ قرار دیکر صحیح النسب سمجھی جائے گی

اور وضع حمل تک شوہر کو نان و نفقہ دینا ہو گا بعد وضع حمل بچہ اسی شخص کی اولاد میں محسوب ہو گا۔

رضاعی بہن یا بیٹی

س ۳۸۔ اگر جہالت کی وجہ سے کسی کا رضاعی بہن یا بیٹی سے عقد نکاح ہو جاوے دخول بھی ہو مگر آثارِ حمل نہ ہوا ہو وے حسب الحکم شرع ان کو علیحدہ کرنے بعد عدہ گذارنا ہو گا یا نہ اگر ہو گا تو عدہ طلاق یا وفات۔

(ب) اگر دخول کی نوبت نہ پہنچے تو عدہ کے متعلق کیا حکم ہے۔

ج۔ دوسرے سے عقد کرنے کے لئے عدہ طلاق لازم ہے۔

(ب) دوسرے سے عقد کرنے کے لئے عدہ کا انتظار نہ ہو گا۔

عدّۃ

س ۳۹۔ عدہ کے لئے دخول یا عدم دخول کی نسبت زوجین کے بیان کافی ہوں گے یا کسی دوسری صورت سے اعتبار کرنا پڑتا ہے۔ تو ارشاد ہو وے یا بغیر فیصلہ حاکم شرع یہ امر نہیں ہو سکتا۔

ج۔ کوئی دوسرا ذریعہ اس کے لئے نہیں ہو سکتا۔ واللہ یعلم

میراث

س ۴۰۔ ترکہ کی تقسیم کے متعلق حکم پہنچا ہے کہ باپ کو چھٹا حصہ، اور ماں کو چھٹا حصہ، شوہر کو چوتھا، باقی فرزند کو۔ متروکہ کو فرضی روپیہ قرار فرما کر بلحاظ ترتیب ہر ایک کا حصہ ارشاد ہو وے تو تعین ہو سکے۔

ج۔ تقسیم ترکہ ۱۲ اسہم پر ہو گا ۲-۲ حصہ ماں باپ کو تین سہم شوہر بقیہ پانچ سہم فرزند کو ملیں گے

۱۲

ماں	باپ	شوہر	بیٹا
۲	۲	۳	۵

مذہب سابق کے زمانہ کی قضا

س ۴۱۔ سنیت چھوڑ کر شیعہ ہونے والے سنیت کے زمانہ کے ہر ایک امر واجب قضا کردہ کی قضا اب شیعیت میں واجب جان کر کریں تو کمی بیشی کا کیونکر کریں جب کہ سنیوں میں فطرہ ماہ رمضان دو سیر گندم ہے اور شیعہ میں سوا تین سیر۔

ج۔ جو اعمال موافق عقیدہ سابقہ اس زمانہ میں عمل میں لا چکا ہے۔ ان کی قضا کی یا اعادہ کی ضرورت نہیں البتہ جو اعمال واجبہ ترک ہو گئے ہیں اون کو بطریق شیعہ بطور قضا بجا لانا چاہیئے۔

زکوٰۃ

س ۴۲۔ سنیت میں زکوٰۃ زیور فرض ہے اور شیعہ میں نہیں اب شیعیت میں اگر سنیت کی قضا زکوٰۃ زیور دیوے نیز یاد نہ ہووے تو اندازہ کیونکر کرے۔

ج۔ واجب الاداء نہیں ہے۔

خمس و زکوٰۃ

س ۴۳۔ مومن کے پاس بسبیل جائز کسی قدر روپیہ آجاوے اور اس پر ابھی زکوٰۃ و خمس بھی واجب نہ ہوا ہووے قبل از وجوب زکوٰۃ اور خمس روپیہ مذکور کو تین صورتوں میں کر دیوے ایک حصہ سیونگ بنک ڈاکخانہ میں جمع کرے دوسرا حصہ مومن برادر کو بطور قرض دیوے تیسرے حصہ کی اراضی خریدے۔ تیسرے سال ہر سہ قسم کی رقم پاس آجاوے یعنی سیونگ بنک سے بھی وصول کرے اور مقروض سے بھی اور اراضی بھی فروخت کرے تو ہر سہ قسم کے روپیہ سے زکوٰۃ و خمس کب دیوے علیحدہ علیحدہ ارشاد ہووے اور سوال اخراج زکوٰۃ ہوتا ہے یا خمس۔

ج۔ صورت مذکورہ میں علی الظاہر جو رقم ڈاکخانہ میں جمع تھی اوس پر خمس واجب ہوگا اور باقی دو رقموں سے بعد سال بھر کے جو پس انداز ہوا اوسمیں خمس واجب ہوگا۔

نذر و منّت

س ۴۴۔ منّت ماننے والا قبل از حصول مراد منّت دے دیوے تو صحیح ہوگا یا بعد حصول مراد اعادہ کرنا پڑے گا۔

ب۔ قبل از حصول مراد بہتر طریقہ تقسیم کی نیت بدل سکتا ہے (ج) طریقہ تقسیم معین نہ کیا ہووے تو بعد حصول مراد منّت کا روپیہ جہاں چاہے صرف کرے طالب علم دین کو بھیجے خواہ یتیم خانہ میں یا دینی کتب خرید کر کے وقف کرے۔

ج۔ قبل کا دیا ہوا ادائے نذر میں محسوب نہ ہوگا۔ نذر میں جو طریقہ معین کیا ہے اوس کی پابندی کرنا چاہیئے۔ اگر مصرف خیر نیت تھے تو اختیار ہوگا۔

طہارۃ

س ۴۵۔ سر جان ناپاک کو بیسن سے دھونا منظور ہو اور کہ تین گز والے حوض میں غوطہ لگا دے اور آب گز بوجہ بیسن سفید ہو جاوے وہ حصہ سفید آب طاہر کے حکم میں ہے یا نہ؟

ج۔ پانی پاک رہے گا۔ واللہ یعلم

لباس مصلّی

س ۴۶۔ گھر کی چڑیا جو آنکھوں کے دیکھتے پیشاب و پاخانہ کرتی دکھاویں اور گھروں کی چھتوں میں رہیں اور ہر آن بیٹ کریں جو کھانے پینے کے برتنوں کے علاوہ نماز کے لباس اور وضو کے پانی میں پڑیں اس صورت میں جب کہ یہ علم نہ ہو کہ آیا یہ بیٹ نجاست کھانے والی چڑیا کی ہے یا دوسری کی آب وضو سے نہ نکالے اور لباس سے نہ اتارے تو وضو نماز صحیح رہے گی یا نہ۔

ج۔ پاک سمجھنا چاہیئے واللہ یعلم۔

منی و وذی وغیرہ

س ۴۷۔ مریض بمرض جریان منی کا سوال ہے کہ ایسی رطوبت جو پیشاب کے آگے پیچھے گرے
وذی اور ودی کے حکم میں سمجھی جائے؟ یا بقول طبیب منی کے۔

ج۔ اپنے علم پر عمل کرے اگر منی ہونے کا یقین نہیں ہے تو اسے منی نہ سمجھے۔ واللہ اعلم

رطوبت، مشابہ منی

س ۴۸۔ اطباء مجموعی طور پر ایسے رطوبات کا اجراء جریان منی سے تعبیر کرتے ہیں اور بقول اعلام
تمیز منی میں انتشار (آلہ) و لذت و دفق فرماتے ہیں یہ باہمی اختلاف کیوں ہے نیز
ایک ایسے شخص کو جو مریض ہے فقط خیال کرنے سے انتشار ہو اور بعد گذرنے
وقت پیشاب کے ہمراہ بالکل مشابہ منی رطوبت خارج ہو تو اس کو کس حکم میں سمجھیں
پاک یا ناپاک۔ نیز اس کے متعلق حکم غسل جبکہ اس کو سرعت انزال کی مرض بھی ہو۔

ج۔ مدار صدق منی پر ہے واللہ اعلم۔

قضاء والدین

س ۴۹۔ باپ خائف نے چاہا کہ حق اللہ و حق الناس سے قبل از موت سبکدوش ہوں
افسوس و حسرت میں مر گئے لڑکا جو اس وقت نابالغ تھا اب بالغ ہے چاہتا ہے
کہ والد مرحوم کے ذمے جس قدر نمازیں باقی تھیں پڑھا دوں۔ اور ادائیگی زکوٰۃ
کر دوں مگر ان ہر دو امور کا اندازہ نہیں کر سکتا ادائیگی کیونکر کرے نیز حکم ہو کہ
بڑے لڑکے کی موجودگی میں چھوٹا ان امور سے فارغ الذمہ ہے یا نہ گرچہ بڑا
لاپرواہ ہے۔

ج۔ نمازوں کا تعلق ولد اکبر سے ہے ولد اصغر بجالائے تو اس کی سعادت مندی ہے اور
جس قدر یقینی طور پر قضا ثابت ہوں اسی قدر ادا کرے اسی طرح اگر امکان ہو تو
زکوٰۃ سے بھی اسے سبکدوش کرے واللہ اعلم۔

★ ادائیگی واجبات

س۔ والد کی فوتیدگی کے روز بڑے لڑکے کی عمر ۱۴ سال چھوٹا ۱۲ سال کا تھا ان کا انتظام جائیداد ان کے بیوگان کے ہاتھ میں تھا ۶ سال یہ صورت رہی اور ان چھ سالوں کی آمدنی کا علم لڑکوں کو لاحاصل ----- کہ چچگان نے تصارف جائز کیا ہے یا ناجائز۔ اب بسبب خاص یہ علیحدہ ہو گئے اور ان کو ہر طرف ان چھ سالوں کی آمدنی جو کئی ہزار چاہیئے تھی چھوٹے لڑکے کو بالکل پیسہ تک نہیں ملا جس کی بدولت اب یہ زکوٰۃ دیوے مطالبہ کرنے سے خطرات جس تئے سکوت ضروری اس عرصہ کے زکوٰۃ مال کے لئے چھوٹے کو حکم شرع کیا ہے۔

ج۔ علی الظاہر پسر مذکور مشغول الذمہ ہو گا۔ واللہ تعلیم

★ زکوٰۃ

س۔ بعد گذرنے ان چھ سالوں کے ہر دو بھائی پدری جائیداد پر قابض رہے اس زمانہ میں بھی چھوٹا اگرچہ بالغ ہو گیا ہوا تھا۔ بڑے بھائی کے زیر حکم رہا ہے قریباً عرصہ سات سال اس صورت میں گذرا ان سات سالوں کے اندر علم و تربیت کے ضروریات کے بغیر آمدنی سے واسطہ تک نہیں رہا۔ جس کی تعداد بھی ہزاروں تک ہے اب یہ چھوٹا بڑے بھائی سے بھی بوجہ خاص علیحدہ ہو گیا ہے ہزارہا کی آمدنی کی موجودگی میں قریباً دو ہزار قرض اس کے حصہ میں ہے جس کی ادائیگی گرانی سود کی وجہ سے نامعلوم کب کر سکے گا اب چونکہ یہ سات سال جس کے بالغ ہو جانے کے حال سے گذرے ہیں۔ اور ہاتھ بھی سوا قرض کے کچھ نہیں آیا۔ مطالبہ بھی محال ہے اس زمانہ کی آمدنی جو بڑے نے نہ معلوم کہاں کی ہے اور اس کی زکوٰۃ بھی زیادہ سے زیادہ ہے اس کے متعلق چھوٹے کے لئے حکم شریعت۔

ج۔ اگرچہ اس صورت میں وجوب مشکل ہے لیکن اغنیاء ترک نہ کی جائے۔ واللہ تعلیم

★ میراث

س ۵۲۔ پہلا مسئلہ یہ تھا کہ متوفیہ جس کا زیور از قسم حق مہر دو صد کا ہے اس کی ایک ماں
دو لڑکیاں شوہر اول سے۔ اور ایک لڑکا شوہر ثانی سے اور ایک یہی شوہر ثانی
لڑکا بعد مرنے ماں کے تین ماہ بعد مر گیا ہے تقسیم کیونکر ہووے۔ بحکم حضور
شوہر ثانی کو اور سدس ماں کو ملے گا بقیہ کے چار حصے ہوں گے ایک ایک حصہ
دختر کا حق ہوگا اور دو حصہ لڑکے کا حق۔ اور چونکہ اس کا انتقال ہوگیا ہے۔ لہٰذا
اس کا باپ مستحق ہوگا۔ اس میں یہ عرض کرنا باقی رہ گیا تھا کہ متوفیہ کا ان سب رشتہ داروں
کے علاوہ ایک حقیقی بھائی بھی ہے اس کا حصہ تو نہیں ہوگا۔ اگر ہوگا تو کتنا۔

ج۔ اس صورت میں بھائی مستحق نہ ہوگا۔ واللہ یعلم۔

★ خمس وزکوٰۃ

س ۵۳۔ ایک شیعہ اعتقاد کا ملازم ضلع گورنمنٹ مال کا روپیہ چار صورتوں میں جمع ہے
ایک جگہ جو قانوناً ملازموں کی ماہواری تنخواہ سے مثلاً یکصد روپیہ ہے جو پنشن سے
پہلے نہیں مل سکتا۔ دوسرے سیونگ بنک ڈاکخانہ میں چند صد روپیہ منافع یعنی سود پر
تیسرے وہ بھی ڈاکخانہ میں جمع ہے مگر حکم سرکار سے بطور ضمانت۔ چوتھے ایک پنجاب
نیشنل بنک میں جس سے بھی سود ملتا ہے ان چہار جگہ پر جمع شدہ روپیہ پر خمس وزکوٰۃ
کس زمانہ میں ہوگی جو کہ دو جگہ پر حکماً روپیہ جمع ہے۔ اور دو جگہ پر اختیاراً نفع
کے خیال سے جمع کیا گیا ہے۔ یہ منافع (سود) اور جمع کرنا اس کے متعلق اور ان
کے خمس وزکوٰۃ کے متعلق مفصل ارشاد ہو۔

ج۔ زکوٰۃ اس صورت میں واجب نہ ہوگی البتہ منافع سے خمس دیا جائے گا۔ واللہ یعلم۔

★ حکم زمینداره بنک

س ۵۴۔ زمینداری بنک کی تفصیل یہ ہے کہ زراعت پیشہ لوگ جو اس ملک میں عموماً مسلمان ہیں

غیر زراعت پیشہ لوگوں کے جو عموماً ہندو ہیں۔ زیر قرض انتہا درجہ پر ہو گئے تھے قریب قریب مکانات و اراضیات ہنود ہی کے نام انتقال ہو گئے تھے۔ گورنمنٹ نے چند سالوں سے رفاع زراعت پیشہ لوگوں کے زمیندارے بنک قرار دے۔ روپیہ بنک دراصل زراعت پیشہ لوگوں کا ہے اور اس میں سے زراعت پیشہ لوگوں کو قرض دیا جاتا ہے۔ جن زمینداروں کا روپیہ بنک میں جمع ہے ان کو بنک سے یعنی مثلاً ۱۲ ار سیکڑہ سود ملتا ہے اور قرض لینے والے زمینداروں سے ایک روپیہ سود لیا جاتا ہے۔ ہم بچت سے تنخواہ ملازمین وغیرہ کا انتظام گورنمنٹ کرتی ہے ایسی بنکوں میں اکثر مومنین لوگ بسبب لاچاری شامل ہیں مومنین جمع کرنے والوں کو سود لینا۔ اور غرباء کو بوجہ لاچاری سود دینا اور ملازمت پیشہ مومنین کو ملازمت کرنا جائز ہے۔

ج۔ در صورتیکہ مسلمان اس میں شریک ہیں اور ان کا مال موجود ہے اور ان کا مال موجود ہے اور سود لیا جاتا ہے تو مشکل ہے کہ مسلمان سود خواری کے گناہ سے بری ہوں البتہ اگر بنک کے منتظم کو جو کافر ہو قرض دیا ہو اور سود لینا اس کا فعل سمجھا جائے تو برأت ممکن ہے لیکن اجازت دینا اس معاملہ کی مشکل ہے۔

٭ سودی قرض

س ۵۵۔ مومن مفلس ایسے بنکوں سے یا اور کسی سود خوار سے روپیہ قرض لیوے اور سود دیوے تو اس کی مفلسی اور پابندی صوم و صلوٰۃ کا لحاظ کرتے ہوئے کوئی مالدار زکوٰۃ وغیرہ دیوے تو دینا جائز ہو گا۔ یا بسبب اس کے کہ وہ سود دیتا ہے مستحق نہ سمجھا جائے گا۔

ج۔ اگر اس نے بضرورت شرعیہ قرض لیا ہے تو گنہگار نہ ہو گا اور زکوٰۃ بھی لے سکے گا۔

واللہ یعلم

٭ ترک واجب کا ارادہ

س ۵۶۔ وہ شخص جو اپنی زوجہ سے شب کو مباشرت کرے اور عند المباشرت ارادہ کرے کہ

صبح کو نماز قضا کرنا ہے تو یہ نطفہ اور جماع کس حکم میں داخل ہے۔

ج۔ اس کا فعل ناجائز ہوگا لیکن اگر تیمم کا ارادہ کرے اور عذر بھی ہو تو آثم نہ ہوگا، وا

★ کافر سے امداد برائے مسجد

س ۵۷۔ اگر کافر اپنی زمین مسجد کے لئے دے یا نقدی وغیرہ سے امداد کرے تو اہل اس

کو مسجد اسلام کے لئے قبول کرنا جائز ہوگا۔

ج۔ اگرچہ اولے ترک ہے لیکن ممنوع نہ ہوگا۔ واللہ یعلم

★ میراث

س ۵۸۔ ایک شیعہ کی زوجہ نے ایک دختر چھوڑ کر انتقال کیا شخص مذکور نے بقصد تولد پر عقد

ثانی کیا۔ اور بعد جماع وغیرہ چند ماہ بعد اس کا خود انتقال ہوگیا۔ تو اس کی میراث

اس لڑکی یعنی دختر اور اس زوجہ لاولد میں کیونکر تقسیم ہوگی۔

ج۔ ثمن زوجہ کو اور باقی دختر کو ملے گا۔ واللہ یعلم

★ سفر

س ۵۹۔ حاجی و زائرین جہاز میں عدم حصولِ طہارت کی وجہ سے کرتے رہے ہیں ان کا

زیارات کیسے ہوا۔

ج۔ اگر یقین ہے کہ جہاز میں نماز ممکن نہ ہوگی تو جواز سفر مشکل ہوگا۔ لیکن میرے خیال

میں طہارت و نماز بطور صحیح غیر ممکن نہیں ہے۔

★ قضا نماز

س ۶۰۔ ایک شخص نے جس کے ذمہ چند سالوں کی نمازیں قضا تھیں حسب فتویٰ مجتہد دو

کی نمازہ قضا شدہ کو قبل از ادا پڑھنا شروع کیا۔ اور ارادہ میں رکھا کر بعد کو

پڑھوں گا مگر وقت ادا نہ رہا اور وہ دو روزہ قضا پڑھتا رہا اور ادا کو بھی پھر قضا

پڑھا یعنی حاضرہ فوت کر کے تو ان سب نمازوں کے متعلق حکم شریعت کیا۔

امر محض واجب اس نے سنا ہوا ہے کہ حرام ہوتا ہے ڈر رہا ہے کہ یہ فعل حرام ہوا ہے یا کیا اور یہ نمازیں کیسی ہیں۔

ج۔ جو نمازیں نماز حاضرہ کے۔ وقت تنگ میں پڑھی ہیں صحیح نہ ہوں گی اور یہ شخص نماز کے عمداً قضا کر دینے کے گناہ کا مرتکب ہو گا۔ واللہ یعلم۔

★غسل ارتماسی

س ۶۱۔ روزہ دار کی چوٹی اسر مجنب ہو جائے تو کنارے حوض پر بیٹھ کر زانوں اور ہاتھوں کے بل جھک کر صرف چوٹی سر کو غوطہ دیوے نہ کہ سارے سر کو حکم ارتماس صادر ہو گا یا نہ۔

ج۔ باسمہ سبحانہ، حکم ارتماس صادق نہیں آئے گا۔

★سیونگ بنک و ڈاکخانہ کی رقم

س ۶۲۔ سیونگ بنک ڈاکخانہ میں جو رقم سالوں بغیر اخراج زکوٰۃ جمع پڑی ہووے اور ساتھ ساتھ جمع کرائی جا رہی ہووے تو اس سے زکوٰۃ کس زمانہ میں اور کن صورتوں سے دینی ہو گی۔

★منّت

س ۶۳۔ مومنین فریقین بندوقوں سے رطے تھے ایک کی بندوق لائسنسدار تھی اور باقی کی ایسی ویسی فریقین چار چار سال قید ہو وت لائسنسدار کی بندوق بھی سرکار نے ضبط کر لی اس نے منّت مانی تھی کہ اگر اپیل سے چھوٹ گئے اور بندوق بھی مل گئی تو ہمیشہ جب تک زندہ رہوں گا ذوالجناح بنانے کی خاطر گھوڑا خرید کر رکھوں گا۔ جس کو ہر سال شبیہ ذوالجناح بنایا کروں گا اور بعدہ اولاد کو بھی اسی طرح کرنے کی وصیت کروں گا اب وہ اپیل سے چھوٹ گئے ہیں مگر بندوق تاحال کئی بار درخواستیں گزار... مل رہی کیا بندوق ملنے پر منّت کا ادا کرنا واجب ہو گا

یا صرف قید چھوٹ جانے سے ہی منت کی نیت میں بندوق کا واگزار ہونا بھی شامل تھا جو کہ ابھی تک نہیں ملی۔

ج۔ دونوں کا اعتبار ہوگا۔

٭حکم والی بال

س ۶۴۔ انگریزی مدرسوں میں مومنین کے لڑکے جو تعلیم پا رہے ہیں ان کو بحالی صحت کی غرض سے حکماً والی بال وغیرہ کھیلانا پڑتا ہے وہ حاکم شرع دام ظلہ سے پوچھتے ہیں کہ جائز ہے یا ناجائز۔

ج۔ اگر لہو ولعب کی صورت پیدا ہو جائے تو جائز نہ ہوگا۔

٭ دولہا سے اخراجات لین

س ۶۵۔ لڑکی والے داماد سے رواجاً جو کمیں دلاتے ہیں شرعاً جائز ہیں بصورت عدم جواز مجبوری ہو تو جائز ہے؟

ج۔ اس میں عدم جواز کی کوئی صورت نہیں ہے۔

٭شراب کا حکم

س ۶۶۔ تبد شیعہ ڈاکٹر بھی مومنین کو نمونیہ وغیرہ میں شراب والی دوائیاں بلکہ بعض اوقات خالص شراب پلاتے ہیں اور دوسرے علاج کی مجبوری معذوری بیان کرتے ہیں۔ اکثر مریض بچ جاتے ہیں اور بعض مر بھی جاتے ہیں۔ تمام مریضوں کے لئے مفصل حکم شرع فرمایا جاوے۔

ج۔ باسمہ سبحانہٗ۔ شراب حرام ہے اور بغیر شدید مجبوری کے اور تجویز حاذق معالج کے جائز نہیں۔ اور حدیث میں ہے کہ لا شفاء فی الحرام۔

٭ بردہ فروشی

س ۶۷۔ بردہ فروشی کی ابتداء کیونکر ہوتی ہوگی۔ دختروں کو دو چار مدے کر علاوہ حق مہر

نادار والدین کو لے لینا جائز ہے۔

ج۔ مسلمان آزاد لڑکیاں بیع نہیں ہوسکتیں اور اگر والدین روپیہ لے کر لڑکی کو بیچ ڈالیں تو شرعاً یہ بیع صحیح نہ ہوگی۔ اور شرعاً ان لڑکیوں پر کنیزی کا اطلاق نہ ہوگا یہ رسم قطعاً غلط اور خلافِ شرع ہے۔

★ فاحشہ عورت کا عقد و فسخ

س ۴۸۔ فاحشہ عورتیں تھوڑا عرصہ پہلے بازار بیٹھنے کا سرٹیفکیٹ حاصل کرتی تھیں اور آج کل پادریوں سے ترکِ اسلام۔ ان ہر دو صورتوں سے قانوناً ان کا عقدِ نکاح فسخ سمجھا جاتا ہے کہ کیا عند الشرع بھی یہ آزاد بغیر طلاق سمجھی جائیں گی یا عقد مومن برقرار رہے گا۔

ج۔ اگر درحقیقت کوئی عورت مرتد ہو جائے تو عقد فسخ ہو جائے گا اور طلاق کی ضرورت نہ ہوگی خدا ایسی عورتوں کو ہدایت کرے کہ اغراض نفسانیہ کے لئے اسلام سے دستبردار نہ ہوں۔

★ میراث

س ۴۹۔ جھوٹ بولنے والی عورت غلطی سے سچی سمجھ کر مومن عقد نکاح میں لائے اولادیں ہو جاویں۔ بعد کو معلوم ہو جاوے کہ یہ آزاد نہ تھی اولادیں کس حکم میں ہوں گی۔

ج۔ باپ کی طرف سے صحیح النسب ہوں گی اور وہ ماں کے وارث نہ ہوں گے اور نہ ماں ان کی وارث ہوگی۔

★ کفارۂ حیض

س ۵۰۔ عورت حائض خاوند کے پوچھنے پر بھی جھوٹ بولے کہ حائضہ نہیں ہوں مگر بعد جماع خون آلودہ ہونے سے مومن خوف زدہ ہووے اور عورت بے حیا ہنسے کفارہ ہوگا یا نہ۔ اگر ہوگا تو کس پر۔ اور کس قدر جب کہ ایام حیض ابتدائی ہوں۔

ج ۔ بحالت لاعلمی مرد پر کفارہ نہ ہوگا۔ عورت پر ہوگا۔

س ۱؎ ۔ لکھا ہے کہ بالغ اگر جانور کی دبر میں دخول کرے انزال نہ بھی ہووے تو غسل جنابت واجب ہو جاتا ہے زوج اپنی زوجہ سے ملابست کرتے ہوئے اس کے فرج میں اپنی انگلی ڈال دیوے جس کا اثر زوجہ کو ذرا تک نہ ہووے تو اس صورت میں زوجہ پر بھی غسل جنابت واجب ہوگا یا نہ ۔

ج ۔ زوجہ پر غسل واجب نہ ہوگا ۔

★ مومن غیر مشرع سے برتاوٗ

س ۲؎ ۔ جو مومن بعض امر خلاف اسلام کرے یعنی مومنین سے سود لیوے اراضیات رہن لیوے ۔ نابالغ سے طلاق کہلوا کر دختر کو دوسری جگہ نکاح کر دیوے ایسے سے مومنین کو زندگی کا برتاؤ کرنا چاہیئے یا نہ یعنی شرکت مجلس و مسجد و نذر و نیاز وغیرہ وغیرہ اور ایسے کے جنازہ و کفن و دفن کے لئے مومنین کو کیا کرنا چاہیئے جب کہ ہر دو خطرے برابر برابر ہوں ۔ علیحدگی نہ کی جاوے تو امر شرع فتق ہوا ۔ اگر کی جاوے تو بجائے اس ایک کے اس کے رشتہ داروں سے جو اس کا ساتھ دیں گے مخالفت ہوگی ۔

ج ۔ امر بالمعروف و نہی عن المنکر عمل میں لانا چاہیئے ورنہ ایسے لوگ قابل مقاطعہ ہیں ۔

★ ضروریاتِ اسلام کے منکر کا حکم

س ۳؎ ۔ جو مومن اپنے مذہب کے برخلاف کرے یعنی مثلاً زوجۂ ناجائز کو جائز سمجھے جو کہ رضاعت یا زنا کی وجہ سے اس پر حرام ہووے ۔ ایسوں سے مومنین ہر قسم کا برتاؤ سنی سمجھ کر کرتے رہیں ۔

ج ۔ ایسے اشخاص فاسق ہیں اور اگر یقینی حرام کو حلال سمجھیں تو اسلام سے خارج ہیں

✶ مرزائی چکڑالوی کا حکم

س ۴. مرزائیوں، چکڑالیوں کے کفر کے متعلق فتوی عند الشیعہ بالاتفاق ہے ہم لوگ کس طرح کریں جب کہ ان سے علیحدگی مشکل ہووے۔

ج۔ درصورتیکہ مسلمان محکوم بکفر ہو جائیں تو ان کے ساتھ وہی برتاؤ کیا جائے گا جو کفار کے ساتھ کیا جاتا ہے۔

✶ میراث

س ۵. حمیدہ نے انتقال کیا ترکہ زرمہر جو خاوند نے ادا نہیں کیا اور اسباب جہیز زیور برتن، پارچات جو والدین نے دیا ہے وارثوں میں چار کس ہیں۔ والد۱۔ والدہ۲۔ زوج۳ ویک فرزند۴۔ طریقہ تقسیم ارشاد ہووے۔

ج۔ باسمہ سبحانہ۔ حمیدہ کا متروکہ خواہ زرمہر ہو یا اسباب جہیز یا اس کے علاوہ اس طرح تقسیم ہوگا کہ ماں کو چھٹا حصہ۔ اور باپ کو چھٹا حصہ۔ اور شوہر کو چہارم اور باقی فرزند کو ملے گا۔

✶ میراث

س ۶. رشیدہ انتقال کرے ملک اراضی کے علاوہ نقد و مال اسباب بھی چھوڑے وارثوں میں چار کس ہوں۔ بہو بیوہ۔ اور بہو کی ایک لڑکی یعنی رشیدہ کی پوتی اور برادر ایک۔ اور ایک بہن۔ ہر ایک کا حصہ ارشاد ہووے۔

ج۔ صورت مذکورہ رشیدہ کا کل ترکہ پوتی کو مل جائے گا۔

✶ نبش قبر

س ۷. چار سال مدفون کی نعش سلامت نہیں ہوگی استخوان ہوں گے جس کا بھی ہوگا کربلا معلی لے جانے کے لئے استخوان تک نکالنا اور کربلا معلی پہنچانا جائز ہے تو نشان قبر برقرار رکھنے یا نہ رکھنے کی نسبت کفن غسل۔ جنازہ وغیرہ کے متعلق حکم ارشاد ہووے۔

ج۔ محلِ اشکال ہے۔

٭ غیر سید کا کفارہ اور سید

س ۷۔ غیر سادات کے کفارہ رمضان کا کھانا سید مسکین کھا سکتا ہے۔

ج۔ ناجائز نہیں ہے اگرچہ احوط ترک ہے۔

٭ ذبح

س ۹۔ بکری، گائے بچہ دیتے ہوئے ایسی حالت میں مر جائے کہ بچہ کا سر و گردن باہر ہو اور باقی سارا پیٹ میں گائے مر چکی ہو بچہ زندہ ہو۔ ایسی حالت میں ذبح کیا گیا ہووے تو ایسے ذبیحہ کی نسبت حکم فرمایا جاوے۔

ج۔ اگر زندہ خارج ہو جائے تو بچہ کو ذبح کر سکتے ہیں۔

٭ امامؑ زمانہ کا نام لینا

س ۸۔ کیا امام آخر الزمان علیہ السلام کا نام لینا شرعاً منع ہے۔

ج۔ اس زمانہ میں منع نہیں۔

٭ نماز و روزہ قصر کا حکم

س ۱۱۔ سفر میں قیام دس روزہ کے متعلق احکام مختلف لکھے ہیں میرے مجتہد قبلہ سے حکم حاصل کرو کہ دس روز پورے رہنے کی نیت کرنی ہوتی ہے جب کہ روزہ ماہ رمضان بھی رکھتے ہوں اگر وارد ہونے کا روز تھوڑا باقی ہو اور روانگی کا روز تھوڑا گذرا ہو۔ اگر روز اوّل اور آخر شمار کیا جاوے تو نیت سب۔ آٹھ روزہ معلوم ہوتی ہے کیونکہ روزے بھی آٹھ ہی رکھے جا سکتے ہیں۔ اور نمازیں بھی پورے دس روز اس صورت میں نہیں پڑھی جا سکتی ہیں۔

ج۔ نماز کو قصر اور روزے نہیں رکھ سکتا جب تک کہ عشرہ کاملہ کے قیام کا یقین نہ ہو۔

★ سودی قرض سے قربانی

س ۸۲۔ ایک گاؤں کے مومنین نے سرکار نجم الملۃ قبلہ دام ظلہ، سے سودی قرض لینے اور اس سے قربانی کا جانور خریدنے کے متعلق پوچھا ہے۔ جس پر اجازت نہیں ہوئی۔ چونکہ موضع کھیوڑہ دوسری جگہ آباد کرنے کا حکم گورنمنٹ فوری ہوا ہے۔ نادار مزدوری پیشہ لوگ بغیر امداد گورنمنٹ فوراً آباد نہیں کر سکتے تھے جس واسطے گورنمنٹ نے فی کس چار صد روپیہ کی امداد بطور قرض سودی دی ہے۔ ایسے روپیہ سے مسجدوں پر خرچ کرنا۔ ہر دو حضرات قبلہ دام ظلہما سے دریافت کر کے لکھو۔

ج۔ صورت مذکورہ میں قرض لینا ضرور معصیت ہوگا لیکن جو روپیہ بطور مذکور لیا گیا ہے اس کا مصرف خیر میں صرف کرنا ممنوع نہ ہوگا۔

★ طہارت

س ۸۳۔ کمر سے اوپر سینہ کے برابر حوض کا پانی ہو ہر دو ٹانگ بلکہ اوپر کا بدن بھی پیشاب سے نجس ہو تو پانی کے اندر اندر طہارت ہو سکے گی یا باہر از آب ہونا ضروری ہے۔ ہر دو حضرات سے پوچھ کر لکھو۔ جو مسئلہ ہر دو حضرات سے دریافت کرنا لکھا ہے اس کو جب ایک حضرت سے دریافت کرنے لگو تو اس حضرت کا حکم اول لکھ لینا اور پھر دوسرے حضرت سے حکم حاصل کر کے پہلے حضرت کے حکم کے نیچے لکھنا اور حوالہ دینا۔

ج۔ طہارت ہو سکے گی لیکن احوط یہی ہے کہ بیرون آب ہو کر پھر پانی میں دوبارہ داخل ہو جانا چاہیئے۔

★ داڑھ و دانت کے اکھڑوانے سے غسل مس

س ۸۴۔ انگلیوں کے سروں پہ ناخنوں کی جڑوں کے اوپر والی جلد اکھڑ پڑتی ہے جو قینچی سے یا دانتوں سے علیحدہ کرنی پڑتی ہے۔ اکثر تو بے جان سی ہوتی ہے اور کبھی بار خون بھی نکل آتا ہے پنجابی میں جسے اوچڑ یا نھقود کہتے ہیں۔ اس کو برطرف کرنے کے بعد

اور ڈاڑھ یا دانت اکھڑوانے بعد، غسل مس میت کرنا ہوتا ہے یا نہ۔

ج۔ غسل مس میت کی ضرورت نہیں۔

★ باپ کی مدخولہ

س ۸۵۔ باپ کی مدخولہ بیٹے پر اور بیٹے کی باپ پر حرام لکھی ہے کیا بانکاح بھی یا بالزنا بھی

ج۔ دونوں کا حکم یکساں ہے۔

★ زانی وزانیہ کی اولادیں قبل زنا

س ۸۶۔ زانی وزانیہ کی اولادوں کا باہمی نکاح جائز ہوتا ہے واقعہ زنا سے پہلی اولاد
اور بعد از واقعہ زنا جو اولادیں ہوں ہر دو کے متعلق مفصل لکھنا۔

ج۔ جو اولادیں زنا سے پہلے کی ہیں ان میں مناکحہ قابل تامل نہیں۔ البتہ جو اولاد زنا
ان کی مناکحۃ میں ان کے بلوغ ورشد کا انتظار کیا جائے اگر وہ معتقد ایمان ہوں
تو مناکحہ جائز مگر مکروہ ہوگی۔

★ گریہ سید الشہداءؑ درحالت نماز

س ۸۷۔ مومن نمازی درحالت نماز جناب سید الشہداء علیہ السلام کے غم میں با آواز یعنی آ
کر کے بے اختیار روئے تو اور اگر اختیار سے اسی طرح رووے تو اس کی نما
کے واسطے کیا حکم ہے۔

ج۔ اگر با اختیار گریہ کرے گا تو نماز باطل ہو جائے گی۔ واللہ العلیم۔

★ مویشیوں کی زکوٰۃ

س ۸۸۔ مویشیوں کی زکوٰۃ اور تعداد نصاب ہر قسم کے جانوروں کی علیحدہ علیحدہ کتب فقہ
لکھی ہے مگر موجودہ کتابوں سے یہ نہیں معلوم ہو سکتا کہ اونٹ کتنی عمر کا اور گا
بھینس کتنی عمر کی اور بھیڑ و بکری کتنی عمر کی نصاب میں شمار کی جاوے۔

ج۔ س کی تصریح نہیں کی گئی لیکن بچوں کا نصاب چونکہ جداگانہ ہوتا ہے۔ اس

واضح ہے کہ اتنا سن ہو کر اسے بچہ نہ کہا جاوے۔ واللہ تعلیم۔

★ مینڈک و مردہ مچھلی

س ۸۹۔ مردہ مینڈک و مردہ مچھلی پانی سے برآمد ہو دیں تو ہر دو حرام ہی ہوں گی یا نجس بھی۔

ج۔ جس میں خون جہندہ نہیں ہے وہ نجس نہ ہوگا واللہ تعلیم۔

★ مینڈک کا پیشاب

س ۹۰۔ مینڈک کا پیشاب پاک ہے یا ناپاک نیز زندہ مینڈک کا خون کس حکم میں ہے۔

ج۔ اگر اس کا جہندہ نہیں ہے تو پیشاب اور خون پاک ہوگا۔ واللہ تعلیم

★ باہمی نسل کشی

س ۹۱۔ چوپائے حلال ایک ماں سے نر و مادہ بہن بھائی کی صورت میں ہو جاتے ہیں۔ ان سے بچہ کشی باہمی جائز ہے۔

ج۔ جائز ہے۔ واللہ تعلیم۔

★ نسل کشی مرغ

س ۹۲۔ گھر کے پالے ہوئے مرغ بھائی بہن کی صورت میں ہو جاتے ہیں اور ان سے انڈے بچے لئے جاتے ہیں جائز ہے۔

ج۔ جائز ہے واللہ تعلیم۔

★ حیوان جس سے انسان دخول کرے

س ۹۳۔ جس حلال جانور سے انسان فعل ناجائز کرے اُس جانور کو تلف کرنے یعنی مار کر جلا دینے کو فرماتے ہیں۔ فرمایا جاوے کہ اُس کو مارا کس طرح جاوے۔ با تکبیر ذبح کیا جاوے یا بلا تکبیر۔ اگر با تکبیر ذبح کرنے کا حکم ہووے تو کھال قابل استعمال ہوگی یا نہ۔ نیز فرمایا جاوے کہ ہر قسم کا وہ جانور جس سے انسان فعل ناجائز کرے مارا ہی جائے گا یا وہ جانور جس کا گوشت کھایا جاتا ہے اور باقی جانور مثل خر مادہ

وخچر واسپ مادہ غیر علاقہ میں فروخت کر دیئے جائیں گے یا ان کو بھی مارا جائے
تو ان کے مارنے کا طریقہ بھی ارشاد ہو وے۔

ج۔ شرعاً جو ذبح کا طریقہ ہے اسی طرح ذبح کیا جائے گا۔ بعدازاں جلا دیا جائے گا
اس سے مستثنیٰ نہیں ہوگی۔ اگر کسی وجہ سے ذبح نہ ہوگا تو اس کا اور اس کی نسل کا
گوشت حرام رہے گا۔ گھوڑا وغیرہ کا حکم ہے انہیں شہر سے فوراً نکال دیا
جائے ان کے لئے حکم احراق نہیں ہے۔ واللہ یعلم

★ ملازمت نہر وغیرہ

س ۹۴۔ موجودہ گورنمنٹ کی ملازمت مال یعنی پٹوار وغیرہ و سرکاری دفاتروں میں منشی گیری
جائز ہے یا نہ بصورت عدم جواز ملازمت پیشہ شیعوں کو کیا کرنا چاہیئے۔

ج۔ اگر جائز کام کی ملازمت ہے اور کام پورا کر دینے کے علاوہ کوئی اور پابندی لازم
نہیں ہے اور اس ملازمت سے علاوہ اپنی ذات کے دیگر مومنین کی فائدہ رسانی
تخفیف زحمت بھی مقصود ہے تو انشاء اللہ جائز ہے۔ واللہ یعلم

★ اطاعت سلطان وقت

س ۹۵۔ کافر بلکہ غیر مومن مسلم سے بھی جس طرح ہو سکے اور جو کچھ ہو سکے حاصل کر لینا جو
فتاووں میں جائز لکھا ہے البتہ شرطاً اخراج خمس ضرور لکھی ہے خلاف اس کے
و لا تلقوا بایدیکم الی التھلکۃ۔ کی شرح میں بحوالہ المجالس پیغمبر خدا سے ہے کہ سلطان
وقت کی اطاعت واجب ہے اور جس نے سلطان وقت کی اطاعت نہ کی اس
نے خدا تعالیٰ کی اطاعت ترک کر دی۔ اس سے معلوم ہوا کہ بغیر امور شرعیہ باقی تمام
امور میں اطاعت واجب ہے چونکہ جمیع سلاطین زمانہ نے کسی کی کوئی چیز چھپا کر
بلا رضا قلبی حاصل کرنا منع کی ہے ظاہراً فتاویٰ علمائے مفتیان اس روایت کے خلاف
کہ رہیں اور ہمیں حضور کیا فرماتے ہیں۔

ج۔ مسلم سے نہیں کافر سے حاصل کر سکتا ہے جس میں کہ اسلام کا ذہن نہ ہو یعنی بدنما طریقہ نہ ہو اور خس احوط ہے۔ سلطانِ وقت کی اطاعت سے مقصود یہ ہے کہ جو کچھ اس کے ملکی احکام ہوں ان میں بغاوت و سرتابی نہ کرے اس سے مراد اطاعت قلبیہ نہیں ہے بلکہ ظاہری اطاعت مراد ہے۔

★ گھوڑی پال سکیم پر اراضی لینا

س۔ نئی آبادی میں مربعہ جات عطیہ سرکار گھوڑی پال لوگوں کو اس شرط پر ہوا کہ بموجب حکم و ہدایت سرکار بچہ کشی کروایں اور ان کی پرورش کریں اور سرکار کے ہاتھ میں ہی فروخت کریں جو کہ سرکار اکثر رسالوں کے واسطے خرید کرتی ہے جس کا نام لشکر ہے اگر کسی امر میں خلاف حکم سرکار کیا جاوے تو جرمانہ ہوتا ہے اور زیادہ قصور پر اراضیات ہی ضبط ہو جاتے ہیں اس کے جواز اور عدم جواز کے متعلق ارشاد عالیہ مفصل ہووے۔

ج۔ اس کا جواز مشکل ہے۔

★ مستحق صدقات

س۔ لکھا ہے کہ سائل بکف کو گرچہ وہ پابند صوم وصلوٰۃ ہی ہو اور مفلس بھی ہو صدقات واجب نہ دیئے جائیں۔ اگر کوئی شخص ظاہراً دست دراز کر کے نہ مانگے حیلہ سازی کرے مثلاً ذکر امام صحیح یا عند العلماء ضعیف۔ اس غرض سے کہ سنانے کو ملک میں دورہ کرے اور پیشہ کرے یعنی وجہ معاش اس کی یہی ہو۔ تو پابندی صوم وصلوٰۃ و مسکینی سے بھی مستحق صدقہ نہ ہوگا یا ہوگا۔

ج۔ بظاہر ممنوع نہیں البتہ ایسے عادات کے ترک کرانے میں سعی کرنا مناسب ہے۔

★ ایفائے عہد

س۔ لکھا ہے کہ جو وعدہ بلا شرط کیا ہو اس کی ایفا بلا شرط اور با شرط ہو تو اس کی

ایفا بالشرط ہے۔ اس پر زائد عرض ہے کہ تعریف وعدہ معلوم نہیں آیا مخاطب سے زبانی یا تحریراً اُس کے کہنے پر جو بات طے ہوئی ہو اس کا نام وعدہ ہے یا ایسے امور کو بھی وعدہ سمجھا جائے گا جیسا کہ زید نے سید عابد حسین حاجی لکھنوی کو بعد مراجعت سفر حج کہا تھا کہ جب میں علماء کرام کی زیارت کو لکھنؤ آؤں گا تو آپ کے لئے روغن زرد لاؤں گا جس پر انہوں نے کچھ تک نہ کہا تھا اس کہنے کو شرعاً وعدہ سمجھے یا ارادہ۔

ج۔ ایفا اولیٰ ہے اور معذور پر الزام نہیں اور عمداً مخالفت کرنے کی عادت سے اجتناب اولیٰ ہے بہر طور مخالفت کا کوئی کفارہ نہیں ہے۔

★ تطہیر حوض

س ۹۹۔ صاف مگر ناپاک پانی سے حوض پر ہو اس میں کس قدر بارش پڑے تو پاک سمجھا جاوے جب کہ محض پاک ہی کرنے کی غرض ہو نہ کہ صاف۔

ج۔ اس قدر کہ زمین پر پانی جاری ہو جائے۔

★ طہارۃ حوض

س ۱۔ حوض پاک میں اتفاقاً پیشاب گرے یا ارادۃً کنارہ پر بیٹھ کر استنجی کرے اور غسالہ حوض میں گرا دے۔ اس سے جو چھینٹیں اڑیں اور لباس و بدن پر پڑیں پاک ہوں گی یا ناپاک۔

ج۔ پاک ہیں۔

★ یوم الشک

س ۱۔ اس دفعہ یوم شک کو ابر تھا گنتی پوری کرکے ہر جگہ اتوار کو روزہ رکھا گیا ہے مگر چاند اتنا بڑا نظر آیا ہے جتنا کہ گاہے تیسری شب کو ہوا کرتا ہے کیا ہر ماہ کا چاند مختلف حیثیت سے نظر آتا ہے کہ کبھی بڑا کبھی چھوٹا یا یہ تھا ہی پہلے دن کا اس صورت میں

حکم شرع مرحمت وارشاد ہو۔

ج۔ رویت پر عمل کرنا چاہیئے اور ہلال کا چھوٹا بڑا ہونا ہمیشہ ہوتا ہے اور اس کی وجہ قواعد علم ہئیت سے واضح ہو جاتی ہے یعنی دائرہ نور اور دائرہ نظر کا تطابق جس قدر رفع ہو گا اسی قدر مقدار ہلال ہو گی۔

٭ بلا قصد وطنیت

س ۱۰۲۔ اگر کسی جگہ بلا نیت وطن کی صورت پیدا ہو گئی ہو یعنی ایک مقام بمقابلہ وطن دین و دنیا کے اعتبار سے پسند آجائے اور وہاں رہ کر اس کو وطن ہی سمجھ لیا جاوے۔ (برائے اعمال) لیکن علم و یقین تواتر کا نہ ہو تو ایسے قیام کو شرعاً کیا کہا جائے گا اور نماز و روزہ کے لئے کیا احکام ہوں گے جن کو کہ وطن ہی سمجھ کر بجالایا گیا ہو۔

(ب) اور اگر اتفاقاً یا ارادۃً کہیں اور جگہ رہائش کرنی پڑ جائے اور گاہ ایک دو شب کے لئے اس پہلے مقام پر آنا ہو۔ تو ان دنوں کی نماز و روزہ حکم سفر کے رو سے کرنا ہو گا یا وطن کے۔

ج۔ وطن اصلی کو چھوڑ کر اگر قیام بقصد دوام کیا ہے اور اتنا زمانہ بھی گذر گیا ہے کہ عرفاً صدق وطن ہو جاتا ہے تو احکام وطن جاری ہوں گے۔ اور کسی دوسرے مقام کے قیام کے بعد اگر اتفاقاً وہاں ۲ ایک دن کے لئے جانا ہو جائے تو وطن کا حکم رہے گا۔ واللہ یعلم۔

٭ قضا نماز و روزہ والا اعمال مسنونہ بجالا سکتا ہے

س ۱۰۳۔ جس کے ذمہ نماز و روزہ ہائے واجبی ہوں۔ وہ نماز ہدیہ میت پڑھ سکتا ہے اور باقی اعمال مسنونہ و ممدوحہ بجالا سکتا ہے یا نہیں۔ خصوصاً نماز ہدیہ میت کی در روزہ ہائے مسنون مخصوصہ کی تصریح فرمائی جاوے۔

ج۔ اگر شخص مذکور قضا کے ادا کرنے میں بھی مشغول رہتا ہے تو نماز مسنون پڑھ سکتا ہے

اور صوم مسنون کے دن بقصد ادائے واجب روزہ رکھے جس میں امید ہے کہ مسنون کا بھی ثواب مل جائے۔

★ نیت سجدہ سہو و نماز احتیاط

س ۱۰۴۔ سجدہ سہو یا رکعت احتیاطی کے بجالانے سے پہلے جو نیت کی جائے گی اس کا زبان سے بجالانا کہ مثلاً میں سجدہ سہو کرتا ہوں یا رکعت احتیاط پڑھتا ہوں۔ ایز زبان میں ایسا کہنا بطلانِ نماز تو نہیں ہوگا اگرچہ بالاخفا ہو۔

ج۔ نماز احتیاط میں ایسا نہ کرے اور سجدہ سہو میں اس کا لحاظ رکھے۔ واللہ یعلم۔

احوط یہ ہے کہ نماز احتیاط اور سجدہ سہو کی نیت کے لئے تلفظ سے اجتناب کرے۔

★ نماز احتیاط میں حمد پڑھنا

س ۱۰۵۔ رکعت احتیاطی میں تسبیحات اربعہ کفایت کرتی ہیں یا نہیں۔

ج۔ سورہ حمد کا پڑھنا واجب ہے۔ واللہ یعلم۔

★ پہلی رکعتوں میں تسبیح اربعہ پڑھنا

س ۱۰۶۔ کمی وقت کے لحاظ سے یا ویسے بھی چار رکعتی نماز کی پہلی رکعتوں میں ایک ایک ہی بار تسبیح اربعہ پڑھنا مکتفی ہو سکتا ہے۔

ج۔ کمی وقت کی حالت میں ہو سکتا ہے۔ واللہ یعلم۔

★ متعدد سجود سہو

س ۱۰۷۔ اگر متعدد امور ایسے ہوں جو سجدہ سہو کے باعث ہوں تو ایسی صورت میں وہ متعدد سجدے کس ترتیب سے بجالائے جائیں گے بلحاظ ترتیب یا بلحاظ مسنون و مفروض ہونے کے۔

ج۔ ترتیب لازم نہیں۔ واللہ یعلم۔

★ ادائیگی سجدہ سہو

س ۱۰۸۔ سجدہ سہو نماز ظہر کا بھول کر عصر پڑھتے ہوئے یاد کرے تو اس کو کس وقت بجالاوئے۔

ج۔ بعد نماز عصر بجالاوے۔ واللہ یعلم

★ سجود سہو

س ۱۰۹۔ نماز ظہر کا سجدہ سہو بجالانا، بھول کر نماز عصر شروع کر دیوے اور نماز عصر میں بھی امور سجدہ سہو وقوع ہوں تو ہر ایک امور کے بدلے سجدہ سہو کس ترتیب سے بجالائے جاویں۔

ج۔ یہ ہے کہ اول نماز ظہر کے متعلق سجدہ سہو بجالائے پھر نماز عصر کے متعلق۔ واللہ یعلم۔

★ محل سجدہ سہو

س ۱۱۰۔ آخری سلام پڑھنے کے بعد ہی سجدہ سہو یا نماز احتیاط بجالانے لگ جاوے یا تکبیرات جو رفع یدین سے پڑھی جاتی ہیں اور بالعموم انہی پر نماز تمام کی جاتی ہے کے بعد۔

ج۔ تکبیرات سے قبل سجدہ کرے۔ واللہ یعلم۔

★ فراموش ذکر سجود و رکوع کے بعد سجدہ سہو

س ۱۱۱۔ لکھا ہے کہ واجبات کلام میں سے کوئی چیز پڑھنا بھول جائے تو اس کو قبل از سجدہ سہو ادا کرنا چاہیئے اگر ذکر سجود و رکوع رہ جائے تو وہ قبل سجدہ کس طرح بجالائے۔

ج۔ ذکر سجود میں اسی طرح ذکر رکوع میں سجود و رکوع کی ضرورت نہیں صرف ذکر بجالائے اس کے بعد سجدہ سہو کرے۔

★ اولاد سیّد

س ۱۱۲۔ حضور کا ارشاد ہے کہ اگر عقد صحیح سے اولاد ہو تو البتہ سید کہا جائے گا۔ تو بعض وقت شیعہ مذہب کا سید کسی شوہر دار عورت سے ناجائز تعلق پیدا کرتا ہے۔

اور بعد کو کسی صورت سے اس عورت کو بوجہ مطلقہ یا بیوہ ہونے کے اپنے نکاح میں
لاتا ہے اور محض اس لئے کہ شیعہ اصول کے مطابق یہ نکاح صحیح نہیں سنی ہو جاتا ہے
اور اس سے اولاد پیدا ہوتی ہے آیا ایسا عقد جو باعتبار سنی عقائد کے صحیح ہے
باعث صحت نسب ہو سکتا ہے اور اولاد کو سید فرض کر سکتے ہیں جب کہ ایسی اولاد
شیعہ اعتقاد رکھتی ہو۔

ج۔ صورت مذکورہ میں سیادت کا بقاء مشکل ہے واللہ یعلم۔

س[113]۔ تبدیل المذہب نے ایک ایسی عورت سے عقد نکاح کیا ہو جو عند مذہب شیعہ باطل
مو بد ہو۔ اور نزد اہل سنت جائز و صحیح۔ تو انہیں سید کی اولاد شیعہ ہو جانے کے
بعد صحیح النسب مذہب شیعہ کے رو سے صحیح سمجھی جائے گی۔

ج۔ صورت مذکورہ میں سیادت کا بقاء مشکل ہے واللہ یعلم۔

عقد میعادی کے اندر دوسرا عقد

س[114]۔ کوئی ممتوعہ عورت یا منکوحہ عورت جب کہ میعاد متعہ یا نکاح کے اندر ہی کسی اور
سے نکاح کر لیوے اور جس سے نکاح یا متعہ کرے اس شخص پر اس پہلے متعہ یا
نکاح کا امر منکشف نہ ہو اور اگر ہو بھی تو عورت اسے جھوٹ بول کر تسلی دلا دیا
اور اس دھوکے میں اگر مرد نے نکاح کر لیا ہو یا نکاح کا علم ہو گیا ہے۔ اولاد جو
عقد ثانی سے ہوئی ہے اس کو حلال زادہ و صحیح النسب سمجھیں یا کیا۔

ج۔ احتمال ہے کہ صحیح النسب سمجھیں اس لئے کہ ناکح کے خیال کے موافق یہ صحیح النسب
مگر بعید ہے۔ واللہ یعلم۔

س[115]۔ نیز ایسی عورت کے خاوند ثانی کو اور باقی ناواقفوں کو آگاہ کر دینا ان باخبر اشخاص
کو چاہیئے یا نہ۔

ج۔ بعض جہات کے لحاظ سے آگاہ کر دینا چاہیئے۔ واللہ یعلم

٭ ثبوت زنا

۱۱۶ س۔ ہندہ زوجہ زید کی نسبت زنا بعد از عقد ہوگئی بعد ایک عرصہ کے اس شخص سے بدل کر دوسرے کے ہوگئی اسی طرح یکے بعد دیگرے پانچ اشخاص سے اس کا ناجائز تعلق رہا۔ جس کا علم و چرچا تمام گاؤں میں متواتر رہا۔ اس عرصہ میں اس کے پانچ لڑکے ہوئے ہر ایک کے حرکات و سکنات و گفتار۔ رفتار شکل و شباہت آواز و عادات جملہ قرائن اس شخص سے ملتے ہیں جس جس کے ساتھ اس کی والدہ کا تعلق رہا۔ بعض لڑکے بھی اس امر ناجائز سے واقف کار ہوں۔ ایک ان میں سے علم دین حاصل کرکے پیشنماز ہو جائے۔ اس صورت میں ان لوگوں کو کیا حکم ہے جو ان کے اندرونی حالات سے واقف ہوں۔ ان کو اقتداء و عزت افزائی جائز ہے یا نہیں نیز ایسے شخص کو پیشنمازی کرنی چاہیئے یا نہیں۔ نیز اس ناجائز تعلق کا ثبوت یہ بھی ہو کہ وہ عورت کسی معاملہ میں ہمسایہ عورت سے لڑے جھگڑے تو وہ ہمسایہ عورت اس کو زنا کا طعن دے تو وہ متقر ہو کر اس کا جواب دے کہ تیری نسبت ناجائز بھی دو کے ساتھ رہی۔ تین کے ساتھ رہی۔ یہ اقرار بھی قابل غور ہے۔ دوسرا ثبوت ان زانی اشخاص کا یہ کہنا کہ فلاں لڑکا میرا ہے۔ فلاں میرا ہے۔ اپنی قوم و قبیلہ کی عورات کا طعن کہ فلاں لڑکا فلاں کا اور فلاں لڑکا فلاں کا۔

ج۔ باسمہ سبحانہٗ۔ قیافہ کا شرعاً اعتبار نہیں ہے اگر وہ لڑکا جو پیشنمازی کرتا ہے اگر شرائط امامت سے متصف ہے تو امامت کر سکتا ہے اور اس کی اقتداء بھی جائز ہے اور ثبوت شرعی زنا کا بھی موجود نہیں ہے۔ واللہ یعلم۔

٭ نماز

ج اگر صدا پیدا نہ ہو تو بلغم کا دفع کرنا مبطل صلوٰۃ نہ ہوگا۔

★ روزہ

ج۔ روزہ صحیح ہوگا جو ریزہ منہ میں ظاہر ہوا ہے وہ حلق سے نہ اترنے پائے۔

★ نماز

ج۔ احوط جمع القصر و الاتمام ہے یعنی نماز بقصر بھی پڑھے اور بالاتمام بھی پڑھے اور روزہ رکھے اور قضا بھی بعد صیام کے رکھے۔

★ مراد از وطن

ج۔ وطن سے مراد قدیم مسکن ہے یا وہ مقام جہاں دوام قیام کے ارادہ سے چھ ماہ قیام کر لیا ہو خواہ ملک ہو یا نہ ہو۔

★ رطوبت

ج۔ اگر ثابت ہے کہ منی نہیں ہے تو وہ رطوبت پاک ہے۔ اور ناقض وضو نہیں ہے۔ واللہ العلیم۔

★ موضوع حکم یا اصل حکم شرع کی ناواقفیت

ج۔ عدم علم کا تعلق یا موضوع حکم سے ہے یا اصل حکم شرع سے حکم شرع کا جاننا ہر شخص پر واجب ہے اور جاہل حکم کا عذر مسموع نہیں البتہ موضوع حکم کا عدم علم معاف ہے مثلاً ایک شئے نجس تھی یا غصبی تھی اور کسی کو علم نہ تھا اور اس نے استعمال کر لیا تو اس کا مواخذہ خدا کے یہاں نہ ہوگا۔ نسیان میں معفو ہے اور اس میں مواخذہ نہیں مثلاً روزہ میں بھول کر پانی پی لیا۔ البتہ اگر اس کا تدارک شریعت نے بتا دیا ہے تو اس کا بجا لانا ضروری ہے مثلاً کوئی شخص تشہد بھول گیا تو بعد نماز کے تشہد کی قضا اور سجدہ سہو لازم ہوگا۔

★ اجرت پیشنمازی

ج۔ مدد سے مراد اگر پیشنماز ہے تو بے شک اسے امامت جماعت کی اجرت [illegible]

ہے لیکن پیشنماز پر یہ لازم نہیں ہے کہ جس مسجد میں پیشنمازی کے لئے آپ اسے طلب کرتے ہیں وہاں جانا بھی منظور کرے پس اگر وہاں تک اپنے جانے آنے کی اجرت چاہے تو ناجائز نہ ہوگی۔

★ اعانت سید

ج۔ عموماً بغیر ضرورت شرعیہ سوال کرنے کی سخت مذمت وارد ہے علی الخصوص سادات کے لئے زیادہ تر نازیبا ہے اور اصرار کرنا اور بددعا کر کے طلب کرنا نہایت بے حیائی اور ایذا رسانی ہے۔ لیکن اگر وہ حاجت مند ہے تو دستگیری میں کوئی مضائقہ نہیں لیکن زکوٰۃ و خمس کے دینے میں احتیاط چاہیئے۔

★ مستحق میں شرط عدالت

۔ بعض علماء نے عدالت شرط کر دی ہے لیکن کم از کم اتنا خیال رہے کہ اعانت میں اعانت علی المعصیۃ نہ ہو جائے۔

★ ضروریات دین کا انکار

۔ بحالت بقائے عقل و ہوش بقصد و ارادہ سمجھ کر عقائد حقہ کا انکار کرنا ، ان کا احترام واجب ہے۔ ان کا استخفاف کرنا خواہ زبان سے یا عمل سے موجب ارتداد ہے پس اگر غیظ و غضب میں مسلوب الحواس ہو کر زبان سے کوئی کلمہ نکل گیا ہو اور اس سے پھر ندامت ہوئی ہو توبہ و استغفار کی ہو تو انشاء اللہ موجب ارتداد نہ ہوگا۔

★ طلاق

۔ طلاق میں شرط ہے کہ ارادہ و اختیار کے ساتھ اور درستی حواس کی حالت میں ہو اور علاوہ اس کے حضور شاہدین عادلین بھی شرط ہے۔ واللہ العلیم۔

★ مکان غصبی

۔ مکان غصبی میں صرف غاصب ہی نماز نہیں پڑھ سکتا یا عام یعنی اگر سوائے غاصب

کے کوئی اور اس مکان کو حقیقی مالک نہ ملک سمجھ کر نماز ادا کرے تو کوئی حرج
ج۔ مکان غصبی میں دوسرے اشخاص نماز پڑھ سکتے ہیں بشرطیکہ مالک راضی ہو۔

★ اراضی مرہونہ

س ۱۱۷۔ اراضی مرہونہ میں جو بارشی پانی کھڑا ہو اس سے مرتہن کا وضو کرنا جائز ہے یا نہیں نیز نماز پڑھنا اس لئے عرض کیا گیا کہ جب باقی منافع جائز نہیں تو یہ بھی منفعت کی تو حد میں نہیں آجاتا۔ نیز علاوہ مرتہن کے عام لوگوں کے متعلق نماز، وضو کا حکم ہوگا۔

ج۔ اراضی مرہونہ میں نماز اور وضو باذن راہن جائز ہے۔

★ مساجد میں اجازت کی ضرورت نہیں

س ۱۱۸۔ ایک ایسی مسجد جو خاص غیر مذہب والوں کی ہے بلا شرکت غیر اس میں بلا رضامندی ان لوگوں کے نماز جائز ہے یا نہیں۔ اور اگر خاص نہ ہو بلکہ کسی مومن کی بھی شرکت ہو اور پھر بھی وہ مانع ہوں تو کیا حکم ہے۔ اور جو مومن شریک ہے اس کی شرکت کا فائدہ صرف اسی تک محدود رہے گا یا اس کے مہمانوں یا باقی اجنبی مہمانوں کو بھی پہنچے گا۔ اسی طرح عوام اراضی مملوکہ میں نماز پڑھنا کیسا ہے جب کہ مالک کی رضامندی یا عدم رضامندی کا علم نہ ہو۔

ج۔ مسجد میں احتیاج اجازت نماز کی نہیں ہے اور اراضی بیع مملوکہ میں نماز جائز جب تک مالک مخالفت نہ کرے واللہ العلیم۔

★ صوم

س ۱۱۹۔ اگر کوئی شخص ماہ رمضان میں شب کو قبل سحری جنب ہو جاوے اور سردی یا بخوف بیماری غسل جنابت نہ کر سکتا ہو تو کیا وہ صرف تیمم بدل غسل کر کے سحری کھا کر روزہ رکھ سکتا ہے۔

ج۔ تیمم کرکے طلوع فجر تک بیدار رہ کر روزہ رکھنا چاہیئے۔ واللہ یعلم۔

س ۱۴ ب۔ اگر مذکورہ حالت میں روزہ صرف تیمم بدل غسل کرکے رکھ سکتا ہو تو پھر دن کو کس وقت غسل کرنا چاہیئے۔

ج ب۔ جہاں تک ممکن ہو جلد غسل کرنا چاہیئے لیکن اگر تاخیر کرے گا تو روزہ کے لئے تاخیر مضر نہ ہوگی۔ واللہ یعلم۔

★ شوہر دار عورت

س ۱۴ الف۔ زید دوسرے شخص کی منکوحہ عورت کو جس کا اب تک شوہر زندہ موجود ہے اغوا کر کے عرصہ سے اپنے پاس رکھ کر اس سے علی الاعلان حرام کر رہا ہے۔ نہ زید نے مغویہ کے شوہر سے طلاق لے کر نکاح ثانی کیا ہے اور نہ آئندہ طلاق لے کر نکاح ثانی کرنا چاہتا ہے بلکہ یونہی بغیر نکاح ثانی اپنے گھر مثل زوجہ کے رکھا ہوا ہے اور کھلے طور پر حرام کرکے حد شرع محمدیؐ کو توڑ رہا ہے۔ چونکہ زید کی کوئی اپنی اور منکوحہ عورت نہیں ہے اس لئے وہ مغویہ مذکورہ کے ساتھ ہی بغیر نکاح اپنی عمر گذارنا چاہتا ہے۔ کیا ایسی حالت میں شرع محمدیؐ میں زید سے برتاؤ رکھنا، حقہ پانی پینا، زید کے گھر کی پکی ہوئی چیز کھانا جائز ہے یا نہیں۔

ج الف۔ اگر زید سے ترک تعلقات معاشرت و ملاقات سے امید ہے کہ وہ فعل حرام سے باز آجائے گا اور معصیت کو ترک کر دے گا تو بے شک اس سے تعلقات کا ترک کر دینا لازم ہے۔ اور اگر وہ اس معصیت کو حلال سمجھ کر کرتا ہوں تو بہر حال اس سے معاشرت رکھنا حقہ پانی پینا اور اس کی مس کی ہوئی چیز کھانا جائز نہیں ہے۔

★ حکم الہٰی کی توہین کرنے والے کی ذبح

س ب۔ کیا زید کے ہاتھ کی ذبح کی ہوئی چیز جائز ہے یا نہیں۔

ج۔ درصورتیکہ وہ حلال سمجھ کر یا حکم ربانی کی توہین کے قصد سے معصیت کا عامل ہو

تو اس کے ہاتھ کی ذبح کی ہوئی چیز کھانا جائز نہیں ہے۔

★ مچھلی کے ذبح کے بغیر حلال ہونیکی علت

س ۱۲۳۔ مچھلی کے بغیر ذبح حلال ہونے کی وجہ بیان فرمائیں۔

ج۔ دلیل اس کی احادیث معتبرہ اہل بیت عصمت علیہم السلام ہیں اور حکم تعبدی ہے
وجہ عقلی سمجھنے کی ضرورت نہیں۔ لیکن بر سبیل احتمال کہا جا سکتا ہے کہ دیگر حیوا
ذی النفس کے خون میں کسی خاص قسم کی سمیت پائی جاتی ہے۔ تو اتنے خون
نکلنے پر جو ذبح میں متعارف ہے دفع ہو جاتی ہے اور مچھلی میں خون جہندہ نہ
پایا جاتا لہذا اس کے ذبح کی ضرورت نہیں۔ واللہ العلیم۔

★ مچھلی بغیر چھلکا کیوں حرام

س ۱۲۴۔ مچھلی بغیر چھلکا کے امامیہ مذہب میں کیوں حرام ہے۔

ج۔ احادیث معتبرہ اہل بیت عصمت علیہم السلام سے اس کی حرمت ثابت ہے اور بعض
اقسام کے متعلق بتلایا گیا ہے کہ وہ مسوخات میں داخل ہیں اور اس وجہ سے حرام

★ حرمت خرگوش کی وجہ

س ۱۲۵۔ خرگوش کی حرمت پر قرآنی دلیل بیان فرمائیں۔

ج۔ احکام شرعیہ و جزئیات مسائل میں ہر ایک کی دلیل صرف قرآن مجید میں تلاش کر
مسلک حق کے خلاف ہے۔ قرآن مجید میں اکثر مجملات ہیں جن کی تفصیل خارج
سے معلوم ہوتی ہے۔ حلیت اور حرمت کا معیار اجمالی طور پر قرآن مجید نے بتلایا
ہے کہ اُحِلَّ لَکُمُ الطَّیِّبَاتُ وَحُرِّمَ عَلَیْکُمُ الْخَبَائِثُ لیکن اس میں طیبات و خبائث
کی تعیین نہیں کی گئی ہے۔ کہ کون چیزیں طیبات میں داخل ہیں اور کون خبائث میں
لہذا ان کی تشریح دلیل خارج کی محتاج ہے اور خرگوش کے متعلق بدلیل خارج یہ امر
ثابت ہو گیا ہے کہ وہ خبائث میں مندرج ہے لہذا بنص قرآن حرام ہو گا۔ واللہ العلیم

★ سودی قرض سے قربانی

س ۱۲۶: کیا سودی قرض لے کر قربانی دینا جائز ہے یا نہ۔

ج۔ سودی قرض لینا بغیر اضطرار جائز نہیں ہے اور اس رقم سے قربانی دینا بھی حرام ہے۔ واللہ یعلم۔

★ سکوتِ طویل

س ۱۲۷: سکوت طویل مبطل نماز ہے۔ مسلسل دو بار بلکہ تین بار چھینک آنا سکوتِ طویل ہو گا یا نہیں۔

ج۔ سکوت طویل شمار ہو گا۔

★ شوہر دار عورت سے زنا اور نکاح

س ۱۲۸: شیعہ شخص نے سنی شخص کی عورت سے تعلق پیدا کر کے اس کے زوج کو روپیہ دیگر طلاق حاصل کرالی ہے اب اس کے ساتھ نکاح کرنا چاہتا ہے شیعہ نکاح خوان اگر حرام مؤبد جان کر نکاح خوانی سے باز رہے تو خطرہ ہے کہ وہ سنی ہو جاوے ورنہ باقی امور میں فساد ضرور کرے گا گویا ایک قسم کی لڑائی آپس میں شروع ہو جاوے گی۔ مسجد شیعہ و چاہ میں اس کا بھی حصہ ہے یہ استعمال کرے گا اور باقی مومنین اس کو مرتکب حرام جان کر رد کیں گے مخالف ہنسیں گے اور خوش ہوں گے کیسا کرنا چاہیئے جب کہ ایک دو آدمی اس امر کے گواہ ہیں کہ اس نے قبل از طلاق صحبت کی ہے اور کئی بار کی ہے جیسی ان کا دوستانہ ہوا ہے کوئی صورت جواز مرحمت فرمائی جاوے یا اس کو ایسی ہدایت فرمائی جاوے کہ وہ مان جاوے۔ بہت ہی کم عقل اور لا پرواہ آدمی ہے بعد ملاحظہ ہی جواب عنایت فرماویں۔

ج۔ اگر شخص مذکور نے فی الواقع اس شوہر دار عورت سے زنا کی ہے تو کسی طرح بعد حصول طلاق کے بھی اس کے ساتھ نکاح نہیں کر سکتا اور جو نکاح پڑھے گا وہ بھی مرتکب

امر حرام ہوگا اور گنہگار ہوگا اور نکاح بھی باطل اور فاسد ہوگا اور جو اولاد ہو
وہ بھی ناجائز ہوگی اور میراث سے محروم ہوگی۔ لیکن اگر دوسرے اشخاص کو زنا
کا گمان ہے اور وہ شخص انکار کرتا ہے اور شہادت شرعیہ موجود نہیں ہے اور
ہے کہ تعلقات حد زنا تک نہ پہنچے ہوں تو احکام مذکورہ جاری نہ ہوں گے
ظاہری طور پر نکاح بھی ہو جاوے گا مگر بایں خوفِ خدا وہ شخص ذمہ دار رہے گا
اور درصورت ثبوت زنا ہرگز نکاح نہ پڑھنا چاہیئے اگرچہ مفسدہ اور عذر بھی ہو دائم

★ اولاد سید جس نے عورت غیر مطلقہ سے عقد کیا ہو

س ۱۲۹۔ ہندوستانی سید ملازم پولیس نے جس عورت سے پنجاب آکر نکاح کیا تھا اور بہت سی
اولاد کے بعد مر گیا اور وہ اولاد پنجاب میں رہ گئی۔ ساتھ ہی خبر عام ہو گئی کہ اس
عورت کا پہلے نکاح تھا اس نے بلا طلاق سید سے نکاح کر لیا ہے یہ اولاد سید
ہے یا نہ اور ان کو سادات لڑکیوں کا رشتہ دے سکتے ہیں یا نہ نیز ایسی اولاد کی
اولاد کو جو کہ سید زادیوں کے بطن سے ہوئی ہو ان کو سادات لڑکیاں دیں یا نہ۔

ج۔ اولاد مذکور ہرگز سید نہ سمجھی جاوے اور نہ ان کی اولاد زمرہ سادات میں شامل
ہوگی اور نکاح کے متعلق وہی حکم ہوگا جو سادات و غیر سادات کے باہمی نکاح
کا حکم ہے۔

★ عورت کا آزاد ظاہر کر کے عقد کرنا

س ۱۳۰۔ عورت نکاح والی کہے کہ میں آزاد ہوں اعتبار کرنا جائز ہے یا نہ اور جنہوں نے اعتبار
کر کے عقد نکاح کر لیا ہے وہ کیسا ہے۔ اور وہ اولاد کیسی ہے اور بعد علم ایسی عورت
کو گھر رکھے یا نکال دیوے۔ نکالے تو طلاق سے یا ویسے ہی۔

ج۔ اگر عورت اقرار کرے کہ وہ کسی کی زوجیت میں نہیں ہے اور قرائن بھی اس کے
ہوں تو نکاح جائز ہوگا اور اس کا خلاف ظاہر ہو تو اولاد بسبب شبہ کے صحیح النسب

ہو گی لیکن افتراق لازم ہو گا اور طلاق کی ضرورت نہ ہو گی۔

س ۱۴۱۔ جس شخص کو عادت ہو کہ یا کرہ لڑکیوں سے بلا اجازت اس کے والدین متعہ ہمیشہ کرے کئی بار کئی ایک کو آثار حمل ہوں اسقاط کرا دے اور خوف زدہ ہو کر زبان سے کہہ دیوے کہ اگر پھر ایسا کروں تو بہن سے کروں اور پھر یاد نہ رکھتا ہو کہ کس عورت کی نسبت ایسا کہا تھا پھر اجنبی عورات سے وقتاً فوقتاً متعہ کرے تو کفارہ ظہار اس پر ہوا یا نہ۔ بصورت اثبات کفارہ کیونکر سمجھے کہ یہ فلاں عورت کی طرف سے ہے جب کہ یاد نہیں رکھتا۔

ج۔ صورت مذکور میں صدق ظہار نہ ہو گا لیکن ایسے افعال سے باز رہنا چاہیئے۔

★ قضا نماز

س ۱۴۲۔ سوال کیا گیا تھا کہ نمازی جس کے ذمہ قضا نمازیں ہیں: تازہ قضا شدہ نمازوں کو حسب فتاوائے مجتہدین ادا سے پہلے پڑھ رہا ہو اور ادا کا وقت کھو دیا ہو اور حاضرہ کو بھی قضا نیت سے پڑھتا ہو تو ان سب نمازوں کے متعلق ارشاد ہو۔ نقل حکم جو نمازیں نماز حاضرہ کے وقت تنگ میں پڑھی ہیں۔ صحیح نہ ہوں گی۔ اور یہ شخص نماز کے عمداً قضا کر دینے کا گناہ کا مرتکب ہو گا۔ اس پر زائد عرض یہ ہے کہ حضور کے نزدیک تنگ وقت نماز کا کون ہے۔ کتب فقہ میں لکھا ہے کہ اگر ظہرین کی پانچ رکعت سورج ہوتے پڑھی جاویں اور تین رکعت بعد غروب تو ہر دو نمازیں صحیح ہوں گی۔ اس بنا پر اگر کوئی نمازی صبح کی قضا کو حسب الحکم قبل از ادا پڑھے اور پانچ رکعت ظہرین سورج کے ہوتے پڑھے اور تین رکعت بعد غروب تو قضا صبح درست اور ظہرین ادا ہوں گی یا نہ۔

ج۔ باسمہ سبحانہ۔ اس قدر تاخیر بقصد و ارادہ کرنا جائز نہیں البتہ اگر تاخیر ہو گئی ہو اور پانچ رکعت کا وقت مل جاوے تو نماز صحیح ہو جائے گی۔

خمس و زکوٰۃ کی تقسیم

س ۱۳۳۔ خمس و زکوٰۃ کی رقوم بحیثیت آمین کئی سال سے میرے پاس موجود ہیں اقرباء
حکم اور خستہ حالی کو مدنظر رکھ کر لکھنو روانہ نہ کیں شرائط پورے نہ پائے جائیں
افلاس حد سے زیادہ ہو تو نکالنے والوں کے اقرباء کو دے سکتا ہوں یا لکھنؤ
کرنی چاہیں جو حکم ہو تعمیل کروں۔

ج۔ باسمہ سبحانہ، بہتر یہ ہے کہ زکوٰۃ کی رقم دینے والوں کے اقرباء کو دیدی جائے
اسی طرح رقم خمس بھی اگر سہم امامؑ اس میں شامل نہ ہو اور دینے والوں کے
سادات ہوں تو انہیں دیدی جائے۔

ڈاکٹری کالج کی تعلیم

س ۱۳۴۔ زید ایک طبیہ یعنی ڈاکٹری کالج میں تعلیم حاصل کرتا ہے کہ جس میں انگریزی ایک
جزو اعظم ہے اور خیال کیا جاتا ہے کہ مُردوں کی چیر پھاڑ میں خلاف شرع کام ہو
ہوگا مثلاً غسل وکفن وغیرہ جب کہ ڈاکٹری فوائد اظہر من الشمس ہیں تو دریں صورت
انگریزی پڑھنا جائز ہوگا یا ناجائز۔

ج۔ باسمہ سبحانہ۔ اس مسئلہ کو انگریزی تعلیم سے کوئی ربط نہیں اور مردوں کو چھونا جو
موجب غسل مس میت ہوتا ہے اس کی تدبیر یہ ممکن ہے کہ ہاتھوں میں دستانے
پہن کر عمل کرتے رہیں۔

طہارت

س ۱۳۵۔ پہاڑ میں ایک شیریں چشمہ نکل کر نمک کی کان کے متصل گزرتا ہے کہ جس کا پانی بوجہ
آمیزش نمک مثل سمندر کے نمکین اور کڑوا ہو جاتا ہے تو یہ پانی مضاف کے حکم میں
ہوگا یا نہ اور آیا اس سے وضو و غسل صحیح ہوگا یا نہیں۔

ج۔ بظاہر آب مذکور آب مضاف نہ کہا جائے گا۔

★ مِنّت

س ۱۳۶ ۔ کوشش یہ ہے کہ کوئی شیعہ مولوی ہو جائے مگر ان کی اعانت بغیر پیسہ کے نہیں ہو سکتی طلباء کی اعانت کے لئے اس نے کئی طریقے اختیار کئے ہیں جن میں سے ایک یہ ہے کہ جو لوگ نقدی کی نذر مانا کرتے ہیں ان کو اس کی ترغیب دی گئی ہے کہ ایک آدھ نذر طلباء کی اعانت کی بھی مانا کریں۔ اسی بناء پر ایک مومن نے توجہ فرمائی اور مخصوص طالب علم کی اعانت کی مِنّت کی اور کہا گیا ہے کہ نذر میں طریقہ معین کی پابندی ضروری ہوتی ہے چونکہ نیت میں ایک مخصوص طالب علم کی تخصیص ہے تو کیا وہ مخصوص طالب علم اگر بحسب الحکم مجتہد درسگاہ تبدیل کرے اور کسی دوسری جگہ تعلیم حاصل کرے تو دریں صورت اس کو یہ مِنّتی روپیہ دے سکتے ہیں یا نہ۔

ج ۔ اگر مولوی صاحب کی تعلیم دوسرے مقام پر بھی مذہبی ہے تو ان کا دینا مِنّت کے خلاف نہ ہوگا۔ واللہ العلیم۔

غیر سید صدقات سے خرید کردہ اشیاء کا استعمال برائے سید

س ۱۳۷ ۔ دو طالب ایک سید دوسرا غیر سید ایک کی صدقات سادات سے اعانت ہوتی ہو وے اور دوسرے غیر سید کی غیر سادات کے صدقات سے کتاب پارچہ، سوئی، تاگا، برتن لوٹا وغیرہ سب کچھ صدقات غیر سادات خریدا ہو اہم درس سید کو لوٹا کتاب وغیرہ برتنا۔

ج ۔ چونکہ وہ اشیاء غیر سید کی مملوک ہو گئیں اس لئے لہذا اس کی اجازت سے سید استعمال کر سکتا ہے۔

غیر سید صدقات سے خرید کردہ اشیاء کا استعمال برائے سید

س ۱۳۸ ۔ سید کا ہم سایہ غیر سید صدقہ خوار اس کے اسباب جو صدقات سے خریدے ہوں سید کو برتنا۔

ج ۔ وہی جواب سابق کافی ہے۔

~..~..~ ⁘ ~..~..~

فتاوی

سرکار ناصر الملۃ والدین السید ناصر حسین صاحب قبلہ اعلی اللہ مقامہم

س ۱ ۔ جناب دام ظلہ کے حکم سے غالباً پیر سید فضل شاہ صاحب کچھ طلباء کو مال زکوٰۃ سادات علاقہ پہنچا رہے ہیں اب موصوف یہ دریافت فرماتے ہیں کہ جس زمانہ میں وہ میرے پاس ہوتے تھے تو ترک کے اعادہ کا خطرہ ساتھ رہتا تھا اب دو تین سال سے لکھنؤ میں ہیں ان کے مستحق ہونے کا یقین نہ رہا ہو وے اخبار اور قرائن سے میرے کہنے کے خلاف کرنے والے ثابت ہو جاویں تو کس طرح کروں جب کہ یتیم اور مسکین ہیں میری مالی حالت و پابندی تقلید و احتیاط بھی سرکار دام ظلہ کو معلوم ہے اس صورت میں کیا کروں جب کہ وہ ایک مسکین دوسرا یتیم اور طالب علم دین ہیں جس سید کی طرف سے ان کو پیسہ زکوٰۃ پہنچا ہووے اسی رقم سے وہ مسائل بھیجنے کے لئے ٹکٹ لفافہ وغیرہ خریدیں تو وہ ادائیگی زکوٰۃ درست ہوگی یا ناقص نیز طلباء کی معرفت میں (جناب پیر صاحب قبلہ) یا وہ سید جو اپنے مال زکوٰۃ سے انہیں طلبہ کی اعانت کرے۔ انہیں کے ذریعہ سے مسائل دریافت کرائیں۔ جناب مدظلہ سے تو یہ ان طلبہ کی تکلیف آمد و رفت یا کبھی سبق کا ناغہ ہو جاتے تو مجھے (جناب پیر صاحب قبلہ) یا مخرج زکوٰۃ کو کیا کرنا چاہیئے اور جب طلبہ کا نقصان بھی نہ ہو اور وہ بخوشی دریافت مسائل کے لئے جایا کریں تو ہمیں دونوں کو کیا کرنا چاہیئے اور طلبہ مذکورہ بالا کو کیا کرنا چاہیئے تاکہ تدارک صحیح ہو۔

ج ۔ باسمہ سبحانہٗ ۔ جو کچھ آپ طلبہ مذکورین کے لئے بھیجنا چاہتے ہوں وہ جناب مدرس اعلیٰ دام برکاتہم

کے پاس بھیجدیں وہ انشاءاللہ تعالیٰ مناسب ہدایت کے ساتھ رقم فرستادہ جناب سامی ان طلبہ کو دیدیا کریں گے اور آپ فارغ الذمہ رہیں گے۔ واللہ الہادی

مخلوط رقم

س۔ چندہ ایجیٹیشن کی رقوم مخلوط ہو رہی ہیں ہر ایک دینے والے کو اصل بعینہٖ اس کی اپنی رقم اس کو واپس دینے کے لئے الگ نہ ہوسکے تو کس طرح کیا جاوے جب کہ چند رقمیں الگ کرنا ضروری ہوں اگر اسی قدر اکٹھی رقم سے الگ کرنا جائز ہووے (اگرچہ اصل نہ ہووے) تو کیا ارشاد ہے۔

ج۔ واپس کرنے کے ساتھ یہ کہہ دینا کافی ہے کہ رقم بعینہٖ وہ نہیں ہے جو تم نے دی تھی۔ واللہ العالم۔

مستحق زکوٰۃ

س۔ مومنین حاضرین کے صدقات ان کے نہایت مفلس پابندِ صوم وصلوٰۃ شیعہ قریبی شخص کو دیکر حیران سرگردان ہو رہا ہوں۔ اب تو دوبارہ اپنے پاس سے ادا کرنے کی توفیق نہیں رہی اور نہ ہی تعداد رقوم یاد ہو سکتی ہے مفتاح الہدایہ لکھنؤ سے اور مجموعہ ضلع سارن سے وہ کتاب جس میں شیخ عبدالقادر کے حالات لکھے ہیں آجانے پر یہ مفلس صحیح الاعتقاد ہو گیا یعنی شیخ کو جاننے لگا تو ہو سکتا ہے کہ فی الحال ان رقوم کو قرض کے رکھوں بعدہٗ جب وہ صحیح ہو جاوے مستحق سمجھوں تو اس وقت نیت کیوں کر کروں۔ اور اس کو صحیح الاعتقاد کیوں کر سمجھوں محض اس کی زبان پر اعتبار کروں۔ یا کیا وہ طامع ہرگز نہیں ہے۔ اس کو بصد زور اور در پردہ رقوم دیتے تھے ورنہ ہرگز نہ لیتا تھا محض اس کی حالت نے مجبور کر دیا تھا نیز قریبی تھا اور سوائے اعتقاد شیخ کے باقی سب امور میں بے شک شیعہ تھا۔

ج۔ رقوم رکھیں جب استطاعت ہو ادا فرمائیگا۔ واللہ الموفق۔

لعنت

س۴۔ حضور کے مقلدین پر واجب ہے کہ وہ ملعونین پر لعن کریں تو کتنی کتنی بار اور کن اوقات
میں یا واجب نہیں مسنون ہے اور فقط تبرا کرنا واجب ہے۔

ج۔ دل سے بیزاری ہمیشہ رکھے اور کبھی کبھی زبان سے بھی ان پر لعنت کرے۔ واللہ الموفق

تبدیلی رقم

س۵۔ خمس کی رقم سے چار انی یا دوانی ہو۔ اور رقم زکوٰۃ غیر سادات کے پیسے تو ضرورت کے
وقت بدل لینا جائز ہے ایسا ہی فطرہ سادات کے پیسے غیر سادات کے فطرہ کی
دو ونی سے ضرورۃً بدل کرنا جائز ہے یا کیا۔

ج۔ بوقت ضرورت درست ہے۔ واللہ العالم

س۶۔ جن ایتام سادات موسوی کو حسب الحکم حضور خمس دیتا ہوں اور نصف یعنی سہم امام
ارسال خدمت کرتا رہتا ہوں اس سال رقم زیادہ ہے اور اغلباً خرچ ان کا تھوڑا ہوگا
اس لئے کہ پچھلے سالوں کا خرچ لکھا ہے جس سے اندازہ کر رہا ہوں مگر کوئی بڑی رقم
نہیں ہے تاہم زائد از خرچ ضرور ہوگی اور یہ بھی معلوم نہیں ہے کہ سال آئندہ ایسی
رقم ان ایتام کے لئے کسی سے حاصل کرسکوں گا یا نہ زائد ایتام کے خرچ کے ذمہ دار
کے پاس رہنے دوں۔ یا لیکر ارسال خدمت مجتہد دام ظلہ کروں۔

ب۔ اگر رقم خمس بھی پیدا کرسکوں اور رقم زکوٰۃ سادات سے بھی اور یہ بھی اندازہ لگا سکوں
کہ اس سال خرچ ایتام سے ضرور بچ رہے گا تو زائد از خرچ سالانہ ایتام رقم خمس
سے (بشرط حکم) خدمت مجتہد میں پہنچانا بہتر ہوگا یا رقم زکوٰۃ سادات سے۔

د۔ ان ایتام کے لئے قاعدے اور ان کی ماں کے لئے قرآن پڑھنے کے لئے نیز ان سے
اگر کوئی مرجاوے تو کفن ایسی رقم سے خرید کرنا جائز ہوگا۔

خمس

ج ۔ د۔ معتمد علیہ کے پاس رہنے دیجئے۔ واللہ الموفق ۔

خمس

ج ۔ ب ۔ رقم خمس کا پہنچانا ضروری ہے۔ واللہ العالم ۔

خمس

ج ۔ د۔ جائز ہے مگر قرآن بھی انہیں ایتام کے لئے خرید کرنا چاہیئے۔ واللہ العالم

زکوٰۃ غیر سادات

س ۔ زکوٰۃ غیر سادات کے سادات مساکین مطلقاً مستحق نہیں ہیں۔ یا سادات کے اکل و شرب کے سوا باقی ضرورتوں میں حرج نہیں یعنی لباس وغیرہ بنوا دیتے ہیں ۔

ج ۔ مطلقاً مستحق نہیں ہیں ۔ واللہ العالم

نذرانہ گیارہویں

س ۔ غریب سادات شیعہ کو شیخ عبدالقادر کی گیارہویں یعنی کسی طرح جائز ہو سکتی ہے یا نہ ۔

ج ۔ احتراز لازم ہے ۔ واللہ العالم

اعانت طلبہ

س ۔ ایسی رقم جو پہلے ہر سال کوئی مومن دوسرے مومنین، مساکین، محتاجوں کی اعانت مثلاً دس روپے سالانہ کے حساب کیا کرتا ہووے وہ رقم جناب پیر صاحب سید فضل شاہ صاحب دام ظلہ کے ایماء سے مومنین موصوف پیر صاحب کے پاس طلبائے دین کی امداد کے لئے کہ جس طرح آپ چاہیں اعانت طلبہ کیا کریں رکھ چھوڑیں۔ اس رقم سے ایسے طالب علم کی اعانت جائز ہوگی جو شادی شدہ ہو اپنے اور اپنی بیوی کا خرچ نہ رکھتا ہو۔ دونوں کے اخراجات اس رقم سے دے سکتے ہیں یا نہ جبکہ طالب علم مذکور کی تعلیم اس رقم پر موقوف ہو اور مومن موصوف و پیر صاحب

ہر دو جناب قبلہ و کعبہ دام ظلہا کے حکم پر راضی ہوں۔

ج۔ الجواب وباللہ التوفیق۔ اگر پیر صاحب زادہ شر فہیم کو رقم دینے والے نے طالب علم دین کے لئے رقم دی ہے اور یہ قید نہیں لگائی ہے کہ مجرد طالب علم کو دی جائے تو رقم مذکورہ سے حسبِ ضرورت یہ خود دے سکتے ہیں۔ واللہ العالم۔

مالِ زکوٰۃ کی خرید

س ۱۰۔ غیر سید کا غلہ زکوٰۃ قیمتاً سید خرید کر سکتا ہے یا نہ

ج۔ الجواب وباللہ التوفیق۔ غیر سید کے قبضہ میں جب غلہ زکوٰۃ آجائے تو سید اس کو خرید کر سکتا ہے۔ واللہ العالم۔

اعانت طلبہ

س ۱۱۔ ۱۔ ان طلبہ کو باوجود مدرسہ کی طرف سے کھانا ملنے کے ہر ایک کو پانچ روپے ماہوار کے حساب سے بغیر اذن سرکار آج تک دیئے جا چکے ہیں۔ اور اب طبیعت میں یہ تردد لاحق ہے کہ اس سے کم پر بھی ان کا گذارا ہو سکتا تھا مناسب حکم فرمایا جاوے۔

ج ۔ ۱۔ مدرس اعلیٰ کی تصدیق کے بعد اعانت درست ہے مگر بقدر ضرورت اعانت کی جائے۔

واللہ الہادی

اعانت طلبہ

س ۱۲۔ ب۔ مزید براں ان میں سے ایک طالب علم کو باوجود اس اعانت کے اس سال مبلغ ۵۰ روپے شیعہ کالج کی طرف سے اور ۲۰ روپے کراچی سے بطور وظیفہ ملتے رہے ہیں یہ ہر دو وظیفہ اس کو واپس کر دینے چاہیے یا کہ اس سال کا مبلغ ۶۰ روپیہ مجھ سے لیا ہوا مجھے واپس کر دے۔

ج۔ ب۔ اگر آپ نے اعانت بشرط احتیاج کی تھی تو بعد احتیاج کی تھی تو بعد احتیاج نہ ہونے کے جو کچھ دیا ہے وہ واپس لے سکتے ہیں۔ واللہ العالم۔

زکوٰۃ

س ۱۴۳۔ و۔ ایک سنی المذہب سید نے دوسرے سنی المذہب غیر سید کی منکوحہ کو اغوا کر لیا تھا۔ اس غیر مطلقہ مغویہ کے بطن سے مغوی کی اولادیں ہو گئی ہیں اب وہ مغوی۔ مغویہ اور ان کی اولادیں عملاً شیعہ ہو گئے ہیں آیا ان کی اولادیں سادات کے حکم میں سمجھی جائیں یا نہ جب کہ بالاتفاق ایسی اولادیں غیر سید لکھی ہیں۔ اور عورت حرام مؤبد۔ میں نے ایسی اولاد کی طرف سے زکوٰۃ ارسال خدمت بابرکت پہلے کی اور ان کے حالات بعد کو لکھے۔ چونکہ سادات کے سے نام تھے لہٰذا جناب دام ظلہ نے زکوٰۃ سادات سمجھ کر مساکین سادات پر تقسیم فرما دی غالباً مگر استفسار کے جواب میں حکم ان کے سادات ہونے کا جس بناء پر مجھے پہنچا ہے اس سے واقف فرمایا جائے۔ تعداد رقوم کا پتہ اندازاً لگ سکے گا نہ کہ یقیناً حضور والا یا بندہ کو اس کا تدارک کرنا ہوا تو کیونکر ہوگا۔

ج۔ و۔ میں نے زکوٰۃ کا روپیہ غیر سید ہی کو دیا ہے لہٰذا تدارک کی ضرورت نہیں ہے۔ واللہ العالم

وراثت

س ۱۴۴۔ ب۔ اولاد شرعاً ایسے باپ کی وراثت کی وارث ہوگی یا نہ۔

ج۔ ب۔ وارث نہ ہوگی۔ واللہ العالم

س ۱۴۵۔ بیوہ عورت اپنی لڑکی کا نکاح ایک شادی شدہ وکثیر العیال شخص سے کر دینے کو اپنی زبان میں وعدہ کر چکی ہے۔ اب اگر بیوہ اور اس کے خیر خواہ اس امر کو غیر مفید سمجھ کر نہ کریں تو شرعاً کیسا ہے۔ نیز جو شخص ناطہ یا قرض دینے کا اپنی زبان میں وعدہ کرے نہ عربی صیغہ سے اور ساتھ ہی معصومینؑ کو ضامن دے تو اس کا ایفا و ترک کیسا ہے۔ کیا ضمانت معصومؑ دالا رواج بے حقیقت ہے بلاضمانت و باضمانت

وعدہ میں فرق ہے یا نہ۔ جس وعدہ کی ایفاء ضروری ہے اس کے لئے صیغہ عربی
ہے یا نہ ارشاد ہو۔

ج۔ الجواب باللہ التوفیق۔ اگر نکاح مذکور لڑکی کے حق میں مضر ہے تو خلاف وعدہ
جائز بلکہ ضروری ہے۔ ترک اتیقیح ہے۔ اور اگر موجب ہتک حرمت معقول
تو حرام ہے صیغہ عربی کی وعدہ میں ضرورت نہیں ہے۔ واللہ العالم۔

ترجیح

س۱۶۔ ہمارے ہاں ایک عربی مدرسہ کی تحریک ہونے والی ہے اس صورت میں یادگار حسینی
تعمیر ناظمیہ کے متعلق چندہ کرانا چاہے یا مندرجہ بالا کے لئے مدرسہ کے لئے لگن
ایک کے لئے ہو سکتا ہے۔ کس کو ترجیح ہوگی۔

ج۔ استخارہ پر بنا کرے۔ واللہ الہادی

خمس وزکوٰۃ

س۱۷۔ زکوٰۃ و خمس دینے والا مبلغ ۸۰ روپے ۸ آنے بھول کر تین سال تک زکوٰۃ و خمس
نکالے اور نکالنا چاہے تو طریق عمل ارشاد ہو کہ ان مبلغات سے زکوٰۃ کتنی ہو
اور خمس کتنا۔

ج۔ ایک دفعہ خمس نکال کر تیسرے سال کی زکوٰۃ نکالی جائے۔

عہد شکنی

س۱۸۔ عہد شکنی کا کفارہ ساٹھ روزہ لکھا ہے۔ کیا اپنی زبان میں عہد و پیمان کرنا بعد ازاں
خلاف کرنا موجب کفارہ ہوگا یا عربی صیغہ کا پڑھنا اثباتِ کفارہ کے لئے واجب
ہوتا ہے اور نہ پڑھنے صیغہ عربی کفارہ نہیں ہوتا۔

ج۔ اگرچہ صیغہ عربی نہ پڑھا جائے اور دل و جان سے عہد یا نذر وغیرہ کی جائے تو
کفارہ واجب ہوگا۔

ایفاءِ عہد

س ۱۹۔ ووٹوں کے زمانہ میں یہ امر بہت واقع ہو رہا ہے مذہب وملت کے سردار سید ناصر الدین شاہ صاحب سے شیعہ اشخاص پکے وعدے دیکر بلکہ عمل کر کے بھی آخر وقت میں ہٹ گئے ہیں اور غیروں کی طرف ووٹ دیئے ہیں اور دلا رہے ہیں ایسے شخصوں سے پابند شرع مومنین کو کیا کرنا چاہیئے اور ان کو شرعی سزا ہوگی یا نہ۔ تو کیا جب کہ صرف عربی صیغہ نہ پڑھا گیا ہووے اور باقی وعدے کے متعلق انتہا کی ہو اور کوئی کمی باقی نہ رکھی ہو۔

ج۔ حالت مجبوری کے علاوہ ووٹ دینا جائز نہیں اور مجبوری کے وقت اگر وعدہ کر لیا جائے تو ایفا نہ کرنے پر دوگنا گناہ ہوگا۔

نماز

س ۲۰۔ در حالت نماز۔ نماز توڑتے اور قائم رکھنے میں یک لحظہ تردد ہوا اور ساتھ ہی صحت ہو جائے تو یہ تردد موجب بطلان نماز ہوگا یا نہ۔

ج۔ اگر حالت تردد میں اتنا سکوت ہو جائے جس پر خارج از نماز کا اطلاق ہو جائے تو باطل وگرنہ صحیح ہوگی خصوصاً جب کہ قرأت جاری رکھی جائے اور تھوڑے سے تردد کی صورت پیدا ہو تو صحیح ہوگی۔

جنبی آدمی اور احاطہ مسجد

س ۲۱۔ جنب والے احاطہ مسجد میں در غسل خانہ غسل کرنے آتے ہیں تو قبل از غسل بحالت جنابت پاک لباس وغیرہ باہر کھڑے ہوئے مسجد کے اندر پھینک دیتے ہیں یہ امر جائز ہے یا حرام۔

ج۔ غسل خانہ یا علاوہ مسجد کے کہ جہاں اطلاق مسجد نہ ہوتا ہو وہاں کپڑے وغیرہ رکھنے سے مضائقہ نہیں اور مسجد کے اندر جہاں نماز پڑھی جاتی ہے وہاں جائز نہ ہوگا بلکہ حرام ہوگا۔

وعدہ میں فرق ہے یا نہ۔ جس وعدہ کی ایفاء ضروری ہے اس کے لئے صیغہ عربی
ہے یا نہ ارشاد ہو۔

ج۔ الجواب باللہ التوفیق۔ اگر نکاح مذکور لڑکی کے حق میں مضر ہے تو خلاف وعدہ
جائز بلکہ ضروری ہے۔ ترک، قبیح ہے۔ اور اگر موجب ہتک حرمت معصوم
تو حرام ہے صیغہ عربی کی وعدہ میں ضرورت نہیں ہے۔ واللہ العالم۔

ترجیح

س ۶۱۔ ہمارے ہاں ایک عربی مدرسہ کی تحریک ہونے والی ہے اس صورت میں یادگار حرم
تعمیر ناظمیہ کے متعلق چندہ کرانا چاہیے یا مندرجہ بالا کے لئے مدرسہ کے لئے لگن
ایک کے لئے ہو سکتا ہے۔ کس کو ترجیح ہوگی۔

ج۔ استخارہ پر بنا کرے۔ واللہ الہادی

خمس و زکوٰۃ

س ۱۔ زکوٰۃ و خمس دینے والا مبلغ ۱۳ روپے ۸ آنے بھول کر تین سال تک زکوٰۃ و خمس
نکالے اور نکالنا چاہے تو طریق عمل ارشاد ہو کہ ان مبلغات سے زکوٰۃ کتنی
اور خمس کتنا۔

ج۔ ایک دفعہ خمس نکال کر تیسرے سال کی زکوٰۃ نکالی جائے۔

عہد شکنی

س ۱۔ عہد شکنی کا کفارہ ساٹھ روزہ لکھا ہے۔ کیا اپنی زبان میں عہد و پیمان کرنا بعد
خلاف کرنا موجب کفارہ ہوگا یا عربی صیغہ کا پڑھنا اثباتِ کفارہ کے لئے واجب
ہوتا ہے اور نہ پڑھنے صیغہ عربی کفارہ نہیں ہوتا۔

ج۔ اگرچہ صیغہ عربی نہ پڑھا جائے اور دل و جان سے عہد یا نذر وغیرہ کی جائے تو
کفارہ واجب ہوگا۔

ایفاءِ عہد

س ۱۹۔ ووٹوں کے زمانہ میں یہ امر بہت واقع ہو رہا ہے مذہب وملت کے سردار سید ناصر الدین شاہ صاحب سے شیعہ اشخاص پکے وعدے دیکر بلکہ عمل کر کے بھی آخر وقت میں ہٹ گئے ہیں اور غیروں کی طرف ووٹ دیئے ہیں اور دلا رہے ہیں ایسے شخصوں سے پابند شرع مومنین کو کیا کرنا چاہیئے اور ان کو شرعی سزا ہوگی یا نہ۔ تو کیا جب کہ صرف عربی صیغہ نہ پڑھا گیا ہووے اور باقی وعدے کے متعلق انتہا کی ہو اور کوئی کمی باقی نہ رکھی ہو۔

ج۔ حالت مجبوری کے علاوہ ووٹ دینا جائز نہیں اور مجبوری کے وقت اگر وعدہ کر لیا جائے تو ایفا نہ کرنے پر دوگنا گناہ ہوگا۔

نماز

س ۲۰۔ درحالت نماز۔ نماز توڑنے اور قائم رکھنے میں یک لحظہ تردد ہو اور ساتھ ہی سمت ہو جائے تو یہ تردد موجب بطلان نماز ہو گا یا نہ۔

ج۔ اگر حالت تردد میں اتنا سکوت ہو جائے جس پر خارج از نماز کا اطلاق ہو جائے تو باطل ورنہ صحیح ہوگی خصوصاً جب کہ قرأت جاری رکھی جائے اور تھوڑے سے تردد کی صورت پیدا ہو تو صحیح ہوگی۔

جنبی آدمی اور احاطہ مسجد

س ۲۱۔ جنب والے احاطہ مسجد میں در غسل خانہ غسل کرنے آتے ہیں تو قبل از غسل بحالت جنابت پاک لباس وغیرہ باہر کھڑے ہوئے مسجد کے اندر پھینک دیتے ہیں یہ امر جائز ہے یا حرام۔

ج۔ غسل خانہ یا علاوہ مسجد کے کہ جہاں اطلاق مسجد نہ ہوتا ہو وہاں کپڑے وغیرہ رکھنے سے مضائقہ نہیں اور مسجد کے اندر جہاں نماز پڑھی جاتی ہے وہاں جائز نہ ہوگا بلکہ حرام ہوگا۔

مسافت نماز قصر

س ۲۲۔ علیہ حضور سے ثابت نہیں ہو سکتا کہ مسافر جانے آنے کا سفر شمار کر کے ۸
پورے کرے آج تک سب نے ایک طرف کا حساب رکھا ہے اور عمل کیا ہے
آقائے اصفہانی دام ظلکم العالی کے مختار المسائل پر حضور کی تقریظ ہے اس میں دو
طرف کے سفر کا شمار کرنا لکھا ہے۔ اب کس طرح کریں اور پہلے اعمال کیونکر پورے
ج۔ صرف جانے کا حساب ۴۸ میل کرنا چاہیئے البتہ اگر اسی روز مراجعت ہو جائے تو
کا حساب ملا کر کریں۔

حد ترخص

س ۲۳۔ مسافر کو گھر سے منزل مقصود تک سفر شمار کرنا ہوتا ہے یا دونوں طرفوں کے حد ترخص
کے اندر والی مسافت جب کہ عمل حدود ترخص پر موقوف ہے بالعموم شمار مسافت
گھر سے کرتے ہیں نہ کہ حدود ترخص کے اندر والی مسافت کا۔
ج۔ حد ترخص سے شمار کرنا چاہیئے۔

قیام دس روزہ کا حساب

س ۲۴۔ مسافر کو سفر میں دس روزہ قیام کرنا مقصود ہووے تو کس طرح کرے یعنی شمار روز
کس وقت سے کس وقت تک کرے کہ ایک روز شمار ہووے چار پہرہ روز
شب و روز گویا آٹھ پہر، ہر دو صورتوں سے جو ایک صورت ہوگی اس کے متعلق
عرض ہے کہ چار پہر روز کے حساب سے پہلا روز منزل کرتے کا اگر کچھ کم ہو تو
نیز روز دسواں جو آخری روز ہے باقی ہو تو دس روزہ قیام کی نیت و عمل درست
رہے گا یا پہلے روز کو بھی بہر حال چار پہر یا آٹھ پہر نیت میں پورا کرنا ہوگا۔
ج۔ جس دن وارد ہو وہ روز اول شمار ہوگا اگرچہ آخر وقت وارد ہو اور جس دن روانہ
ہو وہ دن آخر روز ہوگا اگرچہ صبح کو چلے پہروں کا حساب لازم نہیں ہے۔

مصارف ارسال خمس

س ۲۵۔ خمس کا روپیہ جیب پاس کر لوں تو کس طرح ارسال خدمت کروں جب کہ خود فیس منی آرڈر وغیرہ اپنے پاس سے ادا کرنی نہیں چاہتا ہوں۔

ج۔ فیس اسی روپیہ سے دیدیجئے مگر اطلاع کر دیجئے کہ کس قدر فیس دی ہے۔

نماز اجارہ

س ۲۶۔ ۷۰ سالوں کی نماز اور روزہ حضور کی معرفت اجیر سے کرانا ۳۰ روپیہ سالانہ پر طے ہوا کہ نماز تمام وقصر دونوں پڑھے گا اس احتیاط کے لحاظ سے روزہ رمضان ایک بار رکھے گا یا روزہ بھی دو بار۔ روپیہ سارا ارسال کرنا ہے یا کس قدر۔

ج۔ روزہ ایک ہی بار رکھنا ہوگا۔ روپیہ تھوڑا تھوڑا ہی دیا جاسکتا ہے۔

تلقین اعتقاد

س ۲۷۔ مسکین کو صحیح اعتقاد بنانے کا طریقہ ارشاد ہو۔

ج۔ الجواب باللہ التوفیق۔ جو عقائد کتاب مفتاح الہدایہ کے اوّل میں مذکور ہیں وہ اس کو سکھائیے۔ واللہ الہادی۔

غیر مستحق

س ۲۸۔ ان مساکین کو جن کا ذکر عرض ہوا چھوڑ کر گرچہ اخراج کرنے والوں کے قریبی ہیں اور مفلس ترین رقوم خدمت بابرکت میں ارسال کرتا رہوں تو جائز ہے۔

ج۔ اگر مساکین مذکورین کا ایمان مشتبہ ہے تو ان کو ہرگز نہ دیجئے یہاں بھیجیں نہ بھیجیں آپ کو اختیار ہے۔ واللہ العالم۔

قریبی مستحق

س ۲۹۔ قریبی رشتہ دار کے روسے ہوتا ہے یا سکونت قریب رکھنے کے لحاظ سے۔

ج۔ دونوں قابلِ اعانت ہیں بشرطیکہ مومن صحیح الاعتقاد ہوں۔ واللہ العالم۔

تکرار لفظ بوجہ وسوسہ یا لکنت

س ۳۰۔ نماز میں وسواس کی وجہ سے یا اتفاقیہ لکنت کی وجہ سے ایک لفظ پانچ چھ بار پڑھا جاوے تو وہ نماز صحیح ہے یا باطل۔

ج۔ تکرار بوجہ وسواس لازم الترک ہے البتہ لکنت کی وجہ سے تکرار ہو تو معاف ہے۔ واللہ العالم

خیالات در نماز

س ۳۱۔ درحالت نماز دل میں باتیں کرنے سے باز نہ آوے تو ایسی نماز باطل ہوگی یا کیا۔

ج۔ باطل نہیں ہے بشرطیکہ کوئی شئی واجبات و رکنیہ سے ترک نہ ہو جائے اور مبطلات کا صدور نہ ہو۔ واللہ العالم۔

صیغہ طلاق

س ۳۲۔ زوج زوجہ ہر دو مومن اثنا عشری ہوں۔ طلاق سے علیحدگی چاہیں۔ زوج ان الفاظ سے اپنی زبان (پنجابی) میں طلاق کہے کہ میں نے اپنی زوجہ فلانہ بنت فلاں کو مجلس اسلام میں از روئے شرع طلاق دی یا چھوڑا تو جناب کے نزدیک یہ طلاق صحیح ہے جب کہ اس مجلس میں دو مومنین بھی ہوں۔

ج۔ صحیح نہیں ہے۔ واللہ العالم۔

عقد جدید

س ۳۳۔ مطلقہ کو از روئے شرع شریعت صحیح طلاق ہوگئی ہو مگر حق مہر (زر) وصول نہ ہوا ہو اس حالت میں دوبارہ یہ مطلقہ اپنے مطلق سے نکاح کرنا چاہے تو پہلے حق مہر کو وصول کرنا ضروری ہے یا سابقہ از مہر بخش سکتی ہے اس کو اختیار ہے۔

ج۔ عقد ثانی صحیح ہے خواہ سابق مہر وصول ہو یا نہ ہو عفو کرے یا نہ کرے۔

واللہ العالم

عدم ادائیگی زر مہر

س: زوج مومن کو اپنی زوجہ مومنہ کا قبل از مباشرت مہر ادا کرنا کس حد ضروری ہے بغیر ادائیگی زر مہر و بخشے بخشوانے کے مباشرت بھی ہو اور اولادیں بھی ہوں اور قبل از ادائیگی زر مہر طلاق بھی بھی طور واقعہ ہو۔ اس صورت میں جب کہ زر مہر مطلق کے ذمہ ہے۔ یہ مباشرت اور اولادیں کیسی ہوں گی۔

ج: مباشرت صحیح ہے اولادیں جائز ہیں۔ واللہ العالم۔

مال زکوٰۃ بطور قرض

س: میرے پاس مال زکوٰۃ غیر سادات تھا قبل اس کے کہ حاکم شرع کی خدمت یا مستحق تک پہنچاؤں دو مومن شخصوں کو زبان سے قرض بول کر کچھ عرصے کے واسطے دیا۔ اور دل میں یہ تھا کہ اگر عند الشرع یہ ہر دو مستحق ثابت ہوئے تو واپس نہ لوں گا مگر قبل اس کے کہ حاکم شرع کی خدمت ان کے مستحق ہونے کا سوال کروں معلوم ہو گیا کہ مستحق نہیں ہیں بلکہ اس قرض کے دینے سے خوف گناہ ہوا کیونکہ ایک نے اسی روپیہ سے اپنی ہمشیرہ کا جہیز وغیرہ خرید کرکے ایک سنی کو بیاہ دی ہر دو سے واپس لینے کی کوشش کی مگر عرصہ ۴ سال تک وصول نہ ہوئے۔ چونکہ ناصر شاہ صاحب کے قریب اور مجھ سے دور رہنے والے تھے بایں وجہ نیز صحیح مکاسب نہ رکھنے والے تھے۔ ناصر شاہ صاحب کی خدمت میں عرض کی گئی کہ آپ ان سے تھوڑا تھوڑا وصول کرتے رہیں۔ اور اپنے ایسے ایسے اخراجات میں خرچ کرتے رہیں جب ساری رقم وصول کر لیں تو اس کی بدلے مجھے اپنے پاس سے اپنے حلال مکاسب کی پیداوار کی قیمت سے دیدیں کیا یہ خلاف شرع نہیں ہو گیا۔ کہ سید نے بضرورت بالا غیر سادات کا مال اپنے ایسے ویسے مصارف میں صرف کیا۔ اور اپنا مال مجھے دیا شاہ صاحب کو یا مجھے بایں ضرورت ایسا نہ کرنا چاہیئے تھا تو

اب جناب ہی ہمارے حکیم ہیں معالجہ فرما دیں۔

ج۔ مال زکوٰۃ کو مستحق تک پہنچا دیجیے اور دونوں صاحب استغفار کریں

انشاء اللہ کافی ہوگا۔ واللہ العالم۔

خمس

س ۳۶۔ حکم پہنچا ہے کہ افتادہ اراضیات گورنمنٹ سے حاصل کرو اور بعد حصول خمس

کرنا۔ چونکہ سید ناصر شاہ صاحب نے اسی مسئلہ کو عرض کیا تو حکم خمس نہ ہوا

باقی مقلدین کے لئے بھی وقتاً فوقتاً حکم حاصل کئے حکم خمس نہ ہوا ان احکام سے

ایک حکم حضور کی نقل کرتا ہوں جو کہ ایسی ہی اراضی کے متعلق حاصل کیا گیا تھا

بعد حصول اذن نائب امام علیہ السلام تصرف زمین مذکور پر اسی طرح جائز ہوگا جس

طرح ذاتی ملک پر تصرف جائز ہے۔ اور احکام بھی زکوٰۃ و خمس کے وہی ہوں گے

جو ذاتی ملک کے لئے ہیں۔ چونکہ سوال میں اس خمس کے متعلق خلاصہ لکھا گیا تھا

پر یہ حکم ہوا یعنی اس حکم سے یہ سمجھے کہ آمدنی سالانہ سے بعد مصارف سالانہ

اس سے اخراج خمس ہوگا نہ کہ کچھ اور۔ اس کے متعلق مفصل عرض اور یہ ہے

کہ گورنمنٹ سال کے بعد کافی نذرانہ لے گی اور شرح سے بھی بہت سا

جس کی پابندی ضروری ورنہ جرمانہ یا زمین ضبط ہوگی۔

ج۔ حاصل سے خمس ادا کرنا لازم ہے جو حکم سابق میں دیا گیا تھا وہی حکم اب بھی ہے۔

منت علم و پنجہ

س ۳۷۔ مریض منت ماننے والے کو حکم ہوا ہے کہ قیمت پنجہ منتی علم حضرت عباس علیہ السلام

سید کو دے سکتا ہے چونکہ پہلے ہر ایک مقلد حضور کو سمجھایا گیا تھا کہ ادائیگی منت

بعد حصول مراد واجب ہوتی ہے اور طریقہ تقسیم وہی کرنا واجب ہوتا ہے جو

نیت منت میں مقرر کیا ہو۔ کیا مریض نے چونکہ بارگاہِ ایزدی میں صیغہ عربی کے

بجائے حضور عباس علیہ السلام میں اپنی زبان میں مَنت مانی ہے اس واسطے مَنت صحیح نہیں اختیاطاً سید تک پہنچانے کا حکم ہوا ہے یا ہر ایک مَنت جو خدا کی درگاہ میں مانی گئی ہو اور صیغہ عربی ادا ہو یعنی مَنت صحیح ہو تو بھی طریقہ تقسیم جو نیت میں مقرر کیا ہو پورا کرنا واجب نہیں اور جو چاہے طریقہ تقسیم اختیار کر لیوے اس پر زائد عرض یہ ہے کہ مریض نے مَنت میں قیمت مقرر نہیں کی تھی جاجا یا اشیا یا ادا کرے گا تو کس قدر۔ نیز فرمایا جاوے کہ مَنت پنجہ جائز ہے یا نہ۔

ج۔ پنجہ بنانا درست نہیں ہے علم بنانا صحیح ہے نذر جس طرح سے کی ہو اسی طرح ادا ہوگی لیکن جواز و عدم جواز کا لحاظ ضروری ہے۔

مجنب حرام

س۳۸۔ معاذ اللہ جنب بالزنا ہو تو بھی غسل سے نماز پڑھے یا بعد غسل وضو کرے۔

ج۔ غسل کافی ہے واللہ العالم۔

مجنب حرام

س۳۹۔ پناہ بخدا المخلوق جلق سے جنب ہو کر غسل جنابت کرے تو اسی غسل سے نماز پڑھے یا تازہ وضو کرے۔

ج۔ غسل کافی ہے۔ واللہ العالم

مذی بہ حرام

س۴۰۔ خدا بچاوے اگر کوئی کسی کی منکوحہ سے ملاعبت کرے جنب نہ ہووے مذی کا اخراج ہووے تو وہ مذی نجس ہوگی اور لباس و بدن کو نجس کرے گی یا نہ۔ نیز اس حالت میں جو پسینہ آوے گا پاک ہوگا یا ناپاک۔

ج۔ دونوں سے اجتناب احوط ہے۔ واللہ العالم

وراثت

س ۴۱۔ مومن فوت ہوگیا ہے ایک بھائی ایک بہن مرحوم کے وارث ہیں ترکہ متوفی [illegible]
بھائی اور بہن میں کیونکر تقسیم کیا جاوے۔

ج۔ الجواب وباللہ التوفیق۔ ترکہ کے تین سہم ہوں گے دو سہم بھائی کو ملیں گے اور ایک
سہم بہن پائے گی۔ واللہ العالم۔

شرعی مجرم

س ۴۲۔ اس زمانہ میں جس میں حاکم شرع مبسوط الید نہیں ہے۔ شرعی مجرم جن پر اجراء حد
شرع نہیں ہو سکتا۔ کیا کریں جب کہ اقراری ہیں اور عندالشرع واجب القتل [illegible]
روزہ ان کا مقبول ہوگا کٹے جاویں یا کیا سمجھیں اور کیا کریں۔

ج۔ توبہ کریں نماز روزہ ان کا انشاء اللہ قبول ہوگا۔ واللہ العالم

عقد مومنہ با غیر مومن

س ۴۳۔ شیعہ عورت کا نکاح سنی مرد سے عورت کے باپ نے کیا ناموافقت کی وجہ
سے ان میں مرد و عورت والا معاملہ نہ ہوا دوسرے دن ہی بغیر بات کے عورت باپ
کے گھر حسب دستور آئی اور پھر آج تک نہ گئی۔ سال گذرے ان سالوں کے اندر عورت
کو کسی طرح سے بھی معلوم ہوگیا کہ عندالشرع یہ نکاح ہی باطل تھا۔ اس عورت
نے باپ کے گھر ہوتے ہوئے در پردہ کسی شیعہ شخص سے بلا اذن باپ نکاح یا
متعہ کیا پھر اس شیعہ سے بھی در پردہ آزاد۔ اب وہ پہلا سنی شخص جس سے باپ نے
بیاہ کیا تھا شیعہ ہوگیا ناموافقت بدستور ہے کیا پہلے آدمی کا شیعہ ہو جانا اس پر
حقدار ہوگیا ہے کہ بلا نکاح زوج سمجھا جاوے یا اس مدت میں بھی عورت اس
سے طلاق کی محتاج نہ ہوگی اور شق پہلے کے در پردہ نکاح و متعہ کرنا اس کا
جائز ہوگا۔

ج ۔ نکاح عورت مذکورہ کا مرد سنی سے باطل ہے اس کو کوئی عورت مذکورہ
کے حاصل نہیں ہے۔ عورت مذکورہ کا عقد نکاح و متعہ مرد شیعہ سے ہو سکتا ہے
یوں جو ہوا تھا وہ بھی صحیح تھا۔ واللہ العالم

قاتل وارث ہو سکتا ہے

س ۴۴۔ زید نے حقیقی بھائی بکر کو قتل کر کے اس کا ملک لے لیا ہو بعدہٗ خود بھی مر گیا ہو تو مقتول کا ملک قاتل کی اولاد کو ملے گا یا قاتل و مقتول کی حقیقی دو بہنوں کی اولاد میں تقسیم ہوگا جب کہ وہ دونوں اس واقعہ کے وقت زندہ تھیں اور اب ان کی اولادیں۔ اور قاتل کی اولاد محروم۔

ج ۔ مقتول کا مال دو بہنوں کا حق ہے اور ان کے بعد ان کی اولاد کا حق ہے۔ قاتل و اولاد قاتل کا کوئی حق اس میں نہیں ہے۔ واللہ العالم ۔

مستحق خمس

س ۴۵۔ جس سید یتیم کی والدہ سائل بکف ہو اس لڑکے کو خمس دینا جائز ہے یا نہیں۔

ج ۔ الجواب باللہ التوفیق۔ جائز ہے۔ واللہ العالم

مستحق خمس

س ۴۶۔ سید یتیم کی زمین تو کچھ ہے مگر بباعث کمی آمدن تنگدست ہو اس کو تنگدستی اور زمین میں سے کس چیز پر ترجیح ہوگی اور فروخت زمین میں اس کا آئندہ نقصان تصور ہے۔ تو اس کو مال خمس دینا جائز ہے یا نہیں۔

ج ۔ جائز ہے۔ واللہ العالم

مستحق خمس

س ۴۷۔ نادار پابند مذہب حقہ سید کو دعوتاً بلا کر حصہ مسافر سادات میں خمس دینا جائز ہے یا نہ۔

ج ۔ جائز ہے۔ واللہ العالم۔

دریائی لکڑی کا حکم

س ۴۸۔ دریا میں بہتی ہوئی دیار وغیرہ کی لکڑی۔ جو لکڑی گورنمنٹ یا ساہوکاران اہل ہنود کی ہو۔ استعمال میں لانا جائز ہے یا نہیں۔

ج۔ جائز ہے مگر قیمت سے اخراج خمس کرے۔ واللہ العالم

یوم الشک

س ۴۹۔ تحفہ احمدیہ جلد اول دیگر رسائل فقرے سے ثابت ہوتا ہے کہ جس مقام پر امر واجب ومسنون واداو قضاء کی تمیز محال ہو نیت قربت کی کر لینا صحیح ہوگا۔ بایں حکم یوم شک (اول ماہ رمضان) کا روزہ بہ نیت قربتہ رکھا ہووے تو صحیح ہوگا۔

ج۔ صحیح ہوگا۔ واللہ العالم۔

تردد نیت

س ۵۰۔ تحفہ احمدیہ میں لکھا ہے کہ اگر صائم نے عدم رویت ہلال کی وجہ سے ایسی نیت کی کہ آخر شعبان ہے تو شعبان کا اور اگر اول رمضان ہے تو رمضان کا روزہ رکھتا ہوں تو صحیح ہوگا۔

ج۔ چونکہ تردد نیت بھی ہے لہذا درست نہ ہوگا۔ واللہ العالم

نیت قربتہ

س ۵۱۔ لکھا ہے کہ آخر شعبان کا سنتی رکھے یا واجب قضا کا تو صحیح محسوب ہوگا اگر باقی امور مشتبہ پر لفظ قربتہ کافی ہے تو یہاں کیوں نہیں یا حکم قربتہ کو میں سمجھا ہی نہیں ہوں میں تو قربتہ سے مراد یہی لیتا ہوں کہ جو امر ہو اس کو اللہ کے علم پر چھوڑا۔ اور قربتہ کہہ کر کرنا شروع کیا۔

ج۔ روزہ واجب قضا کو قبل یوم شک بجا لائے اور یوم شک میں ترک علی الاحوط۔ واللہ العالم۔ تردد میں درست نہیں ہے قربت مطلقہ کی نیت کافی ہے مگر بلا تردد

ہونی چاہیئے واللہ العالم۔ نیت قربت صحیح ہے لیکن صورت بالا میں تردد کی وجہ سے صوم صحیح نہ ہوگا واللہ العالم۔

رؤیت ہلال

س ۵۲۔ کوہ ابوراچوزنانہ سے سید منور بدھ کو رؤیت ہلال رمضان پنجشنبہ کو اوّل رمضان ہونا لکھتے ہیں اس علاقہ میں رؤیت رمضان پنجشنبہ کو ہوئی ہے اور اوّل رمضان جمعہ کو کس پر عمل کریں۔

ج۔ اپنی رؤیت پر عمل کریں۔ واللہ العالم

نیت روزہ

س ۵۳۔ روزانہ نیت باعتبار شمار غلط ہوا ہو اس کی اور بعد مطلع ہونے کے شمار کے لحاظ سے نیت روزانہ کا طریقہ ارشاد ہو۔

ج۔ شب کو صرف یہ قصد کرے کہ صبح کو صوم ماہ رمضان کو جو کہ واجب ہے قربتہً الی اللہ رکھیں گے کافی ہے واللہ العالم۔

خمس وزکوٰۃ

س ۵۴۔ میں زراعت پیشہ ہوں، بروقت وجوب زکوٰۃ وخمس ادا کرتا ہوں جب کبھی گھر کے مویشی و چارہ سبزہ وغیرہ فروخت کرتا ہوں تو سال دو سال بعد قیمت مویشی یا چارہ وغیرہ وصول ہوتی ہے اس صورت میں قیمت سے خمس بروقت وصولی واجب ہوگا یا تاریخ وصولی سے مصارف سال کا لحاظ ہوگا۔

ج۔ جس چیز کو آپ فروخت کرتے ہیں اس کی قیمت اسی سال کے منافع میں داخل ہے جو سال فروخت کا ہے۔ واللہ العالم

خمس وزکوٰۃ

س ۵۵۔ میرے ملازم کی تنخواہ سالوں میرے پاس ہی رہتی ہے۔ جب تک اس کو ضرورت

خاص نہ پڑے نہیں لیتا۔ روٹی کپڑا میرے ساتھ ہوتا ہے تنخواہ کا روپیہ
تک نصاب کو پہنچ جاتا ہے بلکہ زائد۔ علیحدہ تو نہیں کر رکھا ہوتا اس پر ز
خمس ہے یا نہیں اگر ہے تو کس پر۔

ج۔ اگر علیحدہ رہی ہو تو زکوٰۃ واجب ہے اور اگر آپ کے ذمہ ہو تو زکوٰۃ
لیکن بروقت وصول ملازم کو خمس دینا چاہیئے وجوب ملازم پر ہے۔ واللہ

امانت

س ۵۶۔ میرے پاس چند ہمسائے اپنی نقدی و زیورات رکھتے ہیں۔ بلا کسی نوشت و
کے جائز ہے رکھتا رہوں

ج۔ جائز ہے۔ واللہ العالم

امانت

س ۵۷۔ خدانخواستہ ایسے مال چوری بھی ہو جاویں تو پورے کر دینے میرے ذمہ
گے۔ اور اگر نقدی حد نصاب تک پہنچی ہوئی ہو تو اس سے زکوٰۃ و خمس میرے
نہیں ہوگی جبکہ میں اس کا استعمال نہیں کرتا اور بعینہٖ اپنے پاس جمع رکھتا ہوں

ج۔ آپ پر واجب نہیں ہے۔ اگر آپ استعمال کرنا چاہیں تو معاوضہ دینا ہوگا۔ واللہ

خمس

س ۵۸۔ اکثر سال اس حیثیت سے گذر رہے ہیں کہ یکصد روپیہ مزارعہ وغیرہ سے قرض
ہے۔ ضرورت پڑی مانگا نہ ملا۔ دوسری جگہ سے خود قرض اٹھایا صدیا دو تین صد
گذارا بعد سال یا دو سال کے جب مزارعہ وغیرہ سے وہ روپیہ ملے تو اس پر
ہوگی یا نہ خواہ قرض خواہ کو دلوایا ہو یا گھر صرف کیا ہو۔

ج۔ زکوٰۃ نہیں ہے۔ لیکن مال واجب الخمس میں وہ شامل ہوگا۔

واللہ العالم

مَنّت

س ۵۹۔ ایک شخص نے منت مانی ہے کہ اپنے بیل کی قیمت نیاز حضرت عباس علیہ السلام
ان کے روضہ پر کربلا معلی پہنچاؤں گا۔ بفضلہٖ تعالےٰ اگر میں اس قیمت کو کربلا معلی
لیجاؤں تو کس کے ہاتھ دوں۔ آگے تو دستور تھا کہ جس خدام کے ہاں ٹھہرے مثلاً
سید ناصر صاحب زیارت پڑھانے کو وہ ساتھ گئے۔ بعد پڑھانے زیارت کے فرمایا۔
اگر منت ہے تو ضریح کے پاس رکھو۔ رکھی تو انہوں نے اٹھالی ایسا ہی کیا جاوے
تو فریقین کو جائز ہے۔

ج۔ حاکم شرع کے حکم سے وہاں کسی مستحق کو دینا چاہیئے۔ واللہ العالم

س ۶۰۔ نئی آبادی میں ہمارے ہاں لوہاروں۔ دھرکھانوں۔ حجاموں وغیرہ کو بھی مثل خادم مسجد
کے چار چار پانچ پانچ ایکڑ اراضی ملی ہوتی ہے جو کہ ان لوگوں کی موجودگی سے متعلق
ہوتی ہے۔ یعنی جو ہم آبادکاران زمینداران کی ضرورتوں کے لئے موجود رہا۔ اسی اراضی
کی آمدنی کھائی جو چلا گیا۔ گیا۔ پھر جو اس کی جگہ آیا اس آمدنی کا مالک بنا۔ جہاں کہیں
علیحدہ آبادی شیعوں کی ہے وہاں تو مسجد بھی علیحدہ ہے۔ اور امام باڑہ مزید۔ ایک جگہ
ایسی ہے کہ چند گھر شیعوں کے اور زیادہ سنیوں کے۔ مسجد مشترکہ خادم سنی المذہب ہے
اتفاق سے اس ایک گاؤں میں امام باڑہ بھی ہو گیا ہے۔ جو شیعوں کا علیحدہ طور ہے۔
اور خادم امام باڑہ سنی نکال دیا گیا ہے۔ شیعہ ملا نہیں ہے۔ حسن اتفاق سے مومنین ان
دو ایکڑ اراضی کو خود کاشت کرنے کی تیاریاں کر رہے ہیں۔ ہر دو حصہ جو اس وقت
ان شیعوں کا اپنا مال ہے۔ یعنی نصف قائم مقام متولی ہونے کے اور نصف مزارعہ
ہونے کی حیثیت سے۔ حدود امام باڑہ کے اندر ایک چھوٹی سی مسجد ان ہر دو حصہ کی
آمدنی اسی اراضی سے تیار کرنا چاہیں تو شرعاً جائز ہے۔

ج۔ مالک زمین خود بھی کاشت کرکے منافع کو امور مذکورہ میں صرف کر سکتا ہے اور دوسروں

سے بھی کاشت کراسکتا ہے۔ بغرض مذکور۔ لیکن منافع سے اخراج زکوٰۃ وغیرہ ضروری ہے اگر غلہ بقدر نصاب ہو اور منافع باقیہ مصارف سالانہ سے بچ رہیں۔ واللہ اعلم

چور سے معاوضہ

س ۶۱۔ اس ملک میں چوری پیشہ لوگ زیادہ ہیں اکثر نقصانات ہمارے لوگوں کے ہو جاتے ہیں۔ گاہ گاہ اتفاق ہوا کرے جاتے ہوئے پکڑے گئے تو مال بعینہٖ مل گیا۔ بھینس ہو یا گھوڑا۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ اصل مال نہیں مل سکتا تو بھینس کے بدلے بھینس اور گھوڑے کے بدلے گھوڑا یا سر لاچاری ان کو دینا پڑتا ہے۔ یا نقدی تو مویشیوں کے بدلے مویشی یا نقد لینا جائز ہوگا جب کہ ان کے چوری پیشہ ہونے میں شک نہ ہو اور اس مال کے مسروقہ ہونے کا شک ہو جو ان سے مل رہا ہو۔

ج۔ حالت شک میں مضائقہ نہیں ہے۔ واللہ العالم

عقائد شیعہ

س ۶۲۔ وہ اعتقاد سارے مفصل ارشاد ہوں جن سے پورا شیعہ سمجھا جاوے۔ مرد وعورت ہر دو سمجھیں جاویں۔

ج۔ الجواب وباللہ التوفیق۔ مفتاح الہدایہ کے اول میں جو عقائد مذکور ہیں وہ کافی ہیں۔ واللہ العالم۔

عقائد شیعہ

س ۶۳۔ کسی ایک دو امور اعتقادی سے ناواقف یا فی الحال منکر کا عقد نکاح شیعہ لڑکی سے ضرورتاً جائز ہوگا یا نہ نیز لڑکی نماز شیعہ پڑھنے والی ہو۔

ج۔ جائز نہیں ہے۔ واللہ العالم۔

اور شیخ عبدالقادر سے اعتقاد رکھنے والی کا عقد نکاح ایسا ہی اعتقاد والے کے ساتھ کس طرح ہے

ج۔ ایسا ہے جیسے عقد سنی کا سنی عورت سے۔ واللہ العالم۔

نکاح خوان

س ۶۴۔ اس حیثیت کا نکاح خوان جو عرض ہوا عدم موجودگی عالم بلا و موا سن نکاح پڑھے یا نہ۔

ج۔ نکاح پڑھنے والے کو مومن ہونا چاہیئے۔ واللہ العالم۔

نکاح خوان

س ۶۵۔ عقد خواں کتاب سے دیکھ کر صیغہ عقد پڑھ سکتا ہے یا شرط ہے کہ صیغہ یاد ہو اور صیغہ خواں صرف و نحو کی طاقت سے معنی کو مثل مادری زبان سمجھنے والا ہو۔

ج۔ پڑھ سکتا ہے۔ معنی کو سمجھنا لازم ہے۔ واللہ العالم

نکاح خوان

س ۶۶۔ نیز نکاح خوان شیعہ سے سنی اپنا نکاح پڑھانا چاہیں تو شیعہ نکاح خوان مطابق مذہب حنفہ صیغہ ہائے پڑھ دے تو جائز ہے۔

ج۔ جائز ہے۔ واللہ العالم

صلہ رحمی

س ۶۷۔ خدا بخش و محمد شیر و مواز خان جد امجد کی جانب سے قریب قریب مساوی الرشتہ ہیں البتہ زاید رشتہ باہمی خدا بخش و محمد شیر کا اس قدر ضرور ہے کہ ان کی زوجہ باہمی حقیقی بہنیں ہیں۔ صلہ رحمی کے لحاظ سے لڑکے و لڑکیوں کا رشتہ خدا بخش و مواز خان کو کرنا چاہیئے یا خدا بخش و محمد شیر کو باہمی۔

ج۔ دونوں سے رشتہ جائز ہے اور ترجیح اس کو ہے جس کے صفات بہتر ہوں۔ واللہ العالم

نماز میں گریہ

س ۶۸۔ ایک مومن نمازی درحالت نماز جناب سید الشہداء علیہم السلام کے غم میں باواز یعنی آہ آہ کر کے بے اختیار رووے اور اگر اس طرح اختیار سے رووے تو نماز کے واسطے کیا حکم ہے۔

ج۔ باسمہ سبحانہٗ۔ اگر بے اختیاری سے یہ فعل صادر ہو تو کوئی حرج نہیں لیکن آواز اگر زبان سے نکل جائے تو بعد ختم نماز اس کے لئے دو سجدہ سہو کرنا چاہیئے۔

نصاب زکوٰۃ حیوانات

س ۶۹۔ مویشیوں کے نصاب کی تعداد مختلف تو تقریباً تمام کتابوں فقہ میں لکھی ہے یعنی اونٹ کا نصاب اوّل پانچ اونٹ اور بھینس گائے کا نصاب اول تیس (۳۰) بھیڑ بکری کا نصاب اول چالیس ہے مگر یہ کسی کتاب میں نہیں لکھا کہ ہر ایک قسم کا جانور اتنی عمر کا ہو گا تو شمار نصاب ہو گا۔ شمار نصاب کئے جانے والے جانور کی عمر فرمائی جائے۔

ج۔ تحفہ احمدیہ میں ملاحظہ فرمائیں یا جامع عباسی میں۔

دریائی جانور

س ۷۰۔ مینڈک یا مچھلی مردہ، پانی سے برآمد ہو وے تو ہر دو حرام ہوں گی یا نجس بھی۔

ج۔ حرام ہیں نجس نہیں ہیں۔

دریائی جانور

س ۷۱۔ مینڈک کا پیشاب پاک ہے یا ناپاک نیز اس کے زخم کا خون کس حکم میں ہے۔

ج۔ دونوں چیزیں اگرچہ قطعی نجس نہ ہوں لیکن احتراز اولیٰ ہے۔

حیوانی نسل کشی

س ۷۲۔ حلال چوپائے ایک ماں سے نر و مادہ بھائی بہن کی صورت میں ہوں تو ان سے باہمی بچہ کشی جائز ہے۔

ج۔ جائز ہے لیکن احتراز اولیٰ ہے۔

حیوانی نسل کشی

س ۷۳۔ گھروں میں جو مرغ پالے ہوتے ہیں ان میں بھی بھائی بہن کی صورت پیدا ہو جاتی ہے بعد باہمی بچہ کشی ہوتی رہتی ہے۔ اس کی بابت بھی فرمایا جائے۔

ج۔ حکم سابق کافی ہے۔

حلال حیوان سے وطی

س ۴۔ جس حلال جانور سے انسان فعل ناجائز کرے اس جانور کو تلف کرنے کا حکم دیتے ہیں۔ اس جانور کو مارا کس طرح جاوے باتکبیر یا بلا تکبیر اگر باتکبیر مارنے کا حکم ہو گا تو اس کی کھال کے استعمال کا حکم کیا ہو گا۔

ج۔ تکبیر کی ضرورت نہیں ہے بعد مارنے کے وہ مردہ ہے اور اس کے ہر چیز کہ جس میں حیات حلول کرے احتراز لازم ہے۔

اعانت طلبہ کا مصرف

س ۵۔ ایک مومن ہم لوگوں کی مخصوص رقم سے امداد کرتا ہے اور ہمارے پاس اس رقم کے علاوہ اور بھی رقم آجاتی ہے جیسے قرآن خوانی۔ ہدیہ میت وغیرہ کی ان ہر دو رقموں سے ہم لوگ اپنی ضرورت کی چیزیں خریدتے ہیں لیکن ان میں سے بعض چیزیں ایسی خریدی گئیں جو معطی کو پسند نہیں کیا یہ جائز ہے کہ ان چیزوں کی قیمت ہم لوگ عام رقم میں شمار کر لیں جب کہ دونوں رقمیں اکٹھی رہا کرتی تھیں اور میں کوئی تمیز نہ تھی۔

ج۔ جائز ہے۔

عقد نکاح

س ۶۔ زید کا عقد نکاح بطریق سنی۔ سنی ملاں نے پڑھایا تھا پانچ چھ سال سے شخص مذکور عملاً شیعہ ہو چکا ہے۔ شیعی حالت میں زوجہ کی پھوپھی سے عقد نکاح کرنے کا مسئلہ سنی مولوی صاحبان سے پوچھا انہوں نے بموجب مذہب خود حرام کا فتویٰ دے کر اس کی زوجہ کو طلاق دلائی اور تازہ نکاح مطلقہ کی پھوپھی سے پڑھا۔ سال کے قریب عرصہ گذر رہا ہے اب پھر اس نے تازی زوجہ سابقہ زوجہ کی پھوپھی کو طلاق دے کر نکال دیا اور سابقہ عورت کو بدستور رکھنا چاہتا ہے۔ اس کے

متعلق ارشاد ہو کہ طلاق اور نکاح اس کا صحیح ہوگا یا نہ اور زوجہ اولیٰ کو بیوی
بنانے کے لیے تجدید عقد کی ضرورت ہوگی یا نہ۔

ج۔ الجواب وباللہ التوفیق۔ زوجہ سابقہ کی طرف بعد تجدید نکاح عود کر سکتا ہے واللہ

زوجہ کو بہن کہنا

س۷۔ یہی شخص اپنی پہلی عورت سے ناراض تھا اور دوسری سے تعلقات پیدا کر رہا تھا
اس دوران میں چک کے معززین پابند مذہب سنی اور اس کا سگا باپ اس شخص
کے پاس گئے کہ تو زوجہ اولیٰ کو طلاق نہ دے اور دوسری سے شادی نہ کر تو
جواب میں اس نے کہا کہ میں اس کو بہن کی نسبت دے کر حرام کر چکا ہوں اب
اس کو زوجہ بنانا ماں بہن کو زوجہ بنانا ہے کیا اس پر کفارہ ظہار ہوگا یا نہ اور
ایک بار اور کئی بار میں فرق ہوگا یا نہ۔

ج۔ کفارہ ظہار نہیں ہوگا صرف استغفار کافی ہے واللہ العالم۔

صیغۂ طلاق و ظہار

س۸۔ طلاق و ظہار پنجابی زبان میں ہوئے نہ کہ صیغہ ہائے عربی میں۔

ج۔ دونوں کے لئے عربی زبان ضروری ہے۔ واللہ العالم

صیغہ ظہار

س۹۔ وقت ظہار شہادت شیعہ عادلین نہ ہو سکی البتہ بعد کو بہت سے مومنین کے سامنے
اقرار ظہار کیا ساٹھ روزہ کی طاقت کے باوجود ساٹھ مساکین کے کھانے پر
اکتفا کر سکتا ہے۔

ج۔ چونکہ ظہار باشرائط نہیں ہوا لہذا صرف استغفار کرے۔ واللہ العالم۔

ساٹھ مساکین

س۸۔ کیا دس یا بارہ یا کم و بیش کو کئی دفعہ کھلا کر ساٹھ پورے کر سکتے ہیں یا نہیں اگر نہیں

ہوسکتا تو لکھنؤ میں ساٹھ مساکین کے کھانے کا خرچ تقریباً ارشاد ہو۔

ج۔ جب کفارہ واجب نہیں ہوا ہے تو پھر اس سوال کی کیا ضرورت ہے۔ واللہ الہادی۔

ساٹھ مساکین

س ۸۱۔ اس کے اہل شہر سنی صاحبان اپنے مذہب کی رو سے بطریق (حلالہ) عقد ممکن قرار دیتے ہیں اور اس پر کفارہ ظہار بھی ڈالنا چاہتے ہیں یہ شخص حاکم شیعہ کی طرف رجوع کر رہا ہے۔ اگر شیعہ شریعت اس شخص مذکور کے ذمہ کوئی تدارک نہ کرے تو طعن مذہب مخالف ناقابل برداشت ہوگا لہٰذا اصلاح بین الناس کی بنا پر اس کو ساٹھ روزہ یا کھانا ساٹھ مساکین کا حکم مع تجدید نکاح یا بلا تجدید نکاح فرمایا جاوے۔

ج۔ اگر سنی علماء کو راضی کرنا ہے تو جو وہ کہیں وہ کرے۔ واللہ العالم

تجدید عقد

س ۸۲۔ کافر مع زوجہ یا خود اور سنی مع زوجہ یا خود شیعہ ہو جائیں تو تجدید عقد نکاح بطریق شیعہ ضروری ہے یا پہلا ہی باقی رہے گا۔

ج۔ تجدید عقد بطریق شیعہ ضروری ہے۔ واللہ العالم

مال زکوٰۃ

س ۸۳۔ مالدار نے غلہ خود و غلہ زکوٰۃ داخل انبار کیا کہ خریدار ملنے پر غلہ خود سے بقدر ضرورت فروخت کروں گا اور مال خدا تمام۔ فروخت نہ کرتے پایا کہ طغیانی دریا سے انبار خراب ہو گیا ہر دو قسم کا غلہ بھیگ کر بہت ہی کم قیمت ہو گیا ہے۔ اب اس پہلی قیمت یعنی نرخ کا حساب لگادے یا موجودہ حالت کا۔

ج۔ الجواب وباللہ التوفیق۔ مال زکوٰۃ کی قیمت وہی دینی چاہیے جو سابق میں تھی۔

واللہ العالم

تبادلۂ گندم

س ۸۴۔ بھیگی ہوئی گندم اگر غربا ہو لوگ اس صورت سے لینی چاہیں کہ بروقت برداشت ربیع صاف و تازہ غلہ اسی قدر دیدیں گے تو دینا جائز رہے گا۔ سود کی قسم تو نہ ہوگا کیونکہ اگر وہ لوگ ہنود سے ہی بھیگی ہوئی بھی لینی چاہیں تو ہندو لوگ ان سے دو گنا لیں گے بہرحال مسلمان سے لینے میں فائدہ ہے کہ من کے بدلے من دینا ہوگا البتہ لیں گے بھیگی ہوئی خراب ذائقہ اور دیں گے صاف ستھری۔ یہ معاملہ مابین اسلام کیونکر ہونا چاہیئے بصورت عدم جواز اگر بھیگی ہوئی من دے کر چند سیر دل کم من ستھری لے تو جائز رہے گا۔

ج۔ الجواب وباللہ التوفیق۔ اس وقت غلّہ موجودہ کو بیچ کر قیمت خریداروں کے ذمہ میں رہنے دیں جب ان کے یہاں غلّہ پیدا ہو اس غلہ سابقہ کی قیمت کے عوض تازہ غلّہ لے لیں اس صورت میں تفاوت قیمت کچھ مضر نہ ہوگا۔ واللہ العالم

مستحب وضو سے واجب نماز

س ۸۵۔ مسنون وضو سے نماز واجب ادا کرنا جائز ہے۔ یعنی وضو نماز جنازہ کو گیا اب بعد فراغت نماز جنازہ نماز ظہر اسی سے پڑھ سکتا ہے۔

ج۔ الجواب وباللہ التوفیق۔ پڑھ سکتا ہے۔ واللہ العالم (تنبیہ) بہتر ہے کہ وضو ایسی حالت میں بنیت قربت مطلقہ کرے۔ واللہ العالم۔

غسل جنابت

س ۸۶۔ غسل جنابت بغرض نماز ہی واجب ہے یا سحری کو بغرض روزہ واجب بھی نیت وجوب سے کرے گا اور اسی غسل سے جو بغرض روزہ بہ نیت وجوب سحری کو کیا اگر باقی رہے تو نماز صبح پڑھ سکتا ہے۔

ج۔ الجواب وباللہ التوفیق۔ قبل صبح صحت صوم کے لئے بنیت وجوب غسل کرے گا

اور اگر اسی سے نماز صبح

متعلق کفارہ

س ۸۷۔ مثل زکوٰۃ عوام الناس کے سادات پر کفارہ عوام الناس بھی حرام ہے یا حلال۔

ج۔ غیر سادات کفارہ سے بھی احتراز خصوصاً لازم ہے اگر واجبہ ہو۔ واللہ العالم۔

طریقہ منت

س ۸۸۔ رقم منت جس کا طریقہ تقسیم دل میں مقرر کیا گیا ہو۔

ج۔ اسی طریقہ سے تقسیم کرنا چاہیئے جس طرح دل میں قصد کیا گیا ہو۔

طریقہ منت

س ۸۹۔ رقم منت جس کا طریقہ تقسیم خود ماننے والے نے مقرر کیا نہ ہو بلکہ مجھ پر رکھا ہو کہ میں مناسب طریقہ تقسیم تجویز کروں۔

ج۔ آپ کو اختیار ہے کہ جس مناسب امر میں چاہیں صرف فرمائیں۔

منت علم

س ۹۰۔ رقم نقد برائے علم چڑھانے کو آئی ہوئی جو پاس ہیں۔

ج۔ صرف علم کی تیاری میں صرف کرنا چاہیئے۔

لقطہ

س ۹۱۔ لوگوں کو جو رقم راستہ میں گری پڑی ملے جائز مصرف میں خرچ کرنے کے لئے میرے پاس پہنچا دیں تو وہ۔

ج۔ سوا تین آنے کے اندر جو رقم ہو اس کو آپ اپنی تجویز سے مصرف خیر میں صرف کر سکتے ہیں اس سے زیادہ اگر ہو اس کی بابت مجتہد جامع الشرائط سے اجازت لینا چاہیئے۔

مستحق زکوٰۃ

س ۹۲۔ زکوٰۃ غیر سادات کئی سالوں کی جو بسبب ذیل جمع رکھی ہیں۔ نکالنے والوں کے
اقربا و ہمسایہ لوگ جو کہ فقیر اور مسکین کے حکم میں ہیں۔ مگر شرائط نہیں رکھتے
رہی کہ جب ان میں شرائط پائے جاویں انہیں لوگوں کو دینا بہتر اور افضل ہے
ان لوگوں کو انتظار بھی ہر وقت ہے بلکہ ایک قسم کا اصرار بھی مگر کبھی
ان لوگوں کی دیکھنے میں آوے خلاف حکم کیونکر دی جاوے جب کہ ان میں شرائط
کی کمی ہے۔ موجودہ ضرورت کو ان رقموں سے لوگ روانہ کئے جا سکتے ہیں۔ جب
کھانے تک نہیں رکھتے کھانے اور کرایہ کو اس صورت میں جب کہ شرائط پورا
نہیں رکھتے ان کی حالت افلاس کئی سالوں سے بارش کا نہ ہونا گویا حال سے
ہونا بھی بخوبی زبانی عرض کرنا اور کمی شرائط کا رونا اور حکم حاصل کرنا تاکہ دوبارہ
سابق اپنے پاس سے دینے کا خطرہ نہ رہے۔

ج۔ اگر مومن ہوں اور پابند صوم وصلوٰۃ ہوں تو ضرور دینا چاہیئے اور اس رقم سے
لوگوں کو روانہ نہ کرنا چاہیئے۔ صرف ان کو دے دینا کافی ہے۔ بہتر تو ہے کہ
شرائط والے ہوں کیونکہ شرائط ضروری ہیں اگر ایسا نہ ہو تو ان کے بچوں کو دیویں

عطیہ از نابالغ

س ۹۳۔ نابالغ لڑکی ہوشمند اور نابالغ لڑکا ہوشمند اپنے مال سے موجودہ ضرورت کے
لئے اعانتاً دیں تو قبول کرنا جائز ہے۔

ج۔ اگر بالغ و رشید یا بالغ و رشیدہ کچھ دیں تو قبول کرنا چاہیئے۔

قضائے والدین

س ۹۴۔ بڑا بھائی والد کی زندگی میں وفات پا گیا اس کی اولاد موجود ہے والد صاحب
تفضیلیہ خیال کے شیعہ تھے جب ان کی وفات ہوئی میں بھی اُسی عقیدہ پر تھا

میں بعد میں اصولی شیعہ ہوا تھا والد ماجد کی قضا نمازیں مجھ پر واجب ہیں یا نہیں۔ (ایک مرد مومن)

ج۔ اگر آپ کے والد شیعہ اثنا عشری تھے تو آپ پر ان کی نمازوں کا بجالانا واجب ہے۔ واللہ العالم

مقام نماز

س ۹۵۔ ایک شخص مسمی سید غلام حیدر شاہ صاحب انسپکٹر بنک ہیں۔ اور سکھوں کے علاقہ میں معین ہیں۔ جو کہ جھٹکا کرتے اور شراب پیتے ہیں۔ ان کو دورہ میں انہی لوگوں کے مکانوں میں رہنے کا اتفاق ہوتا ہے وہ پوچھتے ہیں کہ ان مکانوں میں نماز پڑھنا کیسا ہے۔ جب کہ تمام علاقہ انہی کا ہو اور جانا ضروری ہوتا ہے۔

ج۔ نماز درست ہے ہو سکتی ہے۔ واللہ العالم

عدہ غیر مدخول بہا

س ۹۶۔ ایک شوہر دار عورت جس سے شوہر نے مباشرت نہ کی ہو اس کے عدہ کی میعاد کتنی ہے۔

ج۔ اگر طلاق دی تو کوئی عدہ نہیں اور اگر مر جائے تو پورا عدہ وفات کرے۔ واللہ العالم۔

طلاق حاملہ

س ۹۷۔ طلاق شدہ حاملہ کی طلاق کس حکم میں ہے۔

ج۔ طلاق حاملہ کی صحیح ہے۔ واللہ العالم

چوری کا مال

س ۹۸۔ کسی شخص سے چوری کے پتہ لگنے پر اس سے کچھ مال وصول کیا مگر گم شدہ مال کا یقین نہیں کہ کتنا تھا اس لئے اس کے متعلق حکم ہووے کہ کیا کیا جاوے۔

ج۔ جس مال کا مالک معلوم ہو وہ اس تک پہنچانا لازم ہے ورنہ باذن حاکم شرع تصدق کرے۔ واللہ العالم

لعابِ دہن مسوخات

س ۹۹۔ گھروں کی چھتوں سے مکڑی سے جالا کی تاریں بنا ئیں نماز پڑھتے ہوئے ...
اور ہاتھوں پر لبا اوقات آپڑتی ہیں۔ پاک ہیں یا نجس اسی طرح باقی ...
کا لعاب دہن یا جھوٹا پانی پاک ہے یا نجس۔

ج۔ مکڑی کا جالا پاک ہے مسوخ کے لعاب دہن یا جوٹھے سے احتراز ...

مستحق زکوٰۃ

س ۱۰۰۔ معتمد علیہ کے پاس مال زکوٰۃ وغیرہ حکم حاصل کرنے کے لئے رکھا ہے اور ...
جائیں اس دوران میں مخرج بھی مستحق ہو جائے تو بعینہٖ مال دینا جائز ہے۔

ج۔ احتیاط لازم ہے۔ واللہ العالم

امانت

س ۱۰۱۔ زید ابھی نابالغ تھا کہ باپ مر گیا اس کی ماں نے دوسرے شخص سے عقد نکاح کر ...
دوسرے وارثوں نے قانوناً دعویٰ سے مال لے لیا تو اس میں زید پر کوئی ...
حرج نہیں ہے۔

ج۔ بمجبوری حکم حاکم وقت سے اگر مال دے دیا ہے تو معذور ہے۔ واللہ العالم۔

وطی بالشبہ

س ۱۰۲۔ عورت اپنے خاوند سے ناراض تھی اور اس نے اپنے آپ کو مطلقہ ظاہر کیا غیر عا...
کے شیعہ مرد نے اس سے عقد کر لیا تو وہ اولادیں کس حکم میں ہوں گی۔

ج۔ جب تک علم حقیقت حال کا نہ تھا اس وقت تک جو اولاد دیہم پہنچے ہو وہ اولاد ...
شبہ اور اپنے باپ سے ملحق ہو گی۔

غیر مومن نکاح خوان

س ۱۰۳۔ شیعہ زن و مرد کا عقد نکاح بطریق سنی نکاح خواں ہو تو وہ اولاد کس حکم ہیں۔

ج۔ جب تک علم مسئلہ کا نہ ہو اولاد، اولاد شبہ ہے۔ واللہ العالم۔

غیر شوہر دار زانیہ

س ۱۰۴: غیر شوہر دار زانیہ سے بعد نکاح اولاد پیدا ہو تو وہ حلال زادہ ہوگی یا نہ سادات ہوں تو غیر سادات ہوں تو۔

ج۔ حلال زادہ ہوگی۔ واللہ العالم۔

غیر شوہر دار زانیہ

س ۱۰۵: زید نے ہندہ سے زنا کیا پھر اس سے عقد نکاح ہوا اس کے بعد دونوں شیعہ ہو گئے تو جدا کئے جائیں گے یا نہ اور اگر جدائی کے حکم پر وہ جدا نہ ہوں تو ان کی اولاد حلال زادہ ہوگی یا حرامزادہ اور ان کے نکاح جنازہ اکل و شرب کے متعلق فرمایا جاوے۔

ج۔ اگر ہندہ شوہر دار نہ تھی تو دونوں توبہ کے بعد نکاح کر سکتے ہیں۔ واللہ العالم

دعائے جنازہ

س ۱۰۶: بظاہر شراب پینے والے اور چرس وغیرہ پینے والے ہر دعا جنازہ اللھم لا نعلم منہ الا خیرا وانت اعلم بہ منا الخ کے متعلق ارشاد ہو۔

ج۔ چونکہ یہ دعا عقیدہ صمیمہ کے متعلق ہے لہذا فاسق کے جنازہ میں اس کو پڑھ سکتے ہیں اور اگر صرف اللھم اغفرلہ پڑھیں تو یہ بھی ہو سکتا ہے۔ واللہ العلم

اجازہ

س ۱۰۷: بہن بھائیوں کے حقوق کی معافی کا مختار ہوتے کی اجازت مرحمت فرمائی جاوے۔

ج۔ معافی کا صیغہ آپ پڑھ سکتے ہیں۔ واللہ الموفق۔

مستحق حقوق واجبہ

س ۱۰۸: کئی سالوں سے رقوم رکھی ہوئی ہیں ہمسایہ اور اقرباء کے تقدم کا حکم اور خستہ حالی

کی وجہ سے ملحوظ روایۃ نہ کی گئیں شرائط بھی نہ پورے پائے جاویں اور عمر بھی زیادہ ہوگئی ہو۔ تو کیا کروں۔

ج۔ بغیر شرائط استحقاق کسی کو نہ دیجئے۔ واللہ العالم

پیشنمازی

س ۱۰۹۔ ہندہ زوجہ زید کی نسبت زنا بعد از عقد ہوگئی کچھ عرصے کے بعد اس شخص سے بدل کر دوسرے شخص سے اسی قسم کے تعلقات قائم ہوگئے اسی طرح یکے بعد دیگرے پانچ اشخاص سے اس کے اسی قسم کے حالات رہے جس کا چرچہ تمام گاؤں میں متواتر رہا۔ اس عرصہ میں اس کے پانچ لڑکے ہوئے ہر ایک لڑکے کے حرکات۔ سکنات۔ رفتار۔ گفتار۔ شکل وشباہت۔ عادات واطوار اور جملہ قرائن اس شخص سے ملتے ہیں جس جس کے ساتھ اس کی والدہ کا تعلق رہا بعض لڑکے بھی اس امر ناجائز سے واقف کار ہوں ایک ان میں سے علم دین حاصل کرکے پیشنماز ہوجائے تو اس صورت میں ان لوگوں کو کیا حکم ہے۔ جو ان کے اندرونی حالات سے واقف ہوں۔ ان کی اقتدا وعزت افزائی جائز ہے یا نہیں۔

ج۔ جب تک شرعی ثبوت نہ ہو ان کو زنا زادہ کہنا جائز نہیں ہے۔ اور بعد اجتماع شرائط امامت اقتدا درست ہے۔ واللہ العالم

پیشنمازی

س ۱۱۰۔ نیز ایسے شخص کو پیشنمازی کرنی چاہیئے یا نہیں۔

ج۔ اگر وہ خود کو حلال زادہ سمجھتا ہے تو پیشنمازی جائز ہے۔ واللہ العالم

س ۱۱۱۔ باقی قرائن۔ ان زانی اشخاص کا یہ کہنا کہ فلاں لڑکا میرا ہے فلاں تیرا۔ اپنی قوم قبیلہ کی عورتوں کا ہر وقت طعن کرنا۔ کہ فلاں لڑکا فلاں کا فلاں فلاں کا نیز اس نسبت ناجائز کا ثبوت یہ بھی ہو کہ کسی معاملہ میں وہ عورت اپنے ہمسایہ عورت

سے کسی معاملہ میں جھگڑ پڑے تو وہ ہمسایہ عورت اس کو یہ طعن دے کہ تیرا تعلق فلاں فلاں سے رہا۔ تو وہ متفرہ ہو کر اس کو یہ جواب دے کہ تو بھی فلاں فلاں کے ساتھ رہی۔ تیرے تعلقات بھی تو تین چار مردوں سے تھے۔

ج۔ ان باتوں کا کوئی اعتبار نہیں ہے اور جو ایسا اتہام کریں وہ خود گنہگار اور مستوجب سزا ہیں۔ واللہ العالم۔

اعانت طلبہ

س ۱۱۱۔ دو طلاب دینی کو بطور وظیفہ زکوٰۃ سادات سے بحسب الحکم دینا آیا ہوں اب ان دونوں کا شیعہ کالج سے وظیفہ ہو گیا ہے بوقت ضرورت واحتیاج زمانہ تعلیم یا بعد فراغ بغرض معالجہ وکتب وغیرہ ہر حالت وصورت میں بلا کھٹکے دے سکتا ہوں یا نہ وقتی ضرورت بدر پیش ہے کہ ایک کو علاج کیلئے روپیہ درکار ہے مفصل ارشاد ہو۔

ج۔ الجواب وباللہ التوفیق۔ جب تک ایسی طلاب کو ضرورت اعانت کی رہے آپ بقدر ضرورت اعانت فرماتے رہیں۔ واللہ الموفق۔

رضاعت

س ۱۱۱۔ زید نے اپنے خالہ زاد بھائی خالد کے ساتھ ایک سال کامل بالشرائط اپنی خالہ ہندہ کا دودھ پیا اب زید کی بہن کا نکاح خالد سے ہو سکتا ہے یا نہ جواز وعدم جواز کا مفصل حکم ارشاد ہو۔

ج۔ الجواب وباللہ التوفیق۔ عقد مذکور سے احتراز لازم ہے۔ واللہ العالم

رقوم واجبہ لبطور امانت

س ۱۱۱۔ ایک ایسی چیز جو کسی کا ملک نہ ہو، یا زکوٰۃ سادات، اعانت کی رقم، نذر جو طلاب دینی کے لئے مانی گئی ہو، دیگر اپنے مال سے سادات زکوٰۃ نکال کر خاص طلاب عربیہ کے لیے رکھے کہ جب بھی ضرورت ہوگی صرف کی جائے گی۔

مذکورہ بالا اشیاء اگر ایک مدت تک اپنے پاس رکھی رہیں تو ان میں زکوٰۃ
تو نہ ہوگا مفصل ارشاد ہو۔

ج۔ الجواب وباللہ التوفیق۔ جو چیز اپنی ملک نہیں ہے بلکہ حق مستحقین ہے اس
نہ زکوٰۃ ہے نہ اس میں خمس ہے۔ واللہ العالم

ایفائے وعدہ

س ۱۱۵۔ ہندو یا دیگر مشرکین غیر اسلام سے ایفاء وعدہ و خیانت کا شرعاً کیا حکم ہے۔ اور
بھی ہے تدارک سے یا بلا تدارک۔

ج۔ الجواب وباللہ التوفیق۔ ایفائے وعدہ ضرور چاہیئے۔ اگر وہ وعدہ مطابق
ہوا اور خیانت حرام ہے۔ واللہ العالم۔

خمس

س ۱۱۶۔ میں زراعت کرتا ہوں ساتھ ہی باغ رکھتا ہوں۔ باغ کی سالانہ آمدنی پر اسی وقت
خمس ہوگا یا بعد مصارف سالانہ جو بچے گا اس پر۔

ج۔ تمام آمدنیوں کی زراعت اور باغ کی ملا کر بعد مصارف سالانہ خمس دینا ہوگا

خمس

س ۱۱۷۔ باغ کو یعنی اس کے ثمرات کو ہندو کے ہاتھ فروخت کیا حفاظت اس کی اپنے ذمہ
تھی نہ کہ میرے اس امر کا پہلے تصفیہ کیا گیا تھا اس میں سے میرے لڑکے یا
باقی متعلقین میں سے وقتاً فوقتاً پھل توڑتے رہے جس کا مجھے علم تھا مال مشترک
جان کر منع نہ کیا اور نہ ہی حفاظت کا ذمہ لیا تھا احتیاطاً ان پھلوں کی قیمت
اخراج خمس کر دیا ہے زیادہ اس کے متعلق جو حکم شرع ہو ارشاد ہو۔

ج۔ اخراج خمس کافی ہے۔ واللہ العالم۔

خمس

س ۱۱۸۔ ہندو سے نقد یا جنس بطور قرض جو لی جاوے اس کا ادا کرنا بحکم وعدہ ہوگا یا امانت۔ نیز اگر وہ خود بخود بھول جائے تو اخراج خمس کر دینے سے بعید غدغہ حلال ہوگا۔

ج۔ قرض کا ادا کرنا لازم ہے لیکن اگر وہ بھول جائے یا عمداً مطالبہ نہ کرے تو خمس ادا کرنے سے فراغ ذمہ ہو جائے گا۔ واللہ العالم۔

امانت

س ۱۱۹۔ ہمسایہ سنی ہو تو۔ اور اگر شیعہ ہو تو میرے پاس اپنا مال امانت رکھے تو اس روپیہ کو میں اپنے تصرف میں یا کسی دوسرے مومن کے تصرف میں استعمال کر سکتا ہوں یا بالعینہٖ موجود رکھنا واجب ہے۔

ج۔ بحسب اجازت تصرف درست ہے۔ واللہ العالم۔

رقوم امامباڑہ و مسجد

س ۱۲۰۔ مسجد یا امام باڑہ کا روپیہ قبل اس کے کہ مسجد اور امام باڑہ کو ضرورت پڑے اپنے یا دوسرے کے استعمال میں لا سکتا ہوں یا بالعینہٖ موجود رکھنا واجب ہے۔

ج۔ بحسب اجازت معطیان تصرف درست ہے۔ واللہ العالم

نجس برتن کی تطہیر

س ۱۲۱۔ حکم ہوا کہ کتے کے نجس کردہ برتن کو ایک بار خاک مل کر دھونا اور سات غوطے لگانا واجب اور آخری بار خاک ملنا اور آٹھ غوطے پورے کرنے بہتر ہے۔ کیا انگشتری۔ وکرتہ کے بٹن چاندی کے نب جس سے لکھ رہا ہوں۔ کتے کے نجس کردہ گیلے برتن سے لگ کر نجس ہو جاویں تو مانند برتن مذکورہ بالا کی پاک کرنا واجب ہے یا باقی اشیاء کتے کی نجس کردہ کی طرح۔ بعد ازالہ نجاست دو تین

بار دھونا کافی ہوگا۔

ج۔ دو بار تطہیر کافی ہے تین بار بہتر ہے۔ واللہ العالم

تطہیر

س ۱۲۲۔ اب کے ماہ رمضان میں ایک روز تھوکتے نیچے کے بیرونی حصہ پر تطہیر ...
بھوک لگا۔ جس میں خون دہن تھا تیاری میں رہا کہ منہ کو غوطہ دیتا ہوں مگر یاد ...
رہا ایک چلو پانی منہ میں ڈالا اور وضو تمام کر کے خاک شفا و جا نماز وکھانے
پینے کے برتنوں۔ لباس۔ بستر وغیرہ وغیرہ تک اس تری کا اثر پہنچ چکا تھا ...
آیا۔ چونکہ معاملہ تری بہت پھیل چکا تھا اور اس وقت میں ہر ایک چیز ...
ناپاک سمجھ کر پاک کرنا بھی مشکل تھا۔ تمام ماہ رمضان اسی سجدہ گاہ پر سجدہ ...
ہائے نماز کرتا رہا ہوں اور انہی برتنوں و بستر کا استعمال بھی آج تک اسی ...
کے اعمال و روزہ و نماز کے متعلق اور طہارت یا نجاست اسباب کے ...
کسی قدر مفصل ارشاد ہو۔

ج۔ جہاں تک سرایت نجاست یقینی ہو وہ سب چیزیں قابل تطہیر ہیں اور جو ...
متعلق شک ہو وہ پاک ہیں۔ اعمال کا اعادہ ضروری ہے۔ واللہ العالم

قیام در نماز

س ۱۲۳۔ نمازی نماز پڑھ رہا ہے اور زور کی آندھی آجانے کی وجہ سے پاؤں ا...
جگہ پر قائم نہ رہ سکیں گا ہے آگے اور گا ہے پیچھے پڑتے رہے ہوں ا...
استقبال قبلہ میں فرق نہ آیا ہو تو ایسی نماز کے صحیح یا غیر صحیح ہونے کے متعلق
حکم فرمایا جاوے جب کہ پہلی قیام گاہ سے ایک قدم پورا یا کم و بیش آندھی کی
وجہ سے آگے پیچھے کھڑے ہو کر پڑھی گئی ہو۔

ج۔ کوئی مضائقہ نہیں ہے اس حرکت میں۔ واللہ العالم

تخیام در نماز

س ۱۲۴۔ درحالت نماز آندھی آجاوے کچھ حصہ نماز ایستادہ پڑھا گیا ہو اور کچھ بیٹھ کر باحتمال بیقراری پاؤں تو صحیح ہوا یا غلط ان ہر دو مسائل آندھی کے متعلق یہ بھی عرض ہے کہ صورت اوّل میں جاء قیام سے آگے پیچھے ہو کر ایستادہ پڑھنا چاہیئے یا بیٹھ کر نیز ان ہر دو صورتوں سے پڑھی ہوئی نماز کا بعد گذر جانے آندھی کے اعادہ ضروری ہوگا۔

ج۔ بیٹھ کر پڑھنا نہیں چاہیئے جو نماز بیٹھ کر پڑھی ہو اس کا اعادہ ضروری ہے۔ واللہ العالم

شک بعد از مقام

س ۱۲۵۔ بعد وضو قبل از شروع نماز مسح سر یا پیر کا شک کہ کیا ہے یا نہیں تو کیا حکم ہے نیز یہی شک درحالت نماز ہو تو کیا حکم ہے۔

ج۔ دونوں حالتوں میں یہ شک قابل التفات نہیں ہے۔ واللہ العالم

خمس

س ۱۲۶۔ جس طرح خمس کا نصف حصہ ایک مستحق کو دیا جاسکتا ہے اسی طرح سہم ایتام و سہم ابن سبیل کسی زمانے میں ایک مستحق کو دے سکتے ہیں یا یہ سہم ایتام، سہم ابن سبیل یا سہم مساکین الگ الگ اپنے مستحق کو دیئے جائیں گے۔ بینوا و توجروا۔

ج۔ الجواب وباللہ التوفیق۔ نصف حق سہم امام علیہ السلام ہے وہ مجتہد جامع الشرائط نائب امام علیہ السلام کو دینا ضروری ہے نصف باقی جو حق سادات کرام ہے اس کو بحسب اجازت مجتہد مذکور مقرر کرے اس کی پابندی لازم ہے۔ واللہ العالم

حفاظت مومن میں کوشش

س ۱۲۷۔ چکچٹ جنوبی کے کاشتکار اپنے وطن گئے ہوئے تھے ٹانگہ پر واپس آرہے تھے کہ اڈہ کوٹ مومن پر جبکہ ٹانگہ بان سے کرایہ دینے ہوئے اغلباً ان کی زیادتی کی وجہ سے لڑ پڑے ان کو خفیف اُن کو شدید زخم ہوئے ظاہر کہ یہ واقعہ ہوا اسی

شب کو ہندو زخمی ہسپتال میں مر گیا دوسرا زخمی ہندو داخل ہسپتال ہے اور
ہمارے ہر سہ مومن دفعہ ۳۰۴ میں چالان ہو گئے ہیں لاگت مقدمہ کے علاوہ
فرضی اور ان کو سبق شہادت کذب وصدق جب تک نہ دیا جائے
کی بریت کیونکر ہو سکتی ہے ہر بات کس طرح عمل میں لائی جاوے اور
ج۔ الجواب وباللہ التوفیق۔ خلاصی مومنین میں سعی وکوشش لازم ہے مگر کذب سے
بھی احتراز لازم ہے۔ واللہ العالم۔

مستحق رقوم غیر واجبہ

س ۱۲۸۔ طالب علم بموجب حکم جناب مدظلہ غیر مستحق اعانت تھا غلطی سے اعانت
بعد کو جناب نے مستحق قرار فرمایا جو اس وقت تک بحکم سرکار بدستور مستحق ہے
اس زمانہ کی اعانت کردہ رقوم کا تدارک ارشاد ہو۔ دیگر اور بعدہ طالب
اس رقم کا مقروض سمجھ کر وصول کر لینے کی اجازت ہے۔ یا اس حالت میں اس
طالب علم کو عفو کر دینے کی اجازت فرما سکتے ہیں۔
ج۔ عفو کر دیجئے۔ واللہ الہادی

توبہ

س ۱۲۹۔ العیاذ باللہ کوئی طالب علم زمانہ طالب علمی در پردہ بد چلنی سے گذارے بعد کو
اعمال قبیحہ کا اقرار کرتے ہوئے توبہ کرے تو پیشنماز ہو سکے گا۔
ج۔ اگر بعد توبہ ملکہ عدالت اس میں حاصل ہو جائے تو پیشنمازی کر سکتا ہے۔ واللہ

انگریزی ادویہ

س ۱۳۰۔ مومن متخاط امراض شانہ میں مبتلا ہے علاج میو ہسپتال لاہور کے اپریشن کے
سوا نہیں ہو سکتا۔ معالج ڈاکٹر غیر مسلم نرس گیر نصاری لیڈیاں۔ دوائیاں ناپاک
کے ہاتھ سے استعمال ہوتی ہیں اس حالت میں اجازت شریعت چاہتا ہے۔

ج۔ بوقت ضرورت علاج مذکور جائز ہے۔ واللہ العالم

افطاری

س ۱۳۱۔ خوردنی چیز کے ہوتے محض نیت سے روزہ افطار کرنا کیسا ہے اور عدم موجودگی اشیاء خوردنی محض نیت سے افطار کرنا کیسا ہے۔

ج۔ چونکہ نیت سے افطار کرنا بے معنی جب تک ایسی چیز سے نہ افطار کیا جائے کہ جو خوردنی ہو افطار متحقق نہ ہوگا۔ واللہ العالم

افطاری

س ۱۳۲۔ نماز میں نیت سے افطار روزہ جائز ہے یا کیا اسی طرح درحالت نماز روزہ رکھنے کی نیت کی جائے گی یا کیا۔

ج۔ نیت سے افطار کرنا بے معنی ہے خواہ نماز کے اثناء میں ہو یا بعد نماز۔ واللہ العالم۔

تسبیح سیدہ

س ۱۳۳۔ بعد نماز تسبیح سیدہ سلام اللہ علیہا پڑھتے ہوئے عمداً یا سہواً بات کرنی کیسی ہے اور اس کا تدارک از سرِ نو شروع سے پڑھنے کا ہوگا یا کیا۔

ج۔ کلام اثناء تسبیح جناب سیدہ سلام اللہ علیہا میں مکروہ ہے اگر کلام کرے تو اتمام بھی کر سکتا ہے اور پھر نئے سرے سے تسبیح شروع کر سکتا ہے اور یہ عمل بہتر ہے۔ واللہ العالم

اذان و اقامت

س ۱۳۴۔ قبل از نماز واجب اذان و اقامت کے درمیان بیٹھنا یا ایک قدم چلنے یا ایک سجدہ کرنے کی دیر کرنے کا حکم ہے اگر اس موقعہ پر زیادہ دیر ہو جائے اور کوئی ایک باتیں دینی یا دنیوی کر چکے تو ہر دو کے صحیح ہونے یا نہ ہونے کے متعلق حکم ارشاد ہو۔

ج۔ دونوں صحیح رہیں گی۔ واللہ العالم۔

محکمہ پولیس کی تنخواہ

س ۱۳۵۔ ایک شخص پولیس میں ملازم ہوا تو اس نے اپنی پہلی تنخواہ جناب ناصر شاہ صاحب
کے نام منی آرڈر کی۔ شاہ صاحب نے اپنی سمجھ کے مطابق مساکین پر تقسیم
کردی۔ بعدہٗ اس شخص نے قصد کیا کہ جب تھانیدار منتقل ہوں گا تو پہلی
تنخواہ تھانیداری اسی طرح روانہ کروں گا اب اس نے میرے نام منی آرڈر
کیا ہے۔ باشرائط مساکین تو بہت تھوڑے ملتے ہیں پورے شرائط رکھنے
والے مساکین پر تقسیم کرنے کا حکم حاصل کرو۔ کیا یہ رقم بھی از قسم منت ہوگی؟

ج۔ یہ رقم واجب الخمس ہے چار حصے آپ جس مصرف خیر میں چاہیں صرف کریں
ایک حصہ نائب امام علیہ السلام کے پاس بھیج دیں۔

سقط

س ۱۳۶۔ تین ماہ پورے کا حمل ساقط ہو وے تو اس کے غسل حنوط وغیرہ کے متعلق کیا
حکم ہے۔ خلقت تمام اور ناتمام کا عرصہ اور علامت بھی دریافت کریں۔

ج۔ اگر اعضاء تمام یا قریب تمام ہوں تو غسل و کفن لازم ہے۔

اُجرت تعلیم قرآن

س ۱۳۷۔ کتاب میں لکھا ہے کہ جناب امیر المومنینؑ نے اپنے ایک اصحابی کو اجرت تعلیم قرآن
ناجائز فرماتے ہوئے اظہار ناراضگی فرمایا۔ شیعہ وسنی معلم اس اجرت کو جائز سمجھے
ہوئے ہیں آج تک میں بھی اجرت تعلیم قرآن کا دلوانا ناجائز سمجھتا آیا ہوں۔

ج۔ اجرت تعلیم قرآن لینا جائز ہے صرف اسی قدر تعلیم کی اجرت نہ لے جس قدر
نماز کے لئے ضروری ہے۔ اور وہ سورہ حمد اور ایک سورہ مختصر ہے اور
جس کتاب کا آپ نے ذکر لکھا ہے اس کا نام کیا ہے اور مصنف کون ہے
براہ مہربانی مطلع فرمایئے۔

س ۱۳۸۔ جس شخص کے ذمہ کئی سالوں کی قضاء نمازیں ہوں تازہ قضا شدہ وقت ادا سے پہلے کس نیت سے پڑھے جب کہ احتیاطاً بعد کو بھی پڑھنے کا حکم ہے۔

ج۔ نیت اداءِ مافی الذمہ قربۃً الی اللہ کافی ہے۔

نماز قضا

س ۱۳۹۔ جس کے ذمہ کوئی قضا نہ ہووے اتفاقاً اس سے ایک دو وقت کی قضا ہو جاوے تو ایسا شخص بھی وقت ادا سے پہلے ہی پڑھنے کا محکوم ہے یا وسیع وقت کے ہوتے بعد ادا پڑھ لینے کا اختیار رکھتا ہے۔

ج۔ قبل ادا قضا کو بجالائے۔

نوم مبطل وضو

س ۱۴۰۔ لکھا ہے کہ وہ نوم مبطل وضو و نماز ہے جس سے حواس خمسہ معطل ہو جائیں نماز پڑھتے ہوئے سانس لینے کے مقام پر آنکھوں کا بند ہونا ٹھوڑی کا سینے کی طرف جھک جانا اور بھی تمام بدن میں ایڑی تک بجلی کا سا اثر ہونا گرچہ یک لمحہ ہی ہوتا ہے یہ امر کیسا ہے۔

ج۔ اگر آواز سنتا ہو تو مبطل وضو نہیں ہے۔

ریح مبطل وضو

س ۱۴۱۔ لکھا ہے کہ باد متعارف متعاد سے خارج ہووے تو مبطل ہوگی۔ مریض جسے ہر وقت بند رکھنے کی ضرورت ہووے رکوع و سجدہ میں جاتے ہوئے سمجھے کہ کچھ حصہ خارج ہو گیا ہے تو یہ امر کیا ہے۔

ج۔ مریض اگر ایسا ہے کہ برابر ریح اس کے موضع متعاد سے خارج ہوتی ہے تو ایک وضو ایک نماز کے لئے کرے اگر شک ہو صدورِ ناقض کا تو التفات نہ کرے

امدادی رقوم

س ۱۴۲۔ عام دریافت کے قابل اور جناب دام ظلہ سے بھی عرض کرنے کا سوال۔ دو تین سال ... جنت البقیع فنڈ لکھنؤ رقوم بھجوا تا رہا ہوں۔ ملک بھر سے اسی طرح روپیہ پہنچا ... کہاں صرف ہوا۔

ج۔ مجھے علم نہیں کہ کہاں صرف ہوا۔

امدادی رقوم

س ۱۴۳۔ مولانا السیّد علی نقی صاحب قبلہ دام ظلہ کا دستخطی حکم معہ اشتہارات پہنچا ... سیزدہ صد سالہ یادگار کربلا کے لئے چندہ کرکے بھجوایا جاوے۔ کیا یہ تحریک بدستور جاری ہے یا حالتِ زمانہ مخدوش ہونے کے سبب سے آئندہ پر ... ہے۔ جناب دام ظلہ سے عرض کرکے اجازت حاصل کریں کہ ایجیٹیشن کے زمانہ کی چندہ کی رقم سے اس ضرورت کے لئے بھیج دینا صحیح ہے جب کہ حسب الحکم ... قبلہ فردوس مآب چندہ دینے والے سے اجازت حاصل کرنی ممکن نہ ہو۔

ج۔ تحریک یادگار شہادت عظمیٰ جاری ہے اگر تحریک تبرا میں چندہ دینے والا کا نام معلوم ہو تو ان سے اجازت لے کر تحریک یادگار شہادت میں صرف کیجیے ورنہ تنظیم المومنین میں بغرض خلاصی دلانے مومنین ماخوذین کے بھیجدیں۔

خمس

س ۱۴۴۔ مبلغ پانچ روپیہ خمس سالم ایک مسکین سید کو دلانا مجھے مطلوب ہو گا تو میرے مجتہد قبلہ دام ظلہ عطا فرما سکیں گے۔

ج۔ نصف خمس جو حق امام ہے اس کی بابت اور نیز سہم مسکین کی بابت اجازت ہے سہم ایتام و سہم ابناء سبیل کو مستثنیٰ کر لیجئے۔

واللہ الہادی

خمس

س ۱۴۵۔ جنگلات سرکاری سے ان لوگوں کو اراضیات گورنمنٹ دے گی جن کی اراضی دریا برد ہو چکی ہے شاید مجھے اور لواحقین کو بھی مل جاوے۔ شرعاً اجازت ہے کہ اپنے اور اپنے رشتہ داروں کے لئے کوشش کروں۔

ج۔ کوشش فرمائے مگر حصول کے بعد خمس ادا فرمائے گا۔

کفارہ جماع در حیض

س ۱۴۶۔ متاھی عورت کے ایام ماہواری عموماً چھ یا سات ہوں در حالت شبہ چھٹے روز مجامعت کریں تو کفارہ ہوگا یا نہ جب کہ بعد میں ساتویں روز نشان خون ظاہر ہوا ہو۔

ج۔ حالت وثوق بانقطاع حیض میں (یعنی جب گمان غالب ہو کہ حیض بند ہو چکا ہے) مباشرت سے وجوب کفارہ نہ ہوگا علی الظاہر۔ لیکن ادائے کفارہ بہتر ہے۔

کفارہ جماع در حیض

س ۱۴۷۔ مثقال یا دینار انگریزی تین ماشہ ہے۔ یا تین رتی اور ہر تین ماشہ نیز اشرفی بھی اسی کو کہتے ہیں یا وہ اور چیز ہے۔ کفارہ جماع پہلی صورت میں دینار۔ صورت دوم نصف دینار۔ صورت آخر ثلث دینار ہے یا ربع دینار۔ صورت بالا کے رو جب کہ آخر میں جماع ہوا کتنا سونا دینا ہوگا۔ یعنی کتنی قیمت اور کس کو دینی ہوگی۔ کسی قدر مفصل ارشاد ہو۔

ج۔ مومن فقیر کو

احترام عَلَم

س ۱۴۸۔ ملازم نے بغیر اجازت مالک اس کے ملک سے ایک بیکار چوب لے کر بصورت علم ایک چھپر پر کھڑی کر دی اور اپنے پاس سے سرخ رنگ کا فریرا چڑھا دیا۔ جو تھوڑے دنوں کے اندر کپڑا ہوا سے پھٹ کر اڑ گیا۔ رہ گئی وہ چوب مالک کو ڈر

اس واسطے ہوا کہ یہ چوب منسوب بہ علم حضرت عباسؑ ہو چکی ہے گرچہ بے اجازت
تاہم اس بے کار چوب کی قیمت احتیاطاً ہم آنے لگا کر مجھے دی جو کہ ٹکٹ کی صورت
میں چار آنہ روانہ کرتا ہوں۔ چوب نظر انداز کر دی گئی ہے کیونکہ کسی کام کی نہ تھی
یہ صحیح ہوا یا غلط اس کے متعلق جو احکام ہوں ارشاد ہوں۔ چوب کسی کام کی نہ تھی
فروخت ہو سکتی۔ یا ہمیشہ کے لئے علم بنایا جاتا۔

ج۔ ٹکٹ تصدق کر دیئے گئے۔ چوب ناکارہ علم کا دفن کر دینا بہتر ہے۔

س ۱۴۹۔ مریض نے منت مانی کہ جب شفا ہو گی تو علم حضرت عباسؑ پر سونے کا پنجہ چڑھاؤں
اب اس کو صحت ہو گئی ہے۔ اور مجھ سے پوچھتا ہے کہ قیمت بھی دے سکتا ہوں
یا پنجہ ہی چڑھاؤں۔ چونکہ پہلے اس قسم کا سوال کر کے حکم حاصل نہیں کیا لہٰذا عرض
کہ جب پنجابی زبان میں مریض تے خطاب حضرت عباس علیہ السلام سے التجائی ذکر
خداوند تعالےٰ سے۔ نیز پنجہ بنانا جو کہ جسم کا حصہ ہے صحیح ہے یعنی واجب
ہے۔ تو ارشاد ہو کہ قیمت بھی دے سکتا ہے تو کس کو دیے۔

ج۔ قیمت سادات کو دے سکتا ہے۔

گنہگار مومن سے برتاؤ

س ۱۵۰۔ جو مومن بعض امر خلاف اسلام کرے یعنی مومنین سے سود لیوے اراضیات
لیوے نابالغ سے طلاق کہلوا کر دختر کو دوسری جگہ نکاح کر دیوے ایسے
مومنین کو زندگی کا برتاؤ کرنا چاہیئے یا نہ یعنی شرکت مجلس و مسجد و نذر و نیاز
اور ایسے کے جنازہ و کفن و دفن کے لئے مومنین کو کیا کرنا چاہیئے جب کہ
خطرے برابر ہوں۔ علیحدگی نہ کی جاوے تو امر شرع قتل ہوا اگر کی جاوے
بجائے اس ایک کے رشتہ داروں سے جو اس کا ساتھ دیں گے مخالفت ہو گی۔

ج۔ لہٰذا ضرورت بخیال ضرر کبھی کبھی امور خیر میں شرکت کی جاوے۔

گنہگار مومن سے برتاؤ

س ۱۵۱۔ جو مومن اپنے مذہب کے برخلاف کرے یعنی مثلاً زوجہ ناجائز کو جائز سمجھے جو کہ رضاعت یا زنا کی وجہ سے اس پر حرام ہووے ایسوں سے مومنین ہر قسم کا برتاؤ سنی سمجھ کر کرتے رہیں۔

ج۔ بقدر ضرورت معاشرت جائز ہے۔

مرزائی سے برتاؤ

س ۱۵۲۔ مرزائیوں اور چکڑالیوں کے کفر کے متعلق فتویٰ عندالشیعہ بالاتفاق ہے ہم لوگ کس طرح کریں جب کہ ان سے علیحدگی مشکل ہووے۔

ج۔ علیحدگی لازم ہے۔

دور کعتی و اسماعیلی سے برتاؤ

س ۱۵۳۔ دور کعتیوں کی نسبت حکم فرمایا جاوے کہ مومن سمجھے جاویں یا مسلم یا کافر نیز سر آغا خان کے مرید جو مسلمان ہوئے ہیں اعتقاد تو ان کا اسماعیلی ہے ان کی نسبت بھی کیا حکم ہے۔

ج۔ دور کعتی نماز پڑھنے والے خارج از اسلام اور اسماعیلی لوگ اگر اظہار عداوت ہمارے آئمہ علیہم السلام سے نہ کریں تو محکوم باالاسلام ہیں۔

مرزائی سے بیع و شریٰ

س ۱۵۴۔ مرزائیوں اور چکڑالیوں سے بیع و شریٰ جائز ہے۔

ج۔ مثل کفار بیع و شریٰ درست ہے۔

نقل میت

س ۱۵۵۔ چار سالہ مدفون کی نعش سلامت نہیں ہوگی استخواں ہوں گے جن کا بھی ہوگا کربلا معلیٰ لے جانے کے لئے استخوان نکالنا اور کربلا معلیٰ پہنچانا جائز ہے اور نشان قبر

برقرار رکھنے یا نہ رکھنے کی نسبت وکفن ودفن غسل جنازہ وغیرہ حرم کے متعلق بھی ارشاد ہو

ج۔ بعد دفن جب میت کے صرف استخواں رہ جائیں اس وقت اس کو کسی مقام کی طرف نقل کرنا جائز ہے۔ تنبیہ۔ نشان قبر کا باقی رکھنا لازم نہیں اور غسل کفن اور نماز جنازہ کی تکرار ساقط ہے۔ واللہ العالم

مستحقین کفارۂ واجبہ

س ۱۵۶۔ غیر سادات کے کفارہ رمضان کا کھانا سید مسکین کھا سکتا ہے۔

ج۔ نہیں کھا سکتا۔ واللہ العالم۔

ذبح

س ۱۵۷۔ بکری۔ گائے بچہ دیتے ہوئے ایسی حالت میں مر جائے کہ بچہ کا سر وگردن باہر اور باقی سارا پیٹ میں۔ گائے مر چکی ہو اور بچہ زندہ ہو ایسی حالت میں ذبح کیا گیا ہووے تو ایسے ذبیحہ کی نسبت حکم فرمایا جاوے۔

ج۔ اگر بچہ زندہ ہے اس کو ذبح کر سکتے ہیں۔ واللہ العالم

اسم گرامی صاحب الزمانؑ

س ۱۵۸۔ کیا امام آخر الزمان علیہ السلام کا نام لینا شرعاً منع ہے۔

ج۔ اصلی نام نہ لینا چاہیئے۔ واللہ العالم

وراثت

س ۱۵۹۔ حمیدہ نے انتقال کیا تر کہ زرِ مہر جو خاوند نے ادا نہیں کیا اور اسباب جہیز اور پارچات جو والدین نے دیئے ہیں۔ وارثوں میں چار کس ہیں۔ والد۔ والدہ۔ شوہر۔ یک فرزند۔ طریقہ تقسیم ارشاد ہو۔

ج۔ ربع شوہر کو ملے گا والدین کو چھٹا چھٹا حصہ ملے گا۔ باقی فرزند کو دیا جائے گا۔ واللہ العلم۔

وراثت

س ۱۶۰۔ رشیدہ انتقال کرے ملک اراضی کے علاوہ نقد و مال اسباب بھی چھوڑے وارثوں میں چار کس ہوں۔ بہو بیوہ۔ اور بیوہ کی ایک لڑکی یعنی رشیدہ کی پوتی۔ اور ایک برادر اور ایک بہن ہر ایک کا حصہ ارشاد ہووے۔

ج۔ کل ترکہ پوتی کو ملے گا۔ واللہ العالم

نکاح

س ۱۶۱۔ سیدوں نے باہمی اپنے نابالغ بیٹے و نابالغہ بیٹی کا عقد نکاح پڑھایا تھا۔ تبدیلی لباس وغیرہ زمانہ بلوغ پر رکھی اب لڑکی چھ سال سے بالغہ ہو چکی ہے۔ تبدیل لباس کرنا اور خاوند کے گھر روانہ کرنا باپ نے پسند نہیں کیا اور بغیر حصول طلاق دوسرے سیدوں کے ہاں لڑکی کا عقد نکاح کر دیا۔ چونکہ شیعہ مذہب کا ہر فرد بشر اس مسئلہ سے آگاہ ہے کہ نابالغہ کا عقد نکاح ولی (باپ۔ دادا) کر دیوے تو لڑکی کو بعد بلوغ بھی فسخ کا اختیار نہیں ہے لہذا جھگڑا ہو رہا ہے اور تدارک بھی محال نظر آ رہا ہے شرعی گنجائش ظاہراً اسی قدر ہے کہ بجائے انکحت بنت موکلی ابن موکلی الخ (بے علم نکاح خوان تے جو کہ یہ نہیں جانتا تھا کہ نابالغوں کا صیغہ ہے) کہ اس سے انکحت موکلتی موکلی علی المہو المعلوم پڑھا تھا۔

ج۔ الجواب و باللہ التوفیق۔ پھر سے عقد کا صیغہ دو وکیل پڑھیں اور عقد کے ابطال کی فکر سے باز رہنا لازم ہے۔ واللہ العالم

قصر

س ۱۶۲۔ طالب علم کا اصل وطن موضع کنڈوال چک ۲۱ سے زائد از مسافت شرعی ہے اس سفر کے نصف میں چک ۱۵ واقع ہے اس جگہ اس کے والدین بغرض کار و بار تین سال سے مقیم ہیں۔ گاہ طالب علم چک ۲۱ سے ملاقات والدین کے لیے جاوے

اور دو تین روز وہاں رہے تو روزہ قضا اور نماز قصر کرے یا نہ۔

ج۔ اگر محل اقامت والدین بحد مسافت نہیں ہے تو اتمام کرنا چاہیئے۔ واللہ

قصر

س ۱۶۲۔ طالب علم مذکور اب جلالپور ننگیانہ میں پڑھتا ہے جو کہ چک ۱۵ سے تقریباً
کوس ہے بوجہ علالت تقریباً ۳۲ میل کی راہ بحالت سواری چک ۱۵ میں وال
کے پاس دہ روزہ قیام کی نسبت سے پہنچا چونکہ مرض مانع روزہ تھی
رمضان رکھ رہا تھا کہ پہلی تعلیم گاہ چک ۲۱ میں آنا پڑا روزہ قضا کیا گیا یا قضا
تھی یا موجب قضا و کفارہ۔

ج۔ اگر اس راہ سے سفر کیا ہے جو ۴۸ میل ہے تو قصر ضروری ہے۔ واللہ اعلم

غیر مباح سفر

س ۱۶۳۔ اغلباً زمانہ کی عدالتوں میں حاضر ہونے کے لئے خواہ کتنا ہی لمبا سفر ہو۔ بالا
علماء کرام غیر مباح ہوگا۔ آج کل گورنمنٹ پنجاب نے ڈسٹرکٹ بورڈ کی
سے مصالحتی بورڈ کے نام سے چار ممبر مقرر کئے ہیں۔ دو مسلم دو ہندو جو
میں گھوم کر اصلاح بین القارض والمقروض کریں۔ کیا ان کے ہاں حاضر ہونے کے
لئے بھی سفر مباح ہوگا۔ یا غیر مباح جب کہ مطالبہ جائز اور عدم حاضر
موجب نقصان ہو۔

ج۔ یہ سفر بھی غیر مباح ہے اتمام کرنا چاہیئے۔ واللہ العالم

قصر و اتمام

س ۱۶۴۔ اسیر نمبر ۱ مسمی رحم علی پدر صراڑی نے بعدالت ممبران مذکور اس مضمون کی درخواست
گذاری کہ ہندو قارض مجھ سے قرض وصول کر چکا ہے۔ پھر کذب و فریب سے
سکونتی مکان بذریعہ عدالت زمانہ میری عدم موجودگی میں لے لیا ہے۔ الفاظ

دلایا جائے۔ ممبران نے متصل پڈھرائڈ تین میل کے فاصلہ پر موضع چیل میں پہنچ کر فیصلہ
کرنا منظور کیا اور رحم علی کو حاضری کا حکم دیا۔ مگر اس مسکین کو اور اس کے عیال و
اطفال کو افلاس نے اس حد تک تنگ کیا کہ رمضان میں ہی عیال و اطفال کو مشکل
کے ساتھ چالیس میل سے زیادہ سفر کر کے چک ۲۱ میں ناصر شاہ صاحب کے پاس
پہنچاتا۔ خود چک ۲۱ میں دس روزہ قیام نہ کر سکا۔ کیونکہ ممبران اس کے وطن دس روز
سے پہلے آنے والے تھے۔ اور اس نے حاضر ہونا تھا۔ بس مطالبہ مذکورہ کی غرض
سے یہ واپس چالیس میل سے زائد کا سفر کر کے وطن پہنچا۔ چونکہ قصد وطن جانے
کا بھی محض حاضری کے لئے تھا۔ اور کوئی ضرورت نہ تھی بلغیر حصول حکم شرع شریف
اس نے واپسی کے سفر کو بھی مباح جان کر روزہ قضا کیا۔ مناسب حکم فرمایا جائے۔

ج۔ وطن جانے میں اصل وطن جانا مقصود ہوگا اور تبعاً جو قصد تھا وہ بھی یقیناً ناجائز
نہیں ہے۔ لہٰذا قصر درست ہوا۔ واللہ العالم۔

مستحق زکوٰۃ

س۱۴۸۔ طلباء علم دین مدرسہ ناظمیہ لکھنؤ کی اعانت اپنے مال کی زکوٰۃ سے کرنے والا طلباء
کو علماء کرام سے مسائل پوچھنے کو لکھا کرے طلباء کو علماء دین کے در پر کئی بار
جانا پڑے تو ادائیگی و اعانت درست ہوگی یا نہ۔

ج۔ اعانت درست ہے۔ واللہ العالم۔

بحول اللہ

س۱۴۹۔ ایک ضعیف کمزور بیٹھ کر نماز پنجگانہ پڑھتا ہے بحول اللہ پڑھنے اور اس کے
موقع و محل کی بابت سوال کرتا ہے۔

ج۔ بحول اللہ پڑھنا درست ہے اگرچہ نماز بیٹھ کر پڑھے۔

واللہ العالم

زکوٰۃ و خمس

س ۱۶۷ ۔ سردار الملک کے پاس قیمت کپاس ۔ توریہ ۔ روغن زرد کے نوٹ تھے زکوٰۃ
وخمس سے پہلے زیور بنوایا اگرچہ زیادہ نہیں مگر اشد ضرورت بھی نہ تھی
بنوایا اگر خیال تھا تو صرف اتنا کہ نوٹ کہیں دھوکا نہ دیں کیونکہ لوگ طرح طرح
کی باتیں کر رہے ہیں زیور مذکور سال میں تین چار بار استعمال میں آیا کیا
تمام سال زکوٰۃ و خمس ہوگا یا نہ ۔

ج ۔ ضروری زیور بنانے کا صرف مصارف سالانہ میں محسوب ہو سکتا ہے ضرورت
سے زیادہ اگر بنایا ہے تو اس کی قیمت سے اخراج خمس کر سکتا ہے زکوٰۃ
کی عاریت ہے بشرط عدم تلف ۔ واللہ العالم ۔

رؤیت ہلال

س ۱۶۸ ۔ اس علاقہ کے لوگ رؤیت ہلال لکھنؤ کے رو روزہ وغیرہ عمل کریں تو درست ہوگا
ج ۔ درست ہے ۔ واللہ العالم

رؤیت ہلال و جنتری

س ۱۶۹ ۔ بحالت ابر روزہ ۔ عید ۔ محرم کا چاند نہ دیکھا جا سکے تو ناصری جنتری پر عمل
لینا جائز رہے گا ۔

ج ۔ جائز نہیں ہے واللہ العالم ۔

وراثت

س ۱۷۰ ۔ ترکہ کی تقسیم کے متعلق حکم پہنچا ہے کہ زوج کو چہارم باپ کو چھٹا ماں کو چھٹا
فرزند کو ۔ متروکہ کو فرضی رو پیہ قرار دے کر ترتیب کے لحاظ سے ہر ایک کا
ارشاد ہووے تا کہ تعمیل کی جا سکے ۔

ج ۔ الجواب و باللہ التوفیق ۔ روپیہ کو بارہ حصہ پر تقسیم کیجئے تین حصہ شوہر کو دیجئے

باپ کو اور دو حصّہ ماں کو باقی لڑکے کو دیجئے۔ واللہ الہادی

حج

س ۱۷۱۔ تو مومن سابق سنی المذہب سنیت کے زمانہ کی خرید کردہ اراضی ہزار روپیہ سے فروخت کرے۔ اس صورت میں حج واجب سمجھے یا ضرورت ذیل پورے کرنے کے بعد بقدر زادِ راہ حج بچے تو۔ رنڈوا ہو گیا ہے اور اکلوتا بیٹا بھی اس کا مر چکا ہے اور صحت بھی بایں وجہ کسی قدر خراب ہو رہی ہے بغرض حصول اولاد نرینہ و صحت بدنی لاگت کر کے عورت کرنا زوجہ مرحومہ سے دختر سن بلوغت کو پہنچنے والی کو جہیز وغیرہ دے کر شادی کر دینا۔

ج۔ الجواب وباللہ التوفیق۔ اپنی شادی کرنا بلحاظ حفظ صحت ضروری ہے۔ واللہ العالم

بعد از ایمان سابقہ قضا

س ۱۷۲۔ سنیت چھوڑ کر شیعہ ہونے والے سنیت کے زمانہ کے ہر ایک امر واجب قضا کردہ کی قضا اب شیعیت میں واجب جان کر دیں تو کمی و بیشی کا کیونکر کریں جب کہ سنیوں میں فطرہ رمضان دو سیر گندم ہے اور شیعہ میں سوا تین سیر۔

ج۔ الجواب وباللہ التوفیق۔ سوا تین سیر کے حساب سے ادا کرنا لازم ہے۔ واللہ العالم

زکوٰۃ

س ۱۷۳۔ سنیت میں زکوٰۃ زیور فرض ہے اور شیعہ میں نہیں اب شیعیت میں آکر سنیت کی قضا زکوٰۃ زیور دیوے نیز یاد نہ ہووے تو اندازہ کیونکر کرے۔

ج۔ زکوٰۃ زیور اب ساقط ہے۔ اور زمان سابق کا تدارک لازم نہیں۔ واللہ العالم

خمس و زکوٰۃ

س ۱۷۴۔ مومن کے پاس بسبیل جائز کسی قدر روپیہ آجاوے اور اس پر ابھی زکوٰۃ و خمس بھی واجب نہ ہووے قبل [illegible] از وجوب زکوٰۃ و خمس روپیہ مذکور تین صورتوں

میں کر دیوے۔ (۱) ایک حصہ سیونگ بنک میں جمع کرے۔ اور دوسرا حصہ
برادر کو بطور قرض دیوے۔ تیسرے حصہ کی اراضی خریدے۔ تیسرے سال پ
قسم کی رقم پھر پاس آجاوے یعنی سیونگ بنک سے بھی وصول کرے اور
مقروض سے بھی اور اراضی بھی فروخت کرے تو ہر سہ قسم کے روپیہ سے ز
وخمس کب دیوے علیحدہ علیحدہ ارشاد ہووے۔ اور آول اخراج زکوٰۃ ہوگا یا خمس

ج۔ یہ روپیہ اگر مصارف سالانہ سے بچا رہے تو اس پر خمس لازم ہے بقیہ چو
سے اگر بمقدار اکتالیس روپیہ یا اس سے زائد سال بھر نقد جمع رہیں تو زکوٰۃ دا
ہوگی ہر سال میں ایک مرتبہ اور ڈاکخانہ سے جو منفعت ملی ہو اس میں سے ا
وقت اخراج خمس واجب ہے۔ واللہ العالم۔

حکم منت

س ۱۷۵۔ (۱) منت ماننے والا قبل از حصول مراد منت دے دیوے تو صحیح ہوگا یا بعد
حصول مراد اعادہ کرنا پڑے گا۔
(ب) قبل از حصول مراد بہتر طریقہ تقسیم کی نیت بدل سکتا ہے۔
(ج) طریقہ تقسیم معین نہ کیا ہووے تو بعد حصول مراد منت کا روپیہ جہاں چاہے
صرف کرے۔ طالب علم دین کو بھیجے خواہ یتیم خانہ میں یا دینی کتب خرید کرکے
وقف کرے جائز ہے۔

ج۔ الجواب وباللہ التوفیق۔ نذر اگر مطلق ہے تو اس کو بعد مقصد پورا ہونے کے
ادا کرنا لازم ہے قبل از حصول مقصد اگر کچھ دیگا تو وہ نذر میں محسوب نہ ہوگا نذر مطلق
یہ امر خیر میں بحسب مصلحت یہ امر خیر میں تقسیم کی جاسکتی ہے۔ واللہ العالم

مسجد کی زمین کا حکم

س ۱۷۶۔ اس علاقہ میں مومنین بھی اپنی بہنوں کو جائداد پدری سے ان کا حق ادا نہیں کرتے

گویا قانونی پیروی کا رواج ہے نہ کہ شرع شریف کی پابندی۔ ایسی جائیداد کی آمدنی سے ہی زکوٰۃ وغیرہ نکلا کرتے ہیں جو کہ مساکین تک پہنچائی جا رہی ہے۔ موضع ڈیوال کے مومنین کے پاس ایسا کچھ مال جمع پڑا ہے جو کہ حسب الحکم حضور والا مسجد پر لگانا چاہتے ہیں رقبہ مسجد بھی اسی حیثیت کا ہوگا ممکن ہے کہ اس رقبہ میں بھی کسی صورت کا شرعاً حصہ ہو جو اس سے بخشوانا یا خریدنا ناممکن ہے۔ ضرورت مسجد بھی حد سے زیادہ ہے کیونکہ مومنین کو قدیمی مشترکہ مسجدوں سے اہل خلاف نے بالکل روک دیا ہے ایسے مال زکوٰۃ کے ایسی مسجد پر لگانے کی اجازت چاہتے ہیں گویا تمام مسجدیں وغیرہ ویسی ہی ہیں یہ کوئی ایک نرالی نہیں ہے میرے کہنے سے ضرور مستحکم ہوئی۔

ج۔ الجواب وباللہ التوفیق۔ افعال مسلمین محمول صحت پر ہیں جب تک خاص علم نہ ہو کہ زمین حرام ہے اور وہ مالِ حرام ہے جو مسجد پر صرف ہوا ہوگا اس وقت تک اجتناب لازم نہ ہوگا۔ واللہ العالم۔ تنبیہ۔ احتیاطاً زمین کی بابت تا بحد امکان ہر ایک ایسے شخص سے جس کا ممکن ہے کہ حق اس میں ہو اجازت لے کر مسجد بنانا بہتر ہے اور یہی حکم جو روپیہ اس پر صرف ہو۔ واللہ العالم

مسجد و ماتم سرائے

س ۱۳۸۔ مومنین ڈیوال نے ارادہ کیا کہ ایک چھوٹا سا مکان دو منزلہ تیار کریں نیچے والا مجلس کے لئے ماتم سرائے کے طور پر اوپر والا مسجد۔ اس اشتراک کو ہمیشہ کے لئے صحیح نہ سمجھ کر بندہ نے صلاح دی کہ صرف مسجد تیار کریں اور دو منزلہ بھی نہ ہوسکے کیونکہ مشکل ہوگی اور ہر طرح مشکل ہوگی اس پر سب نے سمجھا کہ واقع اشتراک دو منزلہ بہت مشکل ہوگا چونکہ پہلی نیت سے نیچے والا مکان کی چار دیواری تیار ہو چکی تھی اب مسجد بنانا اور نیت کا بدلنا ناجائز تو نہ ہوگا جب کہ جائے مسجد دوسری جگہ بنانی خیال میں ہے۔ پہلی نیت بھی بالاتفاق نہ تھی یعنی سب سے صلاح نہیں

لی گئی تھی اور نہ ہی ابھی ماتم سرائے و مسجد تیار ہو چکی تھی۔

ج۔ ماتم سرائے کے لئے جو عمارت پیچھے تعمیر ہوئی ہے اس کو مسجد کی نیت سے کالی کرکے صیغہ وقف پڑھ دینا بہتر ہے۔ واللہ العالم۔

روزہ

س ۱۶۸۔ گذشتہ ماہ رمضان میں اچھے بھلے مومن با عمل نے بعد کھا چکنے سحری اور کرلینے نیت روزہ رمضان کے واسطے دور کرنے سردی جو اس کے بدن میں محسوس ہو رہی تھی زوجہ خود کو کہا کہ میرے لحاف میں آجا وہ روزہ دار آگئی اور زوج کے پاس لیٹ رہی گرچہ ہر دو لباس تھے اور ننگے نہ تھے بلکہ زوجہ کا منہ بھی دوسری طرف تھا مگر زوج نے کانپتے ہوئے زوجہ کی پشت کو اپنے سینے سے لگالیا اور اوپر ست ہاتھ بڑھا کر عورت کے سینہ پر رکھ لئے تو انزال ہو گیا اس کے متعلق حکم شریعت ارشاد ہو۔ زوج کو سرعت انزال کی مرض بھی تھی اور جماع کا ارادہ بھی ہرگز نہ تھا اور اس وقت صبح بلکہ طلوع آفتاب ہونے والا تھا۔

ج۔ روزہ انشاء اللہ صحیح ہے احتیاطاً ایک روزہ قضا بھی رکھ لے۔ واللہ العالم
اگر آپ کے پاس یا آپ کے کسی دوست کے پاس رقم خمس موجود ہے تو اجازت دیتا ہوں کہ آپ کسی سید مسکین کو دس یا پانچ روپیہ دیدیں اور مجھ کو مطلع کریں اور اگر مجھے دلوانے کے لئے آپ سفارش کریں تو میں رقم قرأت قرآن سے پانچ روپے دے سکتا ہوں۔ انشاء اللہ۔

مستحق صدقات

س ۱۶۹۔ یتیم سید کو حسب حکم حضور صدقات سے دیا جاتا ہے اب وہ سرکاری مدرسہ کی ساتویں جماعت میں پڑھتا ہے استاد و باقی جماعت ہنود کی ہے با طہارت ادائیگی نماز وغیرہ میرے خیال نہیں کر رہا۔ کیا کروں۔ اعانت کئے جاؤں یا چھوڑ دوں

کر کسی دینی مدرسہ میں یتیم کو داخل کروا کر مال صدقہ سے اعانت کروں۔ سرکاری مدرسہ کی آٹھویں جماعت پاس کرنے سے اور نارمل کر لینے سے مدرس کی ملازمت یقیناً مل سکے گی۔ مگر موجودہ حالت میں میرے خیال غیر مسلم لوگوں میں مل ملاکر رہنا درست معلوم نہیں ہوتا۔ (ب) دینی مدرسوں کے طلباء کو دیکھنے سے سرکاری مدرسہ بہتر معلوم ہوتا ہے کیونکہ ہونے کی امید واثق ہوتی ہے اور دینی مدرسوں کے طلباء کو تکمیل علوم کرنا تو درکنار اخلاق بھی خراب۔ مناسب حکم یتیم مذکور کی تعلیم و اعانت کے متعلق تفصیلاً ارشاد ہووے۔

ج۔ اگر دینیات کی تعلیم وہ پاتا ہے تو اس کی اعانت کی جائے اور اس کو مسائل طہارت و نماز سے آگاہ کر کے پابندی کی تاکید کیجئے۔ واللہ الہادی۔

دریا میں آمدہ لکڑی

س ۱۸۱۔ دریا میں طغیانی آوے تو سرکاری اور باقی مخلوقات خدا کی لکڑی بکثرت آجاتی ہے اکثر مال سرکار جان کر پکڑ کر مساجد و امام باڑوں میں چڑھا لیتے ہیں۔ مالک لکڑی کی شناخت فی الفور مشکل ہوتی ہے کیونکہ نشان وغیرہ سرکاری لکڑی و فروخت کردہ سرکار ایک ہی ہوتا ہے اور معلوم نہیں ہو سکتا کہ یہ لکڑی مال سرکار ہے یا کسی مسلمان کی خریدکردہ یا ہندو کی۔ جس امام باڑہ میں ایسی مشتبہ لکڑی لگائی جا چکی ہو اس میں معاونین مومنین کو اعانت کرنا جائز ہے یا نہ۔ ایک معاون کو تردد ہے کہ کہیں ایسے امام باڑہ میں جس میں مشتبہ لکڑی لگی ہے یکصد کی اعانت نامقبول ہی نہ ہو۔

ج۔ مالکان امام باڑہ یا متولیان امام باڑہ کو خمس ادا کرنے کی ہدایت فرمائیے۔ واللہ الہادی

قاتل سے بعد توبہ سلوک

س ۱۸۲۔ جس شخص نے ہندو کی عورت سے دوستانہ پیدا کر کے اغوا کیا بعد میں اس عورت کو مسلمان۔ جو اغلباً اس پر حلال نہ تھی بحالت بیماری پہلی اور اس "تازہ بیوی

کو ایک مکان میں رکھنا چاہتا۔ آپس میں جائز۔ ناجائز بول چال ہوئی جس پر خاوند نے اسی مسلمہ عورت کو قتل کر ڈالا۔ سزا میں اول پھانسی بعدہ اپیل کالے پانی ہوئے اب وہ میعاد گذار کر گھر آوے تو ہم مومنین کو خاص کر اس سے سلوک و پیار جائز رہے گا جبکہ وہ خاندانی آدمی ہے اور تازہ شیعہ ہے اور تائب ہوتا ہے۔

ج۔ بعد توبہ حسن سلوک جائز ہے۔ واللہ العالم

عقد عورت سنیہ

س ۱۸۲۔ شیعہ مرد سے سنی عورت کا عقد صحیح ہے بشرطیکہ وہ مظہرہ عداوت اہل بیت

ج۔ البتہ تجدید نکاح بطور شیعہ ضروری ہے۔

امانت

س ۱۸۳۔ تبرہ ایجٹیشن میں ایک خالد نامی عربی طالب علم کے پاس مختلف حضرات مومنین نے اپنا مال و اسباب بطور امانت رکھوا دیا تھا اتنی اہم ذمہ داری مجاہرین کے اصرار سے قہراً تسلیم کرنا پڑی۔ اگر ان امانتوں میں سے کچھ اشیاء مفقود ہو جائیں یا چوری ہو جائیں تو آیا صورت مذکورہ بالا میں امین واجب الذمہ ہو گا یا نہ اگر ہو گا تو عدم استطاعت کی وجہ سے خالد کی امداد مال زکوٰۃ یا دیگر ذرائع سے ہو سکتی ہے یا نہ تدارک ارشاد ہو۔

ج۔ الجواب و باللہ التوفیق۔ اگر امین نے خیانت نہ کی ہو اور بغیر تقصیر حفظ کے ضائع ہو گیا ہو تو امین ضامن نہ ہو گا۔ اور شخص مذکور کی امانت مال زکوٰۃ سے ہو سکتی ہے اگر مستحق اعانت ہو۔ واللہ العالم

وظیفہ متعلم

س ۱۸۴۔ دو عربی متعلمین کا ماہانہ وظیفہ مثلاً دس دس روپیہ آیا کرتا تھا۔ اصولاً پانچ کے

سے دو ماہ کا گذارنا اس رقم سے ضروری ہے اگر بوقت ضرورت مندرجہ بالا رقم مدتِ مقررہ یعنی دو ماہ سے پیشتر صرف ہو جائے تو آیا اس صورت میں کیا وہ لوگ وظیفہ پانے کے مستحق قرار نہیں پائیں گے۔ ارشاد ہو۔

ج۔ اگر بوجہ تعلیم دین ان کی اعانت کی جاتی ہے تو مستحق ہوں گے۔ واللہ العالم۔

اسقاط حمل

س ۱۸۱۔ کیا فرماتے ہیں علماء دین مدظلکم العالیٰ۔ مومنہ پاکدامنہ کو حاملہ ہوئے تین سال گذر رہے ہیں حمل کے حرکات اس کی زندگی کا ثبوت ہیں۔ موصوفہ زیادہ خوف زدہ ہو رہی ہے وضع حمل نہیں ہو رہا۔ اس کے فضل و کرم کی امیدوار ہے اور خوف خدا کے سبب نہ وضع حمل کرایا گیا ہے اور نہ ہی کسی قسم کے علاج۔ مناسب حکم شرعی مع دستخط و مہر ارشاد فرمایا جائے۔ اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلَی اللّٰہِ۔

ج۔ باسمہ سبحانہٗ۔ الجواب وباللہ التوفیق۔ مناسب علاج کرنا چاہیئے لیکن اسقاط کی تدبیر سے احتراز لازم ہے واللہ العالم۔

دس سالہ کا مختار ہونا

س ۱۸۲۔ حسب الحکم حضور والا اپنی نواسی یتیم و نابالغہ کے مال کا نگران ہو رہا ہوں۔ نواسی اب بحساب قمری دس سال کی ہو گئی ہے سمجھدار بھی ہے شرعاً اپنے مال کی مختار ہو سکتی ہے یا نہ۔

ج۔ باسمہ سبحانہٗ۔ الجواب وباللہ التوفیق۔ مختار ہو سکتی ہے۔

خمس و زکوٰۃ

س ۱۸۳۔ حسب الحکم اس کا روپیہ ڈاک خانہ سیونگ بنک میں ابتدائی تین سالوں کا جمع رکھا اور پچھلے سات سالوں کا اپنے پاس رکھا نقد روپیہ نہ تھا نوٹ ہی تھے خمس و زکوٰۃ نہیں نکالی گئی۔ اس وقت سیونگ بنک سے بھی نکلوا لیا گیا ہے۔ اور

ساری کی ساری رقم نوٹوں کی صورت میں موجود پڑی ہے اس سے مجھ کو یا نوابی کو
خمس وزکوٰۃ کا حکم کیونکر ہے یا با تفصیل حکم فرمایا جاوے تاکہ تعمیل درست ہو سکے

ج۔ جو منافع ٹھا کنہانہ سے ملے اس میں سے اخراج خمس ضروری ہے باقی مال پر زکوٰۃ
ہوگی۔ اگر نقد کی صورت میں سال بھر جمع رہے اگر نوٹ کی صورت میں ہو تو بھی
اخراج زکوٰۃ ہے مگر وقت بلوغ ورشد سے واللہ العالم۔

خمس وزکوٰۃ

س ۱۸۸۔ مومنین و پیر صاحب ہر قسم کے رقوم بطور امانت میرے پاس جمع رکھتے رہے
ہیں ہر ایک رقم معہ اندراج الگ الگ رکھتا رہا ہوں۔ رقوم کے آنے پر نوٹ
تڑوانا پڑتا رہتا تھا۔ اب جب کہ ہر ایک رقم کا اندراج کے رو سے حساب
کیا ہے تو رقم خمس سے تقریباً سات روپیہ کم نکلتے ہیں اور مال زکوٰۃ میں
سے از روئے اندراج چھ روپے کچھ آنے زیادہ نکلتے ہیں اس کا تدارک
شرعی فرمایا جاوے کہ کیونکر کروں۔

ج۔ رقم خمس سے جو سات روپیہ کم ہوتے ہیں وہ سہم امام علیہ السلام سے آپ لے
لیں میں اجازت دیتا ہوں اور رقم زکوٰۃ سے جو مقدار زائد ہوتی ہے اس کو
زکوٰۃ غیر سید میں مندرج کردیں۔ واللہ الموفق۔

جرمانہ بر نقصان

س ۱۸۹۔ اہالیان چک ۲۱ کے شیعہ و سنی کا دستور چلا آتا ہے کہ جب کسی کا نقصان ہو جائے
اور نقصان کرنے والا پکڑا جاوے تو اس سے واپسی مال کے ساتھ پانچ روپیہ
بطور جرمانہ بھی لیا جاوے اور اگر پانچ روپیہ سے کم کا نقصان کرے تو بھی
پانچ روپیہ اس سے ضرور لیا جاوے میرے باغ سے ایک نے پھل توڑے
ایک بلر پکڑا گیا تو اس سے اہالیان چک نے حسب دستور بایں شبہ چھ روپے وصول

کہ نہ معلوم اس نے کتنی بار اور کس قدر نقصان کیا ہوگا۔ اس کے متعلق حکم شریعت عطا فرمایا جاوے۔

ج۔ اگر شخص مذکور غیر مسلم ہے تو جو مال اس سے بطریق جرمانہ لیا گیا ہے اخراج خمس سے پاک ہو سکتا ہے اور اگر مسلم ہے تو اس کو واپس کر دیا جائے یا راہ خدا میں تصدق کر دیا جائے۔ واللہ الموفق۔

مَنّت

۱۹۰ س۔ تبرا ایجیٹیشن کے زمانہ میں اکثر نے منتیں مانی تھیں کہ بعد کامیابی ادا کریں گے اب چونکہ کامیابی ناکامیابی کا علم نہیں رکھتے پوچھتے ہیں کہ کیونکر کریں مناسب حکم فرمایا جاوے۔

ج۔ جس قدر کامیابی ہوئی وہ قابل شکر ہے اور انشاءاللہ تعالیٰ پوری کامیابی ہوگی۔ منّت ادا کرنا بہتر ہے۔ واللہ العالم

درہم

۱۹۱ س۔ درہم موجودہ پیسوں کے حساب سے کتنے کا ہوتا ہے۔

ج۔ ۳۰/ میں غالباً درہم شرعی کی مطابقت ہو جاتی ہے۔ واللہ العالم۔

مہر

۱۹۲ س۔ لکھا ہے کہ جو عورت اپنا حق مہر کم مقرر کرے ثواب ہے اور وہ بھی بخش دیوے تو زیادہ ثواب ہے عقد دوامی ہووے خواہ میعادی۔ کیا ہر دو قسم کے عقدوں میں بخیال ثواب ایک پیسہ حق مہر عورت مقرر کرے تو جائز ہے۔

ج۔ بہتر یہ ہے کہ عقد دوام میں ایک سو دس روپیہ مہر کے قرار دے عفو میں اختیار ہے۔ چاہے جس قدر عفو کرے اور عقد منقطع میں جو مقدار عاقلانہ نظر سے مناسب ہو وہ قرار دے۔ واللہ الہادی۔

امانت

س ۱۹۳. نہایت معتبر صادق باعمل مومن کہتا ہے کہ میں نے فلاں شخص کی منت کے
تین روپیہ ناصر شاہ صاحب کو دیئے ہیں۔ نہ ہی تو تین روپیہ موجود ہیں
نہ ہی حسب دستور اندراج ہے اس کی نسبت بھی مناسب حکم ہووے۔

ج۔ بہتر ہے کہ ناصر شاہ صاحب رقم مذکور کو منت کے مصرف میں صرف فرما
شخص مذکور کی طرف سے ان کو ثواب یقینی ملے گا۔ واللہ الموفق۔

قوم اعوان کا حکم

س ۱۹۴۔ اس ملک میں ایک بڑی قوم اعوان آباد ہے ان میں سے بعض شیعہ اور تقلید
والا ہیں۔ ان کی طرف سے سوال ہے اس قوم کے نساب۔ بھاٹ اور میراثی
قوم کو علوی بیان کرتے ہیں اور بقر فان مولوی محمد باقر صاحب چکڑالوی اس
کا نسب کسی معتبر عربی کتاب سے ثابت نہیں ہے۔ اس قوم کو صدقات کے دا
سے کیا سمجھوں جب کہ عوام کے صدقات اس قوم کے مساکین کو دیئے جاتے
اور ان کے صدقات مجتہد صاحب قبلہ کی خدمت بھیجے جاتے ہیں۔ اس سے
پہلے عوام کے صدقات اس قوم کے مساکین کو دیئے بھی گئے ہیں۔

ج۔ اگر یہ لوگ اولاد جناب علی مرتضیٰ علیہ السلام سے ہیں تو ان کو صدقات واجبہ
لوگوں کے نہ دیجیے۔ اگر کچھ لوگ خود اپنے آپ کو شیخ کہیں تو دیدیا کیجیے

قوم اعوان کا حکم

س ۱۹۵ اس قوم کے مواضعات میں چھوٹی قومیں جو آباد ہیں۔ مثلاً جوتا بنانے والے
جلاہے اور بھٹیارے وغیرہ بھی اکثر خود اور وہی بھاٹ جو قوم اعوان کے
نساب ہیں وہ ان چھوٹی قوموں کو بھی اکثر اعوان بناتے ہیں۔ ان کو کس قوم میں سمجھو
جب کہ اعوان قوم کو اس ملک کے سادات جاٹ کے لفظ کے ساتھ کہتے ہیں

اور قوم اعوان ان چھوٹی قوموں کر اس سے بھی بدتر گرچہ شیعہ ہی ہیں یعنی چھوٹی اور بڑی قوم کے مدعیان بھی شیعہ اور تسلیم نہ کرنے والے بھی شیعہ۔ سنی تو اپنی جگہ۔

ج۔ جب تک علم نہ ہو کہ یہ اولاد جناب علی مرتضیٰ علیہ السلام سے ہیں ان کو شیخ سمجھیں۔ واللہ العالم

غیر سید کا صدقہ

س ۱۹۶۔ بنی ہاشم کو عوام کا صدقہ غلطی سے دیا گیا ہو یعنی معلوم نہ ہو کر لینے والا مسکین بنی ہاشم ہے بعد میں معلوم ہو کر مسکین کا دعویٰ بنی ہاشم ہونے کا ہے تو کیا اور کس طرح کیا جاوے۔ جب کہ مجھے اپنے پاس سے دوبارہ ادا کرنے کی شش سابق توفیق نہ ہووے اور مخرج زکوٰۃ بھی دوبارہ نہ دے سکے۔ کیا اجازت ہے اور جائز ہے کہ اس مسکین کو جو ایسا مال صدقہ صرف کر چکا ہے اور پاس کچھ نہیں رکھتا۔ بنی ہاشم کا صدقہ اس کو دے کر اس کو سمجھایا جاوے کہ وہ فلاں رقم تم کو دینی نہ تھی اور نہ تم پر حلال تھی اب اس کے بدلے اس جائز رقم سے دیدو۔ اگر بخوشی دیدیوے تو سب سے برأت ہو جاوے گی یا کیا۔

ج۔ ایسا ہی کرنا چاہیئے۔ واللہ الہادی۔

مال سادات سے غیر سادات کا غلہ خریدنا

س ۱۹۷۔ جس بیوہ سیدہ اور اس کے یتیم بچوں اور بوڑھے باپ کو حسب الحکم مال سادات سے دیا جاتا رہا ہے ان کے متعلق زبانی عرض کر کے معتمد کی غلطی کے متعلق حضور کا حکم حاصل کرتے بعد بھی ضرورت استفسار باقی ہے حکم ہوا کہ معتمد نے جس کے پاس ان کے لیے نقد جمع تھا اور بوقت ضرورت ان لوگوں کو ضرورت کی چیز خرید کر دیتا تھا غلطی سے بغیر حکم و اجازت مجتہد اس نے غیر سادات کا غلہ زکوٰۃ ایسے ان کے پیسے سے ان کے لیے خریدا چونکہ اس نے بغیر حکم خریدا تھا زبانی عرض کر کے عفو تو کرایا گیا مگر یہ عرض نہ کیا کہ اس معتمد نے ادھار لیا تھا

جواب تک رقم باقی ہے۔ اب اجازت بخشی جاوے کہ صدقہ مال سادات سے
معتمد کو دیا جاوے تاکہ اس غلہ کے بدلے وہ دیگر فارغ الذمہ ہووے۔ ...
اس وقت بیاگیا تھا جس وقت پانچ نفر مستحقین سادات کھانیوالے تھے ...
میں زمین کس ہیں۔ دختر مرگئی ہے اور بیوہ نکاح کر گئی ہے۔ خود بخود جس کی
نسبت مجھے اس وقت بھی اس کے مستحق ہونے کا شک تھا اور بربار ...
کے متعلق سوال کرتا رہتا تھا اسی کا اس وقت کا قرض جو عرض ہوا صدقہ ...
سادات سے معتمد کو دیا جاوے یا کیا۔

ج۔ اجازت دی جاتی ہے۔ دیا جاوے۔ واللہ الموفق۔

غیر بنی ہاشم کا صدقہ بنی ہاشم کو غلطی سے دینا

س ۱۹۷۔ جس مسکین کی نسبت اب معلوم ہوا ہو کہ اس کا دعویٰ بنی ہاشم ہونے کا ہے اور
اس کو غیر بنی ہاشم کے صدقات غلطی سے دیئے گئے واپس لینے مطلوب ...
ہوں تو واپس لینا جائز ہے جب کہ اصل رقم وہ صرف کر چکا ہے کہیں سے ...
اس کے بدلے واپس دیوے تو جائز ہے۔

ج۔ جائز ہے۔ واللہ العالم

س ۱۹۸۔ سادات و غیر سادات کا باہمی برادرانہ تعلق مشہور ہو جائی بہنیں ایک دوسرے
کو زبان سے کہہ کر بلاتے ہوں خاص و عام کے نزدیک ان کے تعلقات ...
بٹیا۔ بہن اور بھائی۔ ماموں اور بھانجی ملکی رواج کے رو مکمل اور صحیح ہوں ...
ایسے باہمی رشتہ داروں میں سے سید ماموں کو اس حیثیت سے غیر سید ...
کے ساتھ شرعاً عقد نکاح یا متعہ جائز نہ ہوگا جب کہ لڑکی کا ناطہ اپنی قوم ...
ملکی رسم و رواج کے رو مکمل ہو چکا ہو اور عنقریب شادی کی تیاری ہو۔

ج۔ اگر یہ لڑکی ناکح کی حقیقی بھانجی نہیں ہے تو عقد ہو سکتا ہے لیکن پہلی نسبت ...

قطع ہو جانے کے بعد عقد بہتر ہے۔ واللہ العالم

لحاظ ناطہ

۱۹۹ س۔ ملکی رسم و رسوم کے رو سے لڑکی کا ناطہ ہوگیا ہو تو نکاح کا سا لحاظ ہوگا یا دوسری جگہ نکاح و متعہ جائز ہوگا۔

ج۔ پہلی نسبت قطع کر کے عقد جائز ہے۔ واللہ العالم

غیر مدخولہ بہو کا عقد

۲۰۰ س۔ باپ اپنے بیٹے مرحوم کی غیر مدخولہ منکوحہ رانڈ کو نکاح میں لا سکتا ہے۔

ج۔ جائز نہیں۔ واللہ العالم۔ ۲۹ ررجب ۱۳۵۱ھ

بطور دوا استعمال شراب

۲۰۱ س۔ سید شیعہ ڈاکٹر بھی مومنین کو نمونیہ وغیرہ میں شراب والی دوائیاں بلکہ بعض اوقات خالص شراب پلاتے ہیں اور دوسرے علاج کی مجبوری و معذوری بیان کرتے ہیں اکثر مریض بچ جاتے ہیں اور بعض مر بھی جاتے ہیں۔ تمنا ہے مریضوں کے لئے مفصل حکم شرع فرمایا جاوے۔

ج۔ استعمال شراب کا کسی وقت بھی اور کسی حالت میں درست نہیں ہے۔ واللہ العالم

علاوہ حق مہر دولہا سے لینا

۲۰۲ س۔ بردہ فروشی کا معاملہ کیونکر ہوگا۔ دختروں کو دو چار صد لے کر علاوہ حق مہر نادار والدین کو لینا جائز ہے۔

ج۔ برضا و خوشی اگر طرف ثانی کچھ دے تو اس کا قبول کرنا جائز ہے۔ واللہ العالم۔

فاحشہ عورت سے عقد

۲۰۳ س۔ فاحشہ عورتیں تھوڑا عرصہ پہلے بازار بیٹھنے کا سرٹیفکیٹ حاصل کرتی تھیں اور آج کل پادریوں سے ترک اسلام ان ہر دو صورتوں سے قانوناً ان کا عقد نکاح

نکاح فسخ سمجھا جاتا ہے کیا عند الشرع بھی یہ آزاد۔ بغیر طلاق سمجھی جائیگی
عقد مومن برقرار رہے گا۔

ج۔ فاحشہ ہو جانے سے عقد فسخ نہ ہوگا لیکن ترک مذہب اسلام سے عقد باطل
ہو جائے گا۔ واللہ العالم

عورت آزاد سمجھ کر عقد کرنا

س ۲۰۴۔ جھوٹ بولنے والی عورت غلطی سے سچی سمجھ کر مومن عقد نکاح میں لائے اولاد
ہو جاویں بعد کو معلوم ہو جاوے کہ آزاد نہ تھی۔ اولاد بھی کس حکم میں ہو گی۔

ج۔ اولاد شبہ ہو گی اور باپ سے نسبت ان کی ثابت ہو گی۔ واللہ العالم

حائضہ سے جماع

س ۲۰۵۔ عورت حائض خاوند کے پوچھنے پر بھی جھوٹ بولے کہ حائضہ نہیں ہوں۔ مگر بوجہ
خون آلودہ ہونے سے مومن خوف زدہ ہووے اور عورت بے حیا ہے
کفارہ ہوگا یا نہ اگر ہوگا تو کس پر اور کس قدر ایام حیض ابتدائی ہوں۔

ج۔ احتیاطاً شوہر کو کفارہ دینا چاہیئے۔ تفصیل کے لئے تحفہ احمدیہ ملاحظہ ہو۔

خمس جانوراں

س ۲۰۶۔ گائے، بھیڑ، بکری وغیرہ جب بچے دیں تو ان پیدا شدہ بچوں پر خمس ہو
تو شرائط خمس تحریر ہوں اس بے علمی نے پریشان کر رکھا ہے نیز اس مسئلہ
کے متعلق مختلف طور سننے میں آتے ہیں۔ کوئی فرماتے ہیں بوقت پیدائش
بچہ کی قیمت لگائی جاوے گی۔ کوئی فرماتے ہیں سال تک پاس رہا تو
واجب الخمس ہوگا۔ ان ہر دو احکام کے متعلق نہایت مفصل ارشاد ہو
تاکہ بار بار تکلیف نہ دوں۔ ہر بچہ سال سے پہلے عموماً فروخت ہو جاتا ہے

ج۔ الجواب و باللہ التوفیق۔ اندر سال کے جب بچہ فروخت ہو جائے تو اس کی

قیمت کو آمدنی سالانہ میں درج کر لیں بعد ختم سال و وضع مصارف سالانہ جو باقی بچے اس سے خمس نکالیں۔ واللہ العالم

رقم اداشدہ خمس

اگر سو روپیہ سے زکوٰۃ و خمس نکال کر بھیڑیں لیں تو بچگان پر خمس ہوگا۔

بعد ختم سال جو کچھ بچے اس میں خمس ہے خواہ وہ اصل بھیڑیں ہوں یا ان کے بچے۔

واللہ العالم

خمس

گائے بطور قرض لی ہو۔ جو گابھن ہو تو قبل از ادائے قیمت گائے بچہ پر خمس ہوگا

جواب نمبر۲ کافی ہے۔ ادائے قیمت گائے ضروری ہے۔ مگر ضرورت والی گائے کی قیمت مصارف سالانہ میں داخل ہوگی۔ بے ضرورت والی گائے منافع باقی ماندہ میں شامل ہوگی۔ واللہ العالم

ضبطِ تولید

عورت جس کی اولاد کافی ہو اب اگر وہ حاملہ ہووے تو بیمار ہو جاتی ہے بحکم خداوند تو رائی سے ایسا علاج کر سکتی ہے کہ حاملہ نہ ہوا کرے۔

جائز ہے۔ واللہ العالم

خمس و زکوٰۃ

مسکین متوفی کی اولاد کو حسب الحکم حضور صدقہ دیا جاتا ہے جو کم سن ہیں اور ان کے گذارہ کو مال صدقہ دیا جاتا ہے ایک وقت ان کے والد کے پاس دو سو گیارہ روپیہ تھا جو ایک سال سے زیادہ عرصہ میرے پاس بطور قرض رہا اور بعدہٗ اس کے عقد و نکاح پر صرف ہوا۔ اس رقم پر زکوٰۃ و خمس تھا تو اسے کون ادا کرے تا کہ وہ بری الذمہ ہو جاوے۔

ج۔ آپ ادا کریں۔

صدقہ

س ۲۱۱۔ اگر یتیم بچے مال صدقہ سے دے سکیں تو ہو سکے گا۔

ج۔ نہیں۔

خمس و زکوٰۃ

س ۲۱۲۔ نیز اس دیئے گئے صدقہ کے متعلق حکم فرمایا جاوے جو اس متوفی کو دیا گیا
اور اس کے ذمہ زکوٰۃ و خمس تھا جو لاعلمی کی وجہ سے اس نے اس وقت ادا نہ
اور لجدہٗ مسکین ہو گیا تھا۔

ج۔ دینا صحیح تھا۔ واللہ العالم

خمس

س ۲۱۳۔ گھر کی پیدا کردہ اشیاء جہیز و بازاری خریداری کا جس کو سال گزر گیا
خمس دینا ہوگا؟

ج۔ خمس واجب نہیں ہے

خمس

س ۲۱۴۔ حدود ایران سے و کراچی سے بچا کر کپڑا لایا گیا اس کپڑے کی نسبت حکم بالتفصیل
جس کو عرصہ بھی دو سال سے زیادہ گذر رہا ہے۔

ج۔ خمس واجب نہیں ہے۔

شادی کا حکم

س ۲۱۵۔ دختران کی شادی کے وجوب وغیرہ کا حکم نیز کس زمانہ سے ارشاد ہو۔

ج۔ ضروری ہے مگر واجب نہیں ہے۔

جوابات بذریعہ خطوط سرکار ناصر الملۃ اعلی اللہ مقامہم

۲۱۶
ج۔ میں تمام مقلدین کو اجازت دیتا ہوں کہ جناب مولانا مولوی سید ظہور الحسن شاہ صاحب قبلہ دامت برکاتہم یا جناب مولانا مولوی سید شبیر حسین صاحب قبلہ دامت برکاتہم کی تقلید کریں۔

نمبرداری

۲۱۷
ج۔ مسئلہ نمبرداری کا جواب یہ ہے کہ نمبرداری کی درخواست اگر بغرض حفظ مال و آبرو ہو تو جائز ہے مگر ماتحتوں پر ظلم نہ کرے۔ ۱۳۴۸ھ ۹ ذی القعدہ۔

وتیرہ

۲۱۸
ج۔ وتیرہ کو دو رکعتوں میں بیٹھ کر پڑھنا چاہیئے

غسل برہنہ

۲۱۹
ج۔ برہنہ ہو کر غسل یا وضو کرنا جائز ہے لیکن زیر آسمان ایسا کرنا مکروہ ہے

نماز

۲۲۰
ج۔ نیت اور تکبیرۃ الاحرام کے درمیان کسی بات کا خیال آجانا مضر نہیں ہے۔

کفارہ

۲۲۱
ج۔ کفارات کے لئے اراضی فروخت کرنا لازم نہیں ہے۔ قدرے قدرے آمدنی سے بچا کر ادا کرے آپ کے خطوط کو میں نہایت توجہ سے دیکھتا ہوں آپ مطمئن رہیں۔

سجدہ

۲۲۲
ج۔ بلا اختیاری سے سر اگر سجدہ گاہ سے بلند ہو جائے اور ذکر واجب تمام نہ ہوا تو پھر سجدہ گاہ پر رکھے لیکن اگر واجب کر چکا ہو تو پھر دوسری مرتبہ سر سجدہ گاہ پہ نہ رکھے۔

مستحق خمس

۲۲۳
ج۔ اگر وہ اشخاص شیعہ ہیں اور صوفی نہیں ہیں تو مستحق خمس ہیں۔ والا فلا۔ واللہ

خمس

۲۲۴

ج۔ کربلائی غلام حیدر صاحب زاد مجدہم نے جو امانت مستحقین کی خمس سے دی [illegible]
اس کو میں قبول کرتا ہوں آئندہ احتیاط فرمائیں۔ ۱۳ ربیع ۲ سنہ ۱۳۵۱ھ

مکان غصبی

۲۲۵

ج۔ مکان غصبی میں دوسرے اشخاص نماز پڑھ سکتے ہیں بشرطیکہ مالک راضی ہو۔

نماز

۲۲۶

ج۔ اراضی مرہونہ میں نماز اور وضو باذن مرتہن جائز ہے۔

نماز

۲۲۷

ج۔ مسجد میں احتیاج اجازت نماز کی نہیں ہے۔ اور اراضی وشیعہ ملکر [illegible]
جائز ہے جب تک مالک ممانعت نہ کرے۔ واللہ العالم۔

چندہ

۲۲۸

ج۔ چندہ خاصۃ الناس لینا جائز ہے مگر مخالفین سے لینا مکروہ ہے اور اگر [illegible]
سے دینا پڑے تو درست نہ ہوگا۔

مستحقین

۲۲۹

ج۔ جو رقم لی گئی ہے اس میں مستحق کے لئے اسی قدر شرط ہے کہ مومن پابند صوم [illegible]
ہو۔ ظاہر حال سے اطمینان استحقاق بہم پہنچانا کافی ہے۔ زیادہ تحقیق و تفتیش
کی ضرورت نہیں ہے۔ واللہ العالم۔

سود

۲۳۰

ج۔ سود کے نام سے کوئی چیز نہیں دی جا سکتی البتہ بوقت ضرورت کم قیمت [illegible]
سے مبادلہ یا معاملہ بیع و شراء ہو سکتا ہے رقم صدقہ اور غیر صدقہ [illegible]
مساوی ہیں۔

سود

۲۳۱ ج۔ بنک کو بھی سود نہ دے کیونکہ اس سے بھی معاملہ کم شدہ سے ہو سکتا ہے مثلاً ایک تختہ کاغذ کا لے کر اس کے عوض رقم مطلوب دیدے اس میں بھی سود خوار اور دوسرے اشخاص مساوی الحکم ہیں۔

طہارۃ

۲۳۲ ج۔ ظروف معلومہ اگر آب باراں سے پاک کئے جائیں تو خاک ملنے کی ضرورت نہ ہوگی۔ مٹی ملنے کی صورت میں اوپر سے ملنا کافی ہے۔ اندر پہنچانے کی ضرورت نہیں ہے

۲۳۳ ج۔ جو مسائل جامع عباسی اور مجمع الرسائل اور دیگر عملیات آقائے صدر مرحوم ہوں ان پر آپ عمل کریں اور ان کو جناب مولوی سید محمد باقر صاحب زاد مجدہم سے سمجھ لیں۔

طہارت

۲۳۴ ج۔ منہ سے جو خون نکلے وہ لوٹے سے پاک ہو سکتا ہے۔ غوطہ حوض میں دینا لازم نہیں ہے۔ جریان آب ریش اور ٹھوڑی کی طرف مضر نہیں ہے۔ آخری مرتبہ کا دھونا لوٹے سے کل آب رسیدہ مقامات کو پاک کر دے گا۔ واللہ العالم

روزہ

۲۳۵ ج۔ جس شخص محتلم کو یہ گمان ہو کہ میں قبل صبح غسل کروں گا اور وہ اس گمان کی وجہ سے تیمم نہ کرے اور غسل کرنے کے لئے پانی تک جائے اور صبح ہو جائے تو روزہ اس کا باطل نہ ہوگا۔ واللہ العالم۔

فطرہ

۲۳۶ ج۔ اقارب مستحقین کو فطرہ دینا بہتر ہے اور ان میں الاقرب فالاقرب کا خیال رکھنا مناسب ہے لیکن اگر غیر اقارب کو دے یا قریب تر کے باوجود غیر قریب تر

کو دے تو بھی کافی ہے۔ واللہ العالم

محروم الارث

۲۳۷

ج۔ نافرمان بیٹے کو خصوصاً اس بیٹے کو جس کی نافرمانی امور شرعیہ کے متعلق ثابت

محروم کر دینا ممنوع نہیں ہے۔ واللہ العالم

وراثت

۲۳۸

ج۔ نافرمان و بدچلن دختر کو محروم کرنا درست ہے۔ لیکن اگر شرعی طریقے سے باپ

اور مر جائے تو اس لڑکی کے بھائی اس کو ترکہ پدری سے محروم نہیں کر سکتے ہیں۔ واللہ

عقد

۲۳۹

ج۔ تغیر مصلحت کی وجہ سے تغیر صورت عقد درست ہے اور کوئی مضائقہ نہیں

کے بدل دینے میں نہیں ہے۔ واللہ العالم

۲۴۰

ج۔ جو روپیہ آپ کے پاس جمع ہے اس کو ساکین مومنین پر تقسیم کیجئے اگر

کچھ بچے تو مسجد میں لگا دیجئے۔

قضائے عمری

۲۴۱

ج۔ سبیل نماز قضائے عمری پڑھنے کی یہ ہے کہ صبح سے شروع کرکے عشاء پر ختم

اور برابر پڑھتا رہے یہاں تک کہ یقین ہو جائے کہ اب کوئی نماز میرے

ذمہ میں نہیں ہے۔ نیت ہر نماز میں وجوب کی کرنی ہوگی۔

مسئلہ کفو

۲۴۲

ج۔ جو لوگ کفو ہوں ان کو داماد بنانے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ اگرچہ وہ ملازم

حاکم وقت ہوں لیکن ان کو منع کرنا چاہیئے کہ وہ اکتساب حرام سے باز رہیں۔ واللہ العالم

تجارت

۲۴۳

ج۔ اگر شخص مذکور کے پاس مال جائز بھی ہو تو فعل مسلم کو محمول صحت پر کرکے اس

سے معاملہ شرکت تجارت یا اجارہ کر سکتے ہیں۔ واللہ العالم۔

قرض

۲۴۴ ج۔ زیارات کے لئے روپیہ قرض لینا جائز ہے۔ مگر سودی معاملے سے احتراز لازم ہے۔

تلاوت

۲۴۵ ج۔ تلاوت آیات مطابق قرآن مجید موجودہ کرنا چاہیئے۔ واللہ العالم

ارث

۲۴۶ ج۔ دونوں صورتوں میں صرف دونوں بہنیں وارث ہوں گی بھانجا محروم رہے گا۔

غیر مستحق کو صدقات دینا

۲۴۷ ج۔ جن لوگوں نے حالت حسن ظن میں اعانت کی ہے اگر اعانت اپنے مال سے کی ہے تو وہ درست ہے اور کوئی مواخذہ ان سے نہ ہوگا نیز اگر زکوٰۃ اور خمس سے کی ہے اور ان پر پانے والے کا غیر مستحق ہونا منکشف نہیں ہوا ہے تو بھی صحیح ہے لیکن اگر زکوٰۃ و خمس سے اعانت کی ہے اور ان پر پانے والے کا غیر مستحق ہونا ثابت ہو گیا ہے تو اعادہ کرنا چاہیئے۔ واللہ العالم

قرض

۲۴۸ ج۔ آپ اول الذکر شخص سے روپیہ قرض لے کر زمین خرید کر سکتے ہیں۔

خمس

۲۴۹ ج۔ خمس حق سادات کے تین حصے ہوتے ہیں۔ ایک حق مساکین سادات۔ دوسرا حق ایتام سادات۔ تیسرا حق مسافرین سادات ہے۔ اگر آپ معرفت مستحقین کی رکھتے ہیں تو آپ کو اجازت دی جاتی ہے کہ اپنے اقارب مستحقین کو بہم مساکین سے بقدر ان کے حصے کے دیدیں۔

خمس مجتہد جامع الشرائط کے پاس بھیجنا

۲۵۰
ج۔ مال خمس کو مجتہد جامع الشرائط کے پاس بھیجنا لازم ہے۔ کسی اور انجمن میں روانہ کرنا درست نہیں ہے۔ واللہ العالم۔

قاتل کی مدد

۲۵۱
ج۔ قاتل کے لئے بچانے کی فکر درست نہیں۔ الّا جب کہ قتل خطاء واقع ہے۔

ملازمت پولیس

۲۵۲
ج۔ پولیس میں نوکری کی سعی کسی طرح جائز نہیں ہے۔

خمس

۲۵۳
ج۔ جس سال فروخت کیا ہے جانوروں کو ان کی قیمت اس سال کی آمدنی میں محسوب ہوگی اگرچہ بعد مدت ہو۔ واللہ العالم۔

ناصبی

۲۵۴
ج۔ اگر مخالفین موجودین میں سے کوئی شخص معلن بعداوت اہل بیتؑ ہو تو وہ بیشک ناصبی ہوگا۔ واللہ العالم۔

مشہور بسیادت

۲۵۵
ج۔ اگر مشہور بسیادت ہوں تو مستحق خمس ہیں۔ بعض اشخاص خود غرض کا کلام معتبر نہیں ہے۔ واللہ العالم۔

نکاح

۲۵۶
ج۔ حلال زادہ ہیں لیکن تجدید نکاح احوط ہے۔ واللہ العالم

خمس

۲۵۷
ج۔ جس سال خرید و فروخت ہوئی ہے منافع تجارت اسی سال کی آمدنی میں محسوب ہوگا اگرچہ وصول بعد میں ہوں۔ واللہ العالم۔

خمس

۲۵۸ ج۔ جس سال چارہ اور بھوسہ فروخت کیا ہے اس سال آمدنی میں قیمت چارہ اور بھوسے کی درج کرکے حساب کریں اور مصارفِ ضروریہ کے بعد جو بچے اس کا خمس ادا کرے اگر قیمت دوسرے تیسرے چوتھے سال ملی ہے تو کچھ مضائقہ نہیں ہے سالِ اوّل کا حساب دیکھے اور اس سال کی بقیہ آمدنی جو مصارفِ ضروریہ سے بچی ہے ایک ساتھ اس رقم کو شامل کرکے خمس ادا کرے اگر سالِ اوّل کا خمس ادا کرچکا ہے تو اس رقم کا خمس بمجرد وصول ادا کرے۔

مستحقِ زکوٰۃ کا غیر مومن کو مال میں شریک کرنا

۲۵۹ ج۔ زکوٰۃ کا مال جو شخص لے وہ اپنے اور اپنے اقارب مومنین پر صرف کرسکتا ہے اگر ماں باپ غیر مومن ہوں لیکن ناصبی اور خارجی نہ ہوں اور بہت ہی شکستہ حال ہوں تو ان کو شریک خورد و نوش کرے اور قدرِ ضرورت سے زیادہ نہ دے شخص معلوم کو جو زر زکوٰۃ آپ نے بطور قرض دیا ہے اچھا کیا ہے کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

قرض میں اضافہ کو سود نہ قرار دے

۲۶۰ ج۔ جب کسی کافر کو قرض ادا کرنے کے بعد ضرورۃً کچھ نفع دے تو اس کو سود کہہ کر نہ دے بلکہ ایک پارچہ کاغذ یا ایک رومال کم قیمت کا معاوضہ قرار دے کر دے یا بلالحاظ سود قرض یوں ہی ہبہ کردے یا اس کے فرزند کو یا زوجہ کو ہبہ کردے۔

استبراء مرغ

۲۶۱ ج۔ مرغ مذکور کا استبراء واجب نہیں ہے۔

۲۶۲ ج۔ فقط نجاست ہے۔ واللہ العالم

خرید اراضی

۲۶۳ ج۔ اراضی معلومہ کا خرید کرنا جائز ہے مگر حاکم شرع سے اجازت لیکر اس پر تصرف کرنا چاہیے۔

حکم توریہ

۲۶۴
ج۔ توریہ کلام کرنا درست ہے بعد معاملہ بیع اگر بائع کچھ قیمت بخوشی واپس کر دے تو لینے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

تحفہ و ہدیہ ملازمین نہر

۲۶۵
ج۔ برسم ہدیہ و تحفہ ملازمین نہر کو کچھ دینا تاکہ ان کے ضرر سے محفوظ رہیں درست ہے۔ واللہ العالم

معاملہ

۲۶۶
ج۔ آپ اس شخص سے معاملہ کر سکتے ہیں جس کے پاس روپیہ جمع ہے مگر وہ شخص ازمہ بزکوٹہ و خس ہے۔

اراضی رہن کر کے سودی معاملہ

۲۶۷
ج۔ جو اراضی رہن رکھ کر معاملہ سودی کرے گا اگر آپ اس امر پر راضی ہوں گے تو آپ بھی خدانخواستہ گنہگار ہوں گے۔

۲۶۸
ج۔ ۲۸ صفر کے مسائل پیش نظر نہیں ہیں لیکن تلاوش کروں گا۔

معتقد شیخ بع

۲۶۹
ج۔ جو شخص معتقد عبدالقادر ہو وہ شیعہ نہیں ہو سکتا کہ ایسے اشخاص کی مذہب ہدایت فرمائیے اس شخص کے متعلق ایک رسالہ دفتر اصلاح سے شائع ہوا ہے وہ منگا کر لوگوں کو سنائیے اور فہمائش کیجیے کہ اس کے اعتقاد سے باز رہیں۔

سنی باپ کی پرورش

۲۷۰
ج۔ جو شخص شیعہ ہو وہ اپنے سنی باپ کی پرورش کر سکتا ہے بشرطیکہ وہ مظہر عداوت و ناصبیت نہ ہو۔ واللہ العالم۔

تقلید

۲۷۱
ج۔ میری تقلید میں رہ کر بھی جائز ہے کہ میرے متعلد جناب مولانا سید ظہور الحسن صاحب قبلہ دامت برکاتہم کی طرف رجوع کریں۔

۲۷۲
ج۔ جو لکھنؤ محلہ ٹاٹ پٹی میں رہتے ہیں یا جناب مولانا سید شبیر حسین صاحب قبلہ دامت برکاتہم کی طرف رجوع کریں جو فیض آباد سکول میں مقیم ہیں۔

حلیت مال

۲۷۳
ج۔ جب تک تعیین معلوم نہ ہو کہ یہ مال حرام ہے دینے والے کے مال کو حلال تصور کیجئے خصوصاً جب کہ دینے والا کہے کہ یہ مال حلال ہے تو ضرور اعتبار کیجئے اگرچہ اس کے پاس مال حرام بھی ہو۔

۲۷۴
ج۔ سود کی بابت دعویٰ کرنا کسی طرح جائز نہیں ہے۔

خمس

۲۷۵
ج۔ جو روپیہ تعدادی یکصد جمع رہا ہے اگر وہ قبل از جمع قابل خمس تھا تو پہلے خمس نکالا جائے گا اور بقیہ مقدار کی زکوٰۃ نکالی جائے گی۔

توبہ

۲۷۶
ج۔ فرزند زناکار اگر توبہ کرے تو باپ اس کے ساتھ حسن معاشرت کر سکتا ہے اگر مکرر مرتکب زنا ہو تو اس سے قطع تعلق کرے۔

مخلوط مال

۲۷۷
ج۔ جن لوگوں کے متعلق یقین ہو کہ ان کے اموال حلال اموال حرام سے مخلوط ہیں وہ بھی اگر اخراج زکوٰۃ کریں تو اس کا لینا مستحق کو درست ہے اسی طرح اگر خمس دیں تو لے لینا چاہیئے جب تک علم قطعی اس کا نہ ہو کہ یہ عین روپیہ جو مل رہا ہے مغصوب اور حرام ہے۔

تقلید

۲۷۸
ج۔ علیہ آقائے اصفہانی پر اس طرح عمل کر سکتے ہیں کہ میری تقلید چھوڑ کر ان کے مقلد ہو جائیں۔ اگر میرے مقلد رہیں تو جو احکام میرے فتاوے کے مطابق ہیں ان پر عمل کریں۔

میراث بیوہ

۲۷۹
ج۔ بیوہ کو صرف زمین مکان مسکونہ سے حصہ نہ ملے گا باقی ہر زمین سے حصہ پائے گی خواہ وہ زمین زراعت ہو یا زمین باغ یا اور کوئی زمین۔ واللہ العالم۔

نکاح سنی عورت

۲۸۰
ج۔ شیعہ مرد سے سنی عورت کا عقد صحیح ہے بشرطیکہ وہ منظہرہ عداوت اہل بیتؑ نہ ہو۔

نکاح

۲۸۱
ج۔ البتہ تجدید نکاح بطور شیعہ ضروری ہے۔

عقد فضولی

۲۸۲
ج۔ اگر منکوحہ نابالغہ تھی اور دادا نے عقد اس کا منظور نہیں کیا تو وہ باطل ہو جائے گا۔

رضاعت

۲۸۳
ج۔ رضاعت میں ثبوت شرعی ضرور ہے حکم قاضی یا مفتی مخالف کافی نہیں ہے۔ البتہ جس کی رضاعت کا حکم مفتی یا قاضی مخالف نے دیا ہے اگر وہ سنی یا شیعہ ہو تو تفحص کی ضرورت نہیں ہے کہ دلیل ثبوت کیا ہے۔

لفافہ حاصل شدہ از مسلم

۲۸۴
س۔ یہ لفافہ جو رجسٹری کرایا جاتا ہے ایک پائی کا مال ہے جو کہ دوسرے سے ایک طرح مفت حاصل ہوا ہے چونکہ رقم خمس اس میں بھیجی جا رہی ہے ہر ایک کے مقابلے میں سمجھ رہے گا یعنی ادائیگی صحیح سمجھی جائے گی اگرچہ یہ لفافہ چوری یا غصبی بھی ہو۔

ج۔ اگر مسلم سے حاصل ہوا ہے تو اس کو مال مال حلال سمجھنا چاہیئے اور اس کا استعمال درست
ہے اس کو چوری کا مال یا غصب کا مال خیال نہ کرنا چاہیئے۔ واللہ العالم۔

بخارات پاک وناپاک

س۲۔ غسل حمام ایک چھوٹی سی کوٹھری بغرض غسل ناصر شاہ صاحب نے تیار کرائی ہے
پاک اور ناپاک ہر دو جگہ سے بخارات اس قدر اٹھتے ہیں کہ ڈوری پر خشک پارچے
بسا اوقات ہوئے جاتے ہیں مجھے معذور کو اسی کوٹھری میں آٹھ نو گھنٹہ بحالت روزہ
طہارت کرنے اور نماز پڑھنے کو رہنا پڑتا ہے۔ صحت روزہ و طہارت لباس
وبدن کے متعلق حکم فرمایا جاوے۔

ج۔ بخارات نجس نہیں ہیں جب تک کہ پانی نہ ہو جائیں کپڑوں پر اگر قدرے نمی
آجائے تو مضائقہ نہیں ہے۔ لیکن اگر اسی طرح گیلے ہو جائیں جیسے پانی سے
گیلے ہوتے ہیں تو قابل تطہیر ہوں گے یہی حکم بدن کا بھی ہے۔ ان بخارات سے
روزے میں کچھ خلل نہ ہوگا۔ واللہ العالم

بخارات پاک و ناپاک

س۔ ناپاک جگہ سے بخارات ہر وقت کرتے غسل کے تھوڑی وقت تک اڑتے ہیں
اور حوض سے ہر وقت حوض کے کنارے کوٹھری کے اندر تخت پوش رکھی ہے
جس پر نماز پڑھتا ہوں کوٹھری میں حوض کے آس پاس صرف ایک طرف اتنی
ہی جگہ ہے جہاں تخت پوش رکھی ہے جس واسطے ضرورت استفسار ہو رہی ہے۔

ج۔ نماز اس پہ پڑھیے کوئی حرج نہیں ہے۔ واللہ العالم

طہارت

س۔ ایک آدمی نے چرب غذا کھائی اور بالائی دار دودھ پیا تمام لب و منہ نہایت چکنے
تھے کہ اس کے مسوڑوں سے خون نکلنا شروع ہو گیا بیسن و مسواک وغیرہ سے

پاک ہونا چاہا اور اگر بحالت چکنائی مسواک منہ میں مارا جس سے بھی خون زیا

آیا آخر کار جب خون بند ہو گیا تو بیسن سے دھو ڈالا اور اپنی طرف سے پ

ہو کر روزہ کی نیت کر لی یہ سحری کو ہوا جب دن کو بعد زوال دانتوں سے

لگی تو معلوم ہوا کہ دانتوں کے درمیان مسواک کا تنکا چھپا ہوا ہے نکالا دیکھا

کے قریب لمبا اور دو بال کے قریب موٹا ہے مگر صاف ہے خون و چکنائی کا

نہیں ہے تاہم سوال کی ضرورت ہو رہی ہے فرمایا جاوے کہ یہ روزہ و

منہ و وضو وغیرہ جب کہ وہ تنکا مسواک چکنے اور خون بھرے منہ میں رہ

غالباً طرف دین تنکا بھی چکنا ہو گیا ہو گا اور خون سے نجس بھی یقیناً ہے

کلیاں اور غوطے لگانے سے بھی نہیں نکلا تو خیال آتا ہے کہ اس تنکے ک

دوسرے یا ایک جہاں اڑے رہے ہیں وہاں پانی کا گذر نہیں ہوا ہو گا ا

طہارت منہ بھی نہیں ہو گی ورنہ پانی اس تنکا کو نکال ڈالتا۔

ج۔ دہن کو طاہر سمجھیں وضو کو صحیح جانیں اور روزہ بھی صحیح ہوا تنکا پاک ہے۔ واللہ

قضا نماز

س ۲۸۸۔ جس شخص کے ذمے قضا واجب نمازیں ہوں تو وہ شخص تاوقتیکہ اس کے ذمہ

نمازیں ہیں جب کبھی اور جس وقت غسل جنابت و وضو کرے گا وجوب کی نیت

سے کرے گا اگرچہ قضا پڑھنے کی اس وقت نیت نہ ہو اور نماز ادا کا وقت بھی

ہو ایسا شخص نماز تہجد و عید و جنازہ کے لئے وضو کس نیت سے کرے گا جب ک

اس کے ذمہ قضا نمازیں ہیں۔ اور اس وضو سے اس نے پڑھی بھی نہیں ہیں۔

ج نیت قربت مطلقہ کافی ہے۔ واللہ العالم

سجدہ

س ۲۸۹۔ در حالت نماز پہلا سجدہ نماز پیشانی آگئی ٹوپی یا عمامہ پر کیا گیا ہو تو اس بھول یا

کا تدارک ارشاد ہو۔

ج۔ بعد نماز ایک سجدہ کرے۔ دو سجدے سہو بجالائے۔ واللہ العالم۔

بے محل سلام

۲۹۰ س۔ تشہد اول پر پڑھتے سہوے تمام سلام بلکہ ہر سہ تکبیریں بھی ہاتھ اٹھاکر پڑھ چکا ہو مگر حالت نماز نہیں بدلی تدارک ارشاد ہو۔

ج۔ اٹھ کر نماز تمام کرے اور بعد ختم دو سجدہ سہو بجالائے۔ واللہ العالم۔

قرأت بے جا و قیام بے جا

۲۹۱ س۔ پہلا تشہد سہواً نہیں پڑھا گیا تیسری رکعت کے قیام میں چلا گیا حمد پڑھی بلکہ دوسرا سورہ بھی شروع کیا تو یاد آیا قبل از رکوع واپس آکر تشہد پڑھا اب دوبارہ تیسری رکعت کے واسطے اٹھا۔ سورہ حمد ابتدا سے پڑھے یا جہاں سے چھوڑ کر واپس ہوا تھا۔ نیز اس کے بدلے کتنے سجدہ سہو ہوں گے اور کس امر کے متعلق ہوں گے۔ قیام بے جا کے بدلے۔ یا قرأت دوبارہ پڑھنے کے بدلے یہی دو سجدے سہو اور دینا ہوں گے۔

ج۔ سورہ حمد ابتداء سے پڑھے دو مرتبہ دو سجدہ سہو کو بجالائے ایک قیام کے متعلق اور ایک قرأت بیجا کے متعلق۔ واللہ العالم۔

وضو

۲۹۲ س۔ اعضائے وضو میں سے کسی ایک عضو پر زخم ہو اور نجاست تو جبیرہ واجب ہو گا یا اختیار ہے کہ تیمم کر لیوے مجھ ناکارے کو یہ امر زیادہ پیش رہتا ہے اور ہمیشہ تیمم ہی کیا کرتا ہوں۔

ج۔ اگر ضرر کا خیال ہے تو تیمم صحیح ہے۔ واللہ العالم

قضا نماز

۲۹۳ س۔ جس شخص کے ذمہ کئی سالوں کی نمازیں قضا ہوں ان کو پڑھ رہا ہو یا نہ چار پانچ

روز کی اور قضا ہو گئیں اب ان تازہ قضا نمازوں کو ادا سے پہلے پڑھنے
اجازت ہے یا محض شب و روز کی ہی قضا شدہ نمازیں ادا سے پہلے پڑھے
اور ان چار پانچ روز کی قضا نمازوں کو بلکہ مہینہ دو مہینہ کی قضا نمازوں کو
چکنے سے پہلے نہیں پڑھ سکے گا۔ اور سب کو پڑھ کر بعد ہی پڑھے گا۔
ج۔ محض ایک روز و شب کی نمازیں قبل نماز ادا بجالائے باقی کو بعد نماز ادا
بجالائے۔ واللہ العالم

نماز

س ۲۹۴۔ اس موضع چک ۲۱ سے ڈیڑھ میل کے فاصلہ پر دوسرے چک کا رقبہ ہے جہاں
مومن مسافر قیام کر کے رمضان گزار رہا ہے دریافت کرنا ہے کہ دن ایک
کے ڈیڑھ میل فاصلہ والے رقبہ میں کام ضروری جاسکتا ہے جب کہ روزہ
اور ظہر بھی اس رقبہ میں پڑھنی ہو وے اور مغربین چک ۲۱ میں جہاں قیام ہے
ج۔ بعد ظہر جائے اور اگر نماز ظہرین وہاں پڑھے تو قصر و اتمام دونوں بجالائے
احتیاطاً۔ واللہ العالم۔

تبدیلی رقم

س ۲۹۵۔ نوٹ مرسلہ ہذا ایک سنی المذہب سے جو فوج کا بڑا آفیسر گورنمنٹ کا بڑا
جس نے کہ لڑائی کے زمانہ میں حج کے موقعہ مکہ پہنچ کر شریف مکہ اور ...
اپنی گورنمنٹ کے زیر اثر کیا تھا جس کے صلہ میں گورنمنٹ نے سنی المذہب
کپتان بنایا اور بہت بڑی رقم کی پنشن دی غلطی سے آدمی نے میرے
خس کے عوض پیر دے کر ایسے کی ایسی پنشن کے نوٹوں سے روپیہ بدلا ہے
یہ نوٹ حضور کے نزدیک صحیح ہوں تو شکر کروں آئندہ کے لئے پوچھوں
پولیسیوں وغیرہ سے ایسا معاملہ کرنا یا روپیہ کے بدلے نوٹ لانا یا دینا ...

ان کی ایسی تنخواہ یا پنشن کی رقم سے کیسا ہوگا۔

ج۔ نوٹ کا عوض دینا صحیح ہوا آیندہ سے اگر احتیاط کیجئے تو بہتر ہے ورنہ لازم نہیں ہے۔ واللہ العالم

خمس

س ۲۹۶۔ خود سے و دیگر مومنین سے رقم خمس اپنے مجتہد صاحب قبلہ دام ظلہٗ کی خدمت میں بھیج کر واپسی رسید کے لئے ٹکٹ لفافہ یا کارڈ نہ بھیجوں اور حضرت کی خدمت میں عرض کروں کہ ٹکٹ وغیرہ اپنے پاس سے صرف فرما کر رسید بخشیں تو اور اگر ٹکٹ واپسی رسید خمس وزکوٰۃ کے لئے بھیجوں اور محض لفافہ حضرت کو اپنے پاس سے دینا پڑے خود بخود یا میرے عرض کرنے پر تو میری ادا کی گئی خمس اور مومنین کی صحیح محسوب ہوگی یا ناقص۔

ج۔ اجازت مجتہد سے صحیح ہو جائے گی۔ واللہ العالم

تجارت مکاسب

س ۲۹۷۔ مومنین مقلدین بھائی جوتا بناتے ہیں کئی قسم کے دیسی پارچہ جات بنتے ہیں۔ وغیرہ وغیرہ مکاسب کرتے ہیں۔ مگر سب کا یہ اظہار ہے کہ یہ چیزیں ہم سے با طہارت نہیں ہو سکتیں کیا ان کی قیمت ان پر حرام رہے گی ایسی رقم سے چیز خیرات کرنا بچت سے بعد از عرصہ سال خمس یا زکوٰۃ دینا صحیح ہوگا نیز مجھے اپنا پاک روپیہ ان کی ایسی رقم سے بوقت ضرورت لینا جائز ہوگا یا نہ۔

ج۔ جوتا اگر حلال چمڑے کا ہو اور کسی وجہ سے نجس ہو جائے تو اس کی خرید و فروخت جائز ہے پارچہ باقی ہیں پارچہ اگر نجس ہو جائے تو اس کی خرید و فروخت بھی جائز ہے مشتری (خریدار) کو اطلاع کر دینا چاہیئے ایسے معاملات کا روپیہ جائز ہے خمس وزکوٰۃ میں دے سکتے ہیں اور دوسرا شخص اس کو لے سکتا ہے۔

واللہ العالم

طہارۃ

۲۹۸

س۔ بدن کا کوئی حصہ اتفاقاً کسی چیز سے معمولی رگڑ کھائے تو زردی مائل
اس جگہ سے کئی دنوں تک نکلتی رہتی ہے جس کو عرفاً خون تو نہیں کہا جاتا
بجز نا کچا خون ہی ہے۔ اس کی طہارت ونجاست کے متعلق حکم فرمایا جائے
کیونکہ مجھے غسل ووضو میں اس امر کا تردد زیادہ ہوتا ہے۔

ج۔ زرد آب پاک ہے۔ واللہ العالم۔

قضا نماز

۲۹۹

س۔ جس شخص کے ذمہ سالوں کی قضا نمازیں ہوں اس سے اگر شب و روز کی ادا
ہو جائیں تو ان تازہ قضاؤں کو ادا سے پہلے پڑھ لینے کا حکم ہوا ہے اگر تنگی وقت
کے باعث سے قبل از ادا نہ پڑھ سکے تو بعد از ادا پڑھ لیوے یا تمام نمازوں کے بعد پڑھے

ج۔ اگر تنگی وقت کی وجہ سے نہ پڑھ سکے تو پھر نماز ہائے سابقہ کے بعد پڑھے۔ واللہ العالم

فطرہ

۳۰۰

س۔ ماہ رمضان المبارک میں کئی سال سے ناصر شاہ کے ہاں ہوتا ہوں فطرہ رمضان میرا
شاہ صاحب پر واجب ہے یا خود مجھ پر۔

ج۔ ناصر شاہ صاحب پر واجب ہے اگر آپ مستطیع ہیں تو آپ ہی دیجئے۔ واللہ العالم

غیر سید مہمان کا فطرہ

۳۰۱

س۔ غیر سید مہمان کا فطرہ سید میزبان کے ذمہ ہو تو مستحق فطرہ مسکین سید ہوگا یا
سید پر حرام ہوگا۔

ج۔ بہتر یہ ہے کہ غیر سید کو دیا جائے۔ واللہ العالم

خمس

۳۰۲

س۔ مجتہد قبلہ خمس سے سہم امام غیر سید کو دینے کو مجاز ہیں یا مال امام سادات کے سوا نہیں دیا جائے گا

ج۔ غیر سید کو نہیں دے سکتے۔ واللہ العالم۔

عطیہ گورنمنٹ

س ۳۰۳۔ ایک مومن مقلد حضور کو گورنمنٹ سے تیس روپیہ سالانہ لبطور انعام ملتا ہے بحیثیت ممبر ہونے کے ڈسٹرکٹ بورڈ ضلع میں بھی جانا پڑتا ہے اور عدالت سیشن میں اسیری پر بھی تکلیف و اخراجات کا خیال کرتے ہوئے وہ سب کچھ چھوڑنا چاہتے ہیں اور باقی مومنین و اقرباء اس اعزاز کو نہیں چھوڑنے دیتے ہیں ناراض ہوتے ہیں وہ مقلد کس طرح کرے۔

ج۔ چھوڑ دینا لازم ہے۔ واللہ العالم

سودی قرض

س ۳۰۴۔ مومن نے سنی آدمی کو ہندو سود خوار سے اپنی ضمانت پر دس روپیہ سودی لے دیا جب بیس روپیہ تک بڑھ گئے تو اصل و سود دے کر اپنے پاس سے حساب بے باق کر دیا اب اس سنی سے وصول کر سکے تو کتنا کرے۔

ج۔ دونوں توبہ کریں اور اصل روپیہ ضرور ادا کرنا چاہیئے اور زیادہ از اصل لبطور ہدیہ دینا چاہیئے۔ واللہ العالم۔

بخارات

س ۳۰۵۔ حکم حاصل کر چکا ہوں کہ اب گرم نجس سے یا پیشاب سے جو بخارات لباس بدن سے لگیں جب تک ان کا گیلا نشان معلوم نہ ہو پاک سمجھیں کیا بدن و لباس یا بخارات نیز گیلے لباس پر یا ہاتھ منہ پر تیل لگا ہو اور ایسے بخارات پڑ جائیں تو کیا سمجھنا چاہیئے۔

ج۔ پاک سمجھیں۔ واللہ العالم

فطرہ

س ۳۰۶۔ جن طلاب دین کی اعانت حسب الحکم جناب والا صدقات سے کی جا رہی ہے

ان کے فطرہ رمضان کی بابت فرمایا جائے۔

ج۔ فطرہ ان کا آپ پر واجب نہیں ہے۔ واللہ العالم

طہارۃ

س ۳۰۷۔ شرعی طہارت کرتے یا رفع وسواس کرتے بے اختیاری سے پانی حلق سے گزر… تو اس کے روزہ رمضان کے متعلق فرمایا جائے۔

ج۔ روزہ صحیح ہے مگر وسواس کی حالت میں اگر ایسا ہو تو بعد ماہ مبارک ایک … اور رکھ لے۔ واللہ العالم

مَنّت

س ۳۰۸۔ اگر کوئی منت مانے کہ بعد حصول صحت فلاں بزرگوار کو مجالس جناب سید… علیہ السلام پڑھنے کے لئے بلاؤں گا اور فلاں فلاں مومنین کو سننے کے … اور ہر ایک کی حسب توفیق خدمت کروں گا اب اگر وہ حضرت پڑھنے وا… نہ تشریف لا سکیں تو دوسرے صاحب کا مجلس پڑھ دینا۔ منت جو کر… تھا ادا سمجھا جاوے گا یا نہ۔

ج۔ باسمہ سبحانہ۔ اگر مطلقاً آنے سے انکار کریں تو خیر ورنہ جس وقت آنے کا … اس وقت ان کو بلایا جائے۔ واللہ العالم۔

منت

س ۳۰۹۔ مومنین سے جن کو بلانا نیت میں تھا اگر کوئی ایک نہ آ سکے تو اس امر کے متع… بھی جو حکم ہو ارشاد ہو۔

ج۔ اگر کوئی وقت ایسا ہو کہ جس میں سب آ سکیں تو وہی وقت رہے ورنہ جس … آ سکیں ان کے آنے کے بعد مجلس کی جائے۔ واللہ العالم۔

مَنّت

س ۳۱۰۔ مریض کو بعد حصول صحت ادا کرنا منّت کا تو بہر حال واجب ہوا آیا اس پڑھنے والے بزرگوار پر یا ان مومنین پر جن کو شریک مجلس کرنا منّت میں تھا واجب نہیں کہ ہر صورت حاضر ہوں وہیں۔ اس مُنّت کے صحیح یا غیر صحیح ہونے کے متعلق بھی ارشاد ہو۔ نیز طریقہ اس کی ادائیگی کا نیز آئندہ ایسے امور کے ماننے سے اور ادا کرنے کا طریقہ تحریر ہووے۔

ج۔ واجب نہیں ہے۔ صحیح ہے۔ سابقہ مذکور ہو چکا ہے۔ آئندہ سے تخصیص کسی ذاکر یا سامع کی نہ کی جائے۔ واللہ الموفق۔

مُنّت

س ۳۱۱۔ کمترین عرصہ ۶ ماہ کا ہوا سخت بیمار ہو گیا تھا بروقت بیماری کمترین نے منّت مانی تھی کہ خداوند کریم بحق چہاردہ معصومین علیہم السلام شفا عطا فرماوے تو مولوی محمد حسن صاحب واعظ ماٹلے پور کو بلوا کر مجالس جناب سید الشہداء علیہ السلام جناب پیر سید فضل شاہ صاحب کی موجودگی میں حسب توفیق نذر و نیاز پکا کر سب مومنین کو تقسیم کروں گا۔ چنانچہ جس وقت صحت مکمل ہو گئی تو مولوی محمد حسن صاحب کو بذریعہ خط و کتابت دعوت دی گئی۔ مولوی صاحب نے بعد منظوری بواپسی تحریر فرمایا کہ فلاں تاریخ پہنچ جاؤں گا تاریخ مقررہ پر نہ تشریف لائے۔ بواپسی مطلع فرمایا جاوے کہ ہر دو صاحبان کی موجودگی میں منّت ادا کی جاوے یا دوسری صورت میں منّت ادا کر سکتا ہوں۔ پڑھنے کے لئے مولوی محمد حسن صاحب اور مقدس بزرگ ہونے کی وجہ سے جناب پیر سید فضل شاہ صاحب شامل مجالس ہوں۔ پڑھنے والا کوئی دوسرا صاحب ہو تو پیر صاحب ضرور شامل ہوں یا ہر دو صاحبان کی شمولیت ضروری ہے یا غیر ضروری۔

ج۔ باسمہ سبحانہٗ جس طرح آپ نے نذر کی ہے اسی طرح ادا کی جائے اگر کوئی
مطلقاً شرکت منظور نہ کریں تو پھر کسی اور ذاکر صاحب کو بلائے اور بجائے
پیر صاحب کے کسی اور مقدس کو شریک کیجئے۔

خمس سہم سادات

س۳۱۳۔ دو تین سال سے حسب الحکم سہم مساکین جس بڈھے سید اور اس کی دختر بیوہ ا
اس کے بچگان کم سن کو دیتا آیا ہوں اور ساتھ ساتھ ہمیشہ ان کے حالات
عرض کرتا رہا ہوں تاکہ غلطی واقع نہ ہووے۔ گاہ یہ عرض کی کہ ان کے ہاں
غیر مستحقین بطور مہمانی آتے ہیں اور اسی مال سے کھاتے ہیں گاہ بیوہ سیدہ
ملکی رسم کے رو سے پردہ نشین نہ ہونا عرض کیا۔ گاہ ان کا ان پڑھ ہونے
وجہ سے نماز میں عبارات یا لفظات کا صحیح نہ پڑھ سکنا عرض کیا۔ گاہ ان کا
کے ہاں سے گیارہویں عبدالقادر کا لینا عرض کیا۔ الغرض بخوف مختلف
حالات ان کے عرض کر کے حکم حاصل کرتا رہا ہوں اور حسب الحکم ان کی
کر کے آج تک سہم مساکین دیتا آیا ہوں۔ آج ان کے حالات سے تازہ
یہ ہوا ہے کہ اس بڈھے سید نے مومنین کا شتکاروں کو کہہ رکھا تھا کہ بروقت
خریف تھوڑا تھوڑا ٹکڑا زمین اپنی کا ہمارے لئے کاشت کر چھوڑنا اور
کچھ اپنے پاس سے کرنا یعنی قلبہ رانی۔ تخم ریزی۔ وغیرہ جیسا کہ اکثر سید
ملک میں اپنے قدر شناسوں کو کہہ کر کروایا کرتے ہیں چونکہ مجھے ان
مستحق خمس بنانے کی ضرورت تھی اور زیادہ تھی اسی خوف سے کہ
کی طرح اب پھر اپنے پاس سے دوبارہ ادا کرنا نہ پڑ جاوے از حد خفہ
بلکہ خلافِ شان ان کے میرے منہ سے کلمات نکلے جن کی توبہ اسی روز
دوسرے روز کی مگر زبان سے نہ معلوم کیا سرزد ہوئے ہوں۔ اب دریافت

ے معلوم ہوا ہے کہ سید نے اپنی دوسری دختر اور اس کے بچگان کے لئے کہا
ہے کہ جب کبھی وہ خود یا اس کے بچے مفلس آویں گے یہ ایسا مال یعنی غلہ ان
کو دوں گا واقعی اس کی دختر دوسری جس کے مستحق خمس ہونے کا علم مجھے نہیں مفلس تر
ضرور ہے گیا اس کے واسطے اس بڈھے سید کا مومنین سے کہنا از قسم سوال نہیں ہے
اور سائل بکف ہونا اس کا ثابت نہ ہوگا اور یہ خود مستحق سمجھا جاوے گا جیب کہ
کھا دیگا۔ حضور کے دلوائے ہوئے خمس اور مومنین سے اس طرح حاصل کرکے جیسا
عرض ہوا دوسری دختر اور اس کے بچگان کو دیوے اور البتہ وہ فصل دکی جس
کی آمدنی بالکل معمولی ہوگی) حفاظت کرنے کو باہر کھیت میں جا بیٹھا ہووے
اور کھانے کے لئے خمس حضور سے وغیرہ لے گیا ہو۔

ج۔ شخص مذکور مستحق خمس ہے۔ واللہ العالم

سائل بکف

۲۱۴

س۔ کوئی مسکین کسی دوسرے کے لئے کسی سے مانگے یا مسجد وغیرہ کے لئے چندہ کرے
تو سائل بکف سمجھا جاوے گا یا کیا۔

ج۔ ایسا شخص سائل بکف ہرگز نہیں ہے۔ واللہ العالم

خرچ مسائل کے دریافت پر

۲۱۵

س۔ مومنین کے لئے مسائل دریافت کرتے پر جو لاگت کرتا ہوں اور حضور کو استفسار
کی جوابیت دیتا ہوں جس طرح گذرے کرتا رہوں یا انکار کر دینا گناہ نہ ہوگا۔

ج۔ جہاں تک ممکن ہو اس عمل خیر سے اعراض نہ فرمائے۔ واللہ الموفق۔

مال زکوٰۃ غیر مستحق کو دینا

۲۱۶

س۔ اگر مجھے علم ہو کہ مخرج زکوٰۃ سید ناصر شاہ صاحب نے یا العیاذ باللہ میرے مجتہد
قبلہ دام ظلہ نے فلاں غیر مستحق کو مال زکوٰۃ سے دے دیا ہے تو آگاہ کرنا ضروری

ہے۔ بالضرورت نہیں۔

ج۔ لازم نہیں ہے۔ واللہ العالم

تقسیم ترکہ

س۳۱۷۔ ہندہ نے جو مال اپنے باپ سے پایا تھا اس مال سے شوہر ہندہ نے کچھ قرض لیا۔ پھر شوہر نے انتقال کیا۔ کیا مال شوہر ہندہ سے اولاً قرض ادا کیا جائیگا یا نہیں۔

ج۔ الجواب وباللہ التوفیق۔ قرض پہلے ادا کیا جائے گا پھر ترکہ تقسیم ہوگا۔ واللہ العالم

استخارہ

س۳۱۸۔ مشین فروخت کرنے کے واسطے استخارہ ملاحظہ ہو۔

ج۔ استخارہ بہتر آیا۔

سجدہ نماز

س۳۱۹۔ دوسرا سجدہ کا پہلے سجدہ سے مقام مخالف ہو تو نماز صحیح ہے۔

ج۔ صحیح ہے۔ واللہ العالم

طہارۃ

س۳۲۰۔ کان کی میل نجس ہے یا نہیں۔

ج۔ پاک ہے واللہ العالم۔

میراث

س۳۲۱۔ زید نے انتقال کیا وارثوں میں والدہ۔ زوجہ۔ دختر کو چھوڑا تقسیم کا طریقہ ارشاد ہو ورثا پر۔

ج۔ الجواب وباللہ التوفیق۔ زوجہ کو آٹھواں ملے گا باقی کے چار حصے ہوں گے ایک حصہ والدہ پائے گی۔ تین حصے دختر کو ملیں گے۔ واللہ العالم۔

ایجی ٹیشن

۳۴۳ س۔ کیا اب بھی مومنین کے جتنے روانہ کئے جائیں ماہ رمضان کے روزوں اور نمازوں کے ضائع ہونے کا خیال یا ہندو کی تیار کردہ غذا وغیرہ کھا کر جیلوں میں روزہ رکھنے کا خیال مجھے جو ہر گاہ آرہے ہے کیا ہے۔ مجھے ڈر لگ رہا ہے بس فوراً میرے اس ڈر کے متعلق حکم شریعت بھجواؤ اور آج ہی بھجواؤ۔

ج۔ تا التواء جتھوں کی ضرورت نہیں امید ہے کہ فیصلہ ہو جائے گا والا بعد مدت التواء فیصلہ نہ ہونے کی صورت میں روزے مستثنیٰ ہیں۔ کوئی حرج نہیں بیشک بھیجے آئیں۔

غرق شدہ کی نماز جنازہ

۳۴۴ س۔ مومن دریا میں غرق ہو گیا ہو وے میت برآمد نہ ہووے نماز جنازہ پڑھنا ضروری ہو گا جب کہ بعض کو جائے غرق کا علم ہو۔

ج۔ جنازہ نہیں پڑھ سکتے البتہ میت کی روح کو ثواب پہنچانے کے لئے دو رکعت برائے ثواب نیت قربت پڑھ سکتے ہیں۔

غرق شدہ کی نماز جنازہ

۳۴۵ س۔ دور سے خبر آوے کہ فلاں جیل میں فلانہ مومن مر گیا ہے نماز جنازہ وغیرہ کا علم نہ ہو کہ صحیح ہوا ہے یا نہیں یا بالکل ہوا ہی نہیں تو خبر پانے والے بعد مرگ نماز جنازہ پڑھیں گے یا نہیں اگر پڑھیں گے تو کس نیت سے۔

ج۔ بعینہٖ نمبر ۱ کا جواب کافی ہے یعنی دو رکعت نماز ہدیہ میت بنیت قربت پڑھے جنازہ نہیں ہو گا۔

تبرا ایجی ٹیشن میں معافی

۳۴۶ س۔ وہ مومنین جو کہ معافی مانگ کر آرہے ہیں اور وہ جو کہ گھر آ کر اعانت کرنے کے وعدے پر آئے ہیں ان سے کیسا سلوک کرنا چاہیئے۔

ج ۔ جو مومنین مریض ہونے کی وجہ سے معافی مانگ کر گئے ان پر کوئی حرج نہیں
تاہم دوسرے مومنین جو کہ اعانت وغیرہ کی غرض سے یا یونہی معافی مانگ
کر گئے ہیں ان کے افعال کو مجبوری پر محمول کیا جائے ۔

میراث

س ۳۲۷: ہمارے باپ کا نام سید بہادر شاہ تھا گاؤں کا نام سید رحمن ہے اور ہمارے باپ کا
پیشہ تجارت تھا اور دیہہ مذکور کا جاگیر دار منجانب حکومت تھا ۔ اور ہمارے باپ
کا دوسرا بھائی نہ تھا ۔ تمام بہادر شاہ کے چھ لڑکے تھے انھوں نے اپنی زندگی میں
تین لڑکوں کی شادی کرائی ۔ اور تین کی شادی آپ کی موت کے بعد ہوئی اور والدہ محترمہ
زندہ ہے ۔ تمام خاندان مشترکہ رہا ۔ اور جاگیر موجودہ برضائے مندی برادران خود
حیدر شاہ جاگیر دار ہوئے اگر برادران رضامند نہ ہوتے تو جاگیر دار بن نہیں سکتے
تھے یا جاگیر ضبط ہو جاتی یا تقسیم ہو جاتی ۔ جاگیر داری کے بدلے پانچ مربعہ ہمارے
خاندان کو نہر لائل پور سے ملے اور چھ مربعہ نہر لوئر جہلم ضلع شاہ پور سے ملے اور
نصف مربعہ ضلع منٹگمری ملا ۔ اس وقت تمام خاندان مشترکہ تھا اور والدہ صاحبہ بھی
زندہ تھیں اس کے نذرانے اور مشترکہ خاندان سے دیئے گئے جس وقت
تمام برادری کی شادی ہو چکی تو علیحدہ ہو جانے کی تجویز ہوئی پانچ مربعہ نہر چناب
لائل پور والے سید حیدر شاہ کے نام تھے اور چھ مربعہ اراضی نہر لوئر جہلم کے ضلع شاہ پور
والے سید جعفر شاہ و فضل شاہ و ناصر شاہ پسران بہادر شاہ کے نام تھے دو دو مربعہ
اراضی تھے ۔ فیروز شاہ ۔ نادر شاہ کے سرکاری کاغذات میں تحریر نہیں تھے جس وقت
علیحدہ ہونے لگے تو مربعہ جات اراضی تقسیم کی گئی ۔ تو برادران نے لائل پور والی زمین
میں سے تین مربعہ اراضی حیدر شاہ کو دیا ۔ اور ایک ایک مربعہ نادر شاہ فیروز شاہ
کو دیا گیا ۔ اور ایک مربعہ حیدر شاہ کو اس سے زیادہ دیا گیا ۔ کہ وہ تمام سب

بھائیوں سے بڑا تھا۔ نہر جہلم ضلع شاہ پور چھ مربعہ اراضی تھی دو مربعہ جعفر شاہ دو مربعہ ناصر شاہ اور دو مربعہ فضل شاہ کے نام تھے وہی ان کو دیئے گئے چونکہ لائل پور کے ایک مربعہ کی حیثیت نہر جہلم شاہ پور کے دو کے برابر تھی ہر ایک نے نہایت خوشی سے منظور کیا۔ چھ سال تک حیدر شاہ کی زندگی میں ان کی پیداوار کھاتے رہے۔ حیدر شاہ حج پر چلے گئے ابھی سرکاری کاغذات میں تجویز نہ ہوئے تھے تحریر کے لئے کہا گیا تو حیدر شاہ نے کہا کہ واپسی پر تقسیم کئے جاویں گے حج سے واپس آتے ہی ابھی گھر میں نہیں پہنچے تھے بعارضہ طاعون بیمار ہوئے آٹھ روز کے بعد اس دنیا عالم سے راہی ملک عدم ہوئے۔ حیدر شاہ کے بڑے لڑکے کی شادی فضل شاہ کے گھر میں تھی۔ چھوٹے لڑکے کی شادی ناصر شاہ کی لڑکی سے تھی سب نے میل ملاپ کر کے ہمارے حقوق ضبط کرائے ہیں شرع شریف میں کیا حکم ہے۔

نوٹ:۔ ہماری برادری کا تصفیہ ۱۶/۳/۹ کو ہوگا۔ برائے مہربانی فی سبیل اللہ اس تاریخ پر جواب دیویں نوازش ہوگی۔
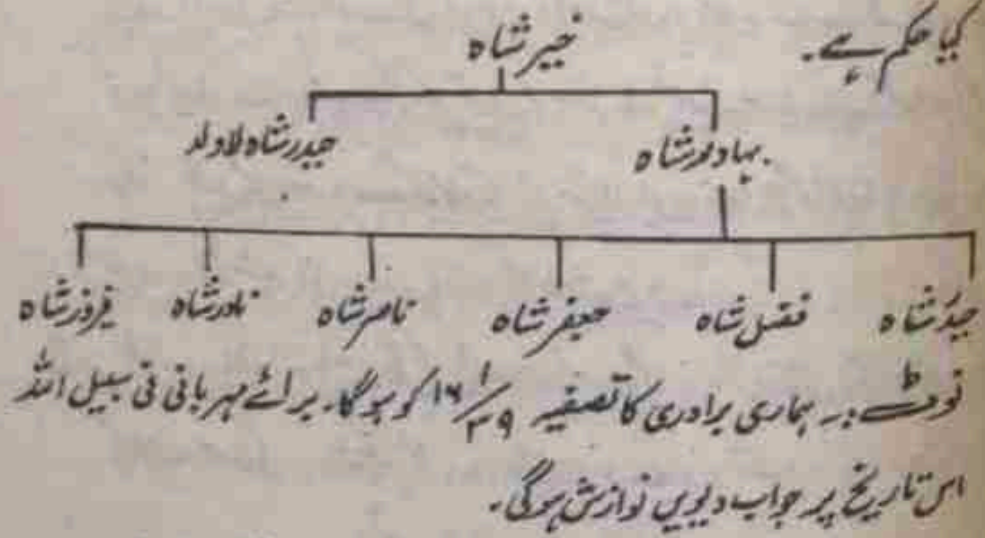
ج۔ باسمہ سبحانہٗ۔ الجواب وباللہ التوفیق۔ بہادر شاہ کے انتقال کے بعد جائداد مطابق شرع شریف یوں تقسیم کی جائے گی کہ بہادر شاہ کی زوجہ کو کل جائداد اور میراث سے آٹھواں حصہ دیا جائے گا۔ مابقی چھ‌وں لڑکوں پر برابر سے تقسیم کر دیا جائیگا واللہ اعلم

میراث

س ۴۲۸ ناصر شاہ صاحب چھ بھائی تھے چار بڑے اور دو چھوٹے وفات باپ بعد بر

ایک چیز مشترکہ چلی آئی۔ وفات باپ کے بعد گیارہ مربعہ اراضی سرکار

مختلف اوقات اور مختلف شرائط پر حاصل ہوئی جس کا اندراج کاغذات

میں چار بڑے بھائیوں کے نام تھا عرصہ گزرا کہ ہر قسم کی آمدنی مشترکہ

اور کیا بعد پدر جو ملی وہ اب جب ہر ایک کو علیحدہ ہونے کی ضرورت ہوئی

تقسیم اس طرح قرار پائی کہ چھ مربعہ اراضی تین بھائیوں کے نام باہمی خوشی

زمین کی حیثیت کے لحاظ سے تقسیم ہوئی دو چھوٹے بھائیوں کو بڑے بھائی صاحب

ان کے حصے کی اراضی کا کاغذات سرکار میں اندراج نہ کرا سکے کہ فوت ہو گئے

ہر سہ حصہ کا کاغذات سرکار میں بڑے بھائی صاحب مرحوم کے نام درج رہ گیا جو

وقت مرحوم بھائی صاحب کے دو بیٹوں کے نام انتقال ہے۔ اب وہ ہر دو بھائی

جن کو خانگی تقسیم میں حصہ دیا گیا تھا اور انتقال داخل وخارج نہیں ہوا تھا

برادر زادوں سے طلب کرتے ہیں برادر زادوں کا یہ کہنا ہے کہ ہمارے باپ

کی جائیداد ہے نہ کہ دادا کی کہ چچوں کو حصہ ملے صحیح ہے یا باپ کے فیصلہ کو برقرار

رکھ کر چچوں کا حصہ دے کر کاغذات سرکار میں اندراج کرا دینا چاہیئے۔ جب کہ

ہر دو بیٹے شیعہ امامیہ اور پابند احکام شرع ہیں۔

ج۔ الجواب وباللہ التوفیق۔ اگر کوئی مصالحہ شرعیہ ہو گیا ہے تو پابندی لازم ہے۔ ورنہ حکم شرع

کی طرف رجوع کی جائے جس کو وہ اجازت دے وہ متصرف ہو گا۔ واللہ العالم۔

تصرف قبل از اجازت

۳۲۹

س۔ اور جائیداد عطیہ سرکار ہے جس کے متعلق ناصر شاہ صاحب نے حاضر بحضور

ہو کر ذکر کیا اور حکم جواز حاصل کیا تھا ناصر شاہ صاحب نے اپنی گیارہ مربعہ

اراضی سے خانگی تقسیم کے رو سے حاصل شدہ حصہ خود حاضر بحضور اقدس ہو کر

حلال وجائز کرایا تھا یعنی تصرف حسب شرع کا حکم زبانی حاصل کیا اور باقی خاندان

کے متعلق عرض کیا کہ ان سب کے واسطے یہ میرا ایک عرض کافی ہوگا جب کہ وہ حاضر نہیں ہیں حکم ہوا کہ ہاں۔ اس حیثیت سے ناصر شاہ صاحب کے اعمال حج وزیارات وغیرہ جو قبل از حصول حکم حضور (زبانی) کیا گیا انشاء اللہ صحیح ہوگا جب کہ حضور نے گزشتہ کو عفو فرمایا تھا۔

ج۔ صحیح ہے۔ واللہ العالم۔

حکم مراعات

س ۳۳۰۔ ناصر شاہ صاحب کے اعمال عفو سے صحیح سمجھا جاوے ان کے بھائی صاحب بزرگ جو میرے ہم خیال حصول حکم شرع سے پیشتر فوت ہو چکے تھے ان کا سب اعمال اس حکم عفو کے رو سے جو ناصر شاہ صاحب نے زبانی حاصل کیا تھا صحیح سمجھا جاوے گا یا نہ۔ خدا کرے ہم خیال مرحوم کا حج وزیارات وتقسیم اراضی عطیہ سرکار وغیرہ سب کچھ اس عفو کے تحت میں آجاوے جو ناصر شاہ صاحب نے حاضر بحضور ہو کر حکم (عفو) حاصل کیا تھا تاکہ ان کے بیٹوں کو ان کے اعمال کا اعادہ نہ کرنا پڑے۔ اور مرحوم کی تقسیم برقرار رہنے سے ہر دو چھوٹے بھائیوں کو حصہ بھی مل جاوے۔

ج۔ اب عفو کیا جاتا ہے چھوٹے بھائیوں سے مراعات بہرصورت بہتر ہے۔ واللہ العالم۔

تنبیہ۔ ادائے خمس ہر شخص کو لازم ہے جو بھی متصرف زمین مذکور پر ہو۔ واللہ العالم۔

میراث

س ۳۳۱۔ جس اراضی عطیہ سرکار کے شرائط ذیل ہیں کہ بعد وفات شخص معطی الیہ صرف بڑا بیٹا مالک ہوگا اور باقی بیٹے محروم اور اگر بیٹا بھی نہ ہوگا تو جیسے پس ماندگان میں سے محض۔ بیوہ کو تازیست گزارہ دے کر خاندان کے بڑے آدمی کو یا اس خاندانی بزرگ کی اولاد میں سے صرف اس کے ایک بڑے بیٹے کو عطیہ ملے گا۔ ایک شخص مومن جس کو ان شرائط پر عطیہ سرکار ہوا فوت ہو گیا بیٹا قابض ہوا اس کے جائز تصرف

کے متعلق ناصر شاہ صاحب نے زبانی حکم حضور والا سے حاصل کیا اور مرحوم

بیٹے کو آ کر سنایا کہ اب تیرا تصرف صحیح ہوا ہے اب یہ بھی مر گیا ہے شرعی

اس کے باپ نے منظور کر کے عطیہ سرکار منظور کیا تھا اب اس مرحوم پر جو

اب اس کے ہیں۔ خاندان کے بڑے کی اولاد سے بڑے بیٹے کو گورنمنٹ

ہے۔ والدہ، و بیوہ و دختر بے زبان شیر خوار اس کی موجود ہیں اور جس کو گورنمنٹ

دے رہی ہے وہ شیعہ پابند مذہب ہے حکم چاہتا ہے کہ کیا کروں جب کہ

متوفی کی والدہ و بیوہ و دختر مالک ہیں اور قانوناً لاوارث۔ ایسی حالت میں

شیعہ جس کو عطیہ مذکورہ گورنمنٹ دینا چاہتی ہے کیا کرے۔

ج۔ گورنمنٹ سے لے لے اور حاکم شرع سے اذن لیکر اس پر متصرف ہو۔ واللہ العالم

تنبیہ۔ خمس ادا کرنا ہر قابض کو لازم ہوگا۔ واللہ العالم

میراث

س ۳۲۲۔ غلام حسین متوفی کی بیوہ کو آٹھواں حصہ اراضی دے کر باقی کے چار حصے کر کے ایک

حصہ متوفی کی والدہ کو اور تین حصے شیر خوار دختر کو دینے کا حکم ہوا نیز حکم ہوا کہ

غلام اکبر کو جس کو قانوناً یہ اراضی ملے گی اس طرح کرے کہ مرحوم کی والدہ و بیوہ سے

مصالحہ کرے اور دختر شیر خوار کے حصے کے عوض نقد یا اراضی وغیرہ دیوے

غلام اکبر سے نقد قیمت اراضی ادا کرنا نہیں ہو سکتا اور نہ ہی پچھلے زمانہ والی قیمت

موجودہ زمانہ میں واقعی اراضی کی کوئی قدر نہیں بلکہ خریدی کوئی نہیں کرتا یہ حصہ

شیر خوار دختر کا پچھلے زمانہ میں پانچ ہزار کا تھا مگر اب غلام اکبر دو ہزار روپیہ

دینا منظور کرتا ہے وہ بھی سالانہ دو سو گویا دس قسطوں میں دس سال کو دو ہزار

دے سکے گا جو کہ اس معاملہ میں یہ صاف نیت معلوم ہوتا ہے باوجودیکہ اسی کو

سب کنبہ رو اور ناراض ہوتا ہے مگر اس نے یہ بات درپے وہ منظور کرنا

اس نے امر شرع شریف کو پورا کرنا ضرور ہوا مگر اس کے کنبہ میں فساد بھی باہمی
اچھا نہیں معلوم ہوتا اگر سارا علاقہ خاص کر سادات شرع سے ناواقف و منکر نہ
ہوتے تو اچھا ہوتا مگر کہاں۔ حضور اس کم عمر بچی کے وارث ہیں اور حاکم شرع ہونے
کی حیثیت سے ہر بات کا خیال رکھتے ہیں۔ میں اور ناصر شاہ صاحب عرض گزار
ہیں کہ زمانہ کی حالت کا خیال کرتے ہوئے سوچا جاوے تو یہ بھی غنیمت ہے کہ
دو ہزار روپیہ دس سال تک غلام اکبر دے سکے اور خاندان میں فساد بھی نہ پڑے
اگر اس طرح جائز ہے تو حضور سوال کے آگے یا علیحدہ پرچہ کاغذ پر بے زبان بچی
کا حصہ غلام اکبر کے ہاتھ دو ہزار روپے سے سالانہ دو سو کی قسط پر فروخت فرماویں۔

ج۔ منظور ہے فروخت کر دیجیے۔

نابالغہ کے مال کی تجارت بحکم مجتہد

س۔ اور ہر ایک قسط ناصر شاہ صاحب کو بطور امانت پاس رکھنے کو حکم دیویں۔

ج۔ حکم دیا ہے۔

خمس و زکوٰۃ

س۔ اور اس روپیہ پر زکوٰۃ و خمس کے متعلق جو حکم ہووے وہ بھی ارشاد فرما دیں
تاکہ ہر ایک کو جائز اور حلال ہووے اور ہم دونوں اس بار گراں سے
فارغ الذمہ ہوں۔

ج۔ اگر نقد جمع رہے تو زکوٰۃ دی جائے اگر بنک میں رکھا جاوے تو منافع سے خمس
ادا کیا جاوے۔

بیع نامہ

س۔ مکرر آنکہ علیحدہ کاغذ پر حکم مرقوم فرمایا جاوے خدا کرے کہ اس بیع نامہ میں
نوشت وغیرہ کی شرط نہ ہووے حضور والا غلام کے ایمان پر چھوڑ سکیں مگر ساختہ

یہی خیال گذرتا ہے کہ اگر یہ قبل از ادا کرنے قیمت مرجاوے تو پھر کیا ہوگا بر

مطابق حکم فرمایا جاوے۔

ج۔ اس کے ورثہ ذمہ دار ہوں گے۔

واجبات کی ادائیگی مالِ میت سے

س ۳۳۶۔ اگر کسی سنی المذہب سید نے اپنے غیر سید سنی بھائی کی زوجہ اغوا کر کے بلا طلاق نکاح

اولادیں جنی ہوں۔ بعد میں یہ سید اور اس کی ایسی زوجہ شیعہ ہو گئے ہوں اور

مر گئے ہوں تو ایسی اولاد جو شیعہ ہے ان کے قضا اعمال واجب ادا کرادیں یا

خاص کر بڑا بیٹا۔ اگر ایسے باپ کا نماز و روزہ وغیرہ ایسے بڑے بیٹے پر واجب

نہ ہو گا تو ادا کرانا جائز تو ہو گا یا کیا اگر جائز ہو گا تو زکوٰۃ و خمس بھی نکالے گا کیونکہ

ان کا ایسا باپ اس کے پاس روپیہ چھوڑ کر مرا ہے نیز اجرت پر نمازیں و روزہ

و حج سب کچھ ادا کرائے گا۔

ج۔ جائز ہے بلکہ ادا کرنا ضروری ہے مال میت سے ضرور نکالے۔ یہ سب باتیں

ضروری ہیں مالِ میت سے۔

مصرف خمس

س ۳۳۷۔ ایک سید مرحوم کے یتیم بیٹے و بیوہ کو حسب الحکم حضور والا نصف خمس یعنی سہم سادات

دیا جاتا رہا۔ اور اب ایک سید صاحب کی زکوٰۃ غلہ دی جاتی ہے اور ہر دو سہم

خمس روزانہ خدمت بابرکت کیا کرتا ہوں چونکہ زکوٰۃ غیر سید فقط ان کے

گذارہ کو پوری ہوتی ہے۔ اس لئے ادب سے عرض گذار ہوں کہ بر وقت

ضرورت خمس سے ان کو دیا جاوے یا نہ۔

ج۔ یتیم کو سہم ایتام سے دیجئے اور بیوہ کو سہم مساکین سے۔

مستحق کا مختار ہونا

۳۳۸ س۔ نیز حکم فرمایا جاوے کہ لڑکی ان یتامیٰ سے جو بالغہ کے حکم میں ہو گئی ہے اور اس کے عقد نکاح کا اس کی ماں، بیوہ اور ضعیف نانا کا ارادہ لڑکی کے پھوپھی زادہ سے ہے۔ اور وہ لڑکا میرا بھتیجا لگتا ہے اور میرے ساتھ ہے جس کو اور نہ خود کو مستحق صدقہ سید و خمس سمجھتا ہوں۔ رسم چلی آتی ہے کہ لڑکی کو جہیز میں برتن۔ چارپائی۔ لحاف و توشک معمولی زیور و پارچات دیئے جاتے ہیں اگر ایسے مال سے وہ بیوہ اپنی دختر کے لیے جہیز بنانا چاہے تو صدقہ سید یا خمس سے بشرط حصول دیا جاوے یا نہ۔

ج۔ بیوہ کو دیجئے اور کچھ نہ کہیے اس کو اختیار ہے۔ دیا جاوے۔

عورت کے جہیز کا استعمال

۳۳۹ س۔ نیز میرا اور بھتیجا کا جو غیر مستحق ہے ایسے مال سے تیار شدہ اسباب جو لڑکی لاوے گی استعمال کیونکر جائز ہوگا۔ جس سے بچنا مشکل ہے اور نہایت مشکل ہے کیونکہ رہائش و نان و نفقہ ایک جگہ اور سبیل معاش معمولی اشتراک سے ہے۔

ج۔ جائز ہوگا

عورت کے جہیز کا استعمال

۳۴۰ س۔ میں نے بیوہ کو کہا ہے کہ فقط تین چار روپیہ کے پارچات لڑکی کو پہنا دو، جو کر میں تم کو پاس سے دے سکوں گا۔ عذر تو نہیں کرتی۔ البتہ لڑکی کا خیال آتا ہے کہ شاید دل میں وہ خیال رکھتی ہو جو لڑکیاں بالعموم رکھتی ہیں اس لڑکی کے دل اور اپنے شریک بھتیجا غیر مستحق صدقہ کے بچاؤ کا معاملہ متضاد سمجھتا ہوں بمعالج روحانی علاج فرماویں۔

ج۔ علاج بیان کر دیا ہے۔

تقیہ

س ۴۴۔ ایک سنی المذہب رئیس کا لڑکا بزرگ شیعہ ہوگیا اور کھلے ہاتھوں سے نماز پڑھنی شروع کردی۔ رئیس باپ ناراض ہوا اور جائیداد سے محروم کردینے کی دھمکی دی لڑکے کو بعض نے کہا کہ فی زمانہ تقیہ جائز نہیں فقیر بن کر رہو مگر ہاتھ کھول کر رہو۔ اور بعض نے کہا کہ اس صورت میں تقیہ جائز رہے گا۔ میں عرض کرتا ہوں کہ وہ لڑکا کس طرح کرے جب کہ شیعوں کے نزدیک وہ شیعہ یقینی ہے اور باپ کے لئے عملاً سنی بننا پڑے گا اور شیعوں کی ایک طرح ظاہراً بھی کرنی پڑے گی۔

ج۔ ایسے شخص کو تقیہ کی ضرورت نہیں ہے۔

طلاق وعقد

س ۴۵۔ شیعہ۔ سنی کی عورت سے جو خاوند خود سے بدسلوک ہو وکیل کے ذریعہ واقفیت کرے اور بقول وکیل دو بار جماع کرے بعدہٗ طلاق حاصل کرے اور عوض طلاق رو پیہ دیوے اور اس عورت کو خطرناک تمسک بطور اقرارنامہ لکھ دیوے اور خانہ خود میں لادے اور شیعہ نکاح خواں سے نکاح خوانی چاہے نکاح خواں مجھ سے پوچھتے ہیں وکیل کے قول اور ظاہری آثار پر اعتبار کروں اور نکاح خواں کو منع کروں اور وہ سب مجھ پر ناراض ہوں میں حاکم شرع کی طرف رجوع کراؤں وہ بے شک کہیں اور پس پشت یہ کہیں کہ اگر فتویٰ مرضی کے خلاف آیا تو وہ کریں گے جو دل میں ہے اب ڈر ہے کہ وہ سنی ہو جاوے اور ہمیں بھی تنگ کرتا رہے کیونکہ اس کا ہر جگہ مشترکہ میں اشتراک ہے یعنی مسجد۔ ماتم سرائے وغیرہ میں مناسب حکم عطا ہووے اور جلدی ہووے کیونکہ فساد نمودار ہے۔

ج۔ اچھی طرح مطلب واضح نہیں ہوتا مگر طلاق میچ کے بعد عقد درست ہے آپ کو اگر شک ہو علیحدہ رہیئے

بے اختیار شانِ توحید میں کلمات

س۔ ایک عابد مومن ملازم سرکار انگریزی کو ہندو افیسر نے اغلباً بوجہ تعصب ڈرانا اور دھمکانا شروع کیا ایک روز عابد عبادت کو گیا ہوا تھا کہ ہندو آفیسر نے اس کے بلانے کو آدمی بھیجا وہ آ رہا تھا کہ اس آدمی نے اس کو کہا کہ آج نہ معلوم تم سے کیا سلوک ہووے اس وقت اس مومن نے ذاتِ خدا کے حق ایسا لفظ کہا کہ میں لکھ نہیں سکتا کہ یہ سب کچھ تو ہی کر رہا ہے ورنہ ہندو کی کیا مجال تھی لفظ بدترین جانوروں کا تھا العیاذ باللہ کچھ گھبراہٹ ایسی ہو گئی کہ ایسا بول چکا بعد میں فوراً استغفار پڑھنے لگا عرصہ گذرنے بعد جب کہ حج بیت اللہ بھی کر کے آ گیا ہے مجھ سے جناب نجم الملۃ قبلہ دام ظلہ کی خدمت لکھوایا کہ داخل ہونا مساجد کا اور مومنین سے اکل و شرب و مس کرنا قرآن کا ترک کروں یا اپنے آپ کو مرتد نہ سمجھوں جب کہ مجھ سے ایسی حالت میں ایسا ہو چکا ہے۔ حکم آیا کہ جب اس نے استغفار پڑھی اور ارادہ سے بھی نہیں کیا مرتد نہ ہو گا مطلب فتویٰ عرض کر رہا ہوں نہ اصل فتویٰ حضور بھی ایسے شخص کے واسطے فرماویں کہ کیا کرے اور اپنے آپ کو کیا سمجھے۔

ج۔ الجواب وباللہ التوفیق۔ فتوائے مذکورہ پر عمل کرے۔ واللہ الہادی۔

بے اختیار شانِ توحید میں کلمات

س۔ اس سوال اور فتویٰ کا ذکر ہو رہا تھا کہ سید شاعر و ذاکر دورے میرے پاس تشریف لانے والے پاس بیٹھے ہوئے شکر تاسفانہ لہجہ میں فرمانے لگا کہ نہ معلوم مجھ سے کتنی بار اور کیا کیا خدا پاک حق سبحانہٗ و تعالیٰ کے حق منہ سے نکل چکا ہے۔ چونکہ میں ان کا خادم بنا ہوا تھا مدت سے چندہ وغیرہ کی رقمیں ان کو دیتا دلاتا چلا

آرہا تھا ڈر گیا اور آئندہ کے لیے کہا کہ جب تک حکم حاکم شرع نہ منگوا لوں گا
تک نہ کروں گا پوچھا کہ آپ نے بھی ایسا بول بعد استغفار پڑھا کرتے تھے
کہا کہ استغفار کا یاد نہیں البتہ یہ عرض کر سکتا ہوں کہ جو کچھ اور جتنی بار کہا ہے
اضطرار میں کہا ہے نہ کہ ارادہ یا اعتقاد سے۔ اس کو دی گئی رقمیں کیسی ہوں گی
اور اس کو دینے کی نیت سے جو رقم دو سال سے پاس رکھتا ہوں کہاں کروں

ج۔ درست ہوں گی۔

اعانت

س۔ ۳۴۴ اب تو شاید اپنے دل میں مجھ سے ناراض بھی ہے کیونکہ بالکل خط و کتابت بند ہے
اس کے کہنے کو خدا معاف کرے ورنہ اس سے پہلی اور ایسا کہنے کے بعد کی اولاد
اس کی کیسی ہو گی اس کی ایسی اولاد کی اعانت کس طرح ہو گی۔

ج۔ آپ کے مرنے کے بعد غالباً استغفار اور توبہ ضرور اسی کی ہو گی لہٰذا وہ اور
اس کی اولاد قابلِ اعانت ہے۔

چندہ کا مصرف

س۔ ۳۴۵ تھانیدار کے ذریعہ در حالت پردہ مومنین و غیر مومن سے بطور چندہ جن مومنین
کی اعانت کو لیا گیا تھا انہی مومنین کو دینا ضروری ہے یا بہتر مستحقین کو دے
سکتا ہوں اور ان کو جو نیت میں تھے نہ دینا گناہ نہیں ہو گا۔

ج۔ اگر چند مخصوصین کے نام لے کر ان کے لیے چندہ کیا گیا ہے تو انہیں کو دینا چاہیے ورنہ
ہر مستحق کو آپ دے سکتے ہیں۔ واللہ اعلم۔

چندہ کا مصرف

س۔ ۳۴۶ تھانیدار کو کہا گیا تھا کہ سادات سے نہ لینا مگر اس نے ایک دو سیدوں سے لیا
اور مجھ تک پہنچا دیا اب مجھے نہ تو یہ علم ہے کہ ان سیدوں سے لی گئی اصل رقم پاس ہے

یا ساکین کو دی جا چکی ہے۔ تمام رقم تقسیم نہیں ہوئی سیدوں کی رقم سے دو تین حصہ زائد مساکین تک پہنچانے کو پاس رکھتا ہوں اور یہ بھی چاہتا ہوں کہ سیدوں کو اسی ستانیدار کے ذریعہ در پردہ واپس کر دوں اگر رقم بدل چکی ہو تو حرج نہ ہوگا دوسری چندہ کردہ سے دیدوں

ج۔ واپس کرنے کی ضرورت نہیں ہے مستحقین کو دیدینا چاہیئے۔ واللہ العالم۔

فراہمی چندہ

س ۲۴۷۔ نیت میں یہ رکھ کر کہ فلاں فلاں مسکین کے واسطے فلاں فلاں سے کسی طرح بطور چندہ لینا چاہیئے یعنی بعد مجھے ارادہ بدلنے کا اختیار رہے یا نہ جب کہ محض نیت ہی نیت میں معاملہ تھا۔

ج۔ اگر دینے والے نے کسی مستحق کی تعیین نہیں کی ہے تو آپ کو اختیار ہے واللہ العالم

قرض

س ۲۴۸۔ اس علاقہ میں اکثر گھر ایسے ہیں کہ گھر کے تمام شیعہ نہیں ہوتے ماں باپ سنی اور اولاد شیعہ۔ ایک ایسے گھر کے مومن کو مومنین کی جمع بڑی رقم فطرہ وزکوٰۃ غلہ سے بطور قرض دیا گیا کہ اپنی بہن جوان کی شادی ہمارے فلاں شیعہ سے جس کے ساتھ ناطہ ہوئے کئی سال گذر رہے ہیں کر دیوے مگر اس نالائق نے باوجود سمجھانے غلط کیا اپنی بڑی بہن شیعہ کا نکاح تو ہمارے بھائی شیعہ سے کر دیا اور دوسری چھوٹی بہن خود کو ایک سنی کو بیاہ دیا اور خود بھی اس سنی کے گھر شادی کر لی۔ ہم کو بہت افسوس ہوا کہ ایسی رقم سے یہ ظلم کیا گیا ہے۔ اگر ہم لوگ اپنے شیعہ بھائی کے فرض پوری کرنے کو ایسی رقم بطور قرض نہ دیتے تو اس کو کب توفیق ہوتی اب یہ علیحدہ غلطی ہمارے قرض دینے سے ہوئی دوسری یہ وہ قرض وصول نہیں ہو سکتا۔ رقم فطرہ وزکوٰۃ غلہ غیر سادات کی تھی اب اگر ناصر شاہ صاحب

اپنے پاس سے اس قدر رقم کو دیدیں ہم مستحقین کو دیدیں اور بعد میں رفتہ رفتہ
نابکار سے تھوڑی تھوڑی وصول کر کے اپنی مصرف میں بلا وسواس ایسی رقم
سکتے ہیں یا نہ جبکہ وہ مال غیر سادات کا صدقہ واجب تھا اور ناصر شاہ صاحب
سیّد ہیں۔

ج۔ چونکہ بطور قرض دیا گیا تھا لہذا ناصر شاہ صاحب اس کو وصول کر کے اپنے
نفس پر صرف کر سکتے ہیں بعوض اس رقم کے جو انہوں نے مستحقین کو اپنے
کو دی ہے سیادت ان کی مانع معاوضہ نہیں ہے۔ واللہ العالم

صدقہ

س ۳۴۸۔ بہن کو بھائی اپنا صدقہ واجب یعنی زکوٰۃ دے سکتا ہے یا نہ۔

ج۔ دے سکتا ہے۔ واللہ العالم۔

سیّد زناکار کی اولاد

س ۳۴۹۔ سیّد سنی المذہب کسی کی منکوحہ سے زنا کرے اور بعد میں اس سے طلاق لے کر
اپنے مذہب کے رو ایسی عورت سے نکاح کرے اور اولاد جنے۔ بفرمان حضور
ایسی اولاد حلال شبہ ہوگی۔ ایسی اولادیں بعد میں شیعہ ہو جاویں تو سیّد ہوں گی
اور صدقہ ان پہ حرام ہوگا اور مستحق خمس ہوں گی۔

ج۔ سیّد ہوں گی اور مستحقین خمس ہیں صدقہ ان پر حرام ہے۔ واللہ العالم۔

ادائیگی قرض کیلئے صدقات

س ۳۵۰۔ سادات وغیر سادات سنی المذہب اپنے مذہب کے رو زن زانیہ کا طلاق نامہ
لے کر نکاح پڑھایئں اولادیں جنے، بعدہٗ اولادیں شیعہ ہوں۔ ان کے قرض
جو ان کے ایسے والدین کے وقت کے ان کے ذمہ ہوں صدقات سے کس طرح
اتارا جا سکیں گے جبکہ سودی بھی ہوں۔

ج۔ اصل رقم قرض ادا کرنے کے دیئے جا سکتے ہیں سود کی ادائیگی حرام ہے۔ واللہ العالم

خمس اراضی کافر ذمی

س ۳۵۱۔ فی الحال سید عابد حسین شاہ صاحب و سید صادق محمد شاہ صاحب موڑیاں خمس کا مسئلہ بیع اراضی دوبارہ عرض کرتا ہوں۔ از راہ ترحم میری فہم مطابق حکم دوبارہ فرمایا جاوے۔ سوال مع جواب سابق۔ کافر ذمی مسلمان سے زمین خریدے تو خمس دینا ہوتا ہے یا مسلمان کافر ذمی سے خریدے تو۔ نیز کون دیوے اور کس طرح دیوے نیز علت وجوب خمس شرعاً جو ہے وہ بھی ضرور مرقوم فرماویں نیز حکم ہووے کہ مومن شخص مثلاً سید عابد حسین شاہ صاحب کسی مسلمان سے زمین بیع لیں اور روپیہ بعوض وہ دیویں جس پر خمس واجب ہوتے ہیں عرصہ باقی ہے ابھی سال تمام نہ ہوا ہو اور نہ ہی خمس واجب ہوا ہو تو ایسا بیع نامہ درست ہوا یا ایسے روپے کی خریدی ہوئی کوئی شئی زمین یا کوئی اور اس پر بھی خمس ہے۔ یعنی یہ معاملہ بھی کافر ذمی کا سا نہیں۔ جواب سابق۔ مسلمان سے خرید کرنے کا یہ حکم نہیں ہے البتہ وقت اخراج خمس اس کو قیمت اراضی بعد اخراج خمس اپنے چار حصوں سے محسوب کرنی چاہیئے۔ اگر یہ معاملہ کافر ذمی کی طرح نہیں ہے تو خمس بھی قبل از گذرنے سال تمام نہ ہوا پھر اس حکم سے کیا مراد ہے بالوضاحت ارشاد ہووے۔

ج۔ کافر ذمی اگر مسلمان سے کوئی زمین خریدی تو خمس اس زمین کا حاکم شرع کو دیدے خواہ خمس میں اصل زمین کا خمس دیدے یا قیمت کا خمس دے یا حاصل کا خمس دیا کرے۔ اگر مسلمان ذمی سے زمین خریدے تو اس میں خمس نہیں ہے اور غالباً علت اس حکم کی یہ ہے کہ زمین غیر مسلمین کے قبضہ میں کم جاوے اور وہ کم خریدے۔ بیع درست ہے۔ جو روپیہ غیر ضروری امور کی خرید میں صرف ہوا ہے خواہ وہ زمین ہو یا کوئی اور چیز وہ مصارف سالانہ میں محسوب

نہ ہوگا بلکہ سال کے تمام ہونے پر اس کو اس رقم میں شامل کریں گے جس پر خمس...

توضیح:۔ یہ ہے کہ مثلاً اثنائے سال میں ہزار روپیہ کی زمین خریدی آخر سال...

آمدنی کا اور صرف کا حساب کیا آمدنی دس ہزار کی ہوئی اور صرف ضروری چار...

کا ہوا اور غیر ضروری صرف بسبب زمین خریدنے کے ایک ہزار کا اور جو...

صرف ضروری چار ہزار کا پہلے وضع کر لیا بچے چھ ہزار۔ اب چھ ہزار کا خمس...

خمس دینے کے بعد جو رقم بچی اس میں سے قیمت زمین کی قرار دی جو کہ ایک ہزار...

حکم اخفات

س ۳۵۲۔ جامع عباسی جناب صدر اعلی اللہ مقامہ پر عمل کا حکم حضور ہے اس میں لکھا ہے کہ ذکر رکوع و سجود و تکبیرۃ الاحرام۔ نماز اخفاتیہ میں بھی اس قدر بول کر پڑھے پڑھنے والے کا اپنا کان سنے ورنہ نماز باطل ہوگی۔ ظاہر اً خلاف اس کے بہت کم دیکھے ہیں ایک حکم یوں لکھا ہے کہ نماز اخفاتیہ اس طور پڑھے کہ گویا کچھ پڑھ ہی نہیں رہا۔

ج۔ یہ حکم کسی معتبر عالم کا نہ ہوگا

اخفات کا حکم

س ۳۵۳۔ دوسرا حکم تو حضور والا کا خود میرے پاس ہے کہ اخفاتیہ کو عمداً اور جہریہ کو آہستہ پڑھنے والے کی بھی نماز باطل نہ ہوگی البتہ تدارک کرنا ہوگا کیا یہ حکم جامع عباسی کے خلاف نہیں ہے۔

ج۔ ہرگز خلاف نہیں ہے۔

اخفات کا حکم

س ۳۵۴۔ میں تو تمام عمر اداو قضا سب خلاف حکم پڑھتا رہا ہوں بلکہ جاہل مشدد رہا ہوں... علم آج ہوا ہے کہ ذکر اخفات پڑھنے والے کے کان تک پہنچنا واجب ہے اور...

ترک موجب بطلان نماز ہے۔

ج۔ آپ شک نہ کیجئے جو اخفات سے پڑھنے والا اسی طرح پڑھتا ہے کہ اس کو اپنی آواز قرأت کا احساس ہوتا ہے اس طرح پڑھنا کہ اپنی آواز خود نہ سنے امر مشکل ہے اور جو شخص قصداً ایسا کرے صرف اسی سے صادر ہوگا وہ بھی بمشکل۔

غلہ زکوٰۃ کی خرابی کا حکم

س ۳۴۷۔ ایک بار غلہ زکوٰۃ بروقت برداشت فروخت نہ ہو سکا تھا کہ ارزاں ہو گیا پہلی قیمت سے تھوڑی پر فروخت ہوا تو عرض کیا حکم ہوا کہ اس صورت میں مضائقہ نہیں ہے اب بالکل ایسی ہی صورت کا مشکوہ عرض ہوا کہ غلہ خود و غلہ زکوٰۃ فروخت ہونے کو کسی انبار میں رکھا کہ دونوں قسم کو طغیانی دریا نے خراب اور کم قیمت کر دیا ہے اس پر حکم ہوا ہے کہ مال زکوٰۃ کی قیمت وہی دینی چاہیے جو سابق میں تھی۔

ج۔ دونوں حکم صحیح ہیں پہلا حکم اس وجہ سے ہے کہ ارزانی و گرانی میں کوئی دخل مخرج زکوٰۃ کو نہیں ہے اصل غلہ بقدر زکوٰۃ مستحقین تھا وہ اگر کسی وجہ شرعی سے فروخت نہ ہو سکا اور ارزاں ہو گیا تو اس میں مخرج کا قصور نہیں ہے۔ دوسرا حکم اس وجہ سے ہے کہ نقصان کی تلافی مطابق نرخ اول کے کی جاتی ہے اگر مخرج اس غلہ کو پہلے نرخ پر بیچ ڈالتا تو وہ خراب نہ ہوتا البتہ اگر اصل غلہ مستحقین کو دیا جا سکتا تھا بوقت تیاری کے اور بلا وجہ شرعی تاخیر ہوئی تو ارزانی اور خرابی دونوں حالتوں میں سابق کے نرخ کی قیمت یا ویسا ہی غلہ دینا چاہیئے۔

طلاق

س ۳۴۸۔ ایک شخص کے پاس اپنے مجتہد صاحب کا فتویٰ ہے اس کو اپنے مجتہد صاحب نے حکم دیا ہے کہ بروقت طلاق مطلق کا رشد شرط ہے پندرہ سال کا بالغ ہوتا ہے گو رشد ممکن نہ ہو ۔ ہم لوگ سلطان فضل پادلی دیوال والے سے طلاق دلوانی

مطلوب ہے ابھی پندرہ سال کا نہیں ہوا جب پندرہ سال کا ہو جاوے زر

دلوادی جاوے یا اثبات رشد کی انتظار کی جاوے اوپر کی ساری باتوں کے

علاوہ یہ مفصل لکھو کہ رشد کا مطلب کیا ہے اور ثابت کس طرح سمجھا جاوے۔

ج۔ الجواب وباللہ التوفیق۔ انتظار رشد ضروری ہے اور جب شخص مذکور اپنے نفع

ضرر میں تمیز کر کے مطابق عقل کام کرنے لگے اس وقت رشید سمجھا جائے گا۔ واللہ اعلم

طلاق وعقد

س ۳۴۹۔ کسی کی منکوحہ سے کوئی بغیر طلاق اور قبل از گذرنے عدۃ مجامعت کرے تو اس کے

ساتھ عقد نہیں ہو سکتا بلکہ اس پر حرام ابدی ہو جاتی ہے ایک شخص اپنے بھائی کی زوجہ

کو ملتان وغیرہ لئے پھرا ہے اب واپس آکر بھائی سے طلاق لینی چاہتا ہے اور اس

عورت سے نکاح کرنا چاہتا ہے اور کہتا ہے کہ میں اس مسئلہ سے بخوبی واقف ہوں

اور پابند بھی ہوں اغوا کی تہمت لوگوں نے لگادی ہے میں اس عورت کو کسی

ضرورت کے لئے ساتھ لے گیا تھا نہ کہ عورت بنا کر مجامعت ہرگز نہیں کی بلکہ ہاتھ

تک نہیں کیا بس اس متعلق پوچھو کہ اعتبار کس طرح کیا جاوے اور عمل کون سا کیا

جاوے یعنی نکاح اس کے ساتھ پڑھایا جاوے یا حرام ابدی سمجھی جاوے۔

ج۔ الجواب وباللہ التوفیق۔ جب تک شرعی شہادت سے مرتکب زنا ہونا اس کا ثابت

نہ ہو بعد وفات شوہر یا طلاق شوہر عقد کرنا اس کا عورت مذکورہ کے ساتھ

صحیح ہے۔ واللہ العالم۔

عقد میعادی

س ۳۵۰۔ زید حمیدہ بیوہ عمر رسیدہ سے عقد میعادی کرے بعد گذرنے میعاد و عدۃ زید حمیدہ

کی بہو سے عقد نکاح کر سکتا ہے جو کہ حمیدہ کی پہلے خاوند کی اولاد کے [illegible]

ج۔ الجواب وباللہ التوفیق۔ عقد ہو سکتا ہے۔ واللہ العالم۔

حکم بلوغت

س ۳۵۱۔ بلوغت کے پندرہ سال انگریزی سالوں کے حساب سے شمار کرنے ہوتے ہیں یا عربی سال تو سالانہ فرق جتنے دنوں کا ہے پوچھ کر لکھو بلکہ ۹/۴۴/۱۰ انگریزی کی پیدائش کا حساب عربی سالوں کے رو سے لکھو اور صحیح لکھو دن کا فرق نہ ہووے۔

ج۔ الجواب و باللہ التوفیق۔ سن بلوغ میں بنا حساب عربی پر کرنا چاہیئے اور سال عربی کا حساب جنتری سے کر لینا چاہیئے اور اگر چند روز کا فرق مشتبہ ہو تو بنا احتیاط پر کرنا چاہیئے۔ واللہ العالم۔

اشیاء مسجد

ج ۳۵۲۔ دیگر مساجد میں ضرورت ہو تو دے سکتے ہیں اور مومن خرید کر جائے نماز یا اور کوئی چیز جس میں ان کی حرمت باقی رہے بنا سکتا ہے۔ اور اس رقم کو مسجد میں صرف کریں۔

معتقد شیخ کے استحقاق کا حکم

س ۳۵۳۔ مسمی محمد شیر سابق سنی المذہب شیعہ ہوا اس کی شیعیت اور مسکینی کا لحاظ کرتے ہوئے اس کے اقرباء کے صدقات اس کو دینے شروع کئے بعد گذرنے تھوڑے عرصہ کے خیال گذرا کہ مثل فلاں فلاں شیعہ کے کہیں یہ بھی شیخ عبد القادر سے اعتقاد نہ رکھتا ہو اور یہ صدقات بھی اپنے پاس سے دوبارہ نہ دینے پڑ جاویں وہی ہوا۔ گو اس نے شیخ کی سیادت کا لفظ منہ سے نکالا مگر اتنے بڑے معتقدین کی طرح نہ۔ فقط اس قدر کہا کہ ذرا لفظ سیادت ڈراتا ہے اگرچہ اس کا یہ کہنا اور مومنین کے نزدیک اتنا بڑا برا معلوم نہ ہو مگر مجھے تو اس قدر فکر و غم لگا جس کا علاج محال نظر آنے لگا کیونکہ محتاج روٹی نے اس قسم کے رقوم دوبارہ اپنے پاس سے بہت مشکل سے ادا کئے ہوئے تھے اور ان کا درد تا حال موجود ہے ایک سے

بموجب حکم حضور واپس لینا بھی چاہا مگر کہاں منہ کی بات بھی فضول گئی۔ اور
بھی زیادہ ہوا کہ ایسے واقعات کو لکھ لکھ کر آخر میں یہ حکم حاصل کیا کہ ان میں
بعض رقوم ضروری الاعادہ تھے اور بعض غیر ضروری۔ مگر پھر کیا ہو سکتا تھا جو
محمد شبیر والا معاملہ جو صحت کو برباد کئے جا رہا تھا۔ اس کے اعتقاد اور رقوم
صحیح کرنے کو عرض کرتا رہا اور حکم حاصل کرتا رہا۔ اس کو خواب میں ہدایت ہوئی
اور صحیح الاعتقاد ہوا۔ جس کو حضور نے بھی منظور فرمایا اور اس کی خواب کو محض
خیال نہ سمجھا گیا نیز حکم ہوا کہ اس کو دیئے ہوئے رقوم کی جن کی تعداد یاد نہ تھی جب
یہ صحیح الاعتقاد بن گیا صحیح سمجھے جاویں گے یہ حکم پہلے پہنچا۔ اور بعد میں وہ صحیح الاعتقاد
ہوا اور اس کے صحیح الاعتقاد ہونے کی اطلاع بحوالہ حکم اول حضور سال کے
شعبان میں کی جس کا جواب مجھ تک نہ پہنچا۔ اور اس میں دو سوالات ایسے
تھے جن کا اہل بفضلہٖ میں ہی تھا۔ نہ معلوم کن کن نگاہوں سے گذرے ہوں گے
اب میں اس کے باقی ماندہ حالات عرض کر کے حکم حاصل کرنا چاہتا ہوں۔ اب یہ
صحیح الاعتقاد عملی طور پر ہو گیا ہے سبق نماز کی صحت بھی کرائی جا رہی ہے۔ رہا
امر طہارت یہ شراکت غیر مذاہب کے سبب سے مشکل ہو رہی ہے مسجدوں میں
شراکت ہے۔ تنور بھٹی۔ چاہ وغیرہ اشتراک سے نجس کر جاتے ہیں جس کا
تدارک مشکل۔ مجھ کو اس واسطے شیعوں سے بھی علیحدہ برتاؤ ہے جو کہ ایک طرح
غیر شرع ہے۔ اس کے اس حال پر غور فرماتے ہوئے اس کے مستحق صدقات
ہونے یا نہ ہونے کی ضرورت پوری فرماویں اور دیئے جا چکے رقوم جن کا ذکر ہر بار
ہوا۔ صحیح یا غیر صحیح کا بھی فرماویں مستحق نہ سمجھا گیا تو میں کس طرح کروں۔ اور اگر
وہ مستحق سمجھا گیا تو اس زمانہ کے دیئے ہوئے رقوم کی نیت کس طرح کروں۔
اب دیئے جانے کی اور پہلے زمانہ کا قرض سمجھوں یا کیا۔

ج۔ شخص مذکور کو آئندہ صدقات دیئے جائیں اور سابق کے رقوم کو قرض قرار دے کر عفو کر دیجئے۔

اراضی والا مستحق زکوٰۃ ہے یا نہ

س۔۲۵۴ جب سے یہ صحیح الاعتقاد ہوا ہے مسکینی میں بھی زیادہ ہوتا جاتا ہے۔ اور قرض خواہوں نے بھی تنگ کیا ہوا ہے۔ جو سارے کا سارا قرضہ سودی ہے اور پچیس ۲۵ بیگھہ اراضی بھی رکھتا ہے جس کی آمدنی کچھ نہیں ہے۔ بکری تک اس کی نہیں ہوتی اور تین ماہ تک غلہ کھلاتے کو۔ میں نے کہا ہے کہ دس بیگھہ فروخت کر دو۔ کہ اس کی آمدنی تو ہے نہیں اور قیمت دس بیگھہ کی چار یا پانچ صد میں کسی سے بہ منت و خوشامد لے لوں گا۔ مگر وہ اس بات کو نہیں مانتا اس کے متعلق بھی حکم فرمایا جاوے کہ آیا اس اراضی کے ہوتے بھی مستحق صدقات ہو گا یا نہ۔ عذر رکھتا ہے کہ دو لڑکے ہیں جو سوائے اراضی کے کسی کام کے نہیں رہیں گے۔ اور وہ اراضی کسی زمانہ میں تو جب کہ باران کو حکم ہو گا فصل دے گی۔

ج۔ باوصف اراضی مستحق صدقات ہے کیونکہ وہ کافی روپیہ اس سے وہ حاصل نہیں کر سکتا اور عیال کثیر رکھتا ہے۔

ادائیگی قرض کے لئے زکوٰۃ وغیرہ

س۔۲۵۵ اگر اس کے قرض سودی کے ادا کرنے کی اجازت حاکم شرع شریف دیویں تو اس کے علاقہ کے صدقات دینے والے مومنین سے رقوم صدقہ لے کر ادا کر دوں۔ خود تو جس رسالہ فقہ سے دیکھتا ہوں یہی لکھا ہے کہ قرض باعث معصیت نہ ہوا ہو تو ادا کرنا ہو گا ایک کا ستر روپیہ جو سود سے ایک سو ساٹھ ہوا ہے۔ بروقت شادی خود اس نے لیا تھا۔ اس وقت یہ سنی تھا اور ساٹھ روپیہ سسرال کو دیا تھا یا حجام وغیرہ کام کرنے والوں کو۔ شاید کچھ ڈھول بجانے والے کو بھی۔

ج ۔ اس کو صدقہ دیجئے اور یہ نہ دریافت کیجئے کہ اس نے کون سے قرض ادا
نیز سودی قرضہ کو اس طرح ادا کرائے کہ سود دینا نہ پڑے مثلاً سود کی رقم
سود کہہ کر نہ دے بلکہ اس کو کسی کم قیمت چیز کی قیمت قرار دے کر دے [illegible]
ایک تختہ کاغذ یا کوئی معمولی قلم۔

غسل

۳۵۶
س ۔ دو تین کر کے حوض کا پانی کُر تک آتا ہو جیسا کہ آگرہ میں حضرت شہید ثالث علیہ الرحمۃ
کی مزار مقدس پر ہے یا کتب خانہ ناصریہ دام سلامت بحق نبوت و امامت [illegible]
میں ہے اس میں غسل واجب کرنا ہو تو بعد ازالۂ نجاست و ایک بار سر [illegible]
اور ایک ایک بار ہر دو پہلوؤں کو پاؤں اٹھا کر حرکت دینا اور حوض سے باہر [illegible]
کافی ہوگا یا دو بار یا تین تین بار ہی کرنا ضروری ہوگا نام اس کا ترتیبی صحیح ہوگا یا [illegible]
اہل ایران سے بعض تو نو بار کرتے ہیں اور ہر بار حوض سے باہر نکل کر لحظہ کھڑے
رہتے ہیں اور پھر گھستے ہیں۔

ج ۔ کافی ہوگا۔ ضروری نہیں۔ صحیح ہے۔ یہ امر بیکار ہے۔

غیر سے مومن مستحق کی اعانت کرانا

۳۵۷
س ۔ میرے مہربان دوست ملک عبداللہ خان صاحب سب انسپکٹر پولیس بفضلہ تعالیٰ
شیعہ امامیہ ناجیہ ہیں، ضرورۃً تقیہ سے زمانہ ملازمت گذار رہے ہیں جو کہ زیادہ
گذرا ہے اور تھوڑا باقی ہے۔ میری تحریک سے قومی مساکین و فقرا کا درد زیادہ
فرماتے ہوئے عرض گذار ہیں کہ اپنے پاس سے دیا گیا پیسہ مساکین کی ضرورتوں کو
کافی نہ ہووے علاقہ کے متمول زکوٰۃ دینے والے اور بموجب مذہب خود غلہ
سے عشر نکالنے والے سنی المذہب میرے اعتقاد سے ناآشنا اکثر ایسے ہیں
جن کو کہا جاوے کہ مساکین تک پہنچانے کے لئے ہمیں ضرور دو وہ دیویں تو اپنے

اور مساکین کے مذہب کو در پردہ رکھتے ہوئے شیعہ مساکین تک پہنچانے کے لئے ان سے لینا جائز ہے ۔ خلاف شرع نہیں ۔ اور یہ امر از قسم دھوکہ نہیں ہے اور قیامت میں شرمساری کا موجب نہ ہوگا ۔

ج ۔ جائز ہے اور دھوکا نہیں ہے ۔

زکوٰۃ

س ۳۵۸ ۔ اولاد غیر سید ہونے کی حالت میں ایسے باپ کے جمع کردہ مال سے بعد وفات باپ مذکور بڑا فرزند زکوٰۃ دے گا تو باپ کی جانب سے ہوگی یا فرزند کی طرف سے ۔ فرزند حلال زادہ ثابت ہو تو اس کی زکوٰۃ کی ادائیگی فرزند یا باپ مذکور کی جانب سے ہوگی اور حرام زادہ ہونے کی حالت میں کس کی طرف سے اور ایسے فرزند کے ہاتھ سے زکوٰۃ وخمس کا نکالنا باپ مذکور کو فارغ الذمہ کردیگا یا حقیقی وارث کا ادا کرنا ۔

ج ۔ اگر پدر مشغول الذمہ بزکوٰۃ وخمس ہو تو کوئی اس کی طرف سے اخراج زکوٰۃ وخمس کرے کافی ہے ۔ واللہ العالم ۔

اعانت طلبہ کا مال

س ۳۵۹ ۔ جو مال لوگوں نے طلباء و مساکین کے لئے حاصل کر کے ناصر شاہ صاحب یا میرے پاس رکھا ہوا ہے جو بوقت ضرورت دیا جاتا ہے اب اس بے امن اور جنگ وجدال کے زمانہ میں اس کے متعلق کیا کرنا چاہیئے اگر یہ کار ثابت ہو تو مجھے اور شاہ صاحب کو تو کچھ نہیں ہوگا ۔

ج ۔ حاکم شرع کے پاس بھیج دیا جائے ۔ واللہ الہادی ۔

منت

س ۳۶۰ ۔ مسمٰی سابقہ ملک محمد نواز خان صاحب ملازم پولیس ہوا تو اس نے اپنی پہلی تنخواہ مساکین پر تقسیم کرنے کو ناصر شاہ صاحب کے پاس بھیجدی جو کہ تقسیم کر دی گئی

بعدہٗ یہ نیت کی کہ جب تھانیدار رہوں گا تو اس کی پہلی تنخواہ بھی خیرات کروں گا
کہ اس نے میرے نام منی آرڈر کر دی ہے اب اس روپیہ کو باشتراط مساکین
تقسیم کر سکتا ہوں یا نہ ۔ زکوٰۃ اور منت کا روپیہ تو باشتراط ہی کو دینا ہوتا ہے اور
دیگر دلانے والوں کو دوبارہ اپنے پاس سے دینا پڑتا ہے اس کے متعلق حکم
نقل کہ یہ رقم واجب الخمس ہے چار حصے آپ جس مصرف خیر میں چاہیں کریں
حصہ نائب امام علیہ السلام کے پاس بھیج دیں ۔ اس سے پہلے میرے پاس حکم
کہ جس روپیہ پر زکوٰۃ و خمس واجب ہو مالک اخراج کرے ایسے مال سے
امام باڑہ ۔ قومی چندہ کے لئے دے تو قبول کر لیا جائے کیونکہ ایسی حالت میں
نہیں فرمائی گئی اب اس تھانیدار کے روپیہ پر شرط خمس فرمائی گئی ہے ۔

ج ۔ تنخواہ چونکہ وجہ حلال سے حاصل نہیں ہوتی ہے لہٰذا اظہار حال کے بعد حاکم شرع
کے پاس حاضر کر دینا کافی ہے ۔ واللہ العالم

خمس

س ۳۶۱ ۔ قرض خواہ نے اپنا دیا ہوا قرض وصول کیا قرضدار ملازم پولیس نے ایسا روپیہ دیا
ہے جس کی تنخواہ پر خمس شرعاً واجب تھا اس صورت میں کیا کرے جب کہ قرض خواہ
مفلس عیال دار ہے اور قرضدار مال دار تارک زکوٰۃ و خمس ۔

ج ۔ بعین مال غیر حلال نہ ہو تو اس کو وجہ قرض میں لے سکتا ہے ۔ واللہ العالم ۔

خمس

س ۳۶۲ ۔ جس زمانہ میں ملک امامؑ پر بحکم نائب امامؑ آدمی تصرف کرے گا تو اس کی آمدنی سے
اخراج زکوٰۃ و خمس و باقی مصارف سالانہ بالکل اپنی ذاتی ملک کے مثل کرے
گا یا فرق ہوگا ۔ ذاتی ملک جو باپ دادا سے حاصل ہوتا ہے اس کی آمدنی سے
بروقت اخراج زکوٰۃ غلہ بمعاملہ سرکار زمانہ وضع کر لیا جاتا ہے اور لگایا غلہ اگر

سالانہ خرچ سے بچ جاوے تو اس میں سے اخراج خمس ہوتا ہے۔ سوائے اس کے اور کوئی اخراج واجب نہیں ہوتا چونکہ ملک امامؑ ہر ایک مومن کے واسطے یکساں ہوتا ہے خیال میں گذرا ہے اور نائب امامؑ کی عدل شرط۔ باین خیال عرض گذار ہوں کہ کہیں ایسے ملک کی آمدنی سے دوسرے بھائیوں کا کوئی حق نہ ہو جواب بالوضاحت ہو تاکہ آئندہ اس مسئلہ کو نہ عرض کروں۔

ج۔ الجواب وباللہ التوفیق۔ باسمہ سبحانہٗ۔ بعد حصول اذن نائب امام علیہ السلام تصرف زمین مذکور پر اسی طرح جائز ہوگا جس طرح ذاتی ملک پر تصرف جائز ہے اور احکام بھی زکوٰۃ وخمس کے وہی ہوں گے جو ذاتی ملک کے لئے تھے۔ واللہ العالم

س ۔ حکم ہوا کہ فلاں فلاں اس جرم عظیم کے بدلے آپس میں کوئی لین دین نہ کریں۔ بلکہ ایک دوسرے کو بخش دیں اور توبہ کریں نیز حکم ہوا کہ اگر ان میں سے کوئی مسکین ہو تو بعد توبہ مستحق صدقہ سمجھا جاوے گا۔ اس کے لئے زائد عرض یہ ہے کہ اگر اس نے جرم انساد (سید) دوبارہ ایسے جرم میں شرکت کی ہو اور دوسری مرتبہ کی شرکت ماہ ذوالحجہ کی آخیر اور ماہ محرم کی چار تاریخ کے اندر اندر کی ہو اور معاملہ سادات کا ہو اور یہ غیر سید ہو تو بھی تائب اور مستحق صدقہ بن سکے گا اور شل شمر ویزید نہ ہوگا جب کہ یہ ڈر ڈر کر بیمار ہو گیا ہے۔

ج۔ الجواب وباللہ التوفیق۔ توبہ ہر صورت میں قبول ہے اور بعد توبہ مستحق صدقہ ہو سکے گا۔ واللہ العالم۔

وراثت ۔ صدقہ

س ۔ اس علاقہ میں کوئی ایک بھی ایسا نہیں ہے کہ جس نے باپ دادوں سے پائی ہوئی جائداد تھوڑی یا زیادہ سے حصہ خواہران دیا ہو بلکہ اوپر سے بھی ایسا ہی ہوتا چلا آتا ہے یعنی حق پھوپھیوں وغیرہ بھی نہیں دیا گیا۔ مستحقین صدقہ جو دو چار ہیں اور حسب الحکم حضور

ان کمان کے قریبیوں کے معمولی رقم کے صدقے دیئے جا رہے ہیں ایسے
کہ ان کی تھوڑی اراضی سے بھی حصہ خواہران وغیرہ نہیں نکالے گئے
نہیں۔ رواج نہیں۔ سوال نہیں۔ نیز ہماری مسجد و امام باڑہ کی جگہ ایسی ہی
خرید کردہ ہے۔ تدارک مشکل نظر آرہا ہے۔ طریقہ سہل فرمایا جاوے
و پھوپھیوں یا ان کی اولادوں سنی المذہب سے فقط زبانی بخشوانا کافی ہوگا عـه
عربی و شہادت و نوشت سـه کی ضرورت نہ ہوگی نیز بعد زبانی بخشنے لـعه کے اگر
ہو کر لینا چاہیں گے تو کیا ہوگا نیز سنی شیعہ کا وارث ہوگا یا نہ۔ حـه نیز صدقہ سے
یا نہ جب کہ وہ نہایت مسکین ہیں۔

ج۔ عـه کافی ہے۔ سـه ضرورت نہیں ہے۔ لـعه بعد بخشنے کے دعویٰ درست نہ
ہوگا۔ حـه وارث ہوگا اگر ناصبی نہ ہو۔ سـه اگر مومن مصلی و نمازی ہو تو

صدقہ

۳۶۵
س۔ ایک تازہ شیعہ نہایت بے وقوف سنی المذہب قبیلہ سے بنا تو ہے مگر اس کے واقعات
ختم ہوتے ہی نہیں آرہے جب مجھے تکلیف ہے حضور والا کو بدرجہا زائد ہوگی
کہ ہمیشہ اسی کے واقعات مگر کیا کروں یہ نہایت مسکین اور قرضدار ہے تھوڑی اراضی
دادا کے وقت کی ایک ہندو کے پاس رہن اس کو ملی ہے نہ معلوم دادا نے رہن رکھ
کر روپیہ کس کام میں صرف کیا حصہ پھوپھیاں و خواہران تو ضرور نہیں نکلا گیا تھوڑی
رقم میں رہن ہے مرتہن ہندو نہ معلوم کتنی بطور سود کھا چکا ہے گا اس زمین سے
آمدنی چنداں نہیں ہے تاہم ضرورت ہے کہ چھڑائی جاوے حسب الحکم حضور صدقہ
اس کے قریبیوں کا اس کو دیا جاتا ہے تو وہ گذارہ کرتا اور اسی سے تخم ریزی وغیرہ
کرتا ہے جو ہندو کی بٹائی جو بچ جاتی ہے رقم قطرہ سے چھڑائی جاوے یا نہ۔ اراضی
رہن میں سے حصہ خواہران و پھوپھیاں وغیرہ نہ نکالے جانے کی صورت میں اس کو

صدقات دیئے گئے صحیح ہوئے یا نہ۔ نیز اب دیئے جاویں یا نہ۔

ج۔ بعد ایمان و پابندی نماز اس کو صدقہ دیجئے اور دریافت نہ کیجئے کہ اس نے کیا کیا۔ واللہ الہادی

اعانت طالب علم

س۳۔ برادرم مرحوم کا لڑکا ملکی واعظ سید کرم حسین شاہ صاحب سے پانچ سال گذرے ہیں کہ پڑھ رہا تھا جس کسی نے دیکھا کہا کہ کچھ نہیں پڑھا محض وقت ضائع کر رہا ہے چاہیئے کہ کسی دینی مدرسہ میں ہندوستان بھیجا جائے لڑکے نے خود بھی کچھ تعلیم وغیرہ کی شکایت کی اور چھوڑ کر گھر آگیا مولانا سید حشمت علی صاحب خیر اللہ پوری وغیرہ وغیرہ بزرگوں نے بھی فرمایا اور مولانا سید یوسف حسین صاحب قبلہ دام ظلہ کی خدمت میں خط لکھ دیا کہ یہ لڑکا بہر صورت مستحق اعانت ہے عنہ ۲۰ اسی رقم معلوم حضور سے نقدی اور پارچات و پاپوش بھی بنوا دیئے اور روانہ کیا مگر تین ماہ تک کوئی واپسی خبر نہ آئی سخت فکر دامن گیر ہوا کہ وہ کہاں گیا آج معلوم ہوا ہے کہ وہ اسی پہلے واعظ استاد کے پاس جا نکلا ہے جہاں کی شکایت پر زور کرتا تھا نہ معلوم ٹکٹ ریل کی رقم کیوں کر ضائع کی ہوگی بڑا حیادار نیک چلن مشہور و معروف تھا جس کی نسبت بھی مجھے شک ہونے لگا ہے اب کس طرح کروں اور صرف کردہ رقم کی بابت جو ڈر لگ رہا ہے اور نیند نہیں آتی ہے وہ کس حساب میں سمجھوں ہر گاہ زیادہ غصہ آرہا ہے اور لڑکے کو سخت پیٹنے اور قطع تعلق کر دینے کا ارادہ ہے حکم شریعت سے آگاہ فرماویں۔

ج۔ آپ انشاء اللہ تعالیٰ فارغ الذمہ ہیں آئندہ احتیاط فرمائیگا۔ واللہ العالم۔

زکوٰۃ

س۴۔ اکثر مومن مسکین مستحق صدقہ ہنود وغیرہ سے قرض بر سود لیتے ہیں اور لاچاری بیان کرتے ہیں ایسی حالت میں بھی وہ مستحق زکوٰۃ رہیں گے جب کہ مفلس ہوں۔ اہ

پابند صوم و صلوٰۃ ضرور ہوں البتہ سود دینے والے۔

ج۔ مستحق زکوٰۃ ہیں لیکن ہندو قرض خواہ کو سود کے نام سے کچھ نہ دیں بلکہ ازراہ
میں کسی کم قیمت شئے کے دیں۔

سود

س ۳۶۸۔ چند سالوں سے گورنمنٹ نے تباہی زراعت پیشہ رعایہ کی جو عموماً مسلمان ہیں
کر بنک نکالے ہیں روپیہ بنک مالدار رعایہ کا ہے جو ۱۲ ار فی سیکڑہ سود پر
جمع کیا ہے اور عہ روپیہ پر غربا رعایہ کو قرض دیا ہے اہر بچپت پر انتظام ایک
اکثر مومنین ملازم ہیں۔ بنک میں جمع کرنا اور سود لینا اور غربا کو سودی قرض دینا
اور مومن کی ملازمت کرنا کس حکم میں ہوگا۔ نیز ایسے بنکوں سے سود پر قرض لینے
والے غربا شیعہ مستحق زکوٰۃ ہوں گے یا نہ۔ ایسے بنکوں میں اکثر غربا شیعہ
شامل ہیں اور قرض لے چکے ہیں اور اب وہ سود دیں گے۔ اس سے پہلے ایسے لوگوں
کو حسب الحکم حضور فطرہ وغیرہ دیا جاتا تھا اب ضرورت حکم ہو رہی ہے کیونکہ انہوں
نے بامر لاچاری سودی قرض لیا ہے۔

ج۔ حرام ہے۔ جواب سابق کی مراعات کریں۔ سود نہ دیں۔ تبرعاً دیدیں یا کم قیمت شئے
کے عوض میں دیں۔ فطرہ وغیرہ دیجئے منع کر دیجئے کہ وہ سود دیں نہ دیں

واللہ العالم

مصرف فطرہ

س ۳۶۹۔ اکثر مومن جوان ایسے ہیں جو تازہ شیعہ ہوئے ہیں اور ماں باپ اور دیگر بھائی
ان کے سخت سنی ہیں طعن سنی دشمن کے بچاؤ کے خیال سے ماں باپ کی خدمت
اپنے ذمے لئے ہوئے ہیں نیز اس خیال سے کہ کہیں باپ سنی مذہبی تعصب کی
وجہ سے قدرے جائداد جو ہے اس سے بھی محروم نہ کر دیوے اور ساری کی ساری

قدر ے جائداد ان سنی بیٹوں کے نام کر دیوے جو ان کی (باپ کی) خدمت بھی نہیں کرتے اور اس کو بدنام اور محروم کرنے کے خیال پر اس مصیبت میں دے رکھا ہے میں تازہ مومنین سے کہتا ہوں کہ ماں باپ کی خدمت ان ہر دو امور کو مدنظر رکھ کر کئے جاؤ تاکہ طعن دشمن نہ ہو اور محرومی ارث سے بچو۔ ان تازہ مومنین سے ایک دو ایسے ہیں جو مفلس تر ہیں بموجب حکم حضور ان کو فطرہ دیا گیا تھا جس سے وہ ایسے ماں باپ کو کھلاتے ہیں ان کو دینا جائز رہے گا نیز وہ مفلس مومن عرض کرتے ہیں کہ ایسے متعصب والدین کو ایسے مال سے روٹی یا کپڑا دینا جائز ہے۔ جب کہ ایسے والدین کی علیحدگی محال معلوم ہووے۔

ج۔ دینا جائز ہے مگر منع کر دیجئے کہ آپ کی دی ہوئی رقم مخالفین کو نہ کھلائیں۔ اس مال سے اعانت جائز نہیں ہے اور مال سے اعانت کریں۔ واللہ العالم۔

طہارت برتن

س ۱۷۳۔ کتے کا نجس کردہ برتن قبل از ملنے مٹی پاک کے خوب دھوئے اور غوطہ دینے سے بھی کھانے پینے کے کام تو حسب الحکم نہیں آسکتا کیا ہاتھ لگانے کا بھی محض دھونے سے نہ ہوگا اور قبل از ملنے مٹی کے جتنا بھی دھو یا گیا ہو ہاتھ لگانا موجب نجس ہو جانے ہاتھ کا ہوگا۔

ج۔ نجس ہے اور ہاتھ کو نجس کر دے گا۔

غالی کی اعانت

س ۱۷۴۔ دور دراز سے سفر کر کے ہمیشہ کی طرح سید صاحب ذاکر و شاعر کر ڑیں تشریف لائے ہیں۔ آج پانچ چھ روز گزر چکے ہیں خلاف دستور بغیر حکم شریعت ان کو کچھ دے دلا نہیں سکتا ہوں۔ بہت مشکل صورت در پیش ہے حکم شرع بعد مطالعہ سوال عطا فرما کر مشکل حل فرمائی جاوے ان کی نسبت پہلے عرض کر کے

حکم حاصل کر چکا ہوں مگر ان کے تمام حالات عرض نہیں کئے گئے جو ذیل میں با
مانند ے حالات عرض کروں گا پہلے عرض کر چکا ہوں کہ انہوں نے بہ سبب ا
کئی بار مختلف وقتوں میں خلافِ شان حق سبحانہٗ تعالیٰ وہ کچھ کہا کہ عرض نہیں کر سکتا
ان کو چندہ کی رقمیں اور منت کی رقمیں لاعلمی میں دی گئی کیسی ہوں گی اور آئندہ ان
کے واسطے اور اولاد کے واسطے کیونکر کیا جاوے۔ جب کہ انہوں نے کئی بار
ایسا کیا اور نہ معلوم کسی وقت استغفار بھی پڑھی یا نہ ذ نقل حکم۔ آپ کے ذ
بعد غالباً استغفار اور توبہ ضرور اس نے کی ہو گی لہٰذا وہ اور اس کی اولاد قابل
اعانت ہے) نیز حکم ہوا کہ دی گئی رقمیں درست ہوں گی نیز مجھے اختیار دیا گیا کہ ا
کو دینے کی غرض سے جو رقم پاس رکھتا ہوں ان کو دوں خواہ ان سے بہتر کو چونکہ
وہ رقم ابھی تک میرے پاس ہے دوسرے کو نہیں دی گئی یہی خیال رہا کہ ان کی
نسبت ہر بار اور ان کے سارے حالات عرض کروں گا اگر مرتد ثابت نہ ہوئے
مسلم و مومن مستحق اعانت عندالشرع ہوئے تو انہی کو دوں گا۔ ان کی نسبت باقی حالات
عرض کروں ان کا شعر کرنا یا مجلس پڑھنا یقیناً حضور والا کے نزدیک درست
نہیں ہے جس کی بابت اقرار توبہ بھی کرتے ہیں اور گاہ بگاہ مثل سابق پڑھ
بھی لیتے ہیں گر خود آئندہ شعر بھی نہ کریں اور مجلس بھی نہ پڑھیں تاہم اپنی زبان میں
مصائب کی کتابیں بہت ساری جو انہوں نے طبع کرائی ہیں ذاکرین پنجاب پڑھ رہے
ہیں اور پڑھیں گے اس کا علاج نہیں ہو سکتا سوائے اس کے یہ اکثر اوقات علی اللہ
یوں کی سی باتیں کرتے رہے ہیں جس کی بھی اب توبہ کرتے ہیں نماز اور روزہ کا
قرض بھی ان کے ذمہ ضرور ہو گا جو کہ غفلت میں ادا نہیں کیا اب کرتے ہیں زائر
امام علیہ السلام بھی ہیں بڈھے کمزور اور افلاس میں گرفتار اور قرضدار ہیں منت کے
پندرہ روپیہ ان کو دوں یا نہ جن کی بابت حکم ہوا کہ سید مسکین کو دیئے جاویں

جو کہ بعد حصول حکم آج تک کئی سالوں سے ان کو دینے کی نیت سے پاس رکھتا ہوں
از راہِ خدا لجد مطالعہ میری غلط عبارت کے حکم شرع عطا فرمایا جاوے۔ تاکہ ان کو
رخصت کروں اور بار مہمانی سر سے اتاروں خود بیمار ہوں اور ہر قسم کی مشکلوں میں
گرفتار ہوں اور تنگ ہوں دعائے خاص کا خواستگار ہوں۔

ج۔ الجواب و باللہ التوفیق۔ کسی شخص کے ذریعے سے ان کو آمادہ کیجئے کہ وہ آپ کے
سامنے مذہب کا اعتراف کریں اور خلاف شرع باتوں سے توبہ کا اظہار کریں پھر
ان کی اعانت کیجئے۔ واللہ الہادی۔

توبہ مرتد

س ۳۴۵۔ بحالت اضطرار خلاف شان حق سبحانہٗ تعالےٰ کئی بار کہنے والا مرتد نہ ہوگا۔ مرتد ملی و
فطری کی نسبت لکھا ہے کہ ایک کو ایک بار معافی ہوگی۔ کس کو ملی کو یا فطری کو۔
دوسرے کا پہلی بار مرتد ہو جانا لکھا ہے۔

ج۔ ملی کی توبہ قبول ہو جاتی ہے ظاہر میں بھی۔

ارتداد کا ثابت ہونا

س ۳۴۶۔ نیز لکھا ہے کہ ارتداد محض نیت سے ثابت ہو جاتا ہے اگرچہ قولاً و فعلاً کچھ نہ ہو۔

ج۔ یعنی دین خود و خدا وہ مرتد ہو جاتا ہے مگر جب تک ارتداد بطریق شرع ثابت نہ ہو
حکم ظاہری اسلام کا رہے گا۔ واللہ العالم۔

غالی کی توبہ

س ۳۴۷۔ جو شخص حضرت علی علیہ السلام کو خدا سمجھتا رہا ہے توبہ کرسکتا ہے اور مومن ہوسکتا ہے۔

ج۔ اگر آبائی غالی ہو تو بھی توبہ اس کی مقبول ہے۔ واللہ العالم۔

مرزائی وغیرہ کی توبہ

س ۳۴۸۔ مرزائی، اور اہل قرآن، منکر حدیث، دور کعتی نماز والا۔ توبہ کر سکتے ہیں یا کیا۔

ج - اگر یہ باتیں ان سے قطعی طور سے ثابت ہو جائیں تو توبہ ظاہری مقبول نہیں ہے

توبہ مابین خود و خدا کر سکتے ہیں۔ واللہ العالم۔

س ۳۷۶۔ جس سے ارتداد ثابت ہوگا اس کی توبہ قبول نہ ہوگی کیا جو شخص کافر کہا جاوے

اس کی توبہ ہوگی۔ مسلم کس طرح کرے کہ کفر کے حکم میں سمجھا جاوے۔

ج - اگر حالتِ کفر میں پیدا ہوا ہو تو ضرور اس کی توبہ قبول ہوگی۔ جب اسلام کے کسی

عقیدہ یا حکم کا انکار کرے گا وہ کافر ہو جائے گا۔ واللہ العالم۔

خلتنہ

س ۳۷۷۔ بچہ کا ختنہ صحیح نہ ہوا ہو تو دوبارہ کرانا ہوگا یا پہلا ہی گرچہ درست نہیں ہوا کافی ہوگا

نیز غیر مسلم سے ختنہ کرانا جائز ہے۔

ج - اگر حشفہ کھلا رہے تو ضرورت دوبارہ ختنہ کی نہیں ہے۔ واللہ العالم۔

رقم زکوٰۃ پہنچانے کا خرچ

س ۳۷۸۔ ستر یا اسی روپیہ زکوٰۃ غیر سادات کے چند مومنین بھائیوں کا ہے پانچ فی

فیس منی آرڈر کسی ایک نے نہ دی ہو اور مجھے توفیق نہ ہو۔ نوٹ کی صورت

میں بنچیال کم لاگت فیس منی آرڈر جو کہ بجائے عہ روپیہ کے ۳۰ رآنہ لگے گی۔

رجسٹری کر کے ارسال خدمت کر سکتا ہوں۔ یا بہر صورت منی آرڈر ہی کروں۔

ج - بطریق مذکور مجتہد کی خدمت میں بھیجنا جائز ہے۔

رقم اعانت یا ہدیہ پر زکوٰۃ

س ۳۷۹۔ حکم پہنچا ہے کہ اعانت وہ ہے جو طلب سے ملے اور ہدیہ جو بلا طلب ملے۔

اعانت پر باوجود شرائط زکوٰۃ و خمس واجب ہوگا اور ہدیہ پر نہیں۔ اس پر زیادہ

عرض ہے علم کی اس قدر ہے کہ ہدیہ میں شمار ہوگا خواہ سید عالم ایک غریب مومن

قوم کے ادنیٰ کو دیوے۔

ج۔ زکوٰۃ ہدیہ پر ہوگی بشرائط۔ ہدیہ ہوگا لیکن اگر وجہ خمس و زکوٰۃ ہو تو اس کا حکم علیحدہ ہے۔

ھدیہ

س ۳۸۰۔ برادر رشتہ دار مثلاً ماموں بھانجے کو اور چچا بھتیجے کو بسبب غربت تو بھی ہدیہ میں ہی شمار ہوگا۔

ج۔ ہدیہ ہوگا۔

اعانت کی تشریح

س ۳۸۱۔ اعانت جو بطلب ملا ہوا شمار ہوگا۔ اظہار طلب مانگنے سے ہوگا جو نمبر لکھا ہے طلب کی توضیح فرمائی جاوے۔

ج۔ طلب سے مراد سوال ہے خواہ زبان سے ہو یا تحریر سے ہو۔

زکوٰۃ

س ۳۸۲۔ تین بھانجوں سے ایک خالہ کو ملے خالہ دریافت کرے کہ میرے فلاں بھانجے نے بعد مرنے اپنی بیوی کے دوسری جگہ پر عقد نکاح کیوں نہیں کیا بھائی کا ہمدرد خالہ سے کہے وہ نادار ہے جب اس کے پاس مال ہوگا کرے گا۔ خالہ اپنی گدائی گیا ہوا ۸۰ روپیہ جو ۱۰ ماہ سے خالہ کو ملا ہو۔ وہاں جاکر اس نکاح کی تیاری والے بھانجے کو دیوے سال گذر گیا ہو علاوہ کمی روپیہ کے چند امور دگر بھی موانع رہے وہ نکاح نہ کر سکا اس نے خود تو نہ مانگا چھوٹے بھائی نے خالہ سے کہا اب وہ روپیہ اعانت میں ہے تو زکوٰۃ و خمس ادا کرے اور اگر ہدیہ میں ہے تو حسب الحکم سابقہ نہ کرے۔

ج۔ ہدیہ ہے لیکن اگر وہ مال جو خالہ نے دیا ہے قابل زکوٰۃ یا خمس تھا اور خالہ نے ادا نہیں کیا تھا تو علم کی صورت میں بھانجہ کو ادا کرنا چاہیئے۔ واللہ العالم۔

طہارت

س ۳۸۳۔ مولانا حشمت علی خیر اللہ پوری کے فرمان سے کتے کے نجس کردہ برتن پر قبل از تطہیر

ملنی فرض ہے جس کی نسبت اپنے مجتہد حضور والا کی خدمت عرض کی گر سفتسر
یا فرض جواب نہیں آیا۔

ج۔ فرض ہے۔

طہارت

س۔ ۳۸۴ برتن ویسے پڑے ہیں کسی قدر مٹی ملنی مشکل ہے کیونکہ مثل بوٹے ہاتے ٹونٹی دار کے تیل مٹی مل تو جائے گی مگر پوری طرح ٹونٹی سے ہر طرف نہ ہوگی۔ مس کانسی یا مٹی کو ایسا نجس برتن جس پر مٹی ملنے کا حکم ہو آگ میں مثل لوہے کے سرخ کیا جاوے تو بھی مٹی ملنی ضروری ہوگی یا نہ۔

ج۔ مٹی ملنی ضروری ہے۔ واللہ العالم۔

طہارت

س۔ ۳۸۵ ظروف گر کتے کے نجس کردہ پانی سے مٹی گوندھ کر ظروف بنائے اور آگ میں پختہ کرے تو ان کی تطہیر کس طرح ہوگی علاوہ نجاست کتے کے آب نجس سے مٹی گوندھے اور برتن بنا کر آگ میں پختہ کرے تو بغیر آب پاک ہوں گے یا نہ۔

ج۔ آگ سے بغیر ہوگی۔ حسب دستور پانی سے پاک کریں بارش سے تطہیر خوب ہے۔ واللہ العالم

زکوٰۃ

س۔ ۳۸۶ ایک مومن نے ارادہ کر لیا ہے کہ عمر بھر میں ایک ہزار روپیہ اگر ہو سکا تو کما کر فی سبیل اللہ خرچ کروں گا پچھلے سال اس نے مبلغ ۸۰ روپیہ سال کے اندر کمایا اور قبل واجب ہونے زکوٰۃ و خمس میرے پاس پہنچا کر کہا کر فی سبیل اللہ خرچ کرو۔ اس مومن سے کہہ کر مبلغات پاس رکھے اور سال سے زیادہ عرصہ گذرا۔ بدیں نسبت کہ اپنے بھتیجے غلام عباس کو جو علم دین پڑھنے گیا ہوا ہے۔ تھوڑے تھوڑے طالب علم بھتیجے کی ضرورت کے مطابق اس کو روانہ کرتا رہوں گا طالب علم نے

دس روپیہ بابت اور سال تمام ہو گیا ہے اور ستر روپیہ موجود پڑا ہے۔ کیا یہ طریقہ میرا اور مومن کا درست ہے مومن پر جو کہ قبل از سال ہمیشہ میرے پاس پہنچا رہا ہے زکوٰۃ وخمس یا فرض حج تو واجب نہ ہو جائے گا۔

ج۔ واجب نہ ہوگا۔ واللہ العالم

خمس وزکوٰۃ

س ۳۶: نیز مجھ پر جو ایسے مبلغات ہمیشہ پاس رکھوں برائے ضرورت طالب علم بھتیجے کے یا کچھ ان میں سے کسی دوسرے مستحق کے دینے کے لئے بھی تو خمس وزکوٰۃ واجب تو نہ ہوگا۔ کم علم کے سوال کا جواب مفصل ارشاد ہووے تاکہ دوبارہ استفسار کی ضرورت نہ رہے۔

ج۔ واجب نہ ہوگا۔ واللہ العالم

وقف

س ۳۷: مومن کا دیگر صرف کمائی اپنی سے کھائے گا اور پاس کچھ نہیں رکھے گا اور میں ایسے مبلغات کو وقف قرار دے کر پاس رکھوں گا۔

ج۔ نقد وقف نہیں ہو سکتا ہے۔ واللہ العالم

حج

س ۳۸: مومن کو حج وغیرہ کے لئے جمع کرنا تو واجب نہ ہوگا۔

ج۔ اگر وہ مستطیع ہو تو حج واجب ہے۔ واللہ العالم۔

زکوٰۃ

س ۳۹: مجھ کو ہمیشہ اپنے بھتیجے طالب علم کے علم دین پڑھانے کے لئے پاس رکھنا بغیر اخراج زکوٰۃ وخمس جائز ہوگا یا نہ۔

ج۔ جائز ہوگا اگر مین بہ مقدار ہے۔

خمس

س۳۹۱ ۔ جنس سونف فروخت نہ ہونے کی یا بسبب ارزانی نہ کی ہو۔ دو سال رکھ کر بجائے
گیارہ روپیہ فی من آٹھ روپیہ فی من کے حساب فروخت کی ہو۔ تو منفعت پر خمس
واجب ہوگا یا نہ جب کہ جنس اگر وقت پر یعنی بعد برداشت حسب معمول فروخت
ہو جاتی تو روپیہ صرف ہو جاتا کیونکہ ضرورت تھی۔

ج ۔ اگر مصارف سالانہ کے بعد یہ قیمت منافع فاضلہ میں باقی رہی ہے تو خمس کا ادا کرنا
اس سے لازم ہے۔

مال زکوٰۃ کا مستحق تک پہنچانا

س۳۹۲ ۔ مال زکوٰۃ علیحدہ کر کے اپنے پاس رکھنا یا دوسرے کے سپرد کرنا اس نیت پر کہ مستحق
رشتہ دار کو رفتہ رفتہ حسبِ ضرورت دی جاوے گی تاکہ ادائیگی زکوٰۃ افضل و [illegible]
کا تصرف کرنا درست ہو جائز ہے۔

ج ۔ بلغرض مذکور جمع رکھنا جائز ہے لیکن اگر تلف ہو جائے تو پھر ادا کرنا پڑے گا۔ واللہ اعلم

س۳۹۳ ۔ میں غیر محتاط شیعہ سے بھی اور طرح برتاؤ کرتا ہوں۔ ممکن ہے کہ گناہ کبیرہ ہو مگر مجبور
ہوں طہارت کو عزیز اور نجاست سے نفرت بے حد ہے یہاں تک کہ جب مرض
کی طہارت حاصل نہ ہو سکے تو کچھ بھی نہیں کرتا شل اپنے بکنفر کے دو صاحب سفر
عراق میں تھا تو دیکھے تھے مرزا احسن رضا حکیم و سید مرتضیٰ حسین جو کہ ہر دو رحلت کر گئے

ج ۔ بحمد اللہ زندہ موجود ہیں۔

نماز

س۳۹۴ ۔ غالباً حضور کے ملاحظہ عالیہ سے گذرے ہوئے ہوں۔ ایسے اشخاص مسجدوں میں بیٹھ کر
جو عرض کی نماز نہ پڑھیں دوسری جگہ پڑھیں کو ظاہر سمجھیں پڑھیں تو جائز ہے یا مسجدوں
[illegible] لوگ بظاہر بظاہر مسجدوں کے سبب اسباب نجس کر جاتے ہوں ان

مرحومین کا پتہ نہیں البتہ اپنا دل تو حکم مجتہد کو خوب مانتا ہے نیز میرے غیر اسلام کے
ملکوں کی چینی یعنی قند سفید استعمال کیا کریں یا ملکی غیر محتاط مسلمانوں کا تیار کردہ میٹھا۔

ج۔ اجتناب خوب ہے جب تک حد وسواس کو نہ پہنچے اور شکر غیر مسلم سے بیکر استعمال کر
سکتے ہیں۔ جب کہ بنانے والا اس کا خود بیچنے والا نہ ہو۔ واللہ العالم۔

س ۳۶۔ نقل حکم حضور والا۔ شیعہ مرد سے سنی عورت کا عقد صحیح ہے بشرطیکہ وہ مظہر عداوت
اہل بیت نہ ہو۔ البتہ تجدید نکاح بطور شیعہ ضروری ہے۔ اگر منکوحہ نابالغہ تھی
اور دادا نے عقد اس کا منظور نہیں کیا تو وہ باطل ہو جائے گا۔

رضاعت میں ثبوت شرعی ضروری ہے حکم مفتی یا قاضی مخالف کافی نہیں ہے۔
البتہ جس کی رضاعت کا حکم مفتی یا قاضی مخالف نے دیا ہے اگر وہ سنی یا سفیہ ہو
تو کی ضرورت نہیں ہے کہ دلیل ثبوت کیا ہے۔

جواب اول۔ وہ مظہر عداوت نہیں ہے۔ جواب دوم۔ نکاح بطور سنی پڑھا
ہوا ہے۔ جواب سوم۔ منکوحہ اس وقت چودہ ۱۴ برس تھی البتہ شاید حائض نہ ہوتی
ہو۔ جواب چہارم۔ زوج اب سالوں سے شیعہ ہے البتہ بچپن میں سنی تھا کیونکہ
اس وقت اس کے ماں باپ بھی شیعہ نہ تھے اس صورت میں شیعہ کا نکاح ہے
یا نہ عدالت میں استغاثہ کریں یا نہ جب سنی مفتی ایک غیر عورت کے کہنے پر فتویٰ
رضاعت کا دیا ہے۔ عورت غیر کا بیان ہے کہ میں نے خود بخود ایک حمل کا دودھ
زوج کو اور دوسرے حمل کا زوجہ کو پلایا ہے۔ مفتی نے عادلین کو طلب کر کے اول
تو رضاعت ثابت نہیں کی کیونکہ عورت کہتی ہے کہ اس وقت ایک مرد پاس تھا جو
مر گیا ہے بعدہ حکم دیا ہے کہ چونکہ عام لوگ سماعی طور رضاعت کا کہتے ہیں لہذا
رضاعت سمجھی جاوے ماسوائے رافضی سنی کافر کے۔ اس لئے عند المذہب سنی
رافضی سے سنی کا عقد ... باطل ہے لیس اب ہم نے کوئی صورت باقی نہیں چھوڑی

یہ توجہ حکم مطلق عطا فرمایا جاوے۔ مقدمہ دائر عدالت ہے۔ ممکن کہ شیعہ
با دلیل عدالت طلب کرے اسلام پروری فرما کر سوالات کو صحیح طور تحریر فرما
حکم شیعہ شریعت سوالات کے نیچے مندرج فرماویں۔

ج۔ تمام امور کا لحاظ کر کے حکم دیا جاتا ہے کہ ناکح منکوحہ سے احتراز کرے اور
اس کو طلاق دیدے۔ واللہ الہادی۔

تہمت زنا

س ۳۹۶۔ ہندہ زوجہ زید کی نسبت زنا بعد از عقد ہو گئی بعد ایک عرصے کے اس شخص
بدل کر دوسرے سے ہو گئی اسی طرح یکے بعد دیگرے پانچ اشخاص سے اس
کا ناجائز تعلق رہا جس کا علم و چرچا تمام گاؤں میں متواتر رہا اس عرصہ میں اس کے
پانچ لڑکے ہوئے ہر ایک لڑکے کی حرکات۔ سکنات۔ گفتار۔ رفتار۔ شکل و شباہت
آواز و عادات جملہ قرائن اس سے ملتے ہیں جس جس سے اس کی والدہ کی نسبت رہی
ہے بعض لڑکے بھی اس امر ناجائز سے واقف کار ہوں ایک ان میں سے علم دین
حاصل کر کے پیشنماز ہو جائے تو اس صورت میں ان لوگوں کو کیا حکم ہے جو ان کے
اندرونی حالات سے واقف ہوں۔ اس کی اقتدا و عزت افزائی جائز ہے یا نہیں
نیز ایسے شخص کو پیشنمازی کرنی چاہیئے یا نہیں۔ نیز اس ناجائز تعلق کا ثبوت یہ
بھی ہو کہ وہ عورت کسی معاملہ میں ہمسایہ عورت سے لڑے جھگڑے تو وہ ہمسایہ
عورت اس کو زنا کا طعن کرے تو وہ مقرہ ہو کر اس کا جواب دے کہ تیری نسبت
ناجائز بھی تو دو کے ساتھ رہی میں کے ساتھ رہی۔ یہ اقرار بھی قابل غور ہے دوسرا
ثبوت ان زانی اشخاص کا یہ کہنا کہ فلاں لڑکا میرا ہے فلاں میرا ہے۔ اپنے قوم و قبیلہ
کی عورات کا طعن کہ فلاں لڑکا فلاں کا اور فلاں لڑکا فلاں کا۔

ج۔ الجواب وباللہ التوفیق۔ یہ امر قابل اعتبار نہیں ہیں۔

ج۔ الجواب وباللہ التوفیق۔ شخص مذکور میں اگر صفات پیشنمازی موجود ہیں تو اس کے پیچھے نماز پڑھ سکتے ہیں علامات مذکورہ مثبت زنا زادگی نہیں ہو سکتے ہیں جب تک کہ شرعاً ثبوت نہ ہو۔

محض جوابات

پیری مریدی

ج۔ پیری مریدی سے تحصیل از قابل ترک ہے اگر کوئی شخص سادات کا احترام ملحوظ رکھ کر پیش کرے تو آپ اس کو ضرور قبول فرمائیں۔

خمس

ج۔ جن اشخاص کی آپ اعانت کرتے ہیں از خمس سے وہ انشاءاللہ تعالےٰ ضرور مستحق خمس ہیں زیادہ خوف کا محل نہیں ہے۔

نکاح

ج۔ بیوہ معلومہ کا عقد ثانی مناسب ہے۔ ایتام کی تربیت کے لئے آپ شوہر ثانی کو وظیفہ دے سکتے ہیں۔

تقسیم مال خدا

ج۔ جس مومن نے اپنے مال معلوم کا تقسیم کنندہ آپ کو قرار دیا ہے اس کے مال سے آپ اپنے برادر مرحوم کے بڑے لڑکے کی تعلیم کا خرچ دے سکتے ہیں۔ تعلیم کی کتابیں بھی خرید کر سکتے ہیں۔

اراضی پٹہ

ج۔ زمین کی نسبت استخارہ اس امر پر خوب آیا کہ ۱۰۰ سو برس کے پٹہ پر آپ لے لے لیں اور تصرف اس میں اجازت شرعیہ کی بنا پر فرمائیں۔

خرچ ڈاک برائے مال زکوٰۃ

۴۰۲ ج۔ میں پھر آپ کو اجازت دیتا ہوں کہ مصارف ڈاک وغیرہ میں جو آپ صرف کریں اس کو مال امام علیہ السلام سے لے لیا کریں۔ البتہ مال سادات سے احتیاط فرمائیں آپ جس قدر احتیاط کے ساتھ کام کرتے ہیں وہ نہایت قابل قدر ہے۔ آپ کے ساعی جمیلہ کا عوض خداوند عالم دنیا و آخرت میں عطا فرمائے گا آپ ایسے خاموشی سے کام کرنیوالے اگر چند آدمی اور پیدا ہو جائیں تو تمام پنجاب باذن اللہ ہدایت یافتہ ہو جائے آپ اپنے سفر کے اخراجات بھی مال امام علیہ السلام سے لے سکتے ہیں میں اجازت دیتا ہوں آئندہ اس کا خیال رکھیں اور اس پر عمل کریں مجھے معلوم ہے کہ آپ کی ذاتی استطاعت اس قدر نہیں ہے کہ تحقیق مسائل کے لئے یا ہدایت وارشاد مومنین کے لئے خود صرف کثیر کر سکیں امید ہے کہ آپ اس امر میں تامل نہ فرمائیں گے۔

فعل مومن

۴۰۳ ج۔ افعال مومنین چونکہ محمول صحت پر ہیں لہذا زیادہ تحقیقات انساب کے متعلق مناسب نہیں ہے جس کسی امر کا یقین خود بخود مطابق احکام شرع ہو جائے اس سے زیادہ تجاوز نہ کرنا چاہیئے۔

مسئلہ سیادت

۴۰۴ ج۔ سیادت کے شک کے متعلق اگر مختلف جواب میں نے دیئے ہوں گے تو ان کی وجہ سوال کا اختلاف ہوگا۔ بہر حال اب خلاصہ حکم یہ ہے کہ اگر سید نے کسی عورت پر تصرف حلال سمجھ کر کیا ہے تو اولاد اولاد مشتبہ ہے اور اگر دیدہ دانستہ حرام جان کر تصرف کیا ہے تو اولاد اولاد حرام ہے۔

تصرف زمین سرکار

۴۰۵ ج۔ جن صاحب کے متعلق زمین کا سوال ہے ان کو مطمئن کر دیجیے کہ آپ کو تصرف زمین معلوم پر جو سرکار سے آپ کے باپ کو عطا ہوئی تھی اور وہ اب آپ کو مالک کر گئے ہیں درست ہے۔ آپ کو اجازت دی جاتی ہے کہ آپ حقوق زکوٰۃ وخمس ادا کرتے رہے۔

مستحق زکوٰۃ

۴۰۶ ج۔ میں نے زکوٰۃ کا روپیہ آپ کا بھیجا ہوا غیر سید ہی کو دیا ہے لہٰذا آپ مطمئن رہیں کر وہ غیر مستحق کو نہیں پہنچا۔

تقسیم زکوٰۃ۔ خمس

۴۰۷ ج۔ تبلی اجازت حاکم شرع جو زکوٰۃ سردار شاہ صاحب نے دی ہے یا خمس ادا کیا ہے وہ بہر طور مصرف صحیح ہے میں آچکا ہے اس کی نسبت تردد کی کوئی وجہ نہیں ہے آئندہ جو وہ ادا کریں گے وہ بھی مصرف صحیح میں انشاء اللہ صرف ہوگا۔

اعانت طلبہ

۴۰۸ خط۔ جو مال آپ نے طلاب علم دین کو دیا ہے اس آپ بری الذمہ ہیں میں اس کو صحیح تصور کر کے اس کا امضا کرتا ہوں۔

تقسیم روپیہ منت

۴۰۹ خط۔ تھانیدار کا بھیجا ہوا روپیہ جو آپ نے تقسیم کیا ہے اس سے آپ کو سبکدوش کیا جاتا ہے اور آپ کی تقسیم درست قرار دی جاتی ہے۔

جس مد کا روپیہ ہو اسی میں خرچ

۴۱۰ خط۔ ڈاک خانہ سے جو مال ملے اگرچہ وہ عین نہیں ہے مگر صرف اسی مصرف میں کرنا چاہیے جس کے لئے وہ بھیجا گیا ہے۔

اجرت سانڈھ

۴۱۱

ج۔ سانڈھ چھوڑنے کی اجرت مکروہ ہے خود سے اگر کوئی کچھ دے تو بلا کراہت لے سکتے ہیں خواہ لینے والا ملازم ہو یا غیر ملازم۔

تقلید

۴۱۲

ج۔ مقلدین کو بخوشی اجازت دیتا ہوں کہ کسی اور کی طرف برعایت حکم الاعلم فالاعلم رجوع کریں۔

صدقہ

نمبر ۴۱۳

ج۔ طلاب علم کو جو دینی تعلیم حاصل کرتے ہوں ضرور رقم صدقہ دیدیجئے اور ان پر تاکید کردیجئے کہ کسی ناجائز مصرف میں صرف نہ کریں۔

رقم مجاہدین

۴۱۴

س۔ مجاہدین کے لئے جمع کردہ رقم کا سب سے بہتر مصرف کیا ہو سکتا ہے کہ مثل ان مجاہدوں کے یا ان سے بھی زیادہ استحقاق رکھتا ہو۔ سیزدہ صد سالہ بارگاہ سے زیادہ مناسب کوئی مصرف ہو سکتا ہے یا نہ۔

ج۔ الجواب وباللہ التوفیق۔ رقم مذکور مجاہدین کے پس ماندہ عیال کے صرف میں لانا سب سے بہتر ہے یعنی اسیران تبرا و کشتگان ظلم مخالفین۔ واللہ العالم۔

رقم مجاہدین

۴۱۵

س۔ رقم برائے کرایہ مجاہدین جمع شدہ میں سے بموجب ارشاد جناب عالی کچھ تو واپس کی گئی۔ بعضوں نے لینے سے انکار کیا۔ اور ہماری تحریک پر اجازت دی کہ یہ روپیہ اعانت طلباء پر صرف کیا جائے چنانچہ اب تک اعانت طلباء کی ضرورت محسوس نہ ہونے کی بنا پر اسی طرح پڑی ہے اب اس رقم کے متعلق یہ عرض ہے کہ جن لوگوں نے وہ رقم دی تھی ان کی اجازت سے یا ہم اپنی مرضی سے یادگار

سیزدہ صد سالہ میں یا اعانت مدرسہ ناظمیہ میں صرف کر سکتے ہیں۔ نیز ان ہر دو میں سے مقدم مدرسہ ناظمیہ کی اعانت ہو گی یا یادگار کی اعانت۔

ج۔ طلاب علم دین کی اعانت مقدم ہے۔

اعانت طلبہ

س۔ ڈاکٹر حاذق تقی صاحب نے بوقت ضرورت حسب ضرورت طالب علم کی اعانت سے عذر کیا، اب ساری تنخواہ ایک وقت میں دے کر خود تو فارغ الذمہ ہو چکے ہیں مگر مجھے اس وقت طلباء کی اعانت کی ضرورت نہیں۔ میں اور ڈاکٹر صاحب اس تنخواہ کو یادگار میں یا مدرسہ میں دے سکتے ہیں۔

ج۔ اعانت طلاب علم دین مقدم ہے۔

قسم

س۔ اکثر مومنین اس طرح قسم کھاتے ہیں کہ آج کے بعد اگر گوشت کھاؤں تو خنزیر کھاؤں کچھ عرصہ بعد خود بخود یا کسی کے کہنے سے کھانے لگتے ہیں۔

ج۔ الجواب وباللہ التوفیق۔ یہ قسم باطل ہے اس کا کوئی اعتبار نہیں ہے۔

قسم

س۔ اس طرح کہنا کہ فلاں قصاب سے اگر گوشت خرید کر کے کھاؤں تو خنزیر کھاؤں پھر کچھ عرصہ بعد خرید کر کھا وے۔

ج۔ یہ بھی باطل ہے اور گوشت حرام نہیں ہوتا۔ واللہ العالم۔

مقتول کی فاتحہ خوانی

س۔ مومنین میں اکثر مقامات پر خلاف شرع تنازعات ہوتے ہیں خاص کر اس علاقے میں زنا، قتل و چوری باہمی کرتے ہیں ان امور کی وجہ سے قتل ہوں یا پھانسی لگے یا قتل کر دیا گیا، تو ان کی رہائی کے واسطے دعائیں کرنا اور ہر قسم کی مدد کرنا جائز ہے یا نہ، مقتول کی

تجہیز و تکفین و فاتحہ خوانی وغیرہ جائز ہے یا نہ جبکہ وہ ان امور کی وجہ سے قتل ہوا

ج ۔ اگر توبہ کریں تو دعا کی جاوے ۔ شرعاً مدد جائز ہے اور متوفی کی تجہیز و تکفین بھی جائز ہے فاتحہ خوانی جائز ہے ۔

قاتل کیلئے دعائے مغفرت

س ۴۲۰ ۔ ایسے شیعہ مقتول کے قاتل کو پھانسی لگے تو اس کے لئے دعائے مغفرت و تجہیز و تکفین کے متعلق ارشاد ہو ۔

ج ۔ اگر تائب ہو تو دعا جائز ہے ۔ واللہ العالم ۔

خمس حیوان

س ۴۲۱ ۔ مویشیوں کے خمس کا کوئی ایک سے سنا گیا ہے جناب مدظلہ العالی سے عرض کر کے دریافت کرو کہ کس حالت میں واجب ہوتا ہے ۔ اور کیونکر ادا کرنا ہوتا ہے جبکہ مومنین غرباء نقد یا ادھار سے بھیڑ بکری یا گائے بھینس سال سے کم عمر کی لیکر پرورش کریں اور مدت مزید کے بعد مشکل سے تین چار رہیں ۔

ج ۔ اگر تجارت کے لئے بھیڑ بکری وغیرہما کی پرورش کی جائے تو سال کے خرچ کے بعد جو منافع ہوگا اس پر خمس ہوگا وگرنہ کچھ نہیں ۔

خمس

س ۴۲۲ ۔ والدین فوت ہو گئے تین بیٹے دو بیٹیاں ہوں ان پانچوں کے ذمہ والدین کا قرض ہے ایک دو نے چند سالوں میں کمایا اور سیونگ بنک ڈاکخانہ میں جمع رکھا بعد کئی سالوں کے والد صاحب کی رہن کردہ زمین مزارعہ اور مکان سکونتی فک کرائے یہ روپیہ بغرض ادائیگی قرض کئی سالوں جمع رہا اس پر زکوٰۃ و خمس تو نہ ہوگا نیز یہ بھی دریافت کرو کہ بہنوں نے قرض میں حصہ نہیں دیا ہے وہ بیچاری بھائیوں کے محتاج ہوں آمدنی اراضی مذکورہ ان کے حصہ کی بالکل تھوڑی قرض ادا کرنے والے بھائی ہی

کمار ہے ہوں تو صحیح ہوگا جیب کہ بہنوں نے قرض میں حصہ نہیں دیا۔

ج۔ بہنوں کو اجازت دینی چاہیئے بھائیوں کو۔ کہ والدین کا قرض ادا نہ کریں تو وہ مجبور ہیں منافع بنک پر خمس ہوگا۔

حرام مؤبد عورت سے عقد

س ۲۳۳! خواہ کسی کی منکوحہ ہو وے مومن کی تو بجائے خود پہلے اس سے زنا کرنا بعد میں کسی طرح طلاق لے کر عقد میں لانا عندالشرع شیعہ صحیح نہیں بلکہ حرام مؤبد ہے اگر شیعہ اچھا بھلا نماز و روزہ کرنے والا بلکہ سید بھی ہو اس حکم کو نہ مانے اس ایسی عورت سے اولادیں رکھتا ہو وے اس کے ساتھ حیات ممات کے برتاؤ کے متعلق کیا حکم ہے یہ تو ہے عمداً کرنے والے کا۔ جو سہواً ایسا کر چکا ہو وے لاعلمی میں تو ایسی اولادوں کے متعلق کیا حکم ہے۔

ج۔ معاذ اللہ جو شخص ایسا فعل عمداً اور حلال سمجھ کر کرے وہ اسلام سے خارج اور اس کی اولاد حرام ہے۔ اور لاعلمی میں اگر ایسا کوئی شخص فعل کرے تو اسے توبہ و استغفار کرنا چاہیئے اس کی اولاد وطی بالشبہ ہوگی۔

طلاق

س ۲۳۴، ملکی رواجی طلاق یعنی کہ فلاں کو میں نے سات طلاق سے چھوڑا عندالشرع صحیح نہیں اگر کوئی شیعہ مولوی واعظ بنا ہوا اصراراً طلاق (صحیح) قرار دے کر عقد دوسرے سے پڑھوا دیوے۔ اور نادم بھی نہ ہو وے اور توبہ بھی نہ کرے بلکہ حسب الحکم شرع ایسی طلاق صحیح نہ سمجھنے والے مومنین سے تمسخر سا کرے تو ایسے مولوی واعظ صاحب سے مومنین کو اس کی ایسی حالت میں زندگی زمانہ میں کس طرح برتنا چاہیئے اور بعد موت کس طرح یعنی اس کے جنازہ وغیرہ کے متعلق۔

ج۔ ایسے واعظ سے احتراز کرنا چاہیئے اور وہ مذہب شیعہ سے خارج ہے۔

البتہ اسلام میں رہے گا اور اس کا جنازہ شیعوں پر واجب نہیں ہے۔

منّت

س ۴۲۵؟ منت تھی کہ پانچ روپیہ کی حاضری حلوہ پکا کر پیشنماز صاحب کے ذریعہ بعد فراغت نماز جماعت نماز یومیہ میں تقسیم کروں گا پیشنماز چلے گئے جماعت چکی تقسیم منّت کی صورت قائم نہ رہی۔ کیا دوسری صورت سے یعنی کسی دوسری جگہ کے مومنین کو کھلائی جاسکتی ہے؟ تلہ گنگ سے پیشنماز صاحب چلے گئے ہیں اور صورت جماعت درہم برہم ہو گئی ہے چک ۲۱ یا کندوال والے مومنین کو حلوہ پکوا کر کھلائی جاسکتی ہے۔

ج۔ منت مومنین مذکور کو کھلائی جاسکتی ہے۔

خمس

س ۴۲۶؟ ۸۴ روپے تین سال تک بغیر اخراج زکوٰۃ اور خمس پڑے رہے سال کے حساب سے ارشاد ہو کر پہلے سال میں کتنا اور دوسرے سال میں کتنا اور خمس پہلے نکالا جائے یا زکوٰۃ

ج۔ خمس حساب کر کے نکال دیا جائے اور زکوٰۃ نہ ہوگی اس لئے خمس نکالنے کے بعد نصاب پورا نہیں رہتا۔

ووٹ

س ۴۲۷۔ حالت مجبوری کے علاوہ ووٹ دینا جائز نہیں۔ اور مجبوری کے وقت اگر وعدہ کر لیا جائے تو ایفاء نہ کرتے پر دگنا گناہ ہوگا۔ وعدہ شیعہ اثنا عشریہ سے کیا ہو یا سنی سے دونوں کا حکم ارشاد ہو۔

ج۔ ووٹوں کے متعلق میں کچھ نہیں کہتا۔

نکاح

س ۴۲۸؟ جس لڑکی بالغ شیعہ کا نکاح بطریق صیغہ اہل خلاف غیر مومن سے ہوا ہو اگر وہ

لڑکی بعد گذرنے ماہ پورا اور کر چکنے مجامعت کئی بار کے اپنے شیعہ نکاح خواں سے
کہہ کر بطرز مذہب شیعہ اسی غیر سے نکاح پڑھانے کو کہنے نکاح خواں پڑھے تو
کیا نکاح صحیح ہوگا یا باطل جب کہ لڑکی بالغہ نے خود کہا ہو اور نکاح خواں کو یہ
فعل کرنا جائز تھا یا ناجائز۔

ج۔ مومنہ کا عقد غیر مومن سے کسی طرح درست نہیں ہے۔ نکاح خواں کو پڑھنا ایسے عقد
کا حرام ہے۔ واللہ العالم۔

نکاح

س۔ سنی المذہب کی منکوحہ شیعہ ہو جاوے تو نکاح باطل ہو جائے گا۔

ج۔ اگر اندر عدہ کے مرد بھی شیعہ ہو جائے تو وہ احق ہے ورنہ مومنہ کو مخالف مذہب
سے علیحدگی لازم ہوگی۔

نکاح

س۔ دو تین لڑکیوں کے نکاح غیروں سے ہو گئے ہیں اگر ان کے خاوند اب جب کہ سال
گذر گئے ہیں شیعہ ہو جاویں تو پہلے نکاح جس کی نسبت باطل کا حکم تھا باطل
ہی رہیں گے۔

ج۔ تجدید عقد کرنا لازم ہے۔

خمس وزکوٰۃ

س۔ خمس وزکوٰۃ کی رقوم بحیثیت آمین کئی سال سے میرے پاس موجود ہیں اقرباء والے
تنگ اور خستہ حالی کو مد نظر رکھ کر لکھنؤ روانہ نہ کیں۔ شرائط پورے نہ پائے جائیں
مگر افلاس حد سے زیادہ ہو تو نکالنے والوں کے اقرباء کو دے سکتا ہوں یا لکھنؤ
روانہ کرنی چاہئیں جو حکم ہو تعمیل کروں۔

ج۔ الجواب وباللہ التوفیق۔ نکالنے والوں کے اقرباء اگر آپ کی نظر میں مستحق ہیں تو ضرور

دے دیجئے مومن اور پابند نماز و روزہ اور محتاج ہونے کا لحاظ کافی ہے زیادہ وقت نظر کی ضرورت نہیں ہے۔

ڈاکٹری سیکھنا

س ۴۳۲۔ ڈاکٹری کالج میں ڈاکٹری سیکھنے مُردوں کی چیر پھاڑ جو کہ اغلباً خلاف شرع طریقہ سے کراتے ہوں گے یعنی دفن، کفن، غسل، نماز وغیرہ کیوں اور کس طرح کرنا ہوگا جب کہ طالب علموں کو چیر پھاڑ کے سبق ہوتے ہیں۔ واقعی ڈاکٹری فیض بہت بڑے درجہ پر پہنچ کر ہو رہا ہے جیسے حاذق تقی شاہ صاحب ہزارہا نابینوں کو فن ڈاکٹری کے طفیل ہی بینا بنا چکے ہیں اسی طرح عابد حسین شاہ صاحب و صادق محمد شاہ صاحب کے فیض شفاء کا اندازہ نہیں کیا جا سکتا یہ ہر دو فیض گرانے مدتوں سے چلے آ رہے ہیں۔ اس چشمہ فیض کے جاری رہنے کی دعائیں اپنا بیگانہ از تہہ دل کر رہا ہے یہ فیض بحال رکھنے کی غرض سے ڈاکٹری حاصل کی جائے جو انگریزی پڑھنے اور مُردوں کو چیر پھاڑ کرنے سے حاصل ہوتی ہے۔

ج۔ الجواب وباللہ التوفیق۔ اگر غیر مسلم مُردوں کے تشریح کرنے کی ضرورت ہو تو مضائقہ نہیں ہے۔ واللہ العالم۔

آبِ مضاف

س ۴۳۳۔ پانی پہلے میٹھا اور نمک سے گزر کر مثل سمندر کے نمکین اور کڑوا ہو جاتا ہے مضاف کے حکم میں ہے یا نہ اور وضو و غسل صحیح ہے۔

ج۔ الجواب وباللہ التوفیق۔ جب تک اس کو پانی کہیں اس کو طہارت میں استعمال کر سکتے ہیں۔ واللہ العالم۔

منت

س ۴۳۴۔ شیعہ مولوی بنانا چاہتا ہوں مگر پیسہ بغیر کیونکر بن سکیں طلباء کی اعانت کے لئے گئی

طریقہ اختیار کر رہا ہوں جو لوگ نقدی کی نذریں مانا کرتے ہیں ان کو سمجھایا گیا ہے کہ ایک آدھ نذر طلباء کی اعانت کی بھی مانا کرو جو کہ ملک عبداللہ خان صاحب نے اس میری عرض پر توجہ فرمائی ہے اور مولوی گلاب شاہ صاحب جو کہ سلطان المدارس میں پڑھ رہے ہیں ان کی اعانت کی منت ادا کرنا چاہتے ہیں منت کی بابت شرع کا حکم ہے کہ جو طریقہ منت میں معین کیا جائے اس کی پابندی ضروری ہوتی ہے چونکہ نیت میں اعانت مولوی گلاب شاہ صاحب خاص کی گئی ہے کیا مولوی گلاب شاہ صاحب حسب الحکم مجتہد قبلہ درس گاہ تبدیل کریں یعنی بجائے سلطان المدارس اورینٹل کالج لاہور میں چلے آئیں یا کہیں چلے جائیں تو بھی انہی کو یہ منتی روپیہ دینا ہوگا۔

ج۔ الجواب وباللہ التوفیق۔ جب تک شخص مذکور علم دینیات حاصل کرنے میں مشغول ہے ان کی اعانت مرقوم سے ہو سکتی ہیں خواہ لکھنؤ میں علم دین حاصل کریں یا کہیں اور لیکن اگر وہ کسی دنیاوی تعلیم میں مشغول ہو گئے تو پھر وہ اعانت کے مستحق نہ ہونگے مرقوم بالا سے۔ واللہ العالم۔

زمین حکومت

س۔ کنارہ دریا والے مومنین وغیرہم کی اراضیات برد برآمد ہوتی رہتی ہیں۔ جب تک سرکار انگریزی کا غذات کی رو مالکان کی زمین کے حدود قائم نہ کرے تھوڑی زمین والا شخص بہت سے رقبہ پر قابض رہتا ہے جس کو بعد میں مالک بذریعہ سرکار اپنے رقبہ سے برطرف کر دیا جاتا ہے حکم پرائے ہر دو کیا ہوگا۔

ج۔ الجواب وباللہ التوفیق۔ حقیقی فیصلہ وہ ہے جو حاکم شرع کرے لیکن اگر حکم حاکم شرع سے حاصل کرنا ممکن نہ ہو تو دونوں مصالحہ کریں۔ واللہ العالم۔

وراثت

س۔ غیر سادات کے موضع میں سادات آباء و اجداد سے غیر مالکانہ حیثیت سے آباد

چلے آرہے ہیں قانوناً کئی سالوں بعد وارث سمجھے جاتے ہیں جو کہ اصل مالکوں کو گھروں سے نکال نہیں سکتے کیا شرعاً بھی یہ لوگ مالک سمجھے جائیں گے اور رد بیع وغیرہ کا اختیار ان کو شرعاً ہوگا۔

ج۔ شرعاً یہ لوگ مالک نہیں ہو سکتے۔ واللہ العالم۔

خمس

س ۴۳۸۔ حکم پہنچا ہے کہ قرض ادا کرنے کی غرض سے تین چار سال روپیہ پیدا کرنا اور سیونگ بنک جمع کرنا اخراج خمس کا موجب ہوگا۔ لاعلمی مسئلہ کے باعث بغیر اخراج خمس مکانات وزمین وغیرہ ملک کرائے گئے۔ اس کی سالانہ آمدنی کا بالکل اندازہ نہیں لگ سکتا جو کسی سال بھی گذارہ کے لئے بھی کافی نہ ہوتی رہی اس کے متعلق حاکم شرع کیا فیصلہ فرماتے ہیں۔

ج۔ حاکم شرع سے حق امام علیہ السلام کی بابت مصالحہ کر لیا جائے اور بقدر امکان اندازہ کر کے حق سادات تدریجاً ادا کیا جائے جو کچھ حاصل ہو اس کا خمس ادا کرنا واجب ہے اگرچہ گذارہ کے لئے کافی نہ ہو۔ واللہ العالم۔

کفارہ

س ۴۳۹۔ جس علاقہ میں متعہ کا رواج نہ ہو وہاں پر اگر کہیں ہو وے تو بذریعہ اسقاط ارتکاب گناہ ہے اگر کوئی کرے اور وہ بھی چوتھی محرم کے دن روح پڑ چکی ہو تو کیا سزائے شرعی ہوگی اور اگر روح نہ پڑی ہو تو کیا حکم ہوگا اور اگر پچیس ۲۵ شعبان کو کوئی ساقط کرا دے جس کا نتیجہ روزوں پر پڑے کہ اگر اس عورت نے یہ فعل نہ کیا ہوتا تو روزوں کی قضا نہ کرنا پڑتی صورت مذکورہ میں اگر ممتوعہ عمداً قضائے صیام کرے اس زمانہ میں اسے خون حیض آتا ہو تو کیا حکم ہوگا اور اس اسقاط میں معین و مددگار کی کوئی شرعی سزا ہوگی۔

ج۔ اسقاط حرام ہے اور اس کی سزا حاکم شرع کے اختیار میں ہے خود سے کوئی سزا دینا جائز نہیں ہے اگر بعد اسقاط روزوں کا رکھنا مضر ہو تو روزوں کو ترک کرے اور کفارہ صغیرہ دے زمان خون حیض میں بہرحال ترک صوم کرنا چاہیئے اور بعد میں ادا کرنا لازم ہے۔ واللہ العالم۔

میراث

۲۴۰

س۔ والدین مکانات سکونتی واراضی قابل کاشت ہندو کے ہاں رہن چھوڑ کر مر گئے۔ تین بیٹے اور دو بیٹیاں مرتے وقت چھوڑی ہیں تینوں بیٹوں نے کما کر ہر چیز فک کرالی۔ بہنوں کے عقد نکاح بھی بھائیوں نے ہی کر دیئے کچھ عرصہ کے بعد وہ دونو بیٹیاں بھی انتقال کر گئیں۔ حصہ قرض والدین میں دونوں بیٹیوں کو روپے کی گنجائش تھی اور نہ کسی نے طلب کیا اور نہ بخشا بخشوایا نہ ہی کسی نے استحقاق جتلایا اس صورت میں ان دونو بیٹیوں کے وارثوں کو (شوہر۔ اولاد۔ بھائی۔ بہن وغیرہ) شرعاً فک کردہ اشیاء میں حصہ ہوگا یا نہ۔ ایک بے اولاد اور دوسری نے ایک لڑکی اور تین بھائی ایک شوہر کی بہن اور دو شوہر کے بھائی چھوڑے بعدہ لڑکی بھی فوت ہوگئی اب لڑکی کے تین ماموں ایک پھوپھی دو چچا ہیں میراث کیسے تقسیم ہوگی۔

ج۔ جو بے اولاد ہی اس نے اگر شوہر بھی چھوڑا ہے تو نصف شوہر کو اور نصف بہن کو ملے گا دوسری کی وارث صرف اس کی لڑکی ہوگی اگر شوہر موجود نہ ہو لڑکی کے بعد اس کا ترکہ اس طرح تقسیم ہوگا کہ ایک ثلث تینوں ماموں برابر پائیں گے اور دو ثلث کے پانچ سہم ہوں گے دو دو سہم دونوں چچاؤں کو ملیں گے ایک سہم پھوپھی کو ملے گا ان سب ورثہ کو مصالحہ بھی کر لینا اس تقسیم پر احوط ہے۔

واللہ العالم

مسئلہ مشارکت

۴۴۱ س ۔ دو شخص بھیڑ بکری گائے میں شرکت کرتے ہیں ایک صاحب حیثیت دوسرے
غریب ساتھی کے حصہ کی رقم بھی خریدنے میں اس معاوضہ میں صرف کرتا ہے
اس کا غریب ساتھی ان بھیڑ بکری کو چرائے سنبھالے گا اور غریب کا حصہ
کے ذمہ بطور قرض سمجھا جائے گا جو اسی مال کے منافع وغیرہ سے ادا کرے گا
جس میں دونوں شریک ہیں مثلاً سو روپیہ کی خرید تھی جو ایک حصہ دار نے ہی دی
تھی اب دو سو روپیہ نفع وغیرہ سے غریب ساتھی نے اپنا حصہ ادا کیا جب
کہ دودھ کا فائدہ بھی چرانے سنبھالنے کے عوض وہ حاصل کرتا رہا۔ تراضی طرفین
و ملکی رواج ہووے تو شرعاً ایسی مشارکت ناجائز تو نہیں ہے۔

ج ۔ ایسی شرکت مصالحہ شرعیہ کے ساتھ درست ہے۔ واللہ العالم۔

طہارت

۴۴۲ س۔ وہ انگریزی روغن جو اکثر ریلوں جہازوں وبعض دیگر اشیاء پر ہوتا ہے اگر وہی
سے کپڑے پر رہا ہو اس زمانے کی نمازوں کا کیا حکم ہوگا اور اگر اسی کپڑے سے
اکثر منہ تر پونچھا گیا ہو بعدہٗ کھانا کھا کر روزہ رکھ لیا ہووے تو ضرورت اعادہٗ
صوم تو نہ ہوگی جب کہ نجس غذا کھانے والے کو قضائے صوم کا حکم ہے۔ غالباً
سرایت آب کو بھی مانع ہوگا۔

ج۔ جب تک علم قطعی نجاست کا نہ ہو سب اعمال صحیح ہوں گے۔

اعانت طلبہ

۴۴۳ س۔ طلباء کو ساتھ دینے کے لئے نقد بطور اعانت طلبہ حاصل کرکے پاس رکھا
ہوا اور گائے وغیرہ اعانۃً مومنین سے لے کر ان کی قیمت کا رکھا ہو الحکم حضور
کی رو بسبب موجودہ خوف حاکم شرع کے پاس بھیج دوں یا طلباء کی ضرورت

کے لئے رکھے رہوں اگرچہ انجام خوف کیسا ہی ہو وے۔ چونکہ یہ مال طلباء علم ہی کے لئے پیدا کیا ہوا اور وہ بھی علاقہ کے لئے بنیت بدست پیر صاحب صرف ہونے کے لئے اکثر کرتے ہیں زیادہ مال ہونے کی وجہ سے طالب علموں کو کتابیں مذہبی ضروری اس رقم سے دلانا جائز ہو سکے گا۔

ج۔ امانت طلاب میں صرف کر دیجئے اور مذہبی کتابیں خرید کر کے طلبہ کے لئے وقف کر دیجئے۔ واللہ الموفق۔

قربانی

س۔ ۴۴۴ عمداً گابھن گائے۔ بکری قربانی میں دینا کیسا ہے اور اشتباہ کی صورت میں کیسا اور اگر بعد ذبح بچہ مکمل یا نامکمل نکل پڑے قربانی صحیح ہوگی۔

ج۔ قربانی بہرحال صحیح ہے البتہ لینے سے پہلے دیکھ لے بہتر ہے کہ گابھن نہ ہو۔

سامان تعزیہ کی چوری

س۔ ۴۴۵ گذشتہ سال ایک امام باڑہ میں سے کسی نے کچھ سامان تعزیہ چرا لیا تھا تلاش کرنے کے بعد معلوم ہوا کہ فلاں شخص نے چوری کی ہے۔ دریافت کرنے پر اس نے کہا کہ میں اپنے علاقہ کے دستور مطابق حلف اٹھا کر اپنی برأت کرنا چاہتا ہوں الغرض مال مسروقہ کی اندازاً قیمت لگا کر ایک معتبر آدمی کے پاس رکھوا دی گئی جب کہ کسی شخص نے حلفیہ اس کی برأت کا ثبوت دے دیا تو مال اسے واپس دے دیا جائے گا۔ وگرنہ تو نہیں۔ ۸ دن عرصہ میں کسی نے بھی اس کا چور نہ ہونے کا ثبوت نہیں دیا آیا جو مال اس سے لیکر بطور امانت رکھا گیا تھا اسے امام باڑہ میں صرف کر سکتے ہیں یا نہیں۔

ج۔ الجواب وباللہ التوفیق۔ مال مذکور حسینیہ مذکورہ میں رکھا جائے اور اگر قابل صرف مجالس ہو تو مجالس میں صرف کیا جائے۔ واللہ الہادی۔

خمس

۴۴۶ س۔ اگر کوئی شخص شکر خرید کرے اس میں سے کچھ بچ جائے جس کو خرید کئے تقریباً تین سال گزر چکے خرید کردہ سال میں اس کا نرخ ارزاں تھا اب گراں ہو گیا جب کہ خمس نکالا جائے تو کس سال کے نرخ۔

ج۔ بالفعل جو نرخ ہے اس کے حساب سے خمس ادا کرے۔ واللہ الموفق۔

نماز

۴۴۷ س۔ اصل نماز کا شک اگر اثناء نماز احتیاط یا بعدہ مبدل بہ یقین ہو جائے تو اصل نماز کے اعادہ کی ضرورت رہے گی یا نہ۔

ج۔ ضرورت نہ ہوگی۔

خمس

۴۴۸ س۔ اگر کوئی شخص اراضی مرہونہ فک کرانے کی غرض سے تین چار سال ملازمت کرکے ہر مہینہ کی تنخواہ سے کچھ روپیہ سیونگ بنک میں جمع کرتا رہے اس مدت کے بعد اصل و نفع وصول کرکے مرتہن کو دے ڈالے اس رقم میں خمس و زکوٰۃ نکالنا واجب ہوگا یا نہ۔

ج۔ خمس کا اخراج لازم ہے بقیہ رقم سے مرتہن کا قرض ادا کرے۔ واللہ الہادی۔

دعا عام

۴۴۹ س۔ قائلین۔ سارقین۔ ماخوذین۔ گورنمنٹ برطانیہ کی رہائی یا ہر مریض اہل اسلام کے لئے دعا مشروط بہ ہدایت کرنا کیسا ہے۔

ج۔ رہائی مومنین کے لئے دعا ضروری ہے اور ساتھ ہی ان کی ہدایت کے لئے بھی دعا کریں۔ واللہ الہادی۔

مرزائی سے کلام

س ۴۵۰؟ زمانہ حال کے مرزائی حاکم سے کس عنوان پر گفتگو کی جائے جبکہ اس کے اختیار میں ایک غریب مومن کی نجات ہو اگرچہ متکلم بھی کوئی دوسرا آدمی ہو۔

ج۔ رہائی مومن کی غرض سے نرم گفتاری لازم ہے۔ واللہ العالم۔

نکاح

س ۴۵۱؟ اگر زید کی مطلقہ ہندہ نے بکر اور زید نے رشیدہ سے نکاح کر لیا ہو اور ان کے ہاں اولاد ہو جائے تو آیا زید و ہندہ کی اولاد کا باہمی نکاح ہو سکتا ہے یا نہ۔

ج۔ جب کہ مادر و پدر علیحدہ علیحدہ ہوں تو اولادیں باہم عقد ہو سکتا ہے۔ واللہ العالم

خمس

س۔ طلاب علم دین کے لئے جن اشخاص سے ہیں نے گائے۔ بھیڑ۔ بکری وغیرہ لی تھیں اب بھی ہر ایک شخص اپنے دیئے ہوئے جانور کی پرورش خود کر رہا ہے یا ان پر خمس واجب ہے یا نہ اور وجوب کی صورت میں اصل حیوانات پر ہوگا یا ان پر حاصل شدہ چیز پر اور ان کے جمع رہنے میں ہر سال خمس واجب ہوگا یا نہ۔

ج۔ طلاب علم دین کے مال میں جو نفع حاصل ہو وہ مصارف سالانہ کے بعد قابل خمس ہے۔ واللہ العالم۔

رقم غیر معلومہ کا حکم

س ۴۵۳۔ مبلغ پانچ روپیہ جس کا پتہ نہیں کہ کیسا ہے اور سات آٹھ قسم کی رقمیں لیا اوقات میرے پاس رہتی ہیں تسلی بخش تدارک غالباً یوں ہو سکتا ہے کہ ایک سید و غیر سید۔ سات آٹھ قسم کے پانے کا مستحق مل جائے اگر از قسم خمس ہے تو سالم یعنی سہم امامؑ سمیت لے سکے۔ اگر چندہ ایجی ٹیشن کے یہ پانچ روپیہ ہوں تو سید اور غیر سید دونوں حقدار ہو سکتے ہیں۔ ناصر شاہ صاحب

راجہ شاہ صاحب بھائی خان ۔ سے اس مد کے لئے پانچ پانچ روپیہ سکتے ہیں یا نہیں

ج ۔ لے سکتے ہیں ۔ واللہ العالم

س ۴۵۴ ۔ نذر خدا ۔ رسولؐ امامؑ کس نیت و طریقہ پر مانی جاتی ہے بعد امانت طلبا والی رقم

تعمیر ناظمیہ میں لگا سکتے ہیں یا نہ ۔

ج ۔ نذر کا طریقہ یہ ہے کہ زبان سے یا دل سے یہ اقرار کرے کہ میں فلاں مقدار کی نذر

کرتا ہوں بشرط حصول مقصد یا بلا شرط قربۃً الی اللہ یہ امر درست نہیں ہے ۔ واللہ

نکاح

س ۴۵۵ ۔ زید نے اپنے خالہ زاد بھائی خالد کے ساتھ اپنی خالہ ہندہ کا دودھ پیا اب

زید کی بہن کا نکاح خالد اور اس کے دیگر بھائیوں کے ساتھ ہو سکتا ہے یا نہیں جبکہ

وہ آپس میں رضاعی بھائی ہیں ۔

ج ۔ عقد مذکور درست نہیں ہے ۔ واللہ العالم ۔

نذر

س ۴۵۶ ۔ بیوہ اپنے یتیم صغیر السن بچہ کی بیماری پر نذر حضرت عباسؑ بھینس وغیرہ کا قصد

کرے تو صحیح سمجھا جائے گا جب کہ ماں کا آٹھواں اور لڑکے کے سات حصے

ہیں ۔ ویسے تو ماں کا وارث بیٹا ہی ہوگا ۔

ج ۔ ماں کو اپنے سہم سے نذر کرنا چاہیئے ۔ واللہ العالم ۔

میراث

س ۴۵۷ ۔ باپ نے اپنی جوان لڑکی کا ناطہ کر دیا تھا درمیان میں کسی قسم کی ناراضگی سے

شادی کر دینے کا موقع نہ آیا آخر سمجھانے بجھانے سے باپ شادی کر دینے

پر راضی ہو گیا ۔ مگر لڑکی نے در پردہ باپ کی عزت کو بالائے طاق رکھ کر کسی اور

جگہ نکاح کر لیا ۔ باپ نے محروم الارث قرار دے کر لڑکی کو نکال باہر کیا اب جبکہ

باپ مر چکا ہے اس لڑکی کے بھائی باپ کی ہمزنگی میں اسے ترکہ سے محروم رکھیں تو جائز ہوگا۔ بھائیوں نے ایک مشترکہ چیز جس میں اس لڑکی (بہن) کا بھی حصہ تھا فروخت کر دی یہ بیع ٹھیک ہوگئی یا غلط۔ لڑکی کا حصہ اس میں تسلیم ہوگا یا نہ۔ اگر ہے تو ثمن بائع یا مشتری کو دینا ہوں گے مبیع کی گذشتہ یا موجودہ قیمت کا لحاظ ہوگا جب کہ اس وقت دس روپیہ تھی اور اب سو سے کچھ کم ارشاد ہو۔

ج۔ ترکہ پدری سے دختر محروم نہ ہوگی اور معاملہ بیع کا بغیر رضائی دختر صحیح نہ ہوگا قیمت مصالحہ کے ساتھ طے ہوسکتی ہے۔ واللہ الہادی۔

رضاعت

س۔ خالد نے اپنی حقیقی خالہ ہندہ کا اپنے خالزاد بھائی زید کے ساتھ کامل ایک سال تک باشتراک دودھ پیا خالد کی ہمشیرہ کا نکاح زید کے ساتھ ہوسکتا ہے یا نہ گیا اس وقت بھی عقد مذکور سے احتراز لازم ہے جب کہ باہمی ایک زبردست بے اتفاقی اور بے اختراعی اور بے عزتی کا اندیشہ ہو اگر ایسی صورت میں نکاح کر لیا جائے تو باطل وحرام تو نہ ہوگا۔

ج۔ الجواب وباللہ التوفیق۔ عقد مذکور کبھی درست نہیں ہوسکتا۔

اغوا

س۔ ایک سنی باثر شخص نے شیعہ مذہب قبول کیا ہے اس نے سنیت کے زمانہ میں دوسرے سنی کی منکوحہ پر عاشق ہو کر اسے اغوا کر لیا تھا عدالتہً۔ شرعاً چند ہزار روپیہ صرف کر کے سعوی نے اس کو اپنی زوجہ بنا لیا چونکہ سنی مذہب میں اس قسم کا نکاح تراضی طرفین کے بعد ٹھیک سمجھا جاتا ہے مگر امامیہ میں حرام مؤبد۔ اب وہ اس عورت کو اپنے سے جدا کر دے تو چھوٹے بچوں اور اس صرف کثیر کا خیال شاق گذرتا ہے کیا کوئی ایسی صورت کہ وہ اس عورت کو اپنے پاس رکھ سکے اور کیا اس

زمانہ کی اولاد حلال ہوگی نماز و روزہ ٹھیک ہوگا یا نہ ارشاد ہو۔

ج ۔ کوئی صورت عورت مذکورہ ہونے کی نہیں ہے اگر بعد علم مسئلہ اس کو اپنے پاس رکھے اور مباشرت کرے تو جو اولاد پیدا ہوگی وہ حرامی ہوگی نماز و روزہ بھی بجالانا چاہیئے۔ واللہ العالم۔

طہارت

س ۴۶۰۔ ہمارے ہاں ہندو صابن سازی کا رواج ہے اور صابن پر وہ اپنا نشان بھی لگاتے ہیں کیا ہندو نشان زدہ صابن کو استعمال میں لا سکتے ہیں جب کہ صابن اکثر چربی وتیل سے تیار ہوتا ہے۔

ج ۔ ہندو کارخانوں میں غالباً چربی گاؤ کا کام نہیں ہوتا مگر درصورت علم اس کے کہ چربی صابون میں ہے استعمال اس کا درست نہیں اگر صرف تیل سے بنایا گیا ہو تو استعمال کریں مگر لباس یا بدن کو بعد استعمال پاک کرنا لازم ہوگا۔ واللہ العالم۔

تعلیم عورت

س ۴۶۱۔ طبقہ نساء کے لئے کیا تعلم کتابت اور ان کی تحریر کو غیر محرم کا پڑھنا حرام ہے۔

ج ۔ تعلم کتابت مکروہ ہے اور غیر محرم کے لئے ان کی ایسی تحریر جو فسق سے خالی ہو پڑھنا جائز ہے۔ واللہ العالم۔

غیر محرم کا عورت کو تعلیم دینی

س ۴۶۲۔ غیر محرم مرد صنف نازک کو شرعی تعلیم دے سکتا ہے یا نہ اگر دے سکتا ہے تو کیسے

ج ۔ پس پردہ سے شرعی تعلیم جائز ہے۔ واللہ العالم۔

میراث

س ۴۶۳۔ ہندہ نے اپنے باپ کی خلاف مرضی نکاح کر لیا باپ نے اسے محروم الارث قرار دے دیا اگر وہ شرعاً محروم نہیں سمجھی گئی وہ اپنے بھائیوں کے ساتھ باپ کے

مرنے کے بعد ترکہ میں شریک رہے گی بھائی ایک چیز میں اس کو آدھا حصہ دیا پھر اسی کے حصہ کو خرید کر دوسروں کے ہاتھ بیچ ڈالا شرعاً اس خرید کردہ حصہ میں لڑکی کا تو کوئی حصہ نہ سمجھا جائے گا۔ جب کہ اس نے خود اپنے حصہ کو بھائی کے ہاتھ بیچ ڈال دیا ہو گا حکم ارشاد ہو۔

ج۔ ضرور شریک ہوگی مگر جس چیز کا ذکر سوال میں ہے اگر اس میں صرف ایک بھائی بہن کا شریک تھا تو خرید و فروخت درست ہے۔ واللہ العالم۔

خرچ ڈاک لبسلسلہ رقم صدقہ

س! خرچ ڈاک جو سرکار والا رجسٹری وغیرہ پر صرف کیا کرتے ہیں۔ کیا اس کی ادائیگی ہمارے لئے تو ضروری نہیں اور ادا کئے بغیر واجب رقوم کی ادائیگی شرعاً صحیح سمجھی جائے گی یا نہ جو ارشاد ہو عمل کیا جائے۔

ج۔ الجواب وباللہ التوفیق۔ میں جو کچھ خرچ کرتا ہوں وہ اپنے پاس سے خرچ کرتا ہوں اس کی ادائیگی آپ پر لازم نہیں ہے۔ آپ جو کچھ خرچ کریں وہ کسی رقم سے لیا کریں اور مجھ کو مطلع کر دیا کریں کہ فلاں رقم سے اس قدر خرچ کیا ہے اس کو میں یہاں پورا کر دیا کروں گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

لقطہ

س! لقطہ وغیرہ کے متعلق یہ حکم ہے کہ مالک نہ ملنے پر اس کی طرف سے وہ چیز خیرات کر دینی چاہیئے ازیں قبیل میرے پاس دس پندرہ روپے موجود ہیں ہم وطن مساکین۔ شیعہ یتیم خانہ کو دوں یا جناب والا کی خدمت میں روانہ کروں کون مقدم ہے۔

ج۔ اپنے ہم وطن مساکین کو دے دیا کیجئے۔ یتیم خانہ میں نہ بھیجیں۔

حلال جانور سے فعل حرام

س و۔ ثبوت زنا میں غالباً چار ثقہ گواہوں کی شرط ہے اگر کوئی شخص حلال جانور سے

فعل ناجائز کا ارتکاب کرے تو اس کے اثبات جرم کے کیا شرائط ہوں گے اگر ایک شاہد ہو یا نابالغ گواہی دے تو اس جانور سے کیا سلوک کیا جائے گا۔

(ب) اگر ارتکاب جرم سے پیشتر قبل از دخول کسی ذریعہ سے وہ جانور بچ نکلے تو اس کا کیا حکم ہوگا۔

(ج) حلال جانور سے اگر کوئی نابالغ بچہ ارتکاب جرم کرے تو اس صورت میں کیا حکم ہوگا مفصل ارشاد ہو۔

ج۔ و۔ اگر ایک شاہد عادل ہو تو احتیاطاً اس جانور کے گوشت و شیر سے احتراز اولیٰ ہے مگر اور کچھ ضروری نہیں ہے غیر بالغ کا مطلقاً اعتبار نہیں ہے۔ واللہ العالم۔

(ب) قبل از دخول اس کے لئے کوئی حکم نہیں ہے۔ واللہ العالم۔

(ج) اگر قطعاً ثابت ہو جائے تو احتیاط بہتر ہے۔ واللہ العالم۔

صدقات کا علاقہ سے باہر بھیجنا

س ۴۶۷۔ میرے ہم وطن مساکین مجھ پہ یہ الزام دھرتے ہیں کہ مستحق کی موجودگی میں رقوم کا باہر بھیج دینا کسی طرح جائز نہیں میں ان لوگوں کو کمی شرائط کی وجہ سے جائز حقدار نہ سمجھتے ہوئے رقوم سرکار والا کی خدمت میں بھیج دیا کرتا ہوں تاکہ اعادہ کی نوبت نہ آئے کیا میرا یہ فعل عندالشرع غلط تو نہیں ہوگا جب کہ وہ لوگ میرے نزدیک جائز حقدار نہیں۔ کیا حکم ہوتا ہے۔

ج۔ بسبب فقدان شرائط حسب استحقاق ان کا ثابت نہیں ہے۔ تو جہاں باشرائط استحقاق مومنین موجود ہوں۔ وہاں کسی کے پاس رقوم بھیج دینا کافی ہے۔ بشرطیکہ جس کے پاس بھیجے با ثقہ اور امین ہو۔ واللہ العالم۔

خمس

س ۴۶۸۔ کسی کافر کا مال ایک مومن کے ہاتھ اس طرز پر آئے کہ اس کے بچا لینے سے

کسی قسم کا خدشہ نہ ہو، شرعاً جائز ہے۔

ج۔ جائز ہے مگر اخراج خمس لازم ہے۔ واللہ العالم۔

فوجی کو ہدیہ قرآن دینا

س ۴۶۹۔ کسی ملازم فوج سنی اور شیعہ کو ہدیۃً قرآن شریف خرید کر دے سکتے ہیں جب کہ برائے تلاوت اس کو خریدنے کی ضرورت ہو۔

ج۔ دے سکتے ہیں۔ واللہ العالم۔

غسل

س ۴۷۰۔ کیا غسل جنابت واجب نفسہٖ ہے یا واجب لغیرہ یعنی غسل جنابت خود بخود واجب ہے یا نماز کے واسطے۔

ج۔ واجب لغیرہ ہے مگر لنفسہٖ مستحب ہے۔ واللہ العالم۔

غسل جنابت

س ۴۷۱۔ غسل جنابت کے بعد اگر عمداً نماز نہ پڑھے تو غسل باطل تو نہ سمجھا جائے گا۔

ج۔ باطل نہ ہوگا۔ واللہ العالم۔

نماز

س ۴۷۲۔ جب مصلی سمجھے کہ نماز کا وقت ہے اور وضو کرنا شروع کرے تو نماز کا وقت نکل گیا ہو تو قضا پڑھے یا تجدید لازم ہے۔

ج۔ وہی وضو کافی ہے۔ واللہ العالم۔

تقسیم مال خمس

س ۴۷۳۔ جس شخص مسکین کو سہم مساکین مال خمس سے باذن مجتہد دیا کرتا تھا وہ فوت ہو چکا ہے۔ لیکن اس شخص کی بیوہ اور اس کے یتیم اطفال موجود ہوں اور اس بیوہ اور اطفال کو وہ مال برائے پرورش اطفال دے سکتا ہے جب کہ معلوم نہ ہو

کہ بیوہ مذکورہ پابندیٔ نماز و روزہ کرے گی یا افراط و تفریط۔ کیونکہ بیوہ مذکورہ کے ہاتھ پر رکھنا ہوں اطفال نہایت خورد سال ہیں۔

ج۔ تاکید پابندیٔ نماز وغیرہ کر کے اس کو مال خمس دے سکتے ہیں۔

عاریتہً زمین کا حکم

س ۴۷۴۔ اگر مالکان موضع کسی غیر مالک مثلاً جولاہا، دھوبی وغیرہ کو سفید زمین برائے مکانات دیں اور وہ وہاں مکانات بنا کر کچھ مدت سکونت مستقلہ اختیار کریں اور بعد عرصہ کے وہ اس جگہ کی سکونت مستقلہ چھوڑ دیں کبھی کبھی رہا کریں سکونت مستقلہ دوسرے موضع میں اختیار کریں تو مالکان ان پہلے مکانوں پر قبضہ کر سکتے ہیں۔

ج۔ اگر بلا تملیک زمین دی ہو تو قبضہ کر سکتے ہیں۔ واللہ العالم

مصرف زکوٰۃ

س ۴۷۵۔ زکوٰۃ سے باذن مجتہد زیارت روضہ امامؑ کو بنیت مسنون دیا جائے گا یا جس پر واجب ہو چکی ہے وہ دے گا

ج۔ اگر وہ مسکین ہو تو دے سکتے ہیں۔ واللہ العالم۔

منت زیارت

س ۴۷۶۔ جس شخص پر بہ سبب منت زیارات واجب ہو چکے ہوں نقد اپنے پاس نہ رکھتا ہو تو چندہ لے کر جا سکتا ہو کوئی دوسرا مومن مالدار اسے ہمراہ زیارات کو لے جاوے تو اس کی منت ادا ہوگی یا نہ۔

ج۔ اگر نذر میں اپنے مال سے جانا معہود نہ ہو تو کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

حج واجب کو مال غیر سے کرنا

س ۴۷۷۔ مومن مفلس حج یا زیارت واجب والے کو مومن مالدار لے جاتے والا یہ ہو تو قدر ضرورت پر مفلس کی ضرورت جو ہو اس کے ہاتھ پر رکھتا جائے ضروری امر ہے

یا یہ مالدار اپنی طرف سے خرچ کرتا جائے جائز ہوگا۔

ج۔ دونوں طرح سے جائز ہے۔

صدقہ غیر مستحق کو دینا

س ۴۸۸۔ ایک تازہ شیعہ جو ترک سنت جماعت کر کے ہمارے اعتقاد پر آیا بمفلسی عیالدار تھا نہایت باعمل ثابت ہوا مجھے اور مومنین کو اس روز سے اس کے ساتھ ہمدردی ہے۔ فطرہ رمضان شریف مومنین کا لے کر اپنے ہاتھ سے میں نے اس کو دیا ہے بخوف سابقہ اس سے اعتقاد کی نسبت دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ وہ از روئے سابقہ اعتقاد شیخ عبدالقادر بغدادی کو سید جانتا ہے۔ نہیں چاہتا جب اس سے پوچھا گیا تو وہ کہنے لگا کہ شیخ کی نسبت مجھے کیوں نہیں سمجھایا گیا تھا واقعی مصلحتاً اس کی نسبت کچھ نہیں کہا گیا تھا کیونکہ وہ بڑی قوم معتقد شیخ سے تھا چونکہ مستحق فطرہ کا شیعہ ہونا شرط ہے یہ ادائیگی صحیح ہوئی یا بمثل سابقہ غلط۔ صحیح ہو تو شکر کروں اور اگر بموجب حکم قبلہ و کعبہ صحیح تقسیم نہ ہونے کی صورت میں واپس لینے کا حکم ہو تو وہ بالکل نادار ہے۔

ج۔ واپسی کی ضرورت نہیں ہے۔ واللہ العالم۔

صدقہ غیر مستحق کو دینا

س ۴۸۹۔ اس حالت میں اگر اس کے پاس کچھ آئے گا تو ہم ہی شیعہ لوگ اس کو صحیح الاعتقاد اور مستحق جان کر ایسا مال دیا کریں گے کیا اس مال سے جو اب اس کو ملے بشرط حکم مجتہد اس پہلے کے بدلے واپس دے سکے گا یا کیا۔

ج۔ واپس لینے کی ضرورت نہیں ہے۔ واللہ العالم۔

طہارت

س ۴۹۰۔ گیلی نجس جگہ پر رات کو بستر ہو صبح قطرات شبنم بستر پر یا بیل بوٹوں پر پڑے جائیں

تو نجس ہوں گے یا پاک جب کہ بقول فلاسفر اسی گیلی جگہ کا وہ پانی ہو۔

ج۔ شبنم بالفرض اگر زمین نجس سے بطور بخار اٹھ کر پھر پانی کی صورت میں گرے تو بھی پاک ہے۔

تنبیہ:۔ اگر گیلی نجس جگہ کی رطوبت سے بستر تر ہو تو ناجائز ہے۔

نماز

س ۴۸۱۔ جائے سجود صحیحہ سے ایک بالشت دائیں یا بائیں غلطی سے سجود ہوتے رہے ہوں تو اس نماز کی نسبت ارشاد ہو۔

ج۔ نماز صحیح ہے۔ واللہ العالم۔

خمس

س ۴۸۲۔ ماہواری آمدنی ملازمت کفارہ جان کر کرنے والے سے یا مالدار اخراج زکوٰۃ وخمس نہ کرنے والے سے مجھے قرض یا باقی قسم کا لین دین پڑے تو بموجب حکم قبلہ وکعبہ اس مال کو حرام جان کر اخراج خمس و زکوٰۃ کر دیتا ہوں اگرچہ بوجہ ناداری تکلیف محسوس ہوتی ہے۔ ایک چیز خوردنی ایک نوجی ملازم سے حاصل ہوتی تھی۔ حلال کرنے کے لئے حسب الحکم قبلہ وکعبہ اس سے اخراج خمس کر دیا گیا تھا مگر سال تمام ہو گیا ہے۔ خمس ہو گا یا کیا۔

ج۔ سالانہ آمدنی میں اگر وہ شئی داخل ہو تو پھر خمس دینا ہو گا ورنہ پہلا خمس کافی ہے

واللہ العالم۔

وقت نماز

س ۴۸۳۔ مسلی نے وقت نماز جان کر بہ نیت وجوب وضو کیا مگر بعد کو معلوم ہوا کہ وقت نماز نہیں رہا۔ اسی وضو سے بہ نیت وجوب قضا پڑھے یا وہ وضو جو وقت نماز میں کیا گیا ہے صحیح نہیں ہو گا۔

ج. وضو صحیح ہے اور اس سے ہر نماز ہو سکتی ہے۔ واللہ العالم

طلاق

س. اگر کوئی شخص بحالی عزت کے خیال زن زانیہ کو طلاق دیدے گھر سے نکال نہ دیوے تو آثم ہو گا یا نہ۔

ج. گھر سے نکالنا نہ چاہیے بلکہ نگہداشت پوری طرح کرے تاکہ وہ مرتکب حرام نہ ہو۔ واللہ العالم۔

طلاق سے باز رکھنا

س. ایک مومن سید کا بیان ہے کہ وہ حمل جو عورت نے میرے سوائے پیدا کیا۔ دیکھا مگر دریافت نہ کیا عورت نے ڈر کے مارے گرادیا ہے واقعی شہر والے بھی کہتے تو ہیں عقلاً مجھے بھی معلوم ہوا ہے کہ سچ ہے وہ طلاق دینا چاہتا تھا میں نے تعلق مذہب و قوم کے لحاظ سے اس کو رکھا ہے اہل خلاف کے طعن شمار نہ ہو سکے ٹھیک کیا ہے یا گناہ کیا ہے۔

ج. طلاق سے باز رکھنا گناہ نہیں ہے۔ واللہ العالم۔

اولاد زانیہ

س. جس سید کی ماں زانیہ ہو اور حقیقتاً وہ سید کا نطفہ ہو شیعہ امامیہ پابند مذہب ہو۔ ماں کے چلن کی گاؤں والوں سے سن کر مغموم رہتا ہو مگر اور کوئی اس کو غیر سید بھی تو نہ سمجھتا ہو۔ کیونکہ ہو نہیں سکتا۔ جب تک کسی امر کی نسبت حکم الاسلام جاری نہ ہو اور تعین پوری طرح نہ ہو تو کیونکر کوئی ایسے اشخاص کو جن کی مائیں زانیہ ہوں۔ غیر سید ہونے کا فتویٰ زبانی لگا سکتا ہے۔ بہ حیثیت ایماندار ہونے کے وہ خود خوف کھاتے ہوں اگر وہ دریافت کریں کہ ہمارا حشر کس قوم میں ہوگا۔ بخشے جائیں گے یا نہ۔

ج ۔ جب تک ثبوت شرعی نہ ہو کیونکہ معلوم ہوسکتا ہے اگر وہ سید کے گھر پیدا
ہیں تو سید کہے جائیں گے اور بخشے جائیں گے ۔
یہ مستحق خمس ہوں گے

س ۴۸۷ ۔ دنیا میں حصہ مسکین خمس سے لیویں یا نہ ۔

ج ۔ لے سکتے ہیں ۔

فوج کی رقم سے مسجد بنوانا

س ۴۸۸ ۔ ایک موضع میں اہل خلاف کی شرارتوں سے تنگ آکر مومنین نے بہت مشکل کر
تیاری مسجد علیحدہ کی کی ہے کچھ کام ہوچکا ہے اور زیادہ باقی نہیں ہے سرمایہ نہیں
ہے۔ سوائے اس کے کہ مومنین کے پاس کئی سالوں کی کی زکوٰۃ فطرہ وغیرہ کی رقم
ہے جو اسی خیال پر جمع کر رکھی گئی ہے اس کو حسب الحکم حضور والا مسجد پر لگانا چاہئے
اجازت تو پہلے بھی ہو چکی ہے مگر کچھ حالات عرض کرنے ضروری سمجھے گئے ہیں۔ اعلیٰ
پر ستر روپیہ کی لکڑی برائے مسجد فوجی آفیسر کے فوجی پیسہ سے خرید کردہ لی گئی
ہے ۔ یہ صحیح ہے ۔

ج ۔ فوجی پیسہ سے خمس نکالا گیا ہو تو خرید کرنا فوجی افسر کا اس لکڑی کو درست ہوگا
اور اس آفیسر سے قرض لینا اس کا جائز ہوگا ۔

صدقہ سے خرید کردہ اشیاء کا حکم

س ۴۸۹ ۔ رقم فطرہ وغیرہ کی قسم سے ہے اور عمارت کا کام ایسا ہوتا ہے کہ خواہ مخواہ لکڑی
اینٹ وغیرہ ایسی صورت میں بچ جاتی ہے کہ نہ صرف ہوسکتی ہے اور نہ فروخت
ہونے کے قابل ہوتی ہے ۔ ایسی حالت میں ادائیگی فطرہ وغیرہ سب کی طرف سے صحیح
سمجھی جاوے گی تو بچ گئی چیزوں کو کہاں کیا جاوے ۔

ج ۔ کسی مستحق فطرہ کو دے دیجئے ۔ واللہ العالم ۔

صدقہ مستحق دینا۔ اس کا مستحق نہ ہونا

س ۴۹۰. جس کنبہ مساکین سادات کو حسب الحکم حضور والا صدقات سادات سے دیا جاتا رہا ہے اوران سب کی حالت استحقاق علیحدہ علیحدہ ساتھ ساتھ عرض ہوتی رہی اور حکم حاصل کرتا رہا ایک ان میں سے یعنی بیوہ۔ احکام شرع کی پابند نہیں تھی اس وقت بھی مجھے اس کی وجہ سے تردد رہتا تھا مگر حسب الحکم دیتا رہا جب نہ ہوتا تھا معتمد قرض اٹھا کر ان کو کھلاتا تھا جیسا کہ مبلغ ۱۰ روپے معتمد کے ذمہ اب تک قرض ہے مجھے حکم ہوا ہے کہ معتمد کو اسی قسم کی رقم سے دیدوں۔ اس پر گذارش کہ بیوہ آخر میں گناہ گار ثابت ہو گئی تھی اور اس کو کنبہ سے علیحدہ کر دیا تھا مگر قرض معتمد نے جب لیا تھا اس وقت داخل کنبہ تھی بعد میں غیر مستحق جان کر علیحدہ کی گئی اور باقی کنبہ کو بدستور حسب الحکم جس قدر ہو سکتا ہے دیا جا رہا ہے اب جب ایسی رقم پیدا کر سکوں اس میں سے دس روپیہ معتمد کو دیدوں۔ جو کہ اس وقت کا قرض ہے۔ جس وقت وہ شامل کنبہ تھی۔

ج. معتمد کو دید یجئے۔ واللہ الہادی:

غالی ذاکر

س ۴۹۱. جس سید ذاکر و شاعر نے اضطراب میں کئی بار خلاف شان حق سبحانہ تعالیٰ بکواس کیا اور غالیوں کی سی باتیں کافی عرصہ تک کرتا رہا علماء کرام کو بہت کچھ کہا۔ خلاف واقعہ مضمون مصائب تیار کئے کتابیں چھپوائیں جو کہ ملک میں برابر بڑھتی جا رہی ہیں جب مجھ سے اس کا واسطہ پڑا تو بندہ نے اس کو صاف صاف باتیں سنا کر توبہ پر آمادہ کیا۔ بلکہ رفتہ رفتہ عمدہ مومن مشہور ہو گیا اس اثناء میں منت کی رقمیں اور ایک سید سے زنانہ بھی دلوا چکا تو ایک طرح معلوم ہوا کہ یہ تو خشکی آدمی ذات حق سبحانہ کے حق میں بہت کچھ بکواس کر چکا ہے جس پر دینا دلانا

روک کر جناب کی خدمت بابرکت عرض کرنا شروع کیا شکر ہے کہ جناب کے نزدیک وہ ثابت نہیں ہوا۔ اور جناب والا نے اس کے متعلق جو حکم دیا ہے بعینہٖ نقل کرکے باقی عرض کرتا ہوں۔ نقل حکم۔ کسی شخص کے ذریعہ سے اس کو آمادہ کیجئے کہ وہ آپ کے سامنے مذہب حق کا اعتراف کریں۔ اور خلاف شرع باتوں سے توبہ کا اظہار کریں پھر ان کی اعانت کیجئے۔ توبہ تو وہ خود بخود میرے سامنے اس قدر رہے ہیں کہ شاید کوئی کرے گا۔ البتہ کتابیں خلاف واقعہ شل باقی شعراء کے اکثر لکھ چکے ہیں جن کا تدارک مشکل بلکہ محال نظر آرہا ہے۔

ج۔ اشتہار دے دیں کہ وہ کتابیں قابلِ اعتماد نہیں ہیں۔

س ۴۹۲۔ اور گاہ بگاہ خود پڑھتے بھی ایسا ہی ہیں۔

ج۔ منع کیجئے کہ جھوٹ نہ پڑھیں۔ واللہ الہادی۔

س ۴۹۳۔ نماز و روزہ کے اگرچہ پابند ہیں مگر غفلت کے زمانہ کی قضا ضرور رہی ہو گی اب دوں یا نہ۔

ج۔ کہئے کہ قضا پڑھتے رہو۔ واللہ الہادی۔

س ۴۹۴۔ نیز زکوٰۃ دلائی گئی کیسی ہوگی اور باقی اعانت جو ہو چکی ہے وہ کیسی۔

ج۔ اگر زکوٰۃ دینے کے وقت آپ ان کو مومن جانتے تھے تو زکوٰۃ دینا اعانت کرنا درست ہوا۔ واللہ العالم۔

رقم فطرہ قرض دینا

س ۴۹۵۔ ایک شخص کو رقم فطرہ سے قرض دیا گیا تھا تا حال اس نے ادا نہیں کیا خود شیعہ ہے مگر زوجہ اس کی سنی ہے۔ کثیر العیال ہے نماز روزہ کا پوری طرح پابند بھی نہیں۔ کس طرح کیا جاوے۔

ج۔ طلب کیجئے کہ ادا کرے۔ واللہ العالم

پولیس کی تنخواہ

۴۹۷
س۔ جو ڈلشن پولیس کے عہدہ دار شیعہ کو یہ مومن اپنی اراضی بیع کردیوے اور اس سے ایسا روپیہ لے کر قرض زکوٰۃ فطرہ والا ادا کرے تو صحیح ہوگا۔ اور مجھے اس سے لے کر مستحق کو دینا درست ہوگا۔

ج۔ اگر احتمال بھی ہو کہ جو روپیہ اس نے دیا ہے وہ حلال ہوگا۔ تو معاملہ درست ہے اور قیمت پر تصرف جائز ہے۔

تجارت

۴۹۸
س۔ مومن مالدار دوسرے مومن سوداگر کو اس شرط پر بغرض تجارت اپنا روپیہ دیوے کہ نفع و گھاٹا پانچ حصوں پر رہے گا۔ تین حصہ سوداگر کے اور دو حصہ روپیہ والے کا کیا درست ہے یا از قسم سود ہوگا۔

ج۔ صرف نفع میں یہ تقسیم صحیح ہے۔ واللہ العالم۔

سرکار مفتی سید احمد علی صاحب قبلہ لکھنوٴ

ج ۱۔ چونکہ غیر مسلم سے وہ ڈولچی خریدی گئی ہے اور اس میں چمڑا لگا ہوا ہے جو نجس ہے اور اس نے پانی کو بھی نجس کر دیا جس سے وہ چمڑا ملا ہے اگر پانی کر سے زائد ہوتا تو نجس نہ ہوتا چونکہ پانی کر سے کم ہے لہذا وضو وغیرہ اس سے نہیں ہو سکتا احتیاطاً وہ نمازیں پھر سے قضا کی جائیں جو اس نجس پانی سے وضو یا غسل کر کے پڑھی ہیں۔

زکوٰۃ

س ۲۔ جلال پور میں ایک دینی درس گاہ ہے تقریباً بیالیس لڑکے زیر تعلیم ہیں ابھی تک ایک مدرس صاحب ہیں اب نائب کی ضرورت محسوس ہو رہی ہے فی الحال بالکل ابتدائی نقشہ تعلیم و اعمال میں نظر آتا ہے مگر مدرسہ کے استقلال کا ابھی یقین نہیں کیا جا سکتا نائب مدرس سید کی تنخواہ غیر سادات کی زکوٰۃ سے دی جا سکتی ہے یا نہ۔

ج ۔ باسمہ سبحانہ۔ زکوٰۃ کے سہم فی سبیل اللہ سے سید و غیر سید صاحب یکساں منتفع ہو سکتے ہیں لہذا زکوٰۃ غیر سید کے سہم مذکور سے اگر دینی مدرسہ کی اعانت کی گئی ہو اور اس سے سید ملازمین مدرسین یا غیر مدرسین کو تنخواہیں دی جائیں تو انشاءاللہ جائز ہوگا۔

گورنمنٹ برطانیہ کی ملازمت

س ۳۔ ان دنوں گورنمنٹ نے پنجاب میں ہر قسم کے محکمے اور کارخانے کھول رکھے ہیں

جس میں لکڑی۔ لوہے۔ چمڑے۔ کپڑے کا کام ہوتا ہے ان کارخانوں میں دو قسم کے آدمی کام کرتے ہیں ایک تو مستری گیری کا جو مشینوں کے پُرزے ٹھیک کرتے ہیں ان سے یہ اقرار و قسم لیا جاتا ہے کہ گورنمنٹ کے خلاف نہ کرنا ہوگا ایک جگہ سے دوسری جگہ خواہ سمندر پار بھیجا جائے تو انکار نہ ہوگا۔ دوسرے از قسم مزدور جوان مستریوں کے ماتحت کام کرتے ہیں ان سے قسم و اقرار تو نہیں لیا جاتا مگر سمندر پار مستریوں کے ساتھ اگر جانا پڑے تو جانے کے لئے کیا جاتا ہے ایسی ملازمت جائز ہے یا نہ۔

ج۔ باسمہٖ عزّ شانہٗ۔ درصورت کہ ان ملازمتوں میں خوف تلف جان نہ ہو تو جائز ہے۔ واللّٰہ اعلم

ہوائی جہاز کی ملازمت

س ۴۔ ہمارے اطراف میں خوردبین سے ہوائی جہاز دیکھنے کے لئے ملازم رکھے جاتے ہیں کہ دور سے کسی آتے ہوئے جہاز کی خبر دے سکیں اس کے جواز و عدم جواز کا بھی حکم صادر ہو۔

ج۔ باسمہٖ عزّ شانہٗ۔ حفظ نفس کو ملحوظ رکھتے ہوئے جائز ہے۔

مستحقین میں سے تقدم

س ۵۔ جب کہ سیزدہ صد سالہ یادگار حبیبی۔ تعمیر مدرسہ ناظمیہ مسجد آتو جی صاحبہ کی تحریک چندہ ہو رہی ہے۔ ان متذکرہ بالا اشیاء میں سے کس کو مقدم رکھا جائے اور کس کو مؤخر اقتصادی حالت کمزور ہونے کی وجہ سے چندہ ایک ہی چیز کے لئے ہو سکتا ہے تو کرسب کے لئے مناسب حکم ارشاد ہو۔

ج۔ باسمہٖ عزّ شانہٗ۔ ان میں سے ہر ایک کار خیر و موجب ثواب ہے لیکن حاجت و اعانت مرکز علم دین میں اہمیت ہے۔

رضاعت

س ۶۔ رضاعی بہن بھائی کے علاوہ دوسرے بہن بھائیوں میں آپس میں نکاح ہو سکتا ہے
مثلاً زید اور ہندہ دونوں رضاعی بہن بھائی ہیں تو زید کے دوسرے بھائی اور
ہندہ کی دوسری بہنیں نکاح کر سکتیں ہیں۔ کوئی اختلاف تو نہیں ہے۔

ج۔ باسمہ عزشانہٗ۔ بعض علماء متقدمین اس کے قائل ہیں کہ صورت مندرجہ سوال میں
بھی باہم عقد نہیں ہو سکتا لیکن اقوی اور اشہر صورت مندرجہ سوال میں صحت عقد ہے۔

طلاق

س ۷۔ ایک شخص نے رواجاً (جس شریعت کی رو سے یہ عورت جائز تھی اسی کے رو
سے حرام قرار دی اور طلاق دی پنجابی زبان میں کہا) طلاق دی پھر پوچھا تو معلوم
ہوا کہ صحیح نہیں پھر ایک شخص نے تحفۃ العوام دیکھ کر صیغۂ طلاق ایک گواہ کے سامنے
پڑھا لیکن شوہر کی پہلی اجازت پر اکتفا کی گئی پھر دوسری بار بوقت طلاق
شوہر سے نہیں پوچھا گیا کیا یہ طلاق صحیح ہے یا نہیں۔

ج۔ اگر وہ زن شوہر خلاف مذہب شیعہ رکھتے تھے اور اپنے مذہب کے موافق عقد
کیا اور اپنے مذہب کے موافق طلاق دی تو صحیح ہے اور اگر پابند مذہب شیعہ
ہیں تو صحت طلاق [illegible]۔ شاہدین عادلین کے سامنے صیغۂ [illegible] جاری کئے
بغیر طلاق صحیح نہیں ہے۔

نکاح

س ۸۔ ایک شخص نے ایک عورت سے زنا کیا پھر اسی عورت کی لڑکی سے شادی کرنا چاہتا ہے۔
کیا صحیح ہے یا بعد زنا نکاح ہو گیا ہو تو کیا حکم ہے۔

ج۔ یہ مسئلہ بھی اختلافی ہے لیکن جس سے زنا کیا ہے اس کی لڑکی سے عقد کرنا مکروہ
ہے احوط اجتناب ہے۔

ساس سے زنا

س۹۔ ایک شخص نے ساس سے زنا کیا تو کیا اس کی بیوی حرام ہو جائے گی یا نہیں۔

ج۔ مادر زوجہ سے زنا کرنا موجب گناہ عظیم ہے مگر اس فعل سے اپنی زوجہ حرام نہ ہو جائے گی۔ واللہ اعلم۔

نکاح

س۱۰۔ ایک شخص نے ایک عورت سے زنا کیا عورت کی الگ شادی ہو گئی اور مرد کی الگ۔ اب دونوں اپنی اولاد کی شادی و نکاح کرنا چاہتے ہیں کیا ہو سکتا ہے یا نہیں۔

ج۔ جواب یہ ہے کہ اولاد مذکورین میں عقد و نکاح ہو سکتا ہے۔

ج۱۱۔ جو روپیہ آپ کو تقسیم کرنے کے لئے وصیت کی ہے وہ آپ ہی کو تقسیم کرنا چاہیئے اگر مزید احتیاط چاہتے ہوں تو جن جن لوگوں کو جتنا جتنا دینا چاہتے ہیں اس کی اجازت بھی حاکم شرع سے لے لیجیئے یہ نہیں کر سکتے کہ وہ حاکم شرع کے پاس بھیج دیں اور وہ اپنی صوابدید سے تقسیم کرے۔

ج۱۲۔ بھینس کے متعلق جو نذر کی جاتی ہے یا کی گئی ہے وہ شرعاً جائز ہے اگر نذر کرنے والے نے طریق تقسیم معین کر دیا ہو تو ویسے ہی کرنا ہوگا حاکم شرع کے پاس نہیں بھیج سکتے اور اگر کوئی طریقہ معین نہیں کیا ہے تو حاکم شرع کے پاس بھیج سکتے ہیں اور ان کو واقعہ سے مطلع کر دینا چاہیئے تاکہ اسی کے موافق عمل کریں یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس رقم کو تعزیہ داری میں صرف کر دیا جائے یا سادات کو دے دیا جائے لیکن حاکم شرع کو دے دینا زیادہ بہتر ہے۔

ج۱۳۔ جو گھوڑا ذوالجناح بنانے کے لئے وقف کیا گیا ہو یعنی وقف کا صیغہ بھی پڑھ لیا گیا اور متولی کے قبضہ میں دے دیا ہو خواہ خود متولیانہ قبضہ کرے یا دوسرے متولی کا قبضہ ہو جائے تو ایسے جانور کا فروخت کرنا جائز نہ ہوگا اور اگر صیغہ نہیں پڑھا

یا قبضہ متولیانہ نہیں ہوا ہے تب وہ فروخت ہو سکتا ہے اور اس کی قیمت چاہے
نذر صرف کرے چاہے عزاداری میں مگر عزاداری میں صرف کرنا زیادہ بہتر ہے
اب اگر باشرائط وقف کر دیا ہے اور نہ خود اس کے کھانے پینے کا تکفل کرتا
ہے اور نہ دوسرا ذمہ دار ہوتا ہے تو ایسے آزاد کر دے مگر فروخت نہیں کر سکتا۔
جب کہ جانور کے کھانے پینے کے ذمہ دار نہیں ہیں تو اس کو وقف ہی نہ کرنا چاہیے
ایسے فعل سے عقلاً اجتناب بہتر ہے۔

نکاح

س ۱۴۔ زید نے اپنے خالہ زاد بھائی خالد کے ساتھ ایک سال تک کامل باشرائط اپنی خالہ
ہندہ کا دودھ پیا زید کی بہن کا نکاح خالد سے ہو سکتا ہے یا نہ۔ جواز یا عدم جواز
کا مفصل حکم ارشاد ہو۔

ج۔ باسمہ عزشانہ۔ یہ اختلافی مسئلہ ہے بعض علماء قائل ہیں کہ صورت مذکورہ میں باہم
ان دونوں کا عقد نہیں ہو سکتا لیکن جواز عقد مع الکراہیۃ اقوی ہے۔

صدقات کا جمع رکھنا

س ۱۵۔ ایک ایسی چیز جو کسی کا ملک نہ ہو یا زکوٰۃ سادات و اعانت کی رقم نذر جو طلاب
دینی کے لئے مانی گئی ہو دیگر اپنے مال سے سادات زکوٰۃ نکال کر خاص طلاب عزبہ
کے لئے رکھے کہ جب بھی ضرورت ہوگی صرف کی جائے گی مذکورہ بالا اشیاء اگر ایک مدت
تک اپنے پاس رکھی رہیں تو ان میں زکوٰۃ یا خمس تو نہ ہوگا تفصیلی حکم ارشاد ہو۔

ج۔ جن اموال پہ زکوٰۃ یا خمس یا نذر وغیرہ کا تعلق ہو چکا ہے اور ان کو اپنی ملکیت سے
خارج کر دیا ہو تو دوبارہ ان پر خمس و زکوٰۃ واجب نہ ہوگا۔

خمس

س ۱۶۔ جناب ناصر الملۃ طاب ثراہ فوج اور پولیس کی ملازمت کرنا جائز فرماتے تھے

مگر مسجد۔ اماماباڑہ۔ طلاب علم دین نیز دیگر مساکین کے لئے اعانۃً مانگنے یا قبول کرنے کو بلا شبہ اطلاق سے جائز کہتے تھے جناب کے آخری زمانہ میں ایک تھانیدار صاحب نے اپنی تنخواہ میرے ہاتھ سے مساکین پر تقسیم کرانی چاہی تو جناب نے فرمایا تھا کہ پہلے خمس نکالا جائے بعدہٗ تقسیم کی جائے اب جناب انتقال فرما گئے گذشتہ ایسے لوگوں سے وصول شدہ رقوم سے خمس نہ نکالنے کا کیا تدارک ہوگا اور آئندہ ۔مساجد۔ امام باڑہ۔ طلاب دین کے لئے ان لوگوں سے طلب یا قبول کر سکتے ہیں یا نہ۔

ج۔ باسمہ عز شانہ۔ خمس نکالنا صاحب مال کا فریضہ تھا اگر اس نے نہیں نکالا تو وہ ذمہ دار ہے آپ ذمہ دار نہیں ہیں دوسرے اجزاء مسئلہ کا وہی جواب ہے جو جناب مرحوم دے گئے ہیں۔

پولیس یا فوج کی تنخواہ

س[۱۷]۔ مومنین پابند تقلید دریافت کرتے ہیں کہ ہم لوگوں کی اجازت کے بغیر اگر لڑکا فوج یا پولیس میں بھرتی ہو جائے تو آیا اس کی تنخواہ کا روپیہ والدین کے لئے جائز ہوگا یا نہ۔

ج۔ ان کی تنخواہوں کا روپیہ ان کے والدین لے سکتے ہیں۔ یا جس کو وہ دینا چاہیں وہ لے سکتا ہے۔

لڑکیوں کو دنیاوی تعلیم دینا

س[۱۸]۔ اگر معذور والدین اپنی جوان غیر شادی شدہ صاحبزادی کو نارمل میں اس لئے تعلیم دلائیں کہ وہ بعد میں کسی اسکول کی استانی ہو کر ہماری پرورش کرے تو والدین کا یہ ارادہ جائز ہوگا جب کہ صاحبزادی خود بھی اس طرز تعلیم پر راضی ہو کہ کم از کم اسی بہانہ سے سبھی اپنے چھوٹے اور بڑوں کی پرورش تو ہوتی رہے گی۔ یہ ارادہ کہاں

تک جواز کی صورت اختیار کر سکتا ہے۔

ج۔ باسمہ عز شانہ اگر آئندہ کوئی مفسدہ پاس نہ آنے کا اطمینان ہو تو جائز ہے۔

عقیقہ

س ۱۹۔ زید اپنے بچوں کے عقیقہ کی رقم کا اگر کسی دوسرے شخص کو مجاز قرار دے تو یہ جائز ہے جب کہ اس میں دائی کا بھی حصہ ہوگا۔ دایہ کا حصہ پورے جانور کا چوتھا ہوگا یا ایک پاؤں اور پاؤں میں اگلا یا پچھلا وضاحت سے ارشاد ہو۔

ج۔ باسمہ عز شانہ۔ قیمت گوسفند دینے سے استحباب عقیقہ ساقط نہ ہوگا یہ ہو سکتا ہے کہ کوئی اور عقیقہ کرا دے پورے جانور کا ربع پاؤں کی طرف سے دایہ کو دیا جائے گا۔

س ۲۰۔ میرے اور ناصر شاہ صاحب کے پاس کئی قسم کے رقوم بطور امانت جمع ہیں ان میں کچھ جناب مجتہد صاحب کے حکم سے قرض بھی دی گئیں اب مقروض طبقہ فوج یا پولیس میں نوکر ہیں ان کی تنخواہ سے وصول کر کے اصل مالک تک تبدیل شدہ رقم بلا تدارک دے سکتے ہیں یا نہ اور اگر تدارک اخراج خمس وغیرہ کی وجہ سے کیا ہو اور مقروض اس کو بجا نہ لائے تو اس کا کیا حکم ہوگا۔

ج۔ مقروضین کو جو قرض دیا گیا ہے اگر وہ قرضہ ادا نہیں کر سکتا تو ان کی تنخواہ سے لیا جا سکتا ہے خمس دینا ان خود پر واجب ہے اگر وہ بجا نہ لائیں گے تو ان کے ذمہ دار وہ خود ہوں گے۔

کفارہ جماع

س ۲۱۔ حائضہ سے جماع کے متعلق جناب ناصر الملۃ طاب ثراہ سے دریافت کرنے پر یہ حکم ملا کہ کفارہ ضروری ہے اگر سہواً ہو تو احتیاطاً ادا کرے اب مندرجہ ذیل صورتوں میں کس پر کفارہ ہوگا۔ حائضہ جس کے ایام مقررہ نہ ہوں یا اجراء خون کے دنے

علاج بھی شروع ہو۔ دونوں اجراءِ خون سے ناواقف ہوں اس صورت میں جماع کے بعد در تم بغلی سے کم خفیف سا خون دیکھیں جب کہ کسی ایک کو خون کا یقین نہ ہو۔ عورت سے دریافت کرنے پر معلوم ہو کہ خون کا تا حال کوئی امکان نہیں تھا مگر تھوڑی دیر میں خون جاری ہو جائے۔

(ب) اجراءِ دم کی تمام حالتیں موجود ہوں مگر خون نہ ہو اس صورت میں دونوں ملاعبت کریں سہواً از روئے شہوت دخول واقع ہو یاد آنے پر قبل از انزال جدا ہو جائیں اس وقت آثار خون نمودار ہوں۔

(ج) دونوں باہمی بوس وکنار سے لطف اندوز ہو رہے ہوں مرد کو اس کے حائضہ ہونے کا علم نہ ہو۔ ہاں عورت واقف ہو۔ مرد مجامعت کی خواہش کرے وہ خلافِ عادت تاخیر سے مرد اس کا سبب دریافت کرے عورت توریہ سے کام لے معاملہ شروع ہو بعد انزال خون کا علم ہو وہ غصہ کرے عورت ہنسی اڑائے غرضیکہ مرد اس واقعہ میں غلط فہمی کا شکار ہو ان تمام صورتوں میں کفارہ کس پر ہوگا۔

ج۔ باسمہ عزشانہٗ۔ کفارہ حائض سے وطی کرنے کا مرد پر ہے جب کہ وہ مسئلہ تحریم کا بھی عالم ہو اور عورت کے حائض ہونے کا بھی علم ہو۔ اور حائض بھی ہو یعنی خون حیض آرہا ہو یا موافق احکام حیض وہ شرعاً حائض سمجھی گئی ہو۔ واللہ اعلم۔

محرمات شرعیہ سے ارتکاب فعل ناجائز

س[۲۲]۔ جو شخص محرمات شرعیہ سے فعل ناجائز کا مرتکب ہوا ہو اس کی توبہ قبول ہو سکتی ہے علمی وتنگ دست ہونے کی حیثیت سے پیشنمازی یا قابل اعانت ہو گا۔

ج۔ باسمہ عزشانہٗ۔ اگر اس سے توبہ کرے گا تو توبہ انشاء اللہ قبول ہے اور اس سے کوئی قدح جواز اعانت میں لازم نہ آئے گی۔

روزہ

س ۲۴۔ طلوع وغروب آفتاب سے گھڑی بالکل ٹھیک ہو حسب معمول صحیح وقت پر روزہ رکھا جائے بعد میں گھڑی کی رفتار غلط معلوم ہو تقریباً روزہ خارج از وقت میں جا پڑا ہو اس کا کیا حکم ہے۔

ج۔ اس روزہ کی قضا کرے۔

روزہ

س ۲۵۔ صائم کے لئے بلغم وجمع شدہ لعاب دہن نگلنے کی ممانعت ہے حالت نماز یا اس کے علاوہ اضطرار؟ ایسے کرے تو روزہ کی صحت میں کوئی اشکال نہیں ہوگا۔

ج۔ روزہ صحیح ہوگا۔

مستحق اعانت

س ۲۶۔ جس شخص کے ذمہ نماز۔ روزہ۔ زکوٰۃ۔ حج کی قضا باقی ہو۔ انقلاب زمانہ سے مفلوک الحال ہو جائے اس وقت قضا شدہ واجبات کی ادائیگی میں تنگ ہو موجودہ حالت میں مستحق اعانت ہوگا یا نہ۔

ج۔ صورت مذکورہ استحقاق اعانت کے منافی نہیں ہے۔

اعانت طلبہ

س ۲۷۔ طلباء کے لئے مویشیاں دینے والے لوگوں نے اپنی ملکیت سے خارج کر دیئے ہیں بصیغہ وقف نہیں پڑھا گیا اس کا نام بدل ہے یا کوئی دوسرا نام ہے۔

ج۔ باسمہ سبحانہ۔ اس کا نام بدل ہے۔

زکوٰۃ

س ۲۸۔ طلباء بعض خاص ہوں تو وہ طلباء تو مالک مویشیاں نہیں سمجھے جائیں گے اور زکوٰۃ و خمس ان کے ذمہ تو نہیں ہوگا۔

ج۔ نہ زکوٰۃ وخمس طلباء پر ہوگا نہ معطیان پر ہوگا۔

اعانت طلبہ

س ۲۹۔ دو طالب علموں کے لئے خاص طور سے بھیڑ بکریاں الگ پلوائیں اور ان دونوں کا حصہ باقی طلباء کے ساتھ نذر کیا۔ دو تین بھیڑ بکریوں کی قیمت ان کو پہنچا چکا ہوں اور کچھ ایک پل رہی ہیں۔ ان میں سے ایک فارغ التحصیل ہو چکا ہے دوسرا پڑھ رہا ہے۔ نیت میں دو نو تھے اب ایک ہی کو دی جائیں یا نہیں۔

ج۔ اب اس ایک طالب علم کو دینا چاہیئے جو مشغول تحصیل علم دین میں ہے۔

اعانت طلبہ

س ۳۰۔ مویشیان ایک جماعت طلباء کے لئے تھے اور بھیڑ بکریاں محض دو کے۔ جن میں ایک فارغ ہو گیا باقی ایک ہے۔ اس ایک کو بھی جماعت طلباء میں شریک کر لینے کا مجھے یا معطیان کو اختیار ہے یا نہیں۔

ج۔ معطیان بھی اور آپ بھی اگر چاہیں تو اس ایک طالب علم کو اس جماعت میں شریک کر سکتے ہیں۔

اعانت طلبہ

س ۳۱۔ بھیڑ بکریوں کو بھی ساری جماعت طلباء کے نام کر دینے کا اختیار ہے یا نہیں۔

ج۔ بھیڑ بکری جو خاص طلباء کے نام ہیں جب تک ان میں کا ایک بھی مشغول تحصیل ہے ان جانوروں کو جماعت طلباء کے نام نہیں کر سکتے جب وہ بھی فارغ التحصیل ہو جائے تو اختیار ہوگا۔

زکوٰۃ

س ۳۲۔ زکوٰۃ سیدہ و غیر سید ملا کر روانہ کرنے کی اجازت ہے۔ روپیہ یا نوٹ۔

ج۔ ملا کے بھیج سکتے ہیں مگر عدد اور مقدار زکوٰۃ سیدہ و غیر سادات ضرور تحریر ہو۔

مصرفِ خمس

س ۳۳۔ خمس کا مصرف سرکار مرحوم مثل زکوٰۃ سہم عام کی طرح صرف فرمایا کرتے تھے یا اس کے شرائط اور ہیں۔

ج۔ ایسا ہی ہے جیسا وہ مرحوم کرتے تھے۔

تیمم

س ۳۴۔ جناب مرحوم نے ایک بیمار کے لئے یہ فرمایا تھا کہ تیمم بدلے غسل کر کے نماز پڑھ سکتا ہے۔ ہر نماز کے لئے نئے تیمم کی ضرورت نہیں آپ کیا فرماتے ہیں۔

ج۔ باسمہ سبحانہٗ۔ جب تک کہ وہ عذر جس کی وجہ سے تیمم بدلے غسل کیا گیا ہے باقی ہے اس وقت تک تیمم بدلے غسل کی ضرورت نہ ہوگی۔ ہاں حدثِ اصغر کے بعد تیمم بدلے وضو کی ضرورت ہوگی اگر وضو نہ کر سکتا ہو اور حدث اکبر اگر ہوگا تو وہ تیمم ٹوٹ جائے گا۔

خمس

س ۳۵۔ سادات وغیر سادات کو جو اراضی گورنمنٹ سے ملی ہیں۔ ان کے متعلق حکم حاصل کر چکا ہوں اب حسب ذیل صورت میں کیا ارشاد ہوتا ہے۔

گورنمنٹ نے زید کو پچاس بیگھہ زمین اڑھائی ہزار روپیہ ادا کرنے کی شرط پر دی تھی ادائیگی رقم معہودہ کا زمانہ ختم ہو جانے کی وجہ سے گورنمنٹ اس رقم کا مطالبہ کر رہی ہے اسی سلسلہ میں ڈیڑھ سو روپیہ جمع ہوا اس پر دو تین سال گذر گئے ایسی رقم پر خمس تو نہیں ہوگا۔

ج۔ باسمہ سبحانہٗ۔ چونکہ وہ قرضہ ہے اور ادا کرنے کے لئے روپیہ جمع کیا جا رہا ہے لہذا خمس واجب نہیں۔

طہارت

س ۳۶. اگر جنب نہ ہو ویسے پیشاب خون وغیرہ سے بدن ناپاک ہو اور تیمم کرنا تو محض تیمم بدلے وضو ہی کرنا ہوگا یا باقی بدن نجس کے واسطے بھی کچھ کرنا ہوگا۔ تو کیا۔

ج. باسمہ سبحانہٗ۔ باقی بدن کی طہارت اگر وہ پانی سے نہیں کر سکتا تو اسی نجاست کی حالت میں نماز پڑھنا ہوگا اور کوئی خاص تدارک اس نجاست کے واسطے نہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔

نماز

س ۳۷. اگر کوئی شخص حالت قیام میں ہو اور اس کے پاؤں پر مچھر یا مکھی بیٹھ جائیں اور وہ سارا پاؤں اٹھا کر ان کو دور کرے تو اس کی صلوٰۃ کا کیا حکم ہے۔

نماز

س ۳۸. اگر کوئی شخص نماز کی حالت میں ہو اور اس کے ایک پاؤں پر مثلاً خارش شروع ہو جائے اور اس کے رفع کرنے کے لئے وہ دوسرے پاؤں کے پنجہ کے ساتھ اس پہلے پاؤں کو رگڑے بشرطیکہ جس پاؤں کے پنجہ سے رگڑ رہا ہے اس کی انگلی زمین سے ملاصق ہے تو کیا حکم ہے۔

نماز

س ۳۹. ایک شخص سجدہ کی حالت میں ہے جب اس کو کہیں خارش ہوتی ہے تو وہ ہاتھ اٹھا کر اس کو دفع کرتا ہے۔ اس کے متعلق کیا حکم ہے۔

ج. جواب سوال نمبر ۳۷ - ۳۸ - ۳۹

ایسے افعال اگر چند مرتبہ عمداً صادر ہوں گے تو بوجہ فعل کثیر ہونے کے نماز باطل ہو جائے گی اور اگر بہت سے بہت دو دفعہ بضرورت ایسا اتفاق ہو جائے تو کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

نماز

س ۴۰۔ ایک آدمی نے جب پہلا سجدہ پتہ پر کیا تو وہ پتا پسینہ وغیرہ کی وجہ سے پیشانی سے چمٹ گیا اب اگر وہ دوسرا سجدہ بصورت عمد کرے تو کیا حکم ہے اور اگر بصورت سہو کرے تو کیا۔

ج۔ اگر پتا پیشانی پر چمٹ گیا ہے تو دوسرا سجدہ کرتے وقت اس پتا کو چھڑا لیوے اور زمین پر رکھ کے اس پر سجدہ کرے اگر اسی چمٹے ہوئے پتے پر سجدہ کرے گا اور پتے کو نہ چھوڑائے گا تو یہ سجدہ صحیح نہ ہوگا خواہ عمداً ایسا کرے یا سہواً ایسا کرے ہر صورت میں یہ سجدہ صحیح نہ مانا جائے گا عمداً ایسا کرنے میں نماز باطل ہوگی اور سہواً ایسا کرتے ہیں بعد ختم نماز اس سجدہ کی قضا واجب ہوگی اور دو سجدے سہو کرنے ہوں گے لیکن نماز صحیح ہو جائے گی۔ اور اگر دونوں سجدے اسی طرح سے واقع ہوئے ہوں تو عمداً و سہواً دونوں صورتوں میں نماز باطل ہو جائے گی۔

سلام کا حکم

س ۴۱۔ ایک آدمی غسل کر رہا ہے ننگے بدن یا پیشاب و پاخانہ کر رہا ہے۔ ان دونوں صورتوں میں اگر کوئی سلام کہے تو اس کو جواب دینا لازمی ہے یا نہیں ہے۔ اگر جواب نہ دے کو کیا حرج ہے۔ یا اگر اذان ہو رہی ہو تو صلوٰۃ پڑھنا ان حالتوں میں کیسا ہے۔

ج۔ جو شخص پاخانہ میں ہو اس پر سلام علیکم کہنا مکروہ ہے لیکن اس کو جواب دینا واجب ہے اور جو نہا رہا ہو اس کو اگر کوئی سلام کرے گا سلام علیکم کے ساتھ۔ تو نہانے والے کو بھی جواب دینا واجب ہوگا۔ اور جب اذان میں یا کسی اور موقع پر حضرت ختمی مرتبت کا نام نامی لیا جائے تو سننے والا چاہے نہا رہا ہو یا بیت الخلاء میں ہو یا اور کسی حالت میں ہو ہر حال میں حضرت پر صلوٰۃ بھیجنا چاہیئے۔

مصرف زکوٰۃ

س. آسودہ حال[1]۔ بیجا خرچ کرنے والے[2]۔ معطیان[3] کے واجب النفقہ۔ حضرات طلاب اگر مدرسہ میں زیرِ تعلیم ہوں تو ان کو مالِ زکوٰۃ سے وظیفہ دینا صحیح ہوگا۔ اسی طرح حضرات مدرسین[4] جو اپنا زیادہ وقت دورہ میں بسر کریں اور خوب کا ئٹ تعلیمی مقصد کی پرواہ کم کریں یعنی کسی حد تک تنخواہ یونہی لے رہے ہوں۔ تو کیا ایسے لوگ بھی مال زکوٰۃ سے تنخواہ پا سکتے ہیں۔ اگر ایسی زکوٰۃ یا خمس مجتہد صاحب کی خدمت میں بھیج دے تو شرعاً وہ فارغ الذمہ سمجھا جائے گا جواب مفصل ارشاد ہو۔

ج. باسمہٖ عزّ شانہٗ۔ جواب سوال نمبر ۱ مصارف زکوٰۃ آٹھ ہیں۔ اوّل۔ دوم فقراء و مساکین اس ہم فقراء و مساکین میں سے ۱ ۲ ۴ کو زکوٰۃ نہیں دی جا سکتی ۳ کو کھانے اور کپڑے کے علاوہ دیگر جائز و ضروری ان مصارف کے لئے دی جا سکتی ہے جس کا پورا کرنا معطیان زکوٰۃ پر واجب نہ ہو اور یہ لوگ کسی اور ذریعہ سے حاصل نہ کر سکتے ہوں۔ تیسرا مصرف فی سبیل اللہ کا ہے جس کا مقصد رفاہ عام امور خیر میں صرف کرنا ہے جیسے پل بنوانا۔ سرائے بنوانا۔ مدرسہ دینی میں صرف کرنا وغیرہ وغیرہ۔ اب اگر کسی مدرسہ میں مال زکوٰۃ حق فی سبیل اللہ دیا گیا ہے۔ اور اس مدرسہ سے نمبر ۱۔ ۲۔ ۳۔ ۴ کو رقم ملی ہے تو جائز ہے یا کوئی مصرف فی سبیل اللہ کا ہو اور اس سے ان لوگوں کو فائدہ حاصل ہو تو جائز ہے مثلاً کتب خانہ۔ مالِ زکوٰۃ فی سبیل اللہ سے خریدا گیا یا کوئی موجود کتب خانہ ہو اس میں مال زکوٰۃ سے امداد کی گئی ہو۔ اس کتب خانہ سے طلاب مذکورین مالی، علمی فائدہ حاصل کر سکتے ہیں چونکہ فی سبیل اللہ عام ہے جیسے سید و غیر سید و مالدار غیر مالدار کی اس میں نہیں بلکہ بعض مواقع پر کفر اور اسلام میں بھی کوئی نہ ہوگا۔ سب کو یکساں فائدہ حاصل ہو سکے گا

البتہ مذکورین کو اس سہم سے بلا تامل دیا جا سکتا ہے۔ جواب ۲۔ مال زکوٰۃ یا خمس کو مجتہد جامع الشرائط کے سپرد کر دینے سے معطی بالکل بری الذمہ ہو جائے گا اگر اتفاقاً مجتہد سے تعجیل بھی صرف ہو گیا تب بھی معطی بری الذمہ رہے گا۔

نابالغ کی عبادت

س ۴۳۔ ا۔ نابالغ لڑکا نماز و روزہ کس نیت سے کرے۔

ب۔ تیرہ برس کا لڑکا اگر روزہ توڑ دے تو اس کی شرعی سزا کچھ ہوگی۔

ج۔ اگر زید کسی ضرورت کے ماتحت اپنے تیرہ سالہ لڑکے کو روزہ سے باز رکھے تو کچھ حرج شرعی ہے جب کہ خود صائم ہو۔

د۔ زید اگر اپنے لڑکے کو نابالغ سمجھ کر روزہ سے روکے تو یہ اس کے لئے جائز ہے جب کہ اس کے پاس کوئی شرعی حکم بھی ممانعت کا نہ ہو مقلد رائے دہندہ کا اس میں کیا فرض ہے۔

ج۔ ا۔ بچہ کی عبادت تمرینی ہے یعنی عادت ڈالنے کے واسطے شرعاً حکم دیا گیا ہے لہٰذا بنیت سنت وہ نماز و روزہ کرے گا۔

ب۔ تیرہ برس کا نابالغ لڑکا اگر روزہ توڑ ڈالے تو اس کو والدین یا جو لوگ اس کے مربی ہیں اگر کوئی نہیں تو حاکم شرع تنبیہ کرے سرزنش کرے موقع ہو تادیباً مار بھی سکتے ہیں۔ لیکن کفارہ اس وقت کا واجب نہ ہوگا۔

ج۔ ماں باپ پر لازم ہے کہ وہ اپنے بچوں کو نماز روزہ کی عادت ڈالیں اب اگر زید اپنے تیرہ سالہ لڑکے کو کسی خاص وجہ کے ماتحت روزہ نہیں مثلاً بیماری کا خوف ہے۔ یا ضعیف ہونے کا خوف ہے یا اور کسی قسم کے امور میں جو روزہ نہ رکھوانے کا باعث ہوں تو کوئی مضائقہ نہیں ہے اور اگر صرف شفقت پدری ہے یا ابھی بچہ کی روزہ کشائی نہیں ہو سکتی اس لئے نہیں رکھوایا تو شرعاً باپ جوابدہ ہوگا

اور شخص مقلد کو بغیر کوئی رائے دینے کا شرعاً کوئی حق نہیں ہے اگر اتفاقاً صحیح بھی
کیا ہے تب بھی مجرم ہے۔ واللہ یعلم۔

خمس

س ۴۴۔ جو چیز سالانہ خرچ سے بچ رہے۔ دال چنا، مسور، ماش وغیرہ اس سے خمس دیا جاتا
ہے۔ اس سال بوجہ بیماری میں چک ۲۱ میں رہ گیا جب مکان پر پہنچا تو دیکھا کہ بعض
اشیاء مثلاً چنا کو کیڑا نے خاک کی مانند کر دیا زمانہ خمس سے پہلے یا بعد اس کی
نسبت حکم شرع۔

ج۔ اگر اس کا علم نہ ہو کہ شے خمس کے تعلق سے پہلے ضائع ہو چکی ہے یا بعد اور شئے
باقی نہ ہو تو خمس واجب نہیں ہے۔

نماز

س ۴۵۔ نماز میں رکوع بھول جاوے۔ سجدہ کے لئے ہاتھ رکھے اور یاد آوے تو اور اگر
ایک سجدہ بھی کر چکا ہووے تو یاد آوے تو کس طرح کرے۔

ج۔ بصورت مذکورہ میں جب کہ سجدہ کے لئے صرف ہاتھ اٹھایا ہو اور ابھی
سجدہ نہیں کیا تو سیدھا کھڑا ہو جائے اور رکوع کرے پھر کھڑا ہو کے
سجدہ میں جائے اور اگر سجدہ میں جانے کے بعد یاد آوے کہ رکوع نہیں کیا ہے
تو نماز باطل ہے۔ دوبارہ نماز کو پڑھنا چاہیئے۔

نکاح

س ۴۶۔ اولاد ہونے سے پہلے زوج و زوجہ میں طلاق کے سبب سے علیحدگی ہو
جاوے زوجہ دوسرا خاوند کرے اور زوج دوسری زوجہ، ہر دو کی اولادیں
ہوں تو ان اولادوں کا باہمی نکاح جائز ہوگا یا نہ۔

ج۔ ان اولادوں کا باہم نکاح جائز ہے مگر مکروہ ہے۔

روزہ

س ۴۷۔ شعبان کے انتیس ۲۹ روز کو یوم الشک قرار دیا گیا ہے اور رمضان کے اس روز کو ابر بارش کی وجہ سے یوم الشک نہیں سمجھا گیا۔ اس کے متعلق ارشاد ہو وے۔

ج۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ شعبان کی انتیس کو اگر چاند معلوم نہ ہوا تو دوسرے دن یوم الشک قرار دینے کا یہ فائدہ ہے کہ اگر بہ نیت سنت روزہ رکھے گا اور بعد میں کسی وقت یہ ثابت ہو گیا کہ انتیس کو چاند ہوا تھا تو وہ روزہ ماہ رمضان محسوب ہو جائے گا اور یہ مستحب مسقط واجب ہو جائے گا لیکن اگر انتیس ماہ رمضان کو رویت ثابت نہ ہوئی تو دوسرے دن روزہ اس کے اوپر واجب رہے گا۔ کوئی اس میں شک نہیں ہے یقینی ہے۔ اور پہلی صورت میں یہ شک ہے کہ اگر انتیس کو رؤیت ثابت نہ ہوئی تو وہ مستحب ہی رہے گا واجب کا مسقط نہ ہوگا۔

واجبی رقم کا مصرف

س ۴۸۔ واجبی رقوم سے اعانت یتیم خانہ کی چاہیے یا ناظمیہ کی یا واعظین کی۔

ج۔ واجبی رقوم زکوٰۃ میں سے ان تینوں اداروں کی اعانت کی جا سکتی ہے۔ لیکن خمس کی رقم چونکہ کسی ادارہ میں نہیں دی جا سکتی بلکہ مجتہد کے پاس بھیج سکتے ہیں۔ کہ وہ اس ادارہ کی جو اس کے زیر نگرانی ہے شرعی طور اور شرعی مصارف میں صرف کر سکتا ہے مدرسہ واعظین اور یتیم خانہ میں کوئی مجتہد جامع الشرائط ان کا نگران اور متصرف با اختیار نہیں ہے اس لئے یہ رقم خمس کی ان دونوں اداروں میں نہیں دی جا سکتی۔

ظہار

س ۴۹۔ زوج اپنی زوجہ سے ماں کی حالت دریافت کرتے ہوئے بھولے سے زوجہ کو ماں کا لفظ کہہ کر مخاطب کرے تو ظہار واقع ہو گا یا نہ۔

ج۔ باسمہ سبحانہٗ عز شانہٗ۔ جواب سوال اول ظہار کا مخصوص صیغہ ہے ظہرکِ علیٰ کظہرِ اُمّی۔ بقصد انشاء اس صیغے کے ادا کرنے سے ظہار واقع ہوتا ہے جو صورت سوال میں درج ہے اس سے ظہار نہیں واقع ہوتا اور نہ اس کا کوئی اثر ہے۔

ایفائے عہد

س ۵۔ ایفائے وعدہ۔ امانت۔ خدمت گذاری والدین اگرچہ کافر ہوں ہر ایک واجب ہے۔ نیز فرماتے ہیں کہ کافر سے جو کچھ اور جس طرح حاصل ہوئے اخراج خمس سے حلال ہے۔ بعض فرماتے ہیں کہ کافر سے خرید و فروخت کے معاملہ میں عہد ہو جاتا ہے کیا صحیح ہے۔

ج۔ کافر کی بھی امانت ادا کر دینا چاہیئے چاہے والدین ہو یا کوئی اور خدمت گذاری کافر والدین کی بھی ضروری ہے۔ جب تک حکم خدا کے خلاف نہ ہو وعدہ اگر عہد کی صورت میں ہو یعنی صیغہ بھی عربی میں پڑھا ہو تو اس کا وفا کرنا واجب ہے چاہے کافر والدین سے یہ عہد ہو یا کسی اور سے۔

تقسیم خمس

س ۵۔ ایک مقلد بغیر پوچھے اپنے مجتہد کے سالم خمس مساکین سادات کو دیتا رہا سو صہ بعد حکم مجتہد ہوا کہ گذشتہ کو صحیح سمجھے اور آئندہ کے لئے منع فرمائی اسی طرح ایک نیند فوجی ملازم مساکین سادات کو سودی قرض ادا کرنے کے لئے کچھ بہ نیت خمس سالم دیتا رہا اور زیادہ بغیر نیت خمس اعانتاً دیتا رہا۔ چاہتا ہے کہ حضور والا ادائیگی خمس سالم کو بھی صحیح تصور فرماویں۔ اور اعانتہً جو کچھ دیا گیا ہے اس روپیہ کو بھی خمس کے حکم میں محسوب فرماویں۔

ج۔ جو اعانتہً دیا گیا ہے وہ خمس میں حساب نہیں ہو سکتا جو خمس کے نیت سے دیا تھا اگر لینے والا مستحق تھا تو ادا ہو گیا۔

طالب علم کی عام ملازمت

س ۵۱۔ ۱۔ جن طلاب دینی کی مال خاص سے اعانت کی گئی ہو کیا یہ لوگ ڈسٹرکٹ بورڈ یا اورینٹل کالج وغیرہ کی ملازمت کر سکتے ہیں یا نہ۔

ب۔ جن طلبائے دین کی تعلیم مال خاص سے ہوئی کیا ایسے لوگ از قسم طب یا دیگر جائز ذرائع سے خدمت دین کر سکتے ہیں یا نہ۔

ج۔ باسمہ عز شانہٗ۔ مال خاص یعنی مال زکوٰۃ سے طلاب علم دین کی اعانت کرنا مذکورہ ملازمتوں کی حرمت کا باعث نہ ہوگا اور نہ طب وغیرہ کے ذریعہ سے خدمات دین ممنوع ہو جائے گی۔ بلکہ جو ملازمتیں حرام ہیں وہ حرام رہیں گی جو حلال ہیں وہ حلال رہیں گی اعانت مذکورہ کو ان چیزوں کی حلیت و حرمت میں دخل نہیں ہے

مصرف زکوٰۃ

س ۵۲۔ کیا شرعاً کوئی ایسی صورت نکل سکتی ہے کہ مال خاص کا مصرف عام ہو جس میں سید یا غیر سید کی خصوصیت نہ ہو بلکہ جس کا مفاد کسی خاص شخص سے متعلق نہ ہو مثلاً پل، کنواں، مسجد یہ ایسی چیزیں ہیں کہ جن سے تقریباً ہر شخص فائدہ اٹھا سکتا ہے کسی کی تخصیص نہیں کہ ان چیزوں کو وہی استعمال کرے سنی ہو یا شیعہ بلکہ مفاد کل ہے اسی طرح مال خاص کے مصرف کی کوئی حد نکل سکتی ہے۔

ج۔ باسمہ عز شانہٗ۔ مصارف زکوٰۃ میں سے ایک مصرف فی سبیل اللہ ہے جو عام ہے اس میں تخصیص سید غیر سید وغیرہ کی نہیں ہے۔

صدقات کا تلف ہونا

س ۵۳۔ مال خاص سے بھیجی ہوئی رقم اگر راستہ میں ضائع ہو جائے گی یا نائب امامؑ کے پاس خراب ہو جائے یا اور جو صورتیں نکل سکتی ہوں جس سے کہ ایسی رقم برباد ہو جائے تو اس رقم کی ادائیگی صحیح سمجھی جائے گی اور بھیجنے والا فارغ الذمہ ہو جائے گا۔

ج۔ نائب امام کے پاس سے اگر مال زکوٰۃ تلف ہو جائے یا اس میں کچھ نقصان ہو جائے یا غیر مستحق کو دیدے یا اور کوئی خرابی ہو جائے تو اس کا ذمہ دار وہ نائب امام ہے زکوٰۃ دہندہ بری الذمہ ہے۔ اسی طرح نائب امام تک پہنچانے کی اثناء راہ میں کوئی افتاد واقع ہو جائے جب بھی زکوٰۃ دہندہ بری الذمہ ہے بشرطیکہ نائب امام تک ذریعہ مال رسانی کے اختیار کرنے میں بے پرواہی نہ کی ہو اور اگر زکوٰۃ دہندہ نے باوجود امکان کے پھر بھی مستحق یا نائب امام تک پہنچانے میں تاخیر کی ہو اور وہ مال تلف یا ناقص ہو جائے تو دوبارہ ادا کرنا ہوگا اسی طرح اگر اپنی جہالت کی وجہ سے غیر مستحق کو دیدیا ہو یا اپنی بے پرواہی اور غفلت کی وجہ سے اس مال کی ضیاع یا کوئی خرابی ہو جائے تب بھی زکوٰۃ دہندہ اس نقصان کا دیندار ہوگا جب اس کی طرف سے کوئی تقصیر اور کوتاہی نہ ہو اور پھر بھی قدرت کی طرف سے ضائع ہو جائے تو یہ بری الذمہ ہے۔

زکوٰۃ و خمس مویشیاں

۵۲

گ۔ برائے اعانت طلبا دین۔ بکری۔ گائے۔ بھیڑ۔ بھینس وغیرہ کچھ عرصہ سے پل رہی ہوں نصاب پورا ہو جانے کی صورت میں اُن پر زکوٰۃ یا خمس تو نہیں ہوگا اگر ہوگا تو کس پر جبکہ وہ کسی کی ملک نہیں۔ کیونکہ اس پر ملک کا اطلاق ہی نہیں ہوتا اگر ہوتا ہے تو وہ کونسی ملک کہلائے گی اور اس کا مالک کون سمجھا جائے گا جبکہ ان کا مقصد محض اعانت طلاب دین ہے۔

ج۔ بغرض اعانت طلاب دین مذکورہ مویشی وغیرہ کی پرورش کرنا مالک کی ملکیت سے ان چیزوں کو خارج نہیں کرتا لہذا اگر شرائط پائے گئے تو مالک پر زکوٰۃ واجب ہوگی۔ البتہ اگر وقف کر دیا ہے اور صیغہ وقف وغیرہ جاری کر دیا ہے تو زکوٰۃ واجب نہ ہوگی نیز اگر مالک یا مالکوں نے ان مویشیوں کو اپنے ملک سے خارج

کرکے طلاب کے واسطے معین کر دیا ہے تو اس کو بدل زکوٰۃ کسی پر عائد ہوگی۔

نوٹوں کا حکم

س۵۵۔ نوٹوں پر زکوٰۃ ہوگی یا نہ جب کہ ان کا فائدہ بھی وہی ہے جو روپیہ کا ہوتا ہے کیونکہ سودا لینے میں دونوں کا ایک شمار ہے دونوں میں سولہ آنہ ہیں کسی میں کم نہیں وجہ معلوم ہونی چاہیئے۔

ب۔ قضا نمازوں میں ترتیب واجب ہے یا سنت۔ احتیاط ہے یا کوئی احسن طریقہ اگر کسی شخص کو قضا شدہ نمازیں معلوم نہ ہوں اور وہ ایک ترتیب قائم کرکے پڑھے یا یونہی پڑھتا رہے تو جو ترتیب قضا نمازوں کے ادا کرنے کی لکھی گئی ہے اس میں یہ صورت آجائے گی یا نہ اور اس ترکیب سے نماز پڑھنے کا نام کیا ہے وہ ترتیب یا ترکیب قہری کہلائے گی یا قہقری اس طرح کتنی نمازیں پڑھے کہ وہ ترتیب اس میں آجائے گی آگے پڑھنا ہوتی ہے یا پیچھے مثلاً صبح سے شروع کرکے عشاء تک جائے یا الٹا چکر ہوگا۔

ج۔ زکوٰۃ چاندی سونا سکہ دار پر واجب ہے نوٹ پر نہ ہوگی تانبے کے پیسے اگر بقدر دو سو درہم کے یا اس سے زائد ہوں تو ان پر بھی زکوٰۃ نہیں ہے یہاں فائدہ دیکھا جاتا بلکہ جس پر شرع نے زکوٰۃ قرار دی ہے۔ اس پر ہوگی سونے چاندی پر ہے جواہرات جو اس سے زائد قیمتی ہوتے ہیں ان پر نہیں ہے اگر شرائط پائے جائیں گے تو نوٹ پر خمس ہے

ب۔ اگر سال دو سال یا اس سے کم زیادہ کی نمازیں اس پر قضا ہیں تو وقت ادا ترتیب کا لحاظ واجب ہوگا اور جو نماز خدا نے جس کے پہلے پڑھنا واجب کیا ہے اس کو بعد میں پڑھنا ہوگا مثلاً ظہر پہلے ادا ہو عصر بعد میں مغرب پہلے ہو عشا بعد میں ہو۔ اس وقت میں اگر صبح سے شروع کرے اور عشا پر ختم

کر دیا کرے تو کافی ہوگا۔ بیدھا کرے کہ پہلے صبح پڑھے پھر ظہر پھر عصر پھر مغرب یا اور اس طرح کی بے ترتیبی سے نہ پڑھے ہاں اگر یہ شکل نہیں ہے بلکہ مثلاً اس کو ایک دن کی ظہر اور دوسرے دن کی عصر کا فوت ہو جانا یاد ہے یہ نہیں معلوم کہ پہلے دن کی ظہر دوسرے دن کی عصر فوت ہوئی ہوں یا اس کا عکس ہے۔ تو وہ ایک عصر درمیان دو ظہروں کے یا ایک ظہر درمیان دو عصروں کے یعنی تین نمازیں پڑھے اور اگر اس کے ساتھ مغرب بھی شریک ہے تو یہ ترتیب مذکورہ بالا تین نمازیں مغرب سے پہلے اور تین نمازیں مغرب کے بعد یعنی کل سات نمازیں پڑھے اسی طرح جس قدر عدد زائد ہوتے جائیں گے اتنی نمازیں زیادہ ہوتی جائیں گی اس کو ترتیب قہری کہہ سکتے ہیں۔ ترکیب یا ترتیب قہقری نہیں کہا جا سکتا۔

وصیت

س ۵۶۔ وصیت کا ثبوت کیونکر ہوگا اس کے شرائط کیا ہوں گے ایک مومن نے اپنے معتمد ترین شخص کے سامنے اپنے ملک مثلاً زمین کی بابت کچھ کہا بلکہ چند روز بعد وہ مومن مر گیا اس کا وہ کہنا وصیت سمجھی جائے گی یا نہیں۔ اطلاق وصیت ہوگا اور اس کا وہ کہنا واجب العمل ہوگا اور اس نے زمین کے متعلق جو کہا تھا وہ پورا کیا جائے گا یا وارثوں پر تقسیم ہوگی وارث فقط ماں اور بیٹی ہیں۔

ج۔ اگر مرنے والے نے یہ کہا ہے کہ میرے بعد ایسا کرنا میری وصیت ہے یا اور دوسرے طریقہ پر اسی مطلب کو ادا کیا ہوا اور جس کو یا جن کو وصی کیا ہو وہ قبول بھی کر لیں تو وصیت سمجھی جائے گی مگر اور شرائط بھی پائے جائیں تو عمل کرنا موافق وصیت واجب ہوگا جس سے مرنے والے نے خود وصیت کی ہے اس کے لئے گواہوں کی ضرورت نہیں ہے دوسروں پر ثبوت وصیت معتبر گواہوں

کی گواہی سے ہوگا اگر وصیت ثابت نہ ہوگی تو ورثہ پر کل ترکہ تقسیم ہوگا بیکسی
مصارف کفن دفن اور اگر اس پر قرضہ ہے وہ قرضہ بھی نکالا جائے گا۔

مستحق صدقہ

س ۵۔ زید اپنے رشتہ داروں میں کمی شرائط پاتا ہے جو شرائط ایک مستحق اعانت میں
پائے جانے چاہئیں ان میں کم ہیں تو کیا ایسی صورت میں اپنے رشتہ داروں کو
چھوڑ کر دوسروں کی اعانت کر سکتے ہیں جب کہ رشتہ داروں کو بہ نسبت دوسروں
کے ترجیح حاصل ہے مگر ان میں شرائط کی کمی ہے تو ایسی حالت میں دوسروں
کی اعانت ٹھیک سمجھی جائے گی جب کہ رشتہ دار کمی شرائط کے ساتھ مستحق اعانت
موجود ہوں۔ ان لوگوں کو چھوڑ کر دوسروں کو دینا ان کی دلشکنی اور دینے والے
کے لئے طعن و تشنیع کا باعث بھی ہوتا ہے ایسی صورت میں کیا کرنا چاہیئے۔

مال خاص کا مصرف

س۔ ب۔ کیا مال خاص سے کسی دینی درس گاہ کا کتب خانہ جو اسی مدرسہ اور طلاب دین
کے مفاد کی غرض سے ہو خریدا جا سکتا ہے یا اس مالِ خاص سے اس دینی درسگاہ
کے مدرسین کی تنخواہ دی جا سکتی ہے مال خاص کا مصرف ایسے مندرجہ امور
پر ہو سکتا ہے یا نہ اور کیا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس مال خاص سے دینی مدرسین
کی تنخواہ پیشگی دی جا سکتی ہے اس کا مصرف ان چیزوں پر صحیح سمجھا جائے گا۔

ج۔ اپنے رشتہ داروں کو ترجیح دوسروں پر ضرور ہے لیکن جب کہ وجوہ استحقاق
میں دوسرے لوگ زیادہ رجحان رکھتے ہوں تو ان کو مقدم کیا جائے گا اور
اگر جمع کرنا ممکن ہو تو رشتہ داروں کو بھی دیا جائے اور دوسروں کو بھی۔

ب۔ بواسطت حاکم شرع مال زکوٰۃ سہم فی سبیل اللہ دینی درس گاہ میں اعانت
کی جا سکتی ہے نیز کتب خانہ طلاب دین کے لئے اور اشاعت مذہب کے واسطے

مدرسین کی تنخواہیں جو ماہوار دی جائیں یا پیشگی دے دی جائیں یہ سب مصارف بوساطت نائب امام مال زکوٰۃ کے سہم فی سبیل اللہ سے کئے جا سکتے ہیں۔

فوج یا پولیس کی ملازمت

س ۵۸. اگر لڑکے فوج یا پولیس میں بھرتی ہو جائیں تو ان کی تنخواہیں والدین لے سکتے ہیں جبکہ وہ ضرورت مند اور تنگدست بھی ہوں۔

ج. باسمہٖ عز شانہ۔ وہ تنخواہیں ملازمت کرنے والے لے سکتے ہیں اور اپنے والدین یا اور کسی کو وہ دینا چاہیں تو وہ بھی لے سکتے ہیں۔

خمس

س ۵۹. خمس کی تقسیم کیونکر کی جاوے جب کہ باشرائط مستحق یا طالب علم دین نہیں خواہ عاشق حسین۔ شاہنواز یا ایتام ہوں۔

ج. اگر مجتہد جامع الشرائط کے پاس رقم بھیج دیں تو بھیجنے والا بری الذمہ ہے چاہے مستحق کو پہنچے یا نہ پہنچے۔ ساری ذمہ داری مجتہد پر عائد ہوگی اور اگر خود تقسیم کرتا ہے جو سید متجاہر نہ ہو ظاہر الصلاح ہو سال بھر کا نہ رکھتا ہو اور نہ کوئی ذریعہ ایسا ہو کہ جس سے اپنی اور اپنے واجب النفقہ متعلقین کی پرورش کر سکے تو مسکین سے اس کو بقدر ضرورت دے دینا انشاء اللہ باعث برأت ذمہ ہوگا۔ یا کوئی مسافر ایسا محتاج ہو جائے کہ اپنے وطن واپس نہ جا سکے اور نہ وہاں سے اتنا زادِ راہ منگا سکتا ہو تو اس کو بقدر ضرورت رقم خمس، دے سکتے ہیں چاہے اپنے وطن میں مالدار بھی ہو۔ اسی طرح یتیم جس کی پرورش کا کوئی سہارا نہ ہو اس کی پرورش کر سکتے ہیں یا پرورش کرنے والے کو درصورتیکہ قابل اطمینان ہو اس کی پرورش کے لئے خمس دے سکتے ہیں لیکن سید ہونا ان سب لوگوں کا ضروری ہے۔ اب اگر اپنی حد قدرت اور امکان بھر کوشش کرنے کے بعد اور حصول شرائط کا

اطمینان ہو جانے کے بعد رقم خمس دی ہو اور بعد اس کے معلوم ہو کہ وہ شرط اس میں نہیں پائی جاتی تھی تو دینے والا بری الذمہ ہے البتہ اگر بقدر وسعت وطاقت کوشش نہ کی ہو اور رقم خمس دے دی ہو بعد میں خلاف ظاہر ہو تو پھر دینے والا ضامن ہو گا۔

س ۶۰۔ رسیدات جس لفافہ میں مدرسہ کی جانب سے بھیجے جاتے ہیں کس مد کی رقم سے لفافہ و ٹکٹ خرید ہوتے ہیں سفید کاغذ جس پر میری طرف ارشادات اور میرے مسئلوں کے جوابات تحریر فرمائے جاتے ہیں کس مد سے لئے جاتے ہیں۔

ج۔ مدرسہ میں بلا تعیین مصرف چندہ بھی آتا ہے جو کہ خمس و زکوٰۃ کا نہیں ہوتا رسیدات و خطوط و ٹکٹ کاغذ طلاب کے قلم و دوات یہ سب اسی رقم سے ہوتے ہیں۔ مسائل کا جواب خواہ آپ کے مسائل ہوں یا کسی اور کے ان کا کاغذ یا لفافہ میری ذاتی آمدنی سے ہوتا ہے اور جو مدرسہ میں بیٹھ کر میں مدرسہ کے قلم سے اور اس کی روشنائی سے اور اس کے کاغذ پر غیر متعلق مدرسہ جوابات وغیرہ لکھتا ہوں اس کا معاوضہ اپنی آمدنی سے دیتا ہوں۔ لفافے ٹکٹ وغیرہ اگر سائلین بھیج دیتے ہیں تو اسی میں ان کے جواب بھیج دیتا ہوں اور اگر نہیں بھیج دیتے تو میں اپنے پاس سے روانہ کر دیتا ہوں۔ مدرسہ کی کسی رقم سے یہ مصارف نہیں ہوتے۔

واجبی رقم کا قرض

س ۶۱۔ بے شرائط طالب علم کو واجبی رقم سے قرض دیا جائے اور اس سے دوسری قسم کی رقم وصول ہووے جو کہ واجبی رقم میں داخل کی جائے تو کیسا ہو گا۔

ج۔ چونکہ مال خمس و زکوٰۃ میں مجھے تصرف اور تغیر و تبدل کا یہ اختیار حاصل ہے کہ مثلاً نوٹ بھنا کے اس کا خوردہ یا روپیہ لے لوں اور وہ عین مال بدل کے دوسرا سکہ یا نوٹ حاصل کر کے اسے ارباب استحقاق پر تقسیم کروں اس قبیل سے

یہ بھی کہ وہ عین مال اپنی ذمہ داری پر کسی کو بطور قرض دے دوں اور جب اس کا معاوضہ وہ دے تو مصرفِ خمس میں صرف کروں اور اگر وہ نہ دے تو اپنے پاس سے اس کمی کو پورا کردوں اس میں شرعاً کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

س ۶۲: پچھلے سال مدرسہ کی طرف سے جو رسیدات بھیجے تھے ان میں درج ہے کہ تعمیر مدرسہ کے لئے اس قدر روپیہ زکوٰۃ سادات یا غیر سادات وصول ہوا ہے اور موجودہ رسیدات میں درج ہے کہ اس قدر زکوٰۃ در مد بورڈنگ برائے طلاب سرکار مرحوم کے حکم کے رو سے لکھوا چکا ہوں کہ جو عمارت زکوٰۃ کے پیسہ سے تیار کرائی ہے اینٹ یا لکڑی کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے بھی زکوٰۃ میں ہوتے ہیں جو مستحق زکوٰۃ کو دینے ہوتے ہیں عمارت ناظمیہ میں زکوٰۃ کا روپیہ کس طرح صرف آگیا ہے بچپت کے ٹکڑے کہاں گئے تھے اس خرچ کی ذمہ داری شرعاً کس کی ہے۔

ج۔ اس وقت پر چونکہ تعمیر کی زیادہ ضرورت تھی اس لئے سہم فی سبیل اللہ سے مدِ تعمیر میں وہ روپیہ زکوٰۃ کا لیا گیا اب اتنی ضرورت تعمیر کی نہیں ہے بلکہ کتابیں اور لڑکوں کا کھانا وغیرہ اہمیت رکھتا ہے اس لئے وہی سہم فی سبیل اللہ سے بورڈنگ میں لیا گیا تاکہ ضروری مصارف ہو سکیں۔ البتہ ایک سو بانوے (۱۹۲) روپیہ خمس کی رسیدات ارسال ہیں یہ مد تعمیر میں لیا گیا۔

زکوٰۃ کا مال ایسا متبرک اور محترم نہیں ہے جیسا کہ مسجد و امام باڑہ وغیرہ کے اجزا متبرک ہوتے ہیں تو جو روپیہ زکوٰۃ کا تعمیر میں صرف ہوتا ہے اور اس تعمیر کے بعد لکڑی وغیرہ جو چیزیں بچتی ہیں وہ اگر اسی عمارت یا کسی دوسرے مقام پر صرف ہونے کے قابل ہیں صرف کی جاتی ہیں اور اگر فروخت کرنے کے قابل ہیں تو انکو فروخت کرکے اسی تعمیر کی دوسری ضروریات میں صرف کیا جاتا ہے یا اگر تعمیر کے متعلق کوئی قرضہ ہے تو وہ قرضہ اس سے ادا کیا جاتا ہے اور اگر وہ بچی ہوئی چیزیں کسی قابل نہیں تو صحن مدرسہ میں انکو ڈال دیا گیا ہے اور زمین اس کی پختہ ہو گئی ہے اور لکڑی جو بالکل بیکار تھی اور کسی مصرف میں آنے کے قابل نہ تھی انکو طعام کی پخت میں جلا دیا گیا۔

حکم میّت

س ۶۳۔ احتضار اور غسل کے وقت پاؤں میّت کے قبلہ کی جانب کرتے ہیں اور قبر میں اس طرح نہیں۔ غیر تمام اور اپنے بعض اعتراضاً پوچھتے ہیں۔ لہٰذا عقلاً نقلاً مفصّل ارشاد فرمایئے گا۔

ج۔ باسمہ عزّ شانہ۔ خدا کے بذریعہ رسولؐ و آئمہ معصومینؑ بھیجے ہوئے احکام پر کسی کو اعتراض کا حق نہیں ہو سکتا ہم ان تمام مصلحتوں کو نہیں سمجھ سکتے جو احکام خدا میں مضمر ہوتے ہیں جو لیٹ کے نماز پڑھے اس کا اور جس کی نماز میت پڑھی جاتی ہو اس میت اور جو مردہ قبر میں لٹایا جائے ان سب کا استقبال قبلہ ایک طریقہ پر ہے اور احتضار و وقت غسل استقبال قبلہ دوسری طرح ہے جب ارواح مقدسہ قبلہ کی جانب سے دکھائی دیں اور یہ ان کی تعظیم کو اٹھے تو رو بقبلہ ہو جائے۔

روزہ

س ۶۴۔ روزہ دار کے دانت اس حد خراب ہوں کہ سوراخوں سے ریزہ ہائے طعام اکثر اوقات کسی طرح نہ نکل سکتے ہوں۔ خاص کر گوشت۔ بھنڈی توریا د ہمچو قسم اس کے متعلق ہر حالت کا حکم ارشاد ہو وے نہ نکلنے والی غذا کے کھانے نہ کھانے کے متعلق بھی ارشاد ہو وے اور ریزوں کی موجودگی میں اس روزہ کے متعلق بھی تمام وقت لعاب دہن باہر پھینکنا کسی طرح نہیں ہو سکتا سوتے ہوئے نماز پڑھتے ہوئے لعاب دہن خواہ مخواہ اندر چلی جاتی ہے لہٰذا اوقات یہ چیزیں دانتوں میں ہوتی ہیں اور نہیں نکلتیں اور بعض اوقات یہی چیزیں محض کلیاں کرنے سے نکل جاتی ہیں اور منہ صاف ہو جاتا ہے۔

ج۔ باسمہ عزّ شانہ۔ جہاں تک ممکن ہو ان ریزوں کے نکالنے کی کوشش کرے اور حلق سے نیچے اترنے نہ دے۔ باوجود ان کوششوں کے پھر بھی بے اختیار اگر

کوئی ریزہ حلق سے نیچے اتر جائے گا تو روزہ باطل نہ ہوگا۔

نجس برتن کا حکم

س ۶۵۔ کتے کے نجس کردہ برتن کو پاک کرنے میں خاک ملنا شرط ہے اور سات غوطے واجب صورت ہائے ذیل کے سب برتن خاک سے ملنے واجب ہوں گے یا فقط کتے کا چاٹا ہوا برتن۔ (۱) برتن میں کتے کا گرہ۔ موت لگے (۲) کیچڑ بھری گلی کوچہ سے کتے بکثرت گذر رہے ہوں ایسے کیچڑ بھرے ہاتھ۔ پاد مسجد کے ڈول کو لگے ہوں (۳) گیلے ہاتھ کتے کے جسم پر لگانے والا بغیر دھوئے ہاتھ برتن کو پکڑے تو اسکی طہارت

ج۔ باسمہ عز شانہ۔ صرف اس برتن کو مٹی سے مانجنا واجب ہے کہ جس میں کتے نے پانی وغیرہ پیا ہو یا اپنی زبان سے اس کو چاٹا ہو اس کے علاوہ اور جن کے متعلق سوال کیا ہے ان کا یہ حکم نہیں ہے۔ واللہ اعلم۔

زیارات کی رقم سے قرض ادا کرنا

س ۶۶۔ ایک مرد مومن اپنے والد مرحوم کی طرف سے زیارات آئمہ اطہار علیہم السلام کے لئے ایک مولوی صاحب جو کہ سید بھی ہیں ان کو بھیجنا چاہتے ہیں۔ مگر مولوی صاحب موصوف اپنی ضروریات کے لئے ایک پختہ مکان بنانے اور اپنے لڑکوں کو انگریزی تعلیم دلانے کی وجہ سے کافی مقروض ہو چکے ہیں۔ لہذا مولوی صاحب موصوف اس مرد مومن کو فرماتے ہیں کہ اگر بجائے زیارات کے اس رقم سے میرا قرضہ ادا کر دیا جائے تو اس فعل سے آپ کے والد مرحوم کو زیارات جتنا ثواب مل جائے گا۔
اس صورت میں جناب عالی کیا حکم دیتے ہیں کیا واقعی اس قسم کا قرضہ ادا کرنے سے مرحوم کو زیارات جتنا ثواب مل جائے گا۔

ج۔ باسمہ عز شانہ۔ زیارات کا روپیہ کسی دوسرے حاجت کو دیدینے سے زیارت کا ثواب حاصل نہیں ہو سکتا۔ اور نہ یہ اس کے قائم مقام ہو سکتا ہے یہ ضرور ہے

کہ اس مومن مقروض کا جائز قرضہ ادا کرنا موجب اجر و ثواب ضرور ہے۔ دونوں میں
اگر کوئی شخص چاہتا ہے کہ زیارت کا ثواب بھی ہو اور مومن کی حاجت روائی بھی
ہو تو اگر کوئی معتبر آدمی زیارت کے لئے جا رہا ہو اور اپنا پیسہ آمد و رفت میں
صرف کرتا ہو اسی کو تھوڑی سی رقم دے دیجئے تاکہ وہاں جا کے خود یا کسی دوسرے
معتبر آدمی سے زیارت کا روپیہ دینے والے کے والدین کی طرف سے زیارت کرے
اور اعمال زیارات بجالائے اور باقی روپیہ سے مومن قرضدار کا قرضہ ادا کرا دے
تو دونوں مقصد پورے ہو جائیں گے والدین کی طرف سے زیارت بھی ہو جائے گی اور
ثواب اداء قرض مومن بھی حاصل ہو جائے گا۔

علم مبارک کی منت

س ۶۷۔ علم ویسے یا ادائیگی منت کی صورت میں اسی امامباڑہ میں دینا یا چڑھانا ضروری
رہے گا جو نیت میں کر چکا ہے یا بلحاظ ضرورت دوسرے امامباڑہ میں بھی چڑھانا
یا نقد دینا جائز رہے گا۔

ج۔ باسمہ سبحانہ۔ علم کی اگر نذر ہے تو اسی امام باڑہ میں چڑھانا چاہیئے جس کی نذر کی ہے
نہ نقد دینا کافی ہوگا اور نہ دوسرے امامباڑہ میں چڑھانا کافی ہوگا۔

اعانت سیّد

س ۶۸۔ ایک گاؤں میں تین بھائی سیّد رہتے تھے پہلے سنی تھے بعد کو شیعہ ہو گئے جب
شیعہ ہوتے تو گاؤں والے بہت تنگ کرنے لگے یہاں تک کہ گالیاں تک بکنے
لگے آخر کار اتفاق سے لڑائی ہو گئی جس میں ایک سنی مارا گیا۔ اب ہوا یہ کہ دو بھائی
سیّد تقریباً ۱۴/۱۵ سال قید ہو گئے باقی ایک بھائی ہیں جو سن میں بہت زیادہ ہیں
محنت و مشقت نہیں کر سکتے اور گاؤں سے نکال دیئے گئے ہیں اب ارشاد فرمائے
کہ ان کے بال بچے اور عورتوں کی امداد مال خاص سے کر سکتے ہیں یا نہیں۔

ج۔ باہمہ موشافہ۔ سید کی مال خاص سے سہم فقراء سے ان کی امداد اور اعانت کی جا سکتی ہے۔

القاب مجتہد

س ۶۹۔ مجتہد صاحب کی خدمت میں القاب و آداب کون سے ہونے چاہئیں۔

ج۔ حجۃ الاسلام۔ کہف الانام اور مجتہد کبیر کو سید المجتہدین لکھ سکتے ہیں۔

خمس

س ۷۰۔ اگر کسی آدمی کو کچھ سودا مثلاً نمک، مرچ وغیرہ خرید کر دیا جائے اور پھر دکان بانٹنے پر جو رقم اس کے ذمہ نکلے اس کے بدلے (باوجود کئی بار مانگنے کے) وہ سال کے بعد کوئی جنس گندم، گھی۔ بیل وغیرہ بالقدر دے تو کیا اس کا خمس دینا واجب ہوگا۔

ج۔ اگر سال بھر کے خرچہ سے بچی ہوئی رقم کسی شخص کو دی تھی اور اس کے عوض میں اس نے بیل وغیرہ دیا ہے تو اس پر خمس ہوگا کیونکہ جب خمس واجب ہو چکا تھا اور اس کے بعد اس نے نمک و مرچ وغیرہ خرید کر دی تھی تو جب اس کا معاوضہ ملے تو خمس دینا چاہیئے۔ اور اگر ایسا نہ تھا تو جب وہ بیل آیا ہے اس وقت سے سال کا حساب کیا جائیگا اور خمس دیا جائے گا۔

خمس

س ۷۱۔ اگر کسی آدمی کو کچھ رقم بطور قرضہ حسنہ کے دی جائے اور بوقت ضرورت کئی دفعہ مانگنے کے باوجود وہ کئی سالوں بعد بیل کی صورت میں ادا کرے تو اس رقم کا خمس ادا کرنا ہوگا یا نہیں اور کیوں۔

ج۔ جو حکم پہلے سوال کا ہے وہ ہی اس کا بھی ہے۔

خمس

س ۷۲۔ اگر زید کو کچھ سامان خرید دیا جائے اور باوجود کئی بار مانگنے کے وہ رقم سال کے بعد دے تو اس کا خمس دینا پڑتا ہے یا نہیں۔

ج ۔ جو حکم سابق سوال کا ہے وہ ہی اس کا بھی ہے۔

خمس ۔ قرضِ حسنہ

س ۷۳۔ کیا قرضِ حسنہ کی یہی سزا ہے کہ ایک تو رقم اتنی مدت بے فائدہ کسی کے کام آئے اور پھر جرمانہ بھی اپنے ہی ذمّہ رہے اس گستاخی کا جواب مدلل دیں تاکہ اطمینان ہو۔

ج ۔ جتنے زمانہ بھر قرضدار کے پاس رقم قرضہ رہی اس زمانہ کا اگر خمس واجب ہوتا تو یہ کہا جا سکتا تھا کہ ہم نے قرض بھی دیا اور ہم کو خمس بھی دینا پڑا ایسا تو نہیں ہے۔ حکم شرع یہ ہے کہ خمس اگر واجب ہو چکا تھا اور خمس نکالے بغیر وہ رقم دے دی ہے تو جب وہ رقم وصول ہو تو اس کا خمس دیا جائے۔ اور اگر خمس اس پر واجب نہیں ہوا تھا اور سالِ رواں میں اس کو رقم واپس ملی ہے اور سال بھر کے خرچ سے زیادہ ہے تو خمس واجب ہوگا ایسے صورت میں دینے والے پر نقصان عائد نہیں ہوتا وہ تو اپنا مافی الذمہ خمس ادا کر رہا ہے جو قبل قرض دینے کے اس پر واجب ہوا تھا۔ رہا قرض حسنہ دینے کا ثواب وہ اگر اس شخص نے چاہا اور بطور قرض حسنہ دیا ہے تو اس کو ملے گا اور اگر یہ ثواب نہیں چاہتا تو قرض حسنہ نہ دے وہ ثواب سے محروم رہے گا۔

بھینس کی قربانی

س ۷۴۔ بھینس قربانی میں لگ سکتی ہے یا نہیں۔

ج ۔ بھینس کی قربانی مکروہ ہے۔

قربانی

س ۷۵۔ قربانی کے ساتویں حصہ کو سارے کنبہ کی طرف سے دے سکتے ہیں یا ایک آدمی کی طرف سے اور نیت صاف کرنی چاہیئے یا یونہی مجملاً حصہ لیکر قربانی کر دینی چاہیئے۔

ج ۔ حج میں جو قربانی کی جاتی ہے بروز عیدالاضحیٰ وہ ایک شخص سے زائد کی طرف سے نہیں ہو سکتی ۔ اور دوسری قربانیاں متعدد اشخاص کی طرف سے شرکت کے ساتھ ہو سکتی ہیں ۔

زکوٰۃ

س ۔ گندم یعنی غلہ کی زکوٰۃ سال کے اخراجات کے بعد دینی چاہیئے یا پہلے کتنی اور کیوں ۔

ج ۔ غلہ کی زکوٰۃ اگر نصاب بھر ہے تو اس میں سال بھر کا خرچہ نصاب نہیں کیا جائے گا کیونکہ غلہ میں سے صرف گیہوں جَو اور انگور ۔ خرما ۔ ان پر زکوٰۃ ہوتی ہے اور کسی پر واجب نہیں ۔ زکوٰۃ کی مقدار بھی بہت کم رکھی گئی ہے یعنی اگر بارش وغیرہ سے سینچا پڑا ہی ہے ۔ تو دسواں حصہ ۔ اور اگر دولوں وغیرہ سے سیراب کیا ہے تو بیسواں حصہ ۔

خمس

س ۔ کچھ سامان یا بیج اجناس وغیرہ ایسے ہوتے ہیں جو سال بھر یا کئی سال زمینداروں کے گھر پڑے رہتے ہیں کیا ان کا خمس ادا کرنا ضروری ہے ۔

ج ۔ سال بھر کے خرچ سے یہ اشیاء بچے ہوئے ہیں تو خمس ہوگا اور اگر سال کے خرچ میں ہیں تو خمس نہ ہوگا ۔

فسخ نکاح

س ۔ منکوحہ مدخولہ یا غیر مدخولہ کی ماں سے زنا واقع ہو جائے تو منکوحہ کا نکاح رہے گا یا فسخ ہو جائے گا ۔

ج ۔ نکاح باقی رہے گا ۔ فعل زنا کا ارتکاب موجب عتاب و گناہ ہوگا ۔

قربانی

س ۔ قربانی کا بکرا وغیرہ جو مول لے کر گھر پالا ہوا ہو اس کو لاٹھی لگنے کے سبب چھاڑی

دمنہ کی ایک طرف کی نچلی ہڈی) ٹوٹ کر پھر جڑ جائے باہر کوئی نشان نہ ہو نہ کچھ
خارج ہو صرف گانٹھ سی محسوس ہو تو وہ قربانی میں جائز ہے یا ناجائز۔
ج۔ یہ نقص میں شمار نہ ہوگا۔ مگر پالے ہوئے جانور پر قربانی کرنا مکروہ ہے۔

سود

س ۸۰۔ سائل سوال کرتا ہے کہ میں نے ایک سو روپیہ ایک ہندو کو اور ایک سو روپیہ
ایک مسلمان کو برائے تجارت نصف منافع کی شرط پر دیئے لیکن ہر دو تاجروں
نے کہا کہ آپ کے شکوک کو رفع کرنے کے لئے ہم پانچ روپیہ سیکڑہ کا
ماہوار منافع ادا کرتے رہا کریں گے چاہے ہم کو ایک روپیہ منافع ہو خواہ سو روپیہ
منافع ملے۔ تحریر فرمائیں کہ یہ پانچ روپیہ ماہوار منافع سود تو نہیں بن رہا۔ یہ
صورت دونوں کے ساتھ جائز ہے یا نہیں۔ ہندو۔ مشرک کا مال چوری یا فریب
سے کھانا جائز ہے یا نہیں۔
ج۔ باسمہ عز شانہٗ۔ ہندو سے یہ معاملہ جائز ہے مسلم سے جائز نہیں۔ کیونکہ یہ درحقیقت
سود ہے اور سود مسلمان سے لیا نہیں جا سکتا۔ اور غیر مسلم کا مال اس طرح سے
کہ مذہب پر کوئی حرف نہ آتا ہو اور نہ لینے والے کو کسی قسم کا نقصان پہنچ
سکتا ہو جائز ہے۔

رہن اراضی

س ۸۱۔ آپ نے ایک حکم میں فرمایا تھا کہ زمین رہن لینی جائز ہے لیکن اس کا نفع
اٹھانا سود ہے۔ قبلہ سائل کا سوال ہے کہ یہ شریعت کا کیسا انصاف ہے کہ
روپیہ لینے والا تو روپیہ کو استعمال کر کے منافع اٹھائے اور زمین لینے والا زمین
سے فائدہ نہ اٹھائے اس بارہ میں اگر نص صریح یا حدیث ہو تو تحریر فرمائیں
ورنہ بالتفصیل سمجھا دیں کہ روپیہ دے کر زمین رہن لینے والے کا کیا قصور ہے

کہ وہ نافع نہ اٹھائے اور روپیہ لینے والا روپیہ سے فائدہ حاصل کرے۔

ج. شریعت کا یہ عین انصاف ہے کہ جب کسی مسلمان سے کسی مسلمان کو روپیہ قرض دیا اور اخروی اجر و ثواب کا وہ مستحق ہوا تو پھر وہ دنیاوی فائدہ نہیں لے سکتا۔ اور اور روپیہ لینے والا جو رہن رکھتا ہے اس سے غرض یہ ہوتی ہے کہ اگر راہن نے روپیہ نہ ادا کیا تو مرتہن اس شئے کو فروخت کر کے اپنا روپیہ لیگا اس کا یہ منشاء نہیں ہوتا کہ وہ شئے مرہونہ مرتہن کی ملک ہو گئی بلکہ راہن کی ملک رہے گی۔ تو وہ جب اس کی ملک رہے گی تو جو فائدہ اس سے حاصل ہوگا وہ راہن کا نہ کہ مرتہن کا۔

روزہ

س۲۷. کاشتکاری کرنے والا یا کرٹی اور جفاکشی کرنے والا اگر بھوک پیاس سے ڈر کر روزہ نہ رکھ سکے تو اس کو کیا حکم ہے۔ آیا روزگار چھوڑ کر روزے رکھتا جائے یا سردیوں میں روزے رکھ لیوے۔ صبح صادق یا صبح کاذب میں کیا فرق ہے۔

ج. اگر ناقابل برداشت تکلیف روزہ رکھنے سے ہوتی ہے تو روزے چھوڑ سکتا ہے اور دوسرے وقت اس کی قضا کر سکتا ہے لیکن آئندہ آنے والے ماہ صیام سے پہلے ادا ہو جانا چاہیئے صبح کاذب۔ رات کا آخری حصہ ہے اور صبح صادق دن کا ابتدائی حصہ ہے دونوں میں امتیاز یہ ہے کہ صبح کاذب کے وقت مشرق کی جانب آدمی دیکھتا رہے تو سیاہی معلوم ہوگی اور صبح صادق جب ہو جاتی ہے اس وقت اگر مشرق کی جانب انسان دیکھے تو دیر تک دیکھنے کے بعد سفید معلوم ہوتی ہے۔

تقسیم خمس

س۲۸. کچھ تمباکو کا خمس ہے نیز کچھ رقم۔ حکم دیں کہ یہاں ایک سیدزادی بوڑھی محتاج

اور ایک سید بال بچے دار غریب نمازی دلیکن مولشی بیگانی کھیتی میں چرا لیتا ہے
مالک کی عدم موجودگی میں) اور ایک سید مسافر جو کہ گاؤں گاؤں پھرتا رہتا ہے
بے روزگار ہے کہ ان کو دے دیا جاوے۔

ج۔ اگر آپ کو ان لوگوں کے استحقاق پر اطمینان ہے تو رقم خمس ان کو دے سکتے
ہیں جس کو زائد مستحق سمجھیں اس کو ترجیح دیجئے۔

طہارت کنواں

س ۸۴۔ جس کنوئیں پر ہندو کاشت کاری کرتے ہوں کنوئیں میں داخل ہوتے ہیں لوٹے
وغیرہ باندھتے ہیں اس کے پانی کے لئے کیا حکم ہے پاک ہے یا نہیں اور اگر مجبوری
ہو کیونکہ ہمارے علاقہ میں کئی کنوئیں اسی طرح کے ہیں تو ان کے استعمال کے
سوا گزارہ نہ ہو تو پھر کیا کرنا چاہیئے جواب مفصل دیویں۔

ج۔ کنوئیں کا پانی پاک ہے جب تک نجاست کے گرنے سے اس کی حالت میں
کوئی تغیر نہ پیدا ہو جائے۔

نکاح خوان

س ۸۵۔ ہمارے علاقہ میں نکاح خوان کوئی نہیں ہیں اس بات کی بڑی تکلیف ہے
صرفی نحوی نہ ملنے کی صورت میں بندہ کتاب العقد مصنفہ مرزا یوسف حسین
صاحب قبلہ سے دیکھ کر نکاح کر سکتا ہے یا نہیں اس کتاب میں سو سے زائد
صورت صیغہ جات کے بولنے کی لکھی ہیں اور بندہ ورنیکلر مڈل کی تعلیم رکھتا ہے
اگر بندہ کو اجازت نہ ملے تو پھر نعمانیوں سے نکاح کرا لینا درست ہے۔ یا مجھ
سے گھٹ علم رکھنے والے شیعہ کا نکاح درست ہے جواب صاف تحریر فرمادیں۔

ج۔ آپ صیغے زبانی یاد کر لیں اور کم از کم ایک اور آدمی کو تعلیم کر دیں کہ وہ نکاح خوان
ہو جائیں تو نکاح پڑھ سکتے ہیں۔

اذان دینے والی مرغی

س ۸۶۔ ہمارے علاقہ میں رواج ہے کہ جو مرغی اذان دے یا جو بھینس مکان کی چھت پر چڑھ جائے اس کو حلال کر دیا کرتے ہیں۔ آیا اس بارہ میں کوئی فرمان نبوی یا امامین معصومین علیہم السلام کا ہے یا کرمن مسئلہ ہے۔

ج۔ اس میں کوئی حکم شرعی نہیں ہے آپ کو اختیار ہے کہ ذبح فرمالیجئے یا نہ۔

روزہ

س ۸۷۔ ایک آدمی عدم واقفیت کی وجہ سے مؤذن کی آذان صبح یا نقارہ بجاتے کے بعد (جو کہ روزہ رکھنے کے وقت مطلع کرنے کے لئے بجایا جاتا ہے کہ صبح ہو چکی ہے) کچھ کھائے پیئے تو اس کے لئے کیا حکم ہے اس کا روزہ صحیح ہے یا نہیں کیا کفارہ کا موجب تو نہیں ہے۔

ج۔ صبح ہو جانے کے باوجود علم کے بعد عمداً روزہ نہ رکھے گا تو موجب قضا و کفارہ ہوگا۔

لباس مصلی

س ۸۸۔ مرد کے اگر سارے کپڑے سیاہ ہوں تو نماز پڑھ سکتا ہے یا نہیں۔

ج۔ مکروہ ہے۔

مہندی لگانا

س ۸۹۔ گرمی وغیرہ کی وجہ سے مرد ہاتھ پاؤں پر مہندی لگا سکتا ہے یا نہیں۔

ج۔ جائز ہے لگا سکتا ہے۔

طلاق

س ۹۰۔ ایک مرد عورت کو طلاق نہ دے اور اس کے والدین اس کو کسی اور مرد کو زبردستی ... تو اس زنا کا کون مرتکب ہوگا اگر کوئی مرد یک لخت طلاق دینا چاہے

کون سے لفظ استعمال کرے تو طلاق واقع ہو جائے گی اگر عورت پاس موجود نہ ہو تو۔

ج۔ اگر عورت بھی راضی ہے تو وہ بھی گنہگار ہوگی اور اگر وہ راضی نہیں ہے تو جبر زبردستی کی ہے وہ گنہگار ہوں گے اور ۱۲ دن کے اندر عادلین کے سامنے طلاق دے تو طلاق ہو سکتی ہے۔

عدہ وفات

س ۹۱۔ چار پانچ سال سے میدان جنگ میں گئے ہوئے مذہب شیعہ کے لوگ جو مارے گئے اور سرکاری اور سرکاری طور پر ان کی موت کی خبر پہنچی ہے ان کی عورتوں کے لئے عدہ وفات ہوگا یا نہ جب کہ عورتوں سے الگ ہوئے چوتھے پانچویں سال میں مارے گئے۔ ایسے ہی اشخاص جو لڑائی میں مارے نہیں گئے۔ جاپان اور جرمن نے قید کئے اب قید سے چھوٹ کر جو آئے ان کی زبانی معلوم ہوا ہے کہ بعض اپنی موت سے مر چکے ہیں۔ اور ان کی موت کو عرصہ سال سے زیادہ گذر چکا ہے مگر ان کے مرنے کی خبر عورتوں کو قیدیوں کی زبانی جو قیدی چھوٹ کر آئے ہیں اب معلوم ہوئی ہے اس صورت میں ایسی عورتوں کو عدہ گذارنا ہوگا یا نہ اگر گذارنا ہوگا تو کس تاریخ سے تاریخ موت تو سال سے زیادہ گذر چکی ہے اور خبر ملے ماہ یا دو ماہ گذر رہے ہیں۔

ج۔ باسمہ سبحانہ۔ دونوں صورت بالا میں جس دن سے ان بیواؤں کو اپنے شوہروں کے مر جانے کا علم ہوا ہے اسی دن سے چار مہینے ۱۰ دن عدہ وفات رکھیں گی۔

عقیقہ

س ۹۲۔ موجودہ وقت میں عقیقہ کے جانور کی قیمت اور مع نمک و مرچ وغیرہ کس قدر ہوگی۔

ج۔ تقریباً اٹھارہ روپیہ۔ ۲۲ راکتوبر ۱۹۴۵ء

روزہ

س ۹۳۔ محکمہ زراعت میں نہایت عمدہ مومن باعمل ملازم تھا چھبیسویں روزہ سے آخر تک سرکاری غلہ چھاننے وصاف کرنے کا حکم ہوا۔ منہ۔ ناک بند کرنے کا بہت ہی انتظام کیا گیا مگر غبار نہ رک سکا۔ بعد فراغت روزانہ کام۔ غسل۔ وضو نماز بعد بھی کیچڑ کی طرح حلق و سینہ سے نکلتا رہا۔ اس مسئلہ سے مومن بخوبی واقف بھی نہ تھا کہ ایسا غبار مبطل صوم ہوتا ہے اور ملازم ہونے کی وجہ سے مجبور بھی تھا اس کی نسبت حکم شرعی ارشاد فرمادیں۔

ج۔ روزہ اس کا باطل نہیں ہوا۔

رؤیت ہلال

س ۹۴۔ ڈھاکہ صوبہ بنگال میں کسی مولوی صاحب کے چاند دیکھنے کی خبر ریڈیو کے ذریعہ اہل سنت نے سنی۔ اہل سنت کے مواضع میں دو تین آدمی شیعہ بھی تھے اہل سنت اصرار سے انہوں نے بھی روزہ نہ رکھا عید پڑھنے کو چک آئے[۱۲] تو معلوم ہوا کہ شیعوں نے اس خبر کا اثر نہیں لیا نہایت پچھتائے و نادم و شرمندہ ہوئے اب ارشاد فرمادیں کہ کیا کریں۔

ج۔ ایک روزہ کی قضا کریں کفارہ نہیں ہے۔

خمس

س ۹۵۔ زوج نے اپنی زوجہ کو خمس نکال کر مہر دیا جو کہ زوجہ نے بخش کر واپس کر دیا زوج کے پاس وہ تقریباً دو سال رہ چکی ہو تو اس سے پھر زوج کو خمس دینا ہوگا یا نہ۔

ج۔ زوج کو احتیاطاً خمس دینا ہوگا۔

خمس

س ۹۶۔ عروس کو بوقت نکاح مقرر کردہ مہر خاوند سے ملے اور والدین سے پارچات و باقی اسباب۔ یہ سب چیزیں نقد و پارچات وغیرہ کئی سالوں تک اس کے پاس رہیں۔ اور رفتہ رفتہ وہ خرچ کرے تو بعد از سال جو چیزیں باقی ہوں۔ نقد و پارچات وغیرہ سے تو ان میں سے خمس ہوگا یا نہ۔

ج۔ مال نقد اور ان اشیاء میں احتیاطاً خمس ہوگا جو سال بھر کے خرچ کے لئے ہوتی ہیں۔ اور جو برابر استعمال میں سالہا سال آیا کرتی ہیں جیسے زیورات اور مخصوص اوقات میں استعمال کے پارچات وغیرہ ان میں خمس نہ ہوگا۔

پراویڈنٹ فنڈ پر خمس

س ۹۷۔ کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ ملازم ریلوے اور محکمہ تعلیم کے ملازمین کو ملازمت سے فارغ ہونے کے بعد جو روپیہ پراویڈنٹ فنڈ سے ملتا ہے اس سے خمس کس وقت ادا کرنا ہوتا ہے پراویڈنٹ فنڈ کی تفصیل یہ ہے کہ ملازم کی اصل تنخواہ سے سرکار آنہ روپیہ کے حساب سے رقم منہا کرتی ہے ملازمت کے بعد اسی قدر روپیہ حکومت اپنے پاس سے ملازم کو دیتی ہے ملازم کا روپیہ چونکہ کئی سالوں سے جمع ہوتا ہے اور حکومت جو اپنے پاس سے دیتی ہے وہ فوری ہوتا ہے ہر دو قسم کی رقوم پر خمس کس وقت واجب ہوگا۔

ج۔ باسمہ عزشانہ۔ اگر خمس دینے والے کے ختم سال پر یہ دونوں رقمیں آتی ہیں تو دونوں رقموں کا ایک سا خمس واجب ہوگا ورنہ اس کی تنخواہ سے جمع شدہ رقم کا خمس تو رقم ملتے ہی واجب ہو جائے گا اور سرکار کی دی ہوئی رقم کا خمس اس کے ختم سال پر واجب ہوگا۔

مال زکوٰۃ سے خرید کتب

س ۹۸۔ کسی طالب علم کو مذہبی کتابیں علاوہ اس کے کہ سنیوں کی ہوں یا شیعوں کی مال زکوٰۃ یا خمس سے خرید دی جا سکتی ہیں یا نہیں۔

ج۔ باسمہ عز شانہ۔ کتب مذکورہ اگر اشاعتِ مذہب کے لئے فائدہ رساں ہوں اور ان سے فائدہ حاصل بھی کیا جائے تو مالِ زکوٰۃ سے خرید سکتے ہیں اور خمس سے خرید جانا اجازت نائب امامؑ پر موقوف ہے۔

مال زکوٰۃ سے خرید کتب

س ۹۹۔ اگر مال زکوٰۃ طالب علم مذکور کے قریبی عزیزوں کا ہو تو کیا حکم ہے۔

ج۔ جیسا بھی ہو وہی حکم ہے جو اوپر تحریر ہوا فقط۔

طریقہ نذر و منت

س ۱۰۰۔ خدا و رسول۔ امامؑ۔ کی نذر کس نیت و طریقہ سے مانی جاتی ہے۔ بمد اعانت طلاب والی رقم سے تعمیر ناظمیہ میں لگا سکتے ہیں۔

ج۔ الجواب وباللہ التوفیق۔ شرعاً وہ نذر واجب الوفا ہے جس میں صیغہ عربی پڑھا گیا ہو ورنہ تو نہیں اگر وقف۔ نذر۔ وصیت وغیرہ کے ذریعہ سے اعانت نہ ہو تو تعمیر ناظمیہ میں نہیں لگا سکتے اگر ایسا نہیں ہے تو دینے والے کو اختیار ہے جس میں صرف کرے کر سکتا ہے۔

رضاعت

س ۱۰۱۔ زید نے اپنے خالہ زاد بھائی کے ساتھ اپنی خالہ ہندہ کا دودھ پیا اب زید کی بہن کا عقد خالد اور اس کے دیگر بھائیوں کے ساتھ ہو سکتا ہے یا نہ۔ جب کہ وہ آپس میں رضاعی بھائی ہوتے ہیں۔

ج۔ اگر شرائط رضاعت پائے جاتے ہیں کم از کم ایک شبانہ روز پے در پے دودھ

پیدا ہو تو صورت مرقومہ میں زید کی بہن کا عقد ان بھائیوں کے ساتھ نہیں ہو سکتا۔

نذر

س ۱۰۲۔ بیوہ اپنے یتیم صغیر السن بچہ کی بیماری پر نذر حضرت عباسؑ بھینس وغیرہ کا قصد کرے تو یہ قصد صحیح ہوگا جب کہ ماں کا آٹھواں اور لڑکے کا سات حصے ویسے تو ماں کا وارث بیٹا ہی ہوتا ہے۔

ج۔ الجواب محض قصد کرتے سے ایفاء نذر واجب نہیں ہے۔

میراث

س ۱۰۳۔ باپ نے اپنی جوان لڑکی کا ناطہ کر دیا تھا درمیان میں کسی قسم کی ناراضگی سے شادی کر دینے کا موقع نہ آیا آخر سمجھانے بجھانے سے شادی کر دینے پر راضی ہو گیا مگر لڑکی نے پس پردہ باپ کی عزت کو بالائے طاق رکھ کر کسی اور جگہ نکاح کر لیا باپ نے محروم الارث قرار دے کر لڑکی کو نکال باہر کیا اب جب کہ باپ مر چکا ہے اس لڑکی کے بھائی باپ کی ہمرنگی میں اسے ترکہ سے محروم رکھیں تو جائز ہوگا بھائیوں نے ایک مشترکہ چیز جس میں اس لڑکی (بہن) کا بھی حصہ تھا فروخت کر دی یہ بیع ٹھیک ہوگی یا غلط لڑکی کا حصہ اس میں تقسیم ہوگا یا نہ اگر ہے تو ثمن بائع یا مشتری کو دینا ہوں گے بیع کی گذشتہ یا موجودہ قیمت کا لحاظ ہوگا جب کہ اس وقت دس روپیہ تھی اور اب سو سے کچھ کم بحکم ارشاد ہو۔

ج۔ الجواب ۔صورت مرقومہ میں لڑکی محروم الارث نہ ہوگی اور اس کا حصہ جو فروخت کر دیا گیا اس کی بغیر اجازت سے وہ بیع باطل ہے اب اگر وہ جائداد باقی ہے تو مالکہ اس پر اپنا قبضہ کر سکتی ہے اور اگر باقی نہیں ہے تو اس کا مثل اگر ممکن ہو ورنہ اس کی قیمت مشتری سے لے سکتی ہے اگر قیمت میں بازاری نرخ کی وجہ سے کمی بیشی ہو تو زیادہ سے زیادہ قیمت لگے گی۔

مدرستہ الواعظین کے طالب علم کی امداد

س ۱۰۴۔ مدرستہ الواعظین میں پڑھنے والا لڑکا طالب علم دین کی مد میں زید سے لے سکتا ہے یا نہ اور زید شرعاً دینے کا مجاز ہوگا۔

ج۔ مدرستہ الواعظین بھی تعلیم علوم دین کا مدرسہ ہے جو رقم طلاب علوم دین کے لئے قرار دی گئی ہے اس مدرسہ کے طالب علم بھی اس میں سے لے سکتے ہیں اور دینے والا ان کو دے سکتا ہے۔

مدرسہ جلال پور کی امداد

س ۱۰۵۔ جلال پور والے مدرسہ کی بھی اعانت نہ کروں اور مولوی محبوب شاہ صاحب اور ان کے کنبہ کی بھی بسبب خوف متذکرہ بالا ساری رقمیں سرکار کی خدمت بھیج دوں تو بالاتفاق جائز رہے گا۔

ج۔ باسمہ عز شانہ۔ اس کا جواب لکھا جا چکا ہے ایسا کرنا بالاتفاق جائز ہے لیکن باین ہمہ کہ جتنی مقدار کہ اُس مدرسہ کے متعلق کر دی گئی ہے وہ مقدار اگر وہاں بھی دے دی جائے تو یہ بھی جائز ہے۔

زکوٰۃ

س ۱۰۶۔ بھائی مرحوم کا سالانہ خرچ خوراک زیادہ تھا تاہم آمدنی غلہ سے زکوٰۃ وصول کر لیا کرتا تھا۔ اب اس کے پسماندگان چھوٹے بڑے کئی کس ہیں۔ غلہ اگر حد نصاب ۲۰-۲۲ من انگریزی تک بعد منہا مالیہ سرکار و بیج آوے تو بدستور سابق زکوٰۃ وصول کرتا رہوں یا ہر ایک کو علیحدہ مالک سمجھ کر چھوڑ دوں۔ خوردوں کو مالک قرار دوں تو زکوٰۃ نہ ہوگی مگر ان کا حصہ الگ کرنا بھی نہیں ہو سکتا اور نہ ان پر خرچ ہو سکتا ہے۔ اور نہ ان کے لئے الگ جمع رکھا جا سکتا ہے بہرصورت ان کی مال اور خرچ کے طور خرچ کر چھوڑیں گے۔

ج۔ تمام ورثہ کا شرعی حصہ مرحوم کی زراعت سے مقرر کر لیا جائے اور نکال لیا جائے چاہے سب مال اکٹھا رہے چاہے ہر ایک کا علیحدہ علیحدہ کر دیا جائے آپ کو اختیار ہے۔ بہرحال ہر ایک کے حصہ شرعی میں اگر شرائط زکوٰۃ و نصاب پایا جاتا ہو تو زکوٰۃ دی جائے گی اور مجتمعاً زکوٰۃ لے لی جائیگی اور اگر کسی کے ایک حصہ میں یا ہر ایک کے حصہ میں شرائط زکوٰۃ نہ پائے جاتے ہوں تو زکوٰۃ اس کے مال سے نہ لی جائیگی

وضو و تیمم

س ۱۰۷۔ نماز اور طہارت پانی سے خواہ تیمم سے تنگ وقت میں کس طرح کرے مجھے تیمم کرنے سے وضو آسان ہوتا ہے ہاتھ خشک کرنے اور خاک برائے تیمم مہیا کرنے میں دیر لگتی ہے اور وضو میں تھوڑا وقت۔ تاہم بسا اوقات وضو کرتے وقت نماز وقت ہو جاتا ہے ایسے وضو غسل و تیمم کی نسبت کیا حکم ہے۔ جو نماز کے تنگ وقت میں کیا گیا ہووے اور نماز قضا ہو چکی ہووے قضا نماز کے لئے یہ وضو تیمم بے گایا دوبارہ کرنا پڑے گا۔

ج۔ بوجہ ضیق وقت اگر تیمم کیا ہے اور نماز کا وقت خارج ہو جائے تو اس تیمم سے دوسری نماز نہیں پڑھ سکتے لیکن اگر اسی طرح وضو کیا ہے اور نماز کا وقت خارج ہو جائے تو اس وضو سے نماز پڑھ سکتے ہیں۔

مد تقسیم کی تعیین

س ۱۰۸۔ واجب رقوم ادا کرنے والے کو بھی اختیار ہے کہ وہ مد تقسیم کی تعیین کرے میں سمجھتا تھا کہ واجب رقم ادا کرنے والے کو تعیین کا اختیار نہ ہوگا۔ بلحاظ ضرورت بحکم شرع صرف کرنا ہونا ہوگا۔

ج۔ رقوم ادا کرنے والا بھی اس کا حق رکھتا ہے کہ کسی مصرف زکوٰۃ کی تعیین کر دے اور اس کی پابندی بھی امین کو کرنا پڑے گی یہ دوسری بات ہے کہ حاکم شرع کوئی

دوسرا مقام اُس مقام سے جسے معطی نے معین کیا ہے اہم سمجھے تو اس مقام پر صرف کر سکتا ہے لیکن ایسی صورت میں معطی کو مطلع کر کے حاکم دوسرے مقام پر صرف کرے تو یہ احوط ہوگا۔

تعمیر مسجد کا چندہ

س ۱۰۹۔ اگر کوئی صاحب کسی جگہ سے تعمیر مسجد کا نام لے کر چندہ کریں تو وہ تعیین نہ سمجھی جائے گی اور اگر اس کو کسی دوسری مد میں خرچ کر دیا جائے تو شرعاً جائز ہے اور اختیار تصرف ہوگا۔

ج۔ یہ جائز نہیں ہے کہ جس چیز کے نام سے چندہ لیا ہے بغیر رضا چندہ دہندہ اس کو دوسرے مقام پر صرف کرے البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ جس مسجد یا غیر مسجد کے لئے چندہ لیا گیا ہو اور وہاں محل صرف کا باقی نہ رہے نہ چندہ دہندگان سے اجازت دوسرے مقام پر صرف کرنے کی حاصل ہو سکتی ہو تو ایسے وقت حاکم شرع اس مال کو اپنی رائے سے کار خیر میں صرف کرے گا۔

کار خیر کو ترک کرنا

س ۱۱۰۔ جس زمانہ میں لوگوں کی تقسیم کردہ رقوم کا اعادہ مجھے اپنے پاس سے کرنا پڑا تھا اور مجھے مشکل بن پڑی تھی اُس زمانہ میں مجھے بعض اہل علم نے مشورہ دیا تھا کہ اس کام کو چھوڑ دو۔ کئی ایک دینے والوں کو کہا بھی کہ جس طرح اپنا نماز روزہ ادا کرتے ہو اسی طرح اس امر کو بھی اپنے ہاتھ سے کرو اور میری احتیاط میرے اپنے لئے چھوڑ دو۔ اپنے صدقات اپنے ہاتھوں سے ادا کرو۔ ممکن ہے کہ کئی اپنے ہاتھ سے ادا کرتے ہوں یا بالکل ہی رہ چکے ہوں کیا جائز ہے کہ میں کسی ایک سے بھی خواہ بالکل محمد سا ہو وے لینا اور مستحق تک پہنچانا یا اپنی خوف

ج ۔ بحمد اللہ اب تو یہ خوف جاتا رہا اور یہ رقوم بالکل شرعی مصرف ہیں آپ کے ذریعہ سے صرف ہو رہے ہیں ایسی صورت میں آپ کا دست کش ہو جانا اور دوسرے شخص کو اس کا ذمہ دار بنا دینا ایک عظیم کار خیر سے دست بردار ہو جانا ہی نہیں بلکہ سد باب خیر کا مترادف ہے ۔

غیر شیعہ سے وصولی زکوٰۃ

س ۱۱۱ ۔ سرکار مرحوم زکوٰۃ اہل سنت والجماعت شخص کی قبول فرماتے تھے کئی سنت والجماعت مجھ سے حسن ظن رکھنے والے میرے ہاتھ سے تقسیم زکوٰۃ چاہیں اور میرے اختیار میں کر دیں تو میں ناظمیہ میں بھیج سکتا ہوں ۔

ج ۔ باسمہ عزّ شانہٗ ۔ اہل سنت اگر زکوٰۃ دیں تو ان سے بھی لی جا سکتی ہے اسی طرح اور مصارف زکوٰۃ میں صرف کی جا سکتی ہے ۔

مَنّت حضرت عباسؑ

س ۱۱۲ ۔ مَنّت حضرت عباس علمدار علیہ السلام کا طریقہ تقسیم معین نہ ہووے تو یتیم خانہ میں پہنچانا انسب رہے گا یا ناظمیہ میں ۔

ج ۔ چونکہ یتیم خانہ کو میں جانتا ہوں کہ وہاں کی آمدنی وہاں کے ضروریات سے بحمد اللہ بہت زیادہ ہے اور مدرسہ ناظمیہ کی مستقل آمدنی اس کے واجبی مصارف سے بہت کم ہے اس کے علاوہ مدرسہ میں روحانی تربیت ہوتی ہے اور یتیم خانہ میں جسمانی ہوتی ہے اس لحاظ سے ناظمیہ مدرسہ کو تقدم حاصل ہے ۔

دودھ پلانے کا حکم

س ۱۱۳ ۔ حاملہ اپنے یک سالہ بچے کو بحالت حمل کب تک دودھ پلا سکتی ہے ۔

ج ۔ سال بھر یا نو مہینے تک پلا سکتی ہے بشرطیکہ حاملہ ہونے کی وجہ سے دودھ پلانا بچے کو نقصان نہ کرے ۔

میراث

س ۱۱۴. قرض خواہ مرگیا اور اس کی دو بیویاں بیوہ ہیں ان میں سے ایک کی دختر ہے اور دوسری بے اولاد ہے (ورثاء سے تین عورات ہیں۔ دو بیوہ۔ ایک دختر) رقم موصولہ کیونکر تقسیم ہووے۔

ج. آٹھواں حصہ دونوں بیواؤں پر بحصہ مساوی تقسیم ہوگا اور باقی سات حصے لڑکی کو دیئے جائیں گے۔

جوابات بذریعہ خطوط سرکار مفتی سید احمد علی صاحب قبلہ

وطی بالشبہ سے اولاد

ج ۱۱۵. وہ شوہر دار عورت جس سے اس مرد نے زنا محصنہ کیا تھا اس شخص پر ہمیشہ کے لئے حرام ہوگئی۔ اگر یہ جاہل مسئلہ تھا اور وہ بھی جاہل مسئلہ تھی تو اس زمانہ میں جو اولادیں پیدا ہوئی ہیں۔ وہ اولادیں بحکم وطی بالشبہ حلالی اور مستحق ارث ہیں چونکہ یہ نکاح فاسد ہے اس لئے طلاق کی ضرورت نہیں ہے چاہے یہ زن و مرد ایک گھر میں رہیں اور باہم تعلقات زن و مرد نہ کہیں یا علیحدہ علیحدہ گھر میں رہیں سب بچوں کا نان و نفقہ مرد پر واجب رہے گا چاہے دودھ عورت پلائے اور اس کی اجرت مرد دیتا رہے یا عورت دودھ پلائے اور اس سے اجرت نہ لے۔ اس امر میں عورت کو اختیار ہے۔

عدۃ طلاق و وفات

س ۱۱۶. لکھا ہے کہ عورت مطلقہ کو جس وقت خبر طلاق پہنچے اسی وقت سے عدہ شمار ہوگا۔ نیز لکھا ہے کہ مطلقہ کی حقیقی بہن سے بعد گذرنے عدہ نکاح صحیح ہوگا اور اس

سے قبل ناجائز اور باطل بلکہ حرام ہوگا۔ مومن کی زوجہ اپنی دختر کو ساتھ لے کر غیر کے ساتھ چلی گئی۔ عرصہ سات سال کا گذر رہا ہے ہر ممکن تلاش سے کوئی پتہ نہیں چل سکا اس کو طلاق دے کر اس کی دوسری بہن سے مومن کا نکاح پڑھانا مقصود ہے۔ تدارک ارشاد ہووے۔

ج۔ عدۃ طلاق اس دن سے شمار ہوگا جس دن طلاق ہوئی ہے اور عدہ وفات اس دن سے شروع ہوگا جس دن خبر ملی ہے۔ زوجہ کو طلاق دیکر عدہ گزر جانے کے بعد اس کی بہن سے عقد ہو سکتا ہے۔

ہر معصومؑ کی شہادت مانند عاشورہ ہے

س ۱۱۷۔ نیز ارشاد فرمایئے کہ دسویں محرم کے روز کی طرح فاقہ اور باقی امور عزاداری ہر معصوم کی وفات و شہادت کے روز بجا لانا ضروری ہیں یا نہ۔

ج۔ باسمہ عز شانہٗ۔ غیر عاشورہ دیگر ایام شہادت حضرات معصومینؑ میں فاقہ کرنا وارد نہیں ہوا ہے البتہ دیگر مراسم عزا جیسے مجلس ماتم وغیرہ کرنا اور ان کو یوم حزن قرار دینا ضروری ہے۔

قاتل کا حکم

ج ۱۱۸۔ قرآن مجید کی صریحی آیت کا یہی منشا ہے کہ جان بوجھ کر بلا وجہ کسی مومن کو ناحق قتل کرنے والے (خواہ دنیاوی معاملہ ہو یا دینوی ہی) کو جہنم ابدی ہے۔ یہ بات دوسری ہے کہ کسی خاص وجہ سے وہ بخش دیا جائے یہ خدا کا فضل ہے لہذا دنیاوی معاملات میں بھی قتل کرنے والے مستحق جہنم ابدی کے ہیں۔ خدا ان کو بخش دے تو ممکن ہے۔

ملازمت حکومت

س ۱۱۹۔ حکومت کی خواہ وہ انگریزی ہو خواہ پاکستانی یا ہندوستانی یا ایرانی سب کی ملازمتوں

کا ایک ہی حکم ہے۔ البتہ اگر مذہب اور اہل مذہب کو ان کی ملازمتوں سے فائدہ پہنچتا ہے یا ضرر سے محفوظ رہتے ہیں تو ایسی ملازمت جائز ہے کہ جو اس نیت سے کی گئی ہو اور ان کی بے ادعائے ترقی و بحالی کرنا بھی جائز بلکہ مستحسن ہے۔

نکاح

۱۲۰
ج۔ زنا کی سبب سے اولاد حلالی زانیہ اور حلالی اولاد زانی میں نکاح ممنوع نہیں ہے چاہے زن زانیہ اور زوجہ زانی حقیقی بہنیں ہوں یا آپس میں غیر ہوں۔

ادائیگی منت

۱۲۱
ج۔ منت جو شرعاً واجب الاداء ہے جب صیغہ شرعی بھی پڑھا گیا ہو۔ یعنی نذرتُ لِلّٰہِ عَلَیَّ بوقتِ نذر دل سے کہے اور وہ فعل جس کی نذر کی ہے وہ مباح ہو یا واجب ہو یا سنت ہو۔ اور وہ کام بھی جائز ہو جس کے لئے نذر کی ہے مثلاً اگر کوئی یہ نذر کرے کہ مجھے شراب مل جائے یا شراب خانے میں نوکری مل جائے تو میں دس روپیہ یتیم خانہ میں دوں گا۔ اس قسم کی نذر صحیح نہ ہوگی۔ اس میں کوئی قباحت نہیں کہ صیغہ مذکورہ پڑھے۔ اولیاء اللہ مثل حضرت عباسؑ علمبردار یا حضرت امام حسینؑ یا اور اولیائے خدا سے تمسک کرے کہ اگر آپ یہ کام (جو کہ جائز بھی ہو) کرا دیں تو میں ایک گھوڑا آپ کی نذر کروں گا تو صحیح بھی ہے اور واجب الاداء بھی ہے۔ شرعی نذر تو وہی ہے جس کو میں بیان کر چکا اور عرف میں نذر و نیاز دونوں ایک ہی چیزیں ہیں کہ سورہ حمد ایک مرتبہ اور تین مرتبہ سورہ قل ھو اللہ مع صلوٰۃ پڑھ کے کسی کو بخشا جائے اور وہ کھانا یا کپڑا وغیرہ جو کچھ بھی اس بزرگ کی نذر کیا ہے اس کا ثواب اس کو بخش کے مستحق کو وہ چیز دے دی جائے۔ اور حاضری میں بھی اختیار ہے چاہے نذر دیکھے خود کھائے یا دوسرے مستحق کو کھلائے اس میں ثواب زیادہ ہے۔

طہارت

۱۲۲
ج ۔ حوض مذکور سے وضو و غسل وغیرہ صحیح ہیں کوئی اشکال نہیں ۔ البتہ اگر یہ معلوم ہے کہ واجب الخمس چیزوں سے وہ حوض بنایا گیا ہے اور اس کا خمس نہ ادا کیا ہے نہ ادا ہوگا تو وضو وغیرہ صحیح نہ ہوں گے ہاں جتنے اجزاء واجب الخمس حوض میں لگے ہیں ان کا خمس دیدیا جائے تو پھر کوئی اشکال نہ ہوگا ۔

نکاح

۱۲۳
ج ۔ باپ اگر بیٹے کی شادی کہیں کرنا چاہتا ہے لیکن اس لڑکی کے ساتھ عقد ہونے نہیں پایا اور وہ خود (باپ) اپنے ساتھ عقد کرنا چاہے تو ہو سکتا ہے شرعاً کوئی قباحت نہیں ہے ۔

خمس

۱۲۴
ج ۔ جس شخص نے کسی کام کے لئے روپیہ دیا تھا وہ کام ہونے نہیں پایا کہ سال تمام ہو گیا جس وقت وہ روپیہ اس کو واپس ملے تو اس کا خمس دینا ہوگا اگر وہ روپیہ اس کو واپس نہیں ملا اور نہ مل سکتا ہو تو پھر اس پر خمس دینا واجب نہیں ہوگا ۔

رشوت

۱۲۵
ج ۔ جو رشوت کہ حرام ہے اس سے مراد یہ ہے کہ کسی مقدمہ کے فیصلہ کرنے میں کچھ روپیہ وغیرہ لیا جائے خواہ وہ فیصلہ موافق شرع ہو یا نہ ہو شرع میں اس کا نام رشوت ہے اور اس کا لینا جائز نہیں ۔ کوئی اگر اس روپیہ میں سے خمس نکالے تو وہ اخراج خمس درست نہ ہوگا ۔ لیکن عوام کی زبان میں جو رشوت کے معنی مشہور ہیں جیسے پولیس والوں نے کچھ روپیہ لے کے جو رپورٹ کرنا چاہی تھی نہ کی ۔ یا اہلمد نے کچھ روپیہ لیکے پیشی بڑھوا دی یا کوئی کاغذ چھپا دیا اس قسم کی جو صورتیں پیش آتی ہیں اور ان میں روپیہ لیا جاتا ہے عوام اس کو بھی

رشوت کہتے ہیں۔ ان صورتوں میں اگر کسی مومن کو نقصان پہنچایا ہے اور اس کا معاوضہ لیا ہے تو وہ ناجائز ہے اور اگر نقصان نہیں پہنچا ہے اور کچھ روپیہ لے لیا ہے تو صرف اس میں خمس دیا جا سکے گا۔

دفینہ کا خمس

ج پوری رقم سے ایک ہی بار خمس نکالا جائے گا۔ اور دفینہ اگر نصاب بھر ہے تو خمس اس پورے دفینہ میں سے نکالا جائے گا سال کے خرچہ کا اعتبار اس میں نہیں کیا جائے گا۔

سہم امامؑ کا مصرف

ج۔ سہم امامؑ ان دینی ضروریات میں صرف کیا جاتا ہے اور صرف کیا جانا چاہیئے جن ضرورتوں میں حضور صاحب سہم و مالک سہم روحی لہٗ الفداء صرف فرماتے خواہ وہ مستحقین سادات یا غیر سادات کو دینا ہو یا اور دوسری ضرورت ہو۔

سیّد نادار کو مال زکوٰۃ غیر سیّد

ج۔ اوّل تو مال زکوٰۃ غیر سیّد بالاتفاق اس سیّد کو بھی دی جا سکتی ہے کہ جس کا کوئی ذریعہ اور نہ ہو بلکہ اس کی پرورش کا انحصار اسی پر ہو۔ ثانیاً سہم فی سبیل اللہ میں سیّد و غیر سیّد کا تفرقہ نہیں ہے لیکن بعض علماء کو اس سے اختلاف ہے اسی وجہ سے سہم فی سبیل اللہ ان مصارف میں کہ جن میں کوئی اختلاف نہیں ہے جیسے تعمیر مسجد و مدرسہ وقف عام امام باڑہ پل۔ کنواں۔ اس قسم کے مصارف میں صرف کرنا موافق احتیاط ہوگا۔ رہا کسی عام دینی ادارے کے متعلق سادات متعلقین پر غیر سیّد کی زکوٰۃ صرف کرنا سہم فی سبیل اللہ سے اگرچہ میرے نزدیک جائز ہے لیکن بعض علماء کو اس شق سے اختلاف ہے۔ اس لئے باوجود جواز کے بھی میں احتیاط کرتا ہوں اور اس کی صورت نجات کی یوں ہو جاتی ہے کہ تعمیر مدرسہ و مسجد۔ خریداری کتب۔

اصلاح کتب نانہ وغیرہ عادہ میں جس کا مجھے حق ہو یا ہے اس کو کھانے پینے میں صرف کر دیا اور مالِ زکوٰۃ متذکرہ مصارف میں صرف کر دیا۔ چونکہ مالِ زکوٰۃ دینے والا بری الذمہ ہو جاتا ہے اور تمام کی ذمہ داری مجھ امین پر عائد ہو جاتی ہے اور اس کا کوئی ذاتی فائدہ بھی نہیں ہوتا اس لئے کمال احتیاط و غور و تدبر کے ساتھ اس مال کا صرف کرنا اس کی شرعی اور عقلی تکلیف ہے جس کے خلاف وہ کسی طرح نہیں کر سکتا

مسلم لیگ کی حمایت کے متعلق

س ۱۲۸۔ معلوم ہوا کہ میری طرف سے کوئی فتویٰ مسلم لیگ کے متعلق پنجاب میں شائع کیا گیا ہے۔ جس میں یہ تحریر ہے کہ ہر مومن مسلمان کا فرض اولین ہے کہ مسلم لیگ کی مدد کرے۔ جو مسلمان مسلم لیگ کی اعانت نہ کرے گا وہ بروئے شریعت بحکم قرآن کریم منکر ہے اور منکر پر شریعت کی کوئی پابندی نہیں ہے۔ یہ مضمون میری طرف سے بالکل غلط شائع کیا گیا ہے۔ اس کی ذمہ داری مجھ پر ہرگز عائد نہیں۔

ج۔ مسلم لیگ ہو یا دوسری جماعتیں ان سب کا تعلق سیاست حاضرہ سے ہے جس میں دخل دینا میں اپنے لئے پسند نہیں کرتا یہ اور بات ہے کہ اسلام کو کفر کے مقابلہ میں ہر طرح رجحان حاصل ہے۔ اگر جناب والا مناسب سمجھیں اور ضرورت ہو تو میری اتنی عبارت کو شائع کرا دیں۔ میں بہرحال ان موجودہ سیاسیات سے بالکل علیحدہ رہنا چاہتا ہوں۔

زکوٰۃ

ج ۱۲۹۔ آپ کی زمین پر جو مزارعان زراعت کرتے ہیں اور آپ کو نقدی دیتے ہیں اس کی پیداوار پر مزارعان کو زکوٰۃ دینا چاہیئے آپ پر زکوٰۃ واجب نہیں جس زمین پر آپ خود کاشت کرتے ہیں اس میں تخم اور سرکاری مال گذاری نکالنے کے بعد ۸۰ روپے کے سیر کے حساب سے سوا بائیس من یا اس سے زیادہ گیہوں

پانی پیدا ہو اور آبپاشی اگر قدرتی ہو یعنی بارش وغیرہ کے ذریعہ سے ہو تو کل کا دسواں
حصہ۔ اور اگر بذریعہ چاہ یا نہر وغیرہ ہو تو کل کا بیسواں حصہ دینا واجب ہوگا۔ سال
کی بچت کے اوپر خمس واجب ہوگا۔ یعنی جتنی بچت ہوئی ہے اس کا پانچواں حصہ۔

خمس کا غیر مستحق تک پہنچ جانا

ج ۱۳۰۔ بوقت اعطائے خمس اس کو مستحق سمجھا تھا بعد میں معلوم ہوا کہ وہ مستحق خمس نہیں ہے
تو اگر دی ہوئی رقم واپس ہو سکے یا اس رقم کا بدل واپس ہو سکے تو لیا جائے ورنہ دی
ہوئی رقم ادائے خمس میں محسوب ہو جائے گی۔

ج ۱۳۱۔ سلام سوئم میں صالحین کا قصد کر لینا بھی اچھا ہے مبطل صلوٰۃ نہیں ہے بلکہ
خالی از استحباب نہیں ہے۔

غسل مس میت

ج ۱۳۲۔ دانت جو نکالے جائیں نہ ان کے چھونے سے غسل میت واجب ہے نہ مس میت۔
کیونکہ غسل مسِ میت ایسے میت کے عضو کے چھونے سے واجب ہوتا ہے کہ
جس میں روح حلول کئے ہوئے ہو۔ دانت میں روح نہیں ہوتی اس وجہ سے
اس کے چھونے سے غسل واجب نہیں ہوگا۔ چاہے میت کے دانت ہوں یا زندہ
آدمی کے دانت جدا ہو گئے ہوں۔

ج ۱۳۳۔ خط بنوا سکتا ہے۔ بال اکھڑوانا اگر موجب اذیت ہو تو نہیں چاہیئے۔ جن مقامات
پر مُد ہے خواہ سورہ قدر ہو خواہ دوسرا سورہ ہو اگر مُد واجب کے ساتھ نہ پڑھا
تو واجب میں اخلال ہوگا مگر نماز باطل نہ ہوگی۔

سجدہ سہو

ج ۱۳۴۔ جن مقامات پر سجدہ سہو واجب ہوتے ہیں اگر سجدہ کرنا بھول جائے تو
جب یاد آئے بجالائے۔

١٢٥

ج ۔ جن عہدوں کی ملازمتیں جائز ہیں جیسے تار گھر۔ یا ڈاک یا ریلوے کی ملازمت یا
موٹروں اور جہازوں کی ڈرائیوری کی ملازمتیں یہ سب فوجی ملازمتیں نہیں کی جا
سکتی ہیں اگر یہ عہدے فوج میں بھی کسی کے سپرد کئے جائیں تو وہ ناجائز نہ ہونگے
بشرطیکہ یہ لوگ میدانِ جنگ سے علیحدہ رہیں اور انہیں جان کا خطرہ نہ رہے ۔

١٢٦

ج ۔ سنت ہے کہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین کہے تو علینا اور عباد اللہ
الصالحین سے خود اپنے اور اپنے ساتھ کچھ اگر جماعت کے ساتھ پڑھ رہا ہو
ان کو اور دیگر عباد اللہ الصالحین کو ارادہ کرے ۔ اور السلام علیکم سے ارادہ کرے
انبیاء و ملائکہ مومنین جن و انس اُن سب پر سلام بھیجنے کا اور اگر جماعت کے ساتھ
نماز پڑھ رہا ہے تو ۔ اور اگر امام ہے تو ماموین پر بھی سلام بھیجنے کا ارادہ کرے
اور اگر ماموم ہے تو مذکورین کے ساتھ رد جواب سلام امام کا بھی ارادہ کرے ۔

١٣٠

ج ۔ خمس کے مصارف میں اعانت انجمن سادات یا دیگر انجمنوں کی امداد داخل
نہیں ہے ۔

١٣٠

ج ۔ ماہ رمضان کے روزے میں نماز واجب کے لئے اگر کسی نے وضو کیا اور کلی
کرنے میں بے اختیار پانی حلق میں اتر گیا تو روزہ باطل نہ ہوگا دوسری وجہ سے
کلی کرنا خواہ طہارت دہن کے لئے کیوں نہ ہو اگر پانی حلق سے اتر جائے تو روزہ
باطل ہو جائے گا البتہ بے اختیاری سے پانی اترا ہے تو کفارہ نہ ہوگا اگرچہ
اس کے دریافت کرنے کی کوئی ضرورت نہیں کہ وہاں کیوں باطل ہوگا اور یہاں
کیوں نہیں مگر یہ شبہ پیدا ہوتا ہے واقعی جواب تو اس کا یہ ہے کہ حکم شرع
ورنی العبد ۔ تعلی جواب یہ ہے کہ انسان کے باطنی حصے بعد زوال نجاست خود
پاک ہو جاتے ہیں منہ سے خون آنا جب بند ہو جائے گا تو خدا کے دہن خود بخود
پاک ہو جانے کی بنا رہے نے دہن کو پاک کرنے کے لئے کلی کرنے کا حکم نہیں

دیا ہے اس شخص نے اپنی طرف سے خود کلی کی ہے جو اس کے لئے جائز بھی واجب یا مستحب نہ تھی۔ اور وضو میں شارع نے کلی کرنے کا استحبابی حکم دیا ہے اور بے اختیار اس کے حلق سے پانی اتر گیا تو شارع کا حکم بجالانے میں پانی حلق میں اترا ہے اس لئے شارع اس روزے کے باطل ہونے کا حکم نہیں دیتا اور اگر یہ معلوم ہی نہ ہو کہ پانی اترا کہ نہیں اترا تو روزے میں کوئی خلل نہ ہوگا۔

۱۳۹
ج۔ جناب سید صاحب جن کے بارے میں آپ نے سوال کیا ہے ان کے پاس اگر زکوٰۃ فطرہ یا زکوٰۃ مال کا پیسہ ہے یا حاصل کر سکتے ہیں یا مومنین سے حاصل کرنا چاہتے ہیں تو اماباڑے میں صرف کر سکتے ہیں اس کے معنی یہ نہیں کہ جو آپ رقوم کسی قسم کے جمع کرتے ہیں اس میں سے اس رقم کو دیا جائے بلکہ علیحدہ سے وہ دوسرے رقوم حاصل کر کے یہ کار نیک کرنا چاہیں تو کریں۔

۱۴۰
ج۔ اور جس شخص کے ذمہ قضا یا کفارہ کے روزے ہوں اس کو بھی یوم الشک میں استحباب کی نیت سے روزہ رکھنا چاہیئے۔

۱۴۱
ج۔ جو مسئلہ میں نے لکھا ہے وہ صوم ماہ رمضان کے یوم الشک کے متعلق تھا اور دیگر عبادات سے اس کو ربط نہ تھا۔ یوم الشک کا روزہ اگر اس طرح رکھی جائے گا کہ ماہ رمضان ہوا تو واجب ہے اور اگر ماہ رمضان نہیں تو سنت ہے چاہے نیت قربت کے ساتھ ہی کیوں نہ ہو۔ اس طرح کی نیت کے بعد نہ سنت صحیح ہوگا اور نہ واجب۔ البتہ اگر وجوب و استحباب کی تردید بر ذہن میں نہ ہو محض قربت کی نیت یا استحباب کی تعین ہو تو چاہے یکم ماہِ رمضان ہو یا نہ ہر صورت میں صحیح ہے۔ پہلی ماہ صیام ہوئی تو وہ روزہ ماہِ صیام میں محسوب ہو جائے گا اور اگر نہ ہوئی تو مستحب رہے گا مرحومین اعلی اللہ مقامہما کا بھی یہی مطلب ہوگا اگر چہ میں نے ان کی عبادت نہیں دیکھی۔

مصرفِ زکوٰۃ

س ۱۴۲ ۔ مسجد کے لئے پانی لانے کے واسطے جو آپ نے تحریر فرمایا ہے۔

ج ۔ جواباً عرض ہے کہ مالِ زکوٰۃ سے مصارف پانی لانے کے ہو سکتے ہیں اور رقم فطرہ سے بھی ہو سکتے۔

طلاق

ج ۱۴۳ ۔ جس مومن کی بیوی کو اغوا کیا گیا ہے اگر چاہیں تو طلاق دے سکتے ہیں اور طلاق دیدینا اچھا ہی ہے اس لئے کہ جب تک ان کی بیوی رہے گی ان کے لئے باعثِ ننگ و عار رہے گا اور جب وہ طلاق دیدیں گے تو یہ ان کی بیوی نہ رہے گی لیکن اگر مومنین یہ طلاق نہ دیں گے تو یہ گنہگار نہ ہوں گے کیونکہ وہ اپنے فعل کی ذمہ دار ہے اور ان پر کوئی جرم عائد نہیں ہے۔ البتہ ان کے لئے باعثِ ذلت ضرور۔ اس واسطے رشتۂ زوجیت کو قطع کر دینا ہی بہتر ہے۔

مَنّت

ج ۱۴۴ ۔ دو شخصوں نے اگر مجلس کی مَنّت مانی ہے تو ایک شخص دونوں کی جانب سے نیت کر کے ایک ہی مجلس نہیں پڑھ سکتا یہ ہو سکتا ہے کہ ایک شخص کی جانب سے مجلس پڑھے اور مجلس ختم کرنے کے بعد وہی شخص اسی مقام کے اوپر ممبر سے اترنے کے بعد دوبارہ ممبر پر جائے دوسرے شخص کی جانب سے نیت کر کے پھر مجلس پڑھ دے۔

طہارت

س ۱۴۵ ۔ کان کا سوراخ نجس ہو جائے یا اس کا میل نجس ہو جائے تو وہ کیونکر پاک کیا جائے۔

ج ۔ انسانی اعضاء میں جو باطن ہیں جیسے ناک کا سوراخ، کان کا سوراخ یہ چیزیں اگر نجس ہو جائیں تو زوالِ عین نجاست سے خود بخود پاک ہو جاتی ہیں اور پانی

ے پاک کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اسی طرح حلق اگر نجس ہو جائے تو جب زوال
عین نجاست ہو جائے گا تو پاک ہو جائے گا ہاں اگر طبعاً نجس ہو یا دانت اگر نجس
ہو گیا ہو تو کلی کرے تو پاک ہو جائے گا۔

صدقات ادارہ میں بھیجنا

۱۴۶
ج۔ ہر مذہب و ملت کے دینی ادارات و یتیم خانوں میں جو کافی رقوم پڑے ہیں اگر ان
ادارات کا نگران کوئی مجتہد جامع الشرائط ہے تو مجتہد کی خدمت میں پیش کئے جا سکتے
ہیں۔ وہ اس کا مصرف بہتر جانتے ہیں اور شرع کے مطابق صرف کر سکتے ہیں اور
اگر نگران اعلیٰ اس ادارے کا صاحب اختیار مجتہد نہیں ہے تو ایسی صورت میں مشکل
ہے کہ موجودہ فقراء و مساکین کو محروم کر کے رقوم صدقات کسی ادارے میں جمع
کر دیئے جائیں جو آئندہ ضرورتوں میں صرف ہو۔

خمس کا مصرف

۱۴۷
ج۔ سوائے سہم امام باقی رقوم صدقات دینی مدرسوں میں جو پہنچائے جا رہے ہیں وہ
رقوم اگر مال زکوٰۃ سے دینا مقصود ہے تو سہم فی سبیل اللہ سے دیئے جا سکتے
ہیں لیکن اگر خمس کی رقم ہے جیسا کہ سوال سے معلوم ہوتا ہے تو اگر طلاب و مدرسین
پر صرف ہوتے ہوں تو دیئے جا سکتے ہیں۔ لیکن اگر اس سے اعانت مستحقین کے
بجائے دیگر مصارف ادارہ ہونا تسلیم کیا جائے مثلاً تعمیر مکان کا ٹیکس کتاب
کی خریداری۔ چپڑاسی غیر سید کی تنخواہ، بھنگی کی تنخواہ وغیرہ۔ تو یہ رقم خمس سادات
اس پر صرف نہیں ہو سکتی۔

مصرف خمس

۱۴۸
ج۔ رقم خمس دینے کے وقت جب آپ اس کو مستحق سمجھتے تھے رقم دیدی تو انشاء اللہ
کافی ہے برأۃ الذمہ ہو گئی۔ خمس دینے کے بعد یہ ثابت ہو جائے کہ مستحق نہیں

تھا اور اس سے واپسی ممکن ہو تو واپس کر لینا چاہیے لیکن میرے خیال میں مستحق نہ ہونا غالباً یہ ثابت نہیں ہے کیونکہ اس کے ساتھ اہل و عیال بھی ہیں اور ممکن ہے کہ وہ سید بھی نہ ہوں تو پھر یہ روپیہ محل سے صرف ہوا ہوگا بہر حال بے محل صرف ہو جانا یہ اگر ثابت ہو جائے تو ذمہ داری عائد ہوتی ہے اسی لئے مجتہد کے پاس ان رقوم کا پہنچا دینا زیادہ مناسب ہے کہ اپنی براءۃ کا ذمہ اٹھ جائے گا اور جو کچھ ذمہ دار رہیں گے وہ مجتہد رہیں گے۔

نماز

۱۴۹
ج۔ سجدہ گاہ پر اگر کپڑا آگیا ہے اور اس کے بعد بھی کم از کم بقدر سر انگشت ابہام یعنی انگوٹھا پیشانی سجدہ گاہ پر رہی ہے تو سجدہ صحیح ہے کافی ہے چاہے ایک کونہ سجدہ گاہ کا کپڑے کے نیچے آبھی گیا ہو۔ اگر ایسا وقت پھر پیش آئے کہ کپڑے کو کھینچ لیا جائے: تاکہ پیشانی سجدہ گاہ سے بلند نہ ہو اور کپڑا نکل بھی جائے۔

نماز

۱۵۰
ج۔ تکبیرۃ الاحرام کہتے وقت ہاتھوں کا کانوں کی ل تک پہنچانا مستحب ہے واجب نہیں ہے۔ اگر کان ڈھکا ہوا ہو تب بھی کان کی ل تک ہاتھ پہنچانے سے استحباب ادا ہو جائے گا جو پیشنماز کہتے ہیں کافی ہوتا ہے ان کا مطلب یہ ہے کہ واجب نہیں ہے جنہوں نے یہ لکھا ہے کانوں کی ل تک ہاتھ جانا چاہیے ان کا مطلب یہ ہے کہ سنت ہے۔

نماز

۱۵۱
ج۔ پڑھتے وقت خفیف سی سیٹی نکلنے میں کوئی مضائقہ نہیں البتہ ق۔ کے متعلق میرے خود سمجھ میں نہ آیا کہ آپ کیا چاہتے ہیں۔ چونکہ ق کے ادا کرتے ہیں اور کوئی آواز نہیں نکلتی کہ جو ق کی آواز کو مشتبہ کردے۔

زکوٰۃ

۱۵۲ ج۔ جب مصارف ضروری جو نکالے جاتے ہیں وہ نکالنے کے بعد مثلاً اگر ۲۵ من غلہ بچا تو پچیس من کا اعتبار کیا جائے گا اور کل پچیس من کا دسواں یا بیسواں حصہ جیسی بھی صورت ہو زکوٰۃ نکالی جائے گی۔

نذر

۱۵۳ ج۔ اگر نذر یہ ہے کہ جب مجھے لڑکا ملے گا تو میں فلاں بات کروں گا تو چاہے پہلی بیوی سے ملے یا دوسری سے یا تیسری سے نذر پورا کرتی ہوگی اور اگر نذر یہ کی ہے کہ فلاں بیوی سے لڑکا ہوگا تو میں فلاں کام کروں گا تو اس بیوی سے جب پیدا ہو تو ایفائے نذر واجب ہوگی ورنہ نہیں۔

۱۵۴ ج۔ یہ صحیح ہے کہ مزارعہ پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے مالک زمین پر نہیں واجب ہوتی جو شخص کہ بیج ڈالے گا اس پر زکوٰۃ ہوگی اور جس نے زمین بٹائی پر دے دی ہے اس کو نصف حصہ زمین کے کرائے میں ملتا ہے اس پر زکوٰۃ نہ ہوگی۔

روزہ

۱۵۵ ج۔ نماز کی صورت یہ ہے کہ کوئی دو رکعتی نماز ہے کوئی سہ رکعتی کوئی پہلے پڑھی جاتی ہے کوئی پیچھے اس میں ترتیب شرط ہے روزوں میں یہ بات نہیں کہ کوئی ۱۰ گھنٹہ کا روزہ ہوا اور کوئی بارہ کا اور کوئی ۱۴ گھنٹہ کا۔ لہذا روزوں میں ترتیب کا کوئی سوال ہی نہیں۔ یہ ہو سکتا ہے کہ کسی پر ۶۸ھ کے روزے قضا ہوں۔ اس میں کوئی روزہ دسویں کا ہو کوئی اٹھارہویں کا ہو اور کچھ روزے ۶۹ھ میں قضا ہوئے ہوں بہر حال ہر روزہ ایک ہی نوعیت کا ہوگا اس میں کچھ اختلاف تو ہوگا نہیں جب قضا رکھنے والا بہ نیت قضا روزہ رکھے گا تو جو روزہ قضا ہوگا وہ اس میں محسوب ہو جائے گا۔

طہارت بند ڈبہ دودھ

۱۵۶
ج۔ امریکہ۔ انگلستان وغیرہ سے بند ڈبے دودھ کے آتے ہیں ان کا استعمال اس صورت میں جائز ہے جب کہ غیر مسلم کا بر طوبت جسم لگنے کا علم نہ ہو۔

اعانت مدرسہ

۱۵۷
ج۔ مطبوعہ رسید سے جو مدرسہ کو روپیہ ملتا رہا یا آئندہ ملے گا اس کے جائز مصرف مدرسہ ہی میں صرف ہو سکتا ہے دوسرے حاجتمند کے لئے کوئی دوسری رقم جو مدرسہ سے مختص نہ ہو وہ دی جاسکتی ہے اور دی جاتی ہے۔

ملازمت بنک

۱۵۸
ج۔ سرکاری بنکوں میں وہ ملازمتیں جائز ہیں جن میں حرام کاموں کا عمل میں لانا یا اس کی اعانت کرنا ملازم کے لئے ضروری نہ ہو اور ان کی بجا آوری سے محفوظ رہ سکے مثلاً اس ملازم کو شراب کی خرید و فروخت یا جن چیزوں سے شراب بنتی ہے شراب بنانے کے لئے خرید و فروخت کرنا یا سود کی تحصیل وصول کرنا یا میت کی کھال فروخت و خرید کرنا وغیرہ وغیرہ حرام کاموں کی بجا آوری و اعانت کی ضرورت ہوتی ہو۔

رشتہ

۱۵۹
ج۔ یہ درست ہے کہ عقد سے پہلے نسبت کا بدلنا شرعاً قباحت نہیں رکھتا۔

خمس

۱۶۰
ج۔ جس شخص نے اینٹ لکڑی وغیرہ مکان بنانے کے لئے خریدنے کے واسطے روپیہ دیا ہو اور سال تمام ہو جائے روپیہ واپس نہ ملے یا نہ لے بلکہ اینٹ لکڑی وغیرہ سال تمام ہونے کے بعد اس کو ملے لیکن وہ اس کا مکان نہ بنا سکا اگرچہ یہ خیال تھا کہ سال کے اندر ہی بنواؤں گا تو بظاہر لکڑی۔ اینٹ پر خمس

واجب نہ ہوگا نہ اس روپیہ کا خمس ہوگا جو لکڑی اور اینٹ کے لئے دیا گیا ہے اگر روپیہ واپس ہوتا تو اس میں خمس یقیناً ہوتا مگر چونکہ یہ اینٹ لکڑی سال کے اندر کام نہ آئی احتیاطاً خمس دے دے تو بری الذمہ ہو اس میں کوئی شبہ نہ رہے گا۔

خمس

۱۶۱
ج۔ لڑکی کا جہیز جو ایک وقت میں نہیں تیار ہو سکتا کئی سال تک جمع کرنے کی ضرورت ہوتی ہے تو اس میں خمس نہ ہوگا جمع کرتے میں چاہے کئی سال گذر جائیں۔

خمس

۱۶۲
ج۔ جہیز وغیرہ و دیگر اثاثہ میں وہ چیزیں جو سالہا سال مصرف میں رہتی ہیں اور عموماً صرف ایک سال کے استعمال میں نہیں آتی ہیں اس میں خمس نہ ہوگا۔

رہن اراضی

۱۶۳
ج۔ رہن اراضی کے متعلق ۱۳ مارچ ۴۶ء کو حکم منگوایا جس کی نقل کرتا ہوں۔

جواب۔ بنا بر صورت مندرجہ سوال کے مرتہن اپنے حق و اجب الادا سے زائد رقم پا چکا ہے اور اس سے زائد کا مستحق نہیں ہے بلکہ اس سے زیادہ دینا سود ہے اور ناجائز ہے۔ اس کے بعد اسی قسم کا مسئلہ مولوی غلام مہدی صاحب سے سرکار مد ظلہ کی خدمت لکھوایا گیا۔

زید نے اپنی زمین بطور رہن پانچ سو روپیہ بکر کر دی بکر کچھ عرصہ تک زمین سے فائدہ اٹھاتا رہا۔ بعدہ زید نے پانچ سو روپیہ بکر کو دے کر زمین واپس لے لی کیا یہ رہن جائز ہے۔

اگر بکر کے تصرفات کو زید مباح کر دے گا تو وہ بری الذمہ ہو جائے گا ورنہ ان تصرفات و منافع کو جن کو اس نے زمین سے حاصل کیا ہے اس کا معاوضہ بکر سے لے سکتا ہے۔ زمین کا واپس لینا صحیح ہے۔

ج ۔ باسمہ سبحانہ ۔ دونوں جوابوں کے ماحصل میں باہم فرق نہیں ہے اگرچہ الفاظ میں فرق ہے ۔ مقصود یہ ہے کہ جو چیز کسی پاس رہن کی جاتی ہے تو مرتہن شئے مرہون کے منافع نہیں حاصل کر سکتا ۔ کیونکہ وہ منافع شرعاً سود سمجھے جاتے ہیں یہ بات دوسری ہے کہ مالک زمین اپنی پوری زمین مرتہن کو ہبہ کر دے یا اس کے منافع مرتہن کو ہبہ کر دے راہن کو پورا پورا اختیار ہے البتہ بشرط ہبہ منافع اگر رہن رکھا جائے تو رہن صحیح نہیں ہوگا یہ بات دوسری ہے کہ رہن رکھنے کے بعد اپنی خوشی سے راہن ان منافع کو کہ مرتہن نے حاصل کئے ہیں معاف کر دے یا ہبہ کر دے اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے دونوں جوابوں کا خلاصہ یہی ہے ۔

حج

س ۱۶۴ ۔ اپنے حاجی بیان کرتے ہیں کہ امسال مکہ معظمہ اور ہمارے ملک کی رؤیت ہلال میں دو دن کا فرق کیا گیا ہے مکہ معظمہ میں ۹ ر ذی الحجہ یک شنبہ کو تھی اور ہند میں دوشنبہ کو اور یمن سے خبر آئی ہے کہ ۹ ر ذی الحجہ شنبہ کو تھی ۔ بعض صاحبان کہتے ہیں کہ نجدی کا طریقہ یہ ہے کہ وہ ہمیشہ یمن کی خبر پر ہی عمل کرتا ہے اور بعض اس کے خلاف ہیں ۔ حکماً اس نے امسال حج شنبہ کے دن قرار دی جو کہ ہند کی رؤیت ہلال کے لحاظ سے ۷ ر ذی الحجہ ۲ ر نومبر کو تھی اس کی تعمیل تمام مسلمانوں کو مجبوراً کرنا پڑتی ہے لہٰذا شیعہ حاجی صاحبان پوچھتے ہیں کہ ہمارا حج صحیح ہوا ہے یا نہیں ۔

ج ۔ اگر حاجی پر مکہ معظمہ کی رؤیت شہرت یا رؤیت شہادۃ وغیرہ سے ثابت ہو گئی تھی تو اس کو مکہ معظمہ کی رؤیت کے مطابق حج کرنا تھا لیکن جب کہ وہ مجبوراً ایسا نہ کر سکا اور آئندہ بھی جب تک کہ اس ظالم کی حکومت وہاں قائم ہے وہ زمانہ حج میں حج نہیں بجا لا سکتا تو ایسی صورت میں تکلیف اس سے ساقط ہے یہ شخص انہیں لوگوں میں داخل ہوگا جو مستطیع نہیں ہیں اور جو حج کہ اس نے اس صورت

ے کیا ہے وہی ممکن ہے کہ مقبول بارگاہِ احدیت ہو جائے۔

فعل حرام سے نشرِ حرمت

س ۱۶۶۔ جس طرح دو بالغ لڑکے فعل حرام کا ارتکاب کریں تو نشرِ حرمت ہو جاتی ہے اسی طرح اگر دو نابالغ لڑکے فعل حرام کا ارتکاب کریں تو نشرِ حرمت ہو جائے گی۔

ج۔ اگر دخول ہو گیا ہے تو احتیاطاً نشرِ حرمت ہو جائے گی۔

حج

س ۱۶۷۔ زمیندار سید غلام حسن شاہ صاحب زادِ راہ حج کے لئے موجودہ وقت میں نقد پاس نہیں رکھتے تھے البتہ گذشتہ عمر میں زیادہ سے زیادہ نقد رکھتے تھے مگر اس زمانہ میں امر حج کی واقفیت نہیں رکھتے تھے لیکن حج ان پر واجب ہو چکی تھی جس کی ادائیگی ان کے ذمہ واجب تھی۔ امسال اراضی بطور ٹھیکہ دے کر روانگی سے قبل پانچ روز ٹھیکیدار سے مبلغ پچیس سو روپیہ ۲۵۰۰ لے کر حج کو چلے گئے وہ عرض کرتے ہیں کہ اس پچیس سو روپیہ ۲۵۰۰ سے زکوٰۃ و خمس دینا واجب تو نہیں ہو گا۔

خمس

ج ۱۶۷۔ حج کرنے کے بعد اگر کچھ بچے گا تو اس میں سے خمس واجب ہو گا زکوٰۃ نہیں ہو گی لیکن حضرت استاد آیۃ اللہ سید کاظم طباطبائی اور حجۃ الاسلام آقا سید ابوالحسن اصفہانی اعلی اللہ مقامہما کے موافق فتویٰ یہ ہے کہ خمس دینے کے بعد حج کرنا چاہیئے اور اگر اس کے پہلے حج کر لیا ہے تو خمس ذمہ پر واجب علیٰحدہ رہے گا وہ شخص ان دونوں بزرگواروں کی تقلید پر باقی ہو تو اس کو انہی کے فتویٰ کے موافق عمل کرنا چاہیئے۔

طہارت کنواں

س ۱۶۸۔ ایک چھوٹا سا کنواں ہے جس کے ساتھ ہی ایک حوض نما تالاب چند گز دور کا بھی ہے۔

کنواں میں بلی کے گر کر مر جانے کی وجہ سے اس کا پانی تینوں وصفوں سے متغیر ہوگیا ہے اس کی طہارت کے لئے نزاح اختیار کیا گیا اور غلطی سے وہ پانی حوض میں ڈالا گیا جس کی وجہ سے حوض کے پانی کا رنگ وغیرہ بھی متغیر ہوگیا۔ اب پھر حوض کو درست کرنے کے لئے اس سے اس قدر پانی نکالا گیا کہ جس کے سبب سے پسماندے پانی کا رنگ و ذائقہ ٹھیک ہوگیا۔ ارشاد فرمائیں کہ حوض کا پانی پاک ہے یا نہیں۔

ج۔ بشرطیکہ حوض کا پانی نکل جانے کے بعد بھی ایک کُر یا کُر سے زائد پانی حوض میں رہا ہے اور تغیر زائل ہوگیا ہے تو زوال تغیر کی وجہ سے باقی ماندہ ایک کُر یا ایک کُر سے زائد پانی پاک ہے۔

اثباتِ جرم

۱۶۹ س۔ ایک نابالغ لڑکا بیان کرتا ہے کہ میں نے ایک نابالغ لڑکے کو ایک بچھڑی کے پاس اس حالت میں دیکھا ہے کہ وہ بالکل ہی ننگا ہے مجھے شبہ ہوا کہ اس نے فعل حرام کیا ہے۔ جب میں نے پوچھا تو وہ کہنے لگا کہ میں بچھڑی کے پکڑنے کے لئے دوڑا ہوں جس کی وجہ سے میری چادر اتر گئی دوسرا شاہد بھی نہیں ہے تو اس لڑکے کے متعلق کیا حکم ہے نیز اس بچھڑی کے متعلق کیا ارشاد ہے۔

ج۔ خالی ننگا دیکھنے سے جرم ثابت نہیں ہو سکتا۔ بچھڑی حلال رہے گی اور لڑکے کو تنبیہ کر دی جائے۔

جہیز کا خمس

۱۷۰ س۔ رواج ہے کہ لڑکی کی شادی کے لئے اسباب پہلے تین چار سال سے جمع کیا جاتا ہے اور اتنی مدت جمع رہتا ہے چونکہ تین چار سال گذر جاتے ہیں اس اسباب سے خمس تو دینا نہیں ہوگا۔

ج۔ اس صورت میں خمس واجب نہیں ہو گا۔

مصرف زکوٰۃ

س ۱۷۱۔ مخالف بیان کرتا ہے کہ جو علت مال زکوٰۃ کے سید پر ناجائز ہونے کی ہے وہی بعینہٖ مال زکوٰۃ کے مسجد پر ناجائز ہونے کی ہے کیا وجہ ہے کہ مال زکوٰۃ کو مسجد پر تو جائز قرار دیا گیا ہے اور سید پر ناجائز مسجد میں نقش وغیرہ کرنا اپنے مال سے منع ہے اگر مال زکوٰۃ کے ساتھ مسجد میں نقش وغیرہ کیا جائے تو اس کے متعلق کیا حکم ہے لیکن جن لوگوں نے یہ کام کیا ہے ان کی پہلی مالی حیثیت نہیں رہی ہے تاکہ وہ باآسانی ادا کر سکیں۔ ممکن ہے کہ کسی ایک دو کی طاقت مالی ہو بھی یا دل میں ہو کر اگر صحیح نہ ہوا تو جب پاس ہوا دے دیں گے شرع شریعت کا حکم ہے۔ اہل کرٹ نے اپنی پہلی مسجد گرا کر جو ان کے لئے ناکافی تھی وسیع تیار کی غلطی ان سے یہ ہوئی کہ انہوں نے پہلی مسجد کی دیوار کے اندر کی اینٹیں جو قابلِ احترام تھیں ان کو نئی مسجد کی دیوار کے بیرونی حصہ میں لگا دیا جہاں ظاہراً احترام نہیں ہو سکتا نیز ان پر نجاست بھی پڑتی ہے ان کے متعلق کیا حکم ہے نیز اگر ان کو اندر دفن کرنے یا لگانے کا حکم ہو سے تو ان کی طہارت کیونکر ہو گی۔ شہروں میں جو مساجد ہوا کرتی ہیں عموماً ان کا باہر کا حصہ ہر طرح نجس رہتا ہے اس کے متعلق کیا حکم ہے اگر مسجد کے ٹکڑوں کو ملا کر بیت الخلاء تیار کیا جائے تو اس کے متعلق کیا ارشاد ہے۔

ج۔ باسمہٖ عز شانہٗ۔ چونکہ مصارفِ زکوٰۃ میں سے ایک مصرف فی سبیل اللہ ہے اور مسجد میں جو زکوٰۃ کا روپیہ خرچ ہو گا وہ فی سبیل اللہ کے سہم سے ہو گا اس میں سید وغیر سید کا فرق نہیں ہے اور سادات کو بحیثیت فقر کے جو روپیہ زکوٰۃ کا دیا جائے گا وہ بوجہ احترام سیادت شریعت کو منظور نہیں ہے کہ غیر سید کا تصدق سید کو دیا جائے اور جب فی سبیل اللہ کے مصرف سے خدا کی راہ میں

مسجد بنائی گئی تو سیّد و غیر سیّد سب اس میں نماز پڑھ سکیں گے اس لئے گویا خدا
کے مال میں وہ جائز تصرف کر رہے ہیں اور سیّد اگر غیر سیّد کی زکوٰۃ لے گا تو وہ مالِ
خدا میں تصرف کرنے والا نہیں بلکہ غیر سیّد کے دیئے ہوئے روپیہ سے اپنی ضرورتیں
پوری کرے گا جو سیّد کے لئے باعث وھن (ذلت) ہوگا اور خدا چونکہ خود اپنی
مسجد سے فائدہ نہیں اٹھاتا کیونکہ اس کی ذات غنی ہے لہٰذا ذات باری کے لئے
کوئی وھن نہیں ہو سکتا اور اگر معاذ اللہ خدا کا وھن اس میں سمجھا جائے تو پھر فی سبیل اللہ
کوئی کام ہو ہی نہیں سکتا اس لئے کہ جتنے بندے ہیں وہ سب اس کے سامنے حقیر
و ذلیل ہیں۔ یہ تو اس کا لطف و کرم ہے کہ اس نے اپنے بندوں سے اپنی راہ
میں صرف کرانے کو حکم دیا ہے تاکہ اس کا فائدہ خود بندوں کو ہی پہنچے اور اس
کی ذات بے نیاز ہے۔
مسجد میں نقش و نگار خواہ اپنے مال سے کیا جائے یا مالِ زکوٰۃ سے کیا جائے
ممنوع ہے۔ اگر کسی نے مال زکوٰۃ نقش و نگار مسجد میں صرف کیا ہے تو جتنی مقدار
اس میں صرف آئی ہے اس کا وہ دیندار ہے بطور قرض اس کے ذمہ باقی رہے
گا جب تک کہ وہ ادا نہ کرے۔ اسی وجہ سے حکم شریعت یہ ہے کہ زکوٰۃ و خمس مجتہد
جامع الشرائط کے پاس بھیج دینا چاہیئے تاکہ اس قسم کی غلطی نہ ہو اور اگر خود کسی مقام
پر صرف کرنا چاہتا ہے تو مجتہد کی رائے لیکر صرف کرے۔ اگر ممکن ہو سکے تو ان
اینٹوں کو کھروا دکر اور اگر وہ نجس ہوں تو انہیں پاک کر کے مسجد کی اندرونی ضرورت
میں صرف کیا جائے اور پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ جب تک وہ دیوار میں لگی
ہوئی ہیں تو اس وقت اگر ان کی نجاست خود سے زائل ہو کے رطوبت اس کی
آفتاب سے خشک ہو جائے تو آفتاب سے پاک ہو جائیں گی اور اگر آفتاب
سے خشک نہ ہوتی ہوں تو ان کو کثیر پانی میں پاک کرنا چاہیئے۔

سبھی چیزوں سے بیت الخلاء تیار نہ کرنا چاہیئے اور اگر ہو گیا ہے تو اگر ممکن ہو تو اس کو توڑ کر ان اینٹوں وغیرہ کو پاک کر کے کسی مسجد میں صرف کرنا چاہیئے۔ باہر کا حصہ مسجدوں کا اگر نجس ہو جائے تو اس کے پاک کرنے کی ضرورت نہیں ہے جہاں تک ہو احتراماً حفاظت کی جائے۔

کفارہ غیر سید۔ سید کو دینا

س ۱۷۲۔ غیر سید کا کفارہ ماہ رمضان کا کھانا اور غیر سید کے کفارہ ظہار کی رقم سید کو دے سکتے ہیں یا نہیں۔ نیز مستحق کفارہ میں کون کون سے شرائط ضروری ہیں۔

ج۔ غیر سید کے کفارہ کی رقم وغیرہ سید کو دی جاسکتی ہے مستحقین جو لوگ ہیں وہی مستحق کفارہ بھی ہیں۔ مگر سیادت وغیر سیادت کی شرط نہیں۔

شبیہ روضہ اقدس پر چڑھاوا کا مصرف

س ۱۷۳۔ حضور پنجاب میں یہ رواج ہے کہ عاشورہ کے روز اِدھر اُدھر کے لوگ آتے ہیں اور روضہ پر چڑھاوے چڑھا کر چلے جاتے ہیں۔ جس کے متعلق یہ علم نہیں ہو سکتا کہ کسی نے کس نیت سے چڑھایا ہے علم یا روضہ یا ذاکر وغیرہ۔ اور نہ ہی ان سے دریافت کرنا ممکن ہوتا ہے اس رقم کے مصرف کے متعلق کیا حکم ہے اگر اسی رقم سے پردے کے لئے قناتیں خریدی جائیں یا احاطہ امامباڑہ میں کنواں تیار کرایا جائے یا نل لگوایا جائے یا ذاکر کو دیا جائے جب کہ بالعموم ذاکر سوز خواں اور سیج پڑھنے والے نہیں ہوتے۔

ج۔ ان رقوم کا مصرف مصارف عزاداری ہوں گے جن کا سوال میں تذکرہ ہے ان مصارفوں میں صرف کیا جا سکے گا اس کے علاوہ اور بھی جن کا تعلق قیام سوگواری سے ہے ان میں بھی خرچ ہو سکے گا۔

دوران منگنی زنا سے اولاد کا حکم

س ۱۷۴۔ زید کا خطبہ (منگنی) ہندہ سے کیا گیا اب زید نے عقد سے قبل ہندہ سے مجامعت کی جس سے حمل قرار پا گیا بعدہٗ زید کا عقد ہوا۔ کچھ مدت کے بعد بچہ پیدا ہوا تو ارشاد فرماویں کہ یہ بچہ زید کا ہوگا یا نہ۔ اگر زید کی نسل سے قرار دیا جائے تو اس کو ورثہ بھی ملے گا یا نہیں۔

ج۔ لغتہً تو وہ بچہ زید کا ہوگا جو عقد سے پہلے بطور زنا حمل میں آیا تھا لیکن شرعاً اس کا وارث وہ بچہ نہ ہوگا اور حکم میں حرامی کے رہے گا۔

خمس

س ۱۷۵۔ بندہ نے زاد راہ حج کے متعلق عرض تحریر کیا تھا جس کے جواب میں جناب نے فرمایا تھا کہ سرکار اصفہانی صاحب قبلہ وطباطبائی صاحب قبلہ کے نزدیک خمس واجب ہوگا۔ اور مولوی غلام مہدی صاحب نے اسی کے متعلق دریافت کیا تو حضور نے فرمایا کہ واجب نہیں ہوگا۔

ج۔ باسمہ عز شانہٗ۔ یہ دونوں قول سرکارین مرحومین اعلی اللہ مقامہما کے ہیں۔ اور ان میں تضاد ہے۔ لیکن تضاد کی وجہ معلوم نہیں ہے۔ وجوب خمس کا قول عروۃ الوثقیٰ میں ہے اور عدم وجوب کا قول مختار المسائل میں معلوم نہیں کہ عدم وجوب کا قول جو مختار میں ہے ممکن ہے مترجم سے سہو ہو۔ فقط۔

عقیقہ

س ۱۷۶۔ سنی تفضیلی کے عقیقہ کی رقم روانہ خدمت کر سکتا ہوں۔

ج۔ باسمہ عز شانہٗ اگر صاحب مال کی رضامندی ہو تو بھیج سکتے ہیں۔

مصرف زکوٰۃ

س ۱۷۷۔ اٹھ فرقے مستحق زکوٰۃ ہیں۔ چھ سات کی موجودگی میں علمی ادارہ تا تعلیم میں دیدینا

ناجائز تو نہ ہوگا۔

ج۔ آٹھ مصرف زکوٰۃ میں سے ہر ایک کو اختیار کر سکتے ہیں سب کو دینا واجب نہیں جس ایک مصرف کو چاہیں اختیار کر لیں علمی ادارہ کو ترجیح دینے میں اعانت علم دین کا بھی ثواب حاصل ہوگا اور جیب بھی ساقط ہو جائے گا۔

س۔[۱۷] گوجرانوالہ، جلالپور، یتیم خانہ لکھنؤ و دہلی سب سادات و غیر سادات کو خاص طور پر پوچھتے ہیں تو کیا یہ مصرف فی سبیل اللہ میں نہیں ہیں جو ان لوگوں نے یہ شرائط رکھے ہیں۔

ج۔ باسمہ عز شانہ۔ ان سب میں مصرف فی سبیل اللہ سے دیا جا سکتا ہے سوال سید و غیر سید کی ضرورت اس لئے لاحق ہوتی ہے کہ غیر فی سبیل اللہ دیگر مصارف میں بھی صرف کر سکیں۔

صدقات کا دوسرے صوبہ میں بھیجنا

س۔[۱۸] ملکی درس گاہوں کا مجھ سے طلب کرنا، جب کہ ہر جگہ ملکی سوال پیدا ہو چکا ہے مثلاً عراق میں ایرانی طلباء کو ایران سے آمدہ امداد اور ہندی طلباء کو ہندی امداد سے مدد کی جاتی ہے وھکذا غیرھما۔ اور پنجاب میں بھی علمی ادارے موجود ہیں، اور طلب بھی کر رہے ہیں۔ میرا دوسرے صوبہ میں دینا کیسا ہوگا اور اپنے صوبہ میں نہ دینا کوئی شرعی جرم تو نہیں ہوگا۔

ج۔ شرعاً کسی صوبہ کی تخصیص نہیں ایک مقام کی رقم دوسری جگہ جا سکتی ہے، عراق میں ایرانی طلبہ کے لئے یا ہندی طلبہ کے لئے اگر تخصیص کر دی جاتی ہے تو تخصیص ہوتی ہے ورنہ ایک کی رقم دوسرے کو بھی دی جاتی ہے اور یہ تو ظاہر ہے کہ ایران میں باوجود صرف کثیر طلبہ ہونے کے ایران سے پھر بھی لاکھوں روپیہ زکوٰۃ وغیرہ کا عراق میں آتا تھا اور آتا ہے جہاں ایران، ہند و عرب ہر مقام کے

طلبہ تعلیم پاتے ہیں اور سب کو دیا جاتا ہے اگر ایران والے تنگ نظری سے کام لیں اور ایران کا روپیہ عراق نہ بھیجتے تو عراق کی مرکزیت جاتی رہتی اور علمی فائدہ نہ ہوتے اسی طرح ہندوستان کا مرکز علمی لکھنؤ ہے اگر اہل پنجاب وغیرہ تنگ نظری سے کام لیں تو مرکزی لکھنؤ کی جاتی رہے اور لکھنؤ میں جو صدہا پنجابی کشمیری تبتی طلبہ تعلیم پاتے رہے ہیں کیونکہ یہ علمی فائدہ حاصل کرتے ہوں گے

روزہ

س ۱۸۰۔ سنیوں نے اپنے مذہب کے روسے تار اور ریڈیو اور افواہوں کی بنا پر جمعہ کو عید منائی۔ چند مومنین نے بھی سنیوں کے ساتھ عید کرلی۔ تحقیق سے معلوم ہوا کہ تار۔ ریڈیو وغیرہ کچھ نہیں۔ یونہی افواہ اڑ گئی کہ چاند ہوگیا اور عید کرلی گئی ان مومنین کے لئے کیا حکم ہے کہ جنہوں نے سنیوں کے ساتھ عید منائی۔

ج۔ ان حضرات نے جنہوں نے سنیوں پر اعتماد کرکے عید منائی ایک روزہ قضا کا رکھنا چاہیئے۔

رہن اراضی

س ۱۸۱۔ سید محمد شاہ صاحب نے ۱۲ کنال زمین شبرا کے ہاتھ دوسو روپیہ پر رہن کی۔ چھ سات سال شبرا پیداوار تقریباً تین من گندم اٹھاتا رہا۔ شبرا نے وقت انتقال یہ وصیت کی کہ اب اس زمین کے مرتہن حضرت عباس علیہ السلام ہیں۔ تقریباً تین سال سے اس کی پیداوار حضرت کے خزانہ میں داخل کردی جاتی ہے۔ اب سید محمد شاہ صاحب اس کو فک کرانا چاہتے ہیں۔ پنجاب میں رہن کا قانون یہ ہوگیا ہے کہ مدت اور پیداوار کا اندازہ کرکے اگر رقم پوری ہوگئی ہو تو زمین مالک کو بغیر کچھ ادا کیے واپس کردی جاتی ہے تو اب کیا صورت ہوگی۔

الف۔ کیا یہ وصیت درست ہے۔

ب۔ یہ زمین فک ہو سکتی ہے اگر ہو سکتی ہے تو کیا قانون حکومت سے کرائی جائے۔

ج۔ یا دو سو از نقد ادا کر کے فک کرائی جائے۔ مفصل ہر ہر جز سے آگاہ فرمائیں۔

ج۔ باسمہ عز شانہٗ۔ دو سو جو قرض لئے تھے وہ اگر زمین کی آمدنی سے مل چکے ہیں تو مالک کو وہ زمین واپس کر دینا چاہیئے۔

یہ وصیت صحیح نہیں ہے۔ مرتہن دو سو سے زائد کا مستحق نہیں البتہ اگر مالک کی اجازت سے اس نے کاشت کی ہے تو کاشت کے منافع مرتہن کو ہو سکتے ہیں اگر آپس میں طے نہ ہو سکے تو مجبوری قانون سے فائدہ حاصل کیا جا سکتا ہے۔

رقم فطرہ سے کتب کی خریداری

س ۱۸۲۔ زید نے اپنے فطرہ کی رقم امین کے سپرد کر دی۔ امین نے ایک مومن کی اپیل پر کتابوں کی خریداری کے لئے دیدی۔ مذہبی ضرورت کے لئے کتابیں خریدی جا رہی تھیں۔ مگر یہ معلوم نہیں کہ شیعوں کی کتابیں ہیں یا سنیوں کی۔ امین یا خود زید کے لئے کیا حکم ہے کیا فطرہ دوبارہ دیا جائے۔ اگر دوبارہ دینا ہو تو امین یا زید۔

ج۔ باسمہ عز شانہٗ۔ اگر یہ ثابت ہو جائے کہ درحقیقت مذہبی ضرورت کے لئے وہ کتابیں نہیں خریدی گئیں تو اس وقت میں امین ذمہ دار ہے ورنہ زید اور امین دونوں میں سے کوئی ذمہ دار دوبارہ ادا کرنے کا نہیں ہے۔

کشمش کا استعمال

س ۱۸۳۔ کشمش میں حضور نے تحریر تو فرمایا مگر بندہ سمجھ نہ سکا۔ مکرر معروض اینکہ

حلوا۔ مٹھائیوں میں اس کے شامل کرنے کا عام رواج ہے جو بالکل جوش کھا کر بہت پھول کر خوش ذائقہ ہو جاتی ہے کیا یہ حکم شیرہ منشی میں تو نہیں۔

ج۔ کشمش اگر کسی حلوے وغیرہ میں جوش کھا کے قوام بن جائے تو اس کشمش سے اجتناب کرنا چاہیئے اور کھانے کے استعمال میں نہ لائیں اور اگر کشمش کے اندر کا شیرہ جوش نہیں کھایا بلکہ خالی گرم ہو گیا یا ذراسی گرمی اس کے اندر آگئی ہو تو اس کو کھانے کے استعمال میں لانا جائز ہے۔

س ۱۸۴۔ بصورت بالا اگر شیرہ منشی کے حکم میں ہے۔ تو پہلے اسے گھی میں جلا بھون لیا جاوے تو کم پھولتی ہے اس کے لئے کیا حکم ہے۔

ج۔ گھی میں پہلے بھون لینے سے اگر دو تہائی حصہ اس کے شیرہ کا جل جاتا ہو تو اس کے استعمال میں کوئی مضائقہ نہیں ہے لیکن ابھی تک اس کا تجزیہ کرنے کا موقع نہیں آیا ہے کہ گھی میں بھوننے سے اس کے شیرہ کے کم از کم دو حصہ جل جاتے ہیں۔

زکوٰۃ

س ۱۸۵۔ زکوٰۃ گندم جو اراضی پٹہ پر جناب نے لی ہے۔ قیمت پٹہ ہر سال بعد برداشت کاشت ادا کرتا ہوں زراعت مزارعان سے کراتا ہوں خود کاشت برداشت کچھ بھی نہیں کرتا ہوں ہل چلانے۔ بیج بونے سیراب کرنے کٹائی و کھلیان وصفائی تک سب کام مزارعان کرتے ہیں۔ جب غلہ صاف ہو جاتا ہے نصف حصہ غلہ بندہ لیتا ہے اور نصف مزارعان حق محنت میں لیتے ہیں کیا بندہ کے نصف پر حصہ زکوٰۃ واجب ہوگی۔

ج۔ زکوٰۃ کا قاعدہ یہ ہے کہ جس کا بیج ہوگا اس پر زکوٰۃ ہوگی۔ بیج اگر کسی دوسرے کے مال سے کھیت میں ڈالا گیا ہے اور مالک زمین کو حاصلات میں سے نصف ملا

اس سے زیادہ یا اس سے کم ملتا ہے تو اس پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔

مصرف زکوٰۃ و خمس

س ۱۸۶۔ اس علاقہ میں دینی مدرسہ ایک سرگودھا میں ہے جو کہ بڑا مالدار ہے کئی برسوں کا خرچ کافی اس میں جمع ہے دوسرا خوشاب میں ہے جس کے سرپرست بندہ کے بھتیجے ہیں جو کہ حضور کے ہی مقلد ہیں اور ان کا سلسلہ عریضہ جات بھی حضور سے جاری رہتا ہے اور ان کے پاس بھی سال بھر کا خرچ موجود ہے ہر دو مدرسہ کے سرپرست بندہ سے خمس و زکوٰۃ طلب کرتے ہیں۔ خوشاب والوں نے حضور کا حکم بھی منگا لیا ہے کیا بندہ کو بھی اجازت ہے کہ ان کو خمس و زکوٰۃ دیتا رہوں۔

ج۔ جس مدرسہ کے لئے میں نے اجازت دی ہے اس کی صورت یہ ہوتی ہے کہ جب خمس و زکوٰۃ کا روپیہ جمع ہوتا ہے تو وہ مجھ کو مقدار تحریر کرتے ہیں کہ کتنا روپیہ جمع ہے میں جواب میں ان کو لکھ دیا کرتا ہوں کہ اتنا روپیہ مدرسہ میں دیجئے یا سب دے دیجئے بہر حال آپ بھی اسی طرح مجھے دریافت کیجئے گا جیسا میں جواب دوں اس پر عمل کیجئے گا۔

س ۱۸۷۔ زکوٰۃ غیر سید سے سید مدرس کو تنخواہ اور سید طالب علم کو کھانا دینا سرکار ناصر الملۃ و نجم الملۃ کے نزدیک کس طرح تھا۔

ج۔ باسمہ عز شانہ۔ جن ادلہ کے رو سے میں نے اس کو فتویٰ دیا ہے انہی ادلہ سے جنابین مرحومین اعلی اللہ مقامہما کو بھی یہی فرمانا چاہیئے تھا لیکن میں نے بالتصریح ان کا فتویٰ اس مسئلہ میں خود نہیں دیکھا۔

س ۱۸۸۔ مسجد کے لئے دینے والے کی اجازت بغیر مجتہد مدرسہ میں صرف فرما سکتے ہیں۔ دینے والے سے اجازت لینی ممکن نہ ہو وے تو حضرت نقن صاحب قبلہ

بحیثیت اجتہاد چندہ ایجی ٹیشن سے بچی ہوئی رقم کو دوسری مد میں کیوں خرچ نہیں فرماتے

ج۔ جب کہ معطی نے تعیین کر دی ہو تو اس کے خلاف نہیں کیا جا سکتا اور اگر معطی نے تعیین نہ کی ہو یا اختیار دے دیا ہو تو اس سے دریافت کر کے کسی مد میں صرف کرنا واجب نہ ہوگا خواہ وہ مسجد ہو یا مدرسہ۔ رہا ایجی ٹیشن کا مسئلہ اس کے متعلق مجھے کوئی ذاتی علم نہیں نہ مولانا علی نقی صاحب سے اس مسئلہ میں کوئی گفتگو مجھ سے ہوتی ہے اس لئے اس جز کا جواب میں نہیں دے سکتا۔

س ۱۸۹۔ ناصر الملۃ و نجم الملۃ مرحومین بالاتفاق فرماتے تھے کہ ایک مد کا روپیہ دوسری میں بغیر دینے والے کی اجازت سے نہیں لگایا جا سکتا۔ اسی طرح نقن صاحب قبلہ اس رقم کی نسبت جو ایجی ٹیشن کے چندہ سے بچی ہوئی ان کی خدمت میں پہنچائی گئی تھی یہی حکم فرما چکے ہیں۔ کیا مجتہد ایک مد کو دوسری مد میں صرف کرنے کا اختیار نہیں رکھتے۔ تو ناظمیہ میں اس طرح کس بنا پر کیا جا رہا ہے۔

ج۔ جب کہ معطی نے کسی مد کی تعیین کر دی ہو تو اس کے خلاف نہیں کیا جا سکتا لیکن جب کہ معطی نے کوئی تعیین نہ کی ہو یا اختیار دینے کی تصریح کر دی ہو تو اس وقت جس مد شرعی میں مناسب سمجھے اس میں صرف کر سکتا ہے اس مسئلہ میں کسی عالم کو اختلاف نہیں ہے یہی وجہ تھی کہ کسی سائل مسئلہ کے جواب میں یہ لکھا جا چکا ہے۔ اس لئے باوجود جواز کے بھی میں احتیاط کرتا ہوں اور اس صورت نجات بیل ہو جاتی ہے کہ تعمیر مسجد و مدرسہ خریداری کتب و اصلاح کتب خانہ وغیرہ مدات میں جس کا مجھے حق ہو یا ہے اس کو کھانے میں صرف کر دیا۔ خط کشیدہ الفاظ اسی لئے لکھے گئے تھے کہ اگر معطی نے اختیار دے دیا ہے تو تغیر و تبدل کا حق ہوگا۔ اور اگر کسی بات کی کوئی تصریح نہیں کی ہے تو مجتہد کو شرع کی جانب سے حق ہے کہ وہ جس مد میں مناسب سمجھے صرف کرے کیونکہ وہ

زمانہ غیبت امامؑ میں حضور سرکار معصومؑ کے اختیارات کا حق رکھتا ہے

س ۱۹۰۔ اگر نماز کا وقت اس قدر تنگ ہو کہ اگر غسل کرے یا وضو کرے تو وقت فوت ہو جائے گا تو اس قسم کے وضو و غسل کی نسبت کیا حکم ہے۔

ج۔ اس صورت میں تیمم کرے اور کچھ نہیں ہے۔

س ۱۹۱۔ میں آج تک اصل چیز کو الگ الگ پہنچاتا آرہا ہوں اگر صدقات سید و غیر سید ڈاکخانہ یا بنک میں مخلوط ہو جائیں تو جائز رہے گا۔

ج۔ بے شک ہر ایک رقم کو الگ الگ رکھنا چاہیئے لیکن ڈاکخانہ یا بنک وغیرہ میں رکھ دینا اس لئے جائز ہے کہ عین مال زکوٰۃ کو بقیمت بازار فروخت کرکے وہ قیمت مجتہد کو دی جا سکتی ہے۔ تو جس وقت مال زکوٰۃ بنک میں رکھا اور اس کے بعد حاصل کیا گیا تو یہ درحقیقت اس مال زکوٰۃ کی قیمت ہے (اس کا معاوضہ ہے) اب اگر سید و غیر سید کے دونوں قسم کے مال بنک یا ڈاکخانہ وغیرہ میں رکھے گئے اور اس کے بعد بنک وصول کئے گئے تو مال زکوٰۃ سید کی قیمت الگ رکھنی چاہیئے اور مال زکوٰۃ غیر سید کی قیمت الگ رکھنی چاہیئے۔

س ۱۹۲۔ مال خمس و زکوٰۃ کو ہندوستان میں پہنچانے کے لیے یا عراق میں پہنچانے کے لئے بنک میں جمع کرا دینا جائز ہے یا نہ، جب کہ سود کا معاملہ بھی ہے اور مختلف رقوم مل جل جاتی ہیں۔ اور اصل چیز بھی بدل جاتی ہے۔

ج۔ بنک وغیرہ میں اس مال کو رکھا جا سکتا ہے کیونکہ یہ بنک عموماً غیر مسلم کے ہیں اور ان سے سود لینا جائز ہے لہذا یہ کوئی اشکال نہیں ہے۔ بعض بنکوں میں اگر مسلمین بھی شریک ہوں تو بھی مال حلال مختلط بالحرام کے رو سے بنک سے منافع لینا اور اور بنک میں روپیہ رکھنا جائز ہوگا۔ اور حاصل شدہ منافع میں خمس دینا ہوگا لیکن یہاں جب کہ خمس یا زکوٰۃ کا روپیہ بنک میں رکھا گیا ہے تو بنک

سے حاصل شدہ کل منافع کا استحقاق مستحقین خمس وزکوٰۃ کو ہوگا نہ کہ محض خمس وزکوٰۃ کو۔

۱۹۳

س۔ خمس مکمل یعنی ہر شش سہم زکوٰۃ کی طرح سارے کا سارا ناظمیہ میں صرف فرمایا جا سکے گا یا نہ اگر سہم مساکین کسی صورت مدرسہ میں نہیں خرچ کیا جا سکتا تو سرکار کیسے مستحقین کو دیں گے جب کہ اس علاقہ میں کثرت سادات افلاس سادات موجود ہیں۔ کیا ہی اچھا ہو دے کہ مجتہدین عظام ہیں سے فقیر و مسکین بھی ہوں جو سب سے زیادہ مستحق عندالشرع یقینی ہوں۔ خواہ خمس نکالنے والے کے قریبی ہوں یا مجتہد کے قریب رہنے والے سادات ہوں۔ نیز اگر ایک مجتہد مستحق موجود ہو اور دوسرا ایک قریبی ہو جو جامع الشرائط نہ ہو اور یہاں غیر مجتہد کو جو کہ جامع الشرائط نہیں ہے دیا جائے تو غیر صحیح تو نہ ہوگا۔

ج۔ چونکہ صاحبان استحقاق سادات نیز ایتام سادات مدرسہ میں ہیں لہٰذا حق سادات بھی ان کو دیا جا سکے گا اور سہم امام تو صرف ہو ہی سکتا ہے البتہ ایسے حضرات مجتہدین سادات جو صفت استحقاق سے متصف ہوں اور موجود ہیں۔ بھی ان کو رقم خمس دی جا سکتی ہے۔ لیکن اگر معطی نے کسی اور مد کی تعیین کر دی ہو یا اس کا منشاء ہو تو اس وقت اس کے منشاء کے موافق عمل کرنا ہوگا اور عمل کیا جاتا ہے ایسے شخص کو جو مجتہد جامع الشرائط موجود بھی ہو دے سکتے ہیں۔ اور با اجازت مجتہد جامع الشرائط حق امامؑ میں سے بھی شخص مذکور کو دیا جا سکتا ہے۔

۱۹۴

س۔ بفرمان جناب ناصر حسینؒ صاحب قبلہ سہم امامؑ غیر سید کو نہ دینا ثابت ہے ممکن ہے کسی ضرورت میں صرف کرنے کا اختیار رکھتے ہوں تو ہو۔

ج۔ جناب ناصر الملۃ قبلہ نے جو فرمایا ہے وہ صحیح ہے اگر سہم امامؑ کسی مستحق کو دیا جائے تو اسے سید ہونا چاہیئے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اگر کوئی خاص دینی ضرورت

ہو تو اس موقع پر بھی سیادت وغیر سیادت کا لحاظ رکھا جائے مثلاً کسی غیر سید نے کوئی
دینی کتاب جو دین کے لئے نہایت مفید ہو تصنیف کی ہو اور اس کی طبع و اشاعت
کی ضرورت ہو تو ایسے مقام پر بھی سہم امامؑ صرف نہ ہو سکے گا۔ یا اسی طرح اگر
کوئی غیر سید بالکل نادار و مفلس ہو اور اس سے دینی فوائد بھی ہوتے ہوں
تو سہم امامؑ جو کہ امام علیہ السلام کی ملکیت ہے اور زمانہ غیبت میں اسی طرح
نائب امامؑ کی ملکیت ہے اس شخص مذکور پر نہ صرف کیا جائے چاہے اس کی
جان بھی جاتی رہے۔ جناب ناصر الملۃ قبلہ کا یہ مطلب نہیں ہو سکتا۔ البتہ ان کا
منشا یہ ہے کہ جس آزادی سے سادات مستحقین کو سہم امامؑ دیا جا سکتا ہے اس
آزادی اس آزادی سے غیر سید کو نہیں دیا جا سکتا اور یہ حق ہے۔

۱۹۵
ج۔ قضا نمازوں کے ادا کرنے والا جو کہ صاحبِ عذر ہو مثلاً نماز تیمم سے پڑھے
جبیرہ سے پڑھے یا بیٹھ کے پڑھے جس حال میں بھی ہو اسی حالت سے اپنی قضا
نمازیں ادا کر سکتا ہے اور یہ بھی کر سکتا ہے کہ اپنے زوال عذر کا منتظر رہے دونوں
صورتوں میں اس کی قضا نمازوں کا فریضہ ادا ہو جائے گا بہتر یہی ہے کہ
اسی حالت عذر میں ادا کرے تاکہ سارعوا الی مغفرۃ اور فاستبقوا الخیرات
پر بھی عمل ہو جائے۔

۱۹۶
ج۔ کھڑاؤں جو نجس ہو گئی ہے وہ ازالہ نجاست کے بعد پانی سے پاک کرنے سے پاک
ہو جائے گی۔ اس کی ضرورت نہیں ہے کہ اس کو جلایا جائے اور وہ راکھ ہو جائے
یا پہننے کے کام میں نہ آسکے نہ یہ واجب ہے اور نہ یہ احوط ہے۔

۱۹۷
ج۔ گلاس مذکور کا جب کہ وہ طاہر ہو یا طاہر کر لیا جائے استعمال ہو سکتا ہے لیکن
ناجائز چوری سے اگر وہ حاصل ہوا ہے تو مسروقہ ہونے کی وجہ سے اس کا استعمال
جائز نہ ہوگا اور یہ بھی مکروہ ہے کہ شرب خمر سے تشبیہ دیتا ہوا استعمال کرے یعنی

گلاس پر لکھا ہو کہ یہ شراب پینے کا گلاس ہے اس کتبہ کو اغنیاء مٹا دے تاکہ شراب پینے سے تشبیہ بھی نہ ہو اور اس جواب دینے کسی کے باقی نہ رہا۔

۱۹۸
ج۔ فدیہ صوم ماہ رمضان معذور غیر سید کا سید کو دیا جا سکتا ہے۔ اس کے جواز میں کوئی اشکال نہیں ہے۔

۱۹۹
ج۔ زکوٰۃ غلہ جب ادا کی جا چکی اور باقی ماندہ غلہ فروخت کر کے اس کی قیمت حاصل کر لی تو اب زکوٰۃ اس پر نہیں ہوگی۔ خمس ہوگا جب تک بھی شرائط خمس پائے جائیں گے۔

۲۰۰
ج۔ نظر خاکسار میں بھی یہی ہے کہ اگر ایک ہی دن کے آنے جانے میں آٹھ فرسخ کا ارادہ کر کے سفر کیا ہو تو نماز قصر ہوگی۔ لیکن جو حضرات سرکار ناصر الملۃ کی تقلید سے اس کے خلاف عمل کر چکے ہیں یعنی آٹھ فرسخ کا ارادہ کر کے سفر کیا ہو تب انہوں نے قصر کیا ہو اور اگر آنے جانے میں آٹھ فرسخ ہوئے ہوں اور نماز تمام پڑھی ہو تو وہ ان کی تقلید پر باقی رہیں۔

۲۰۱
ج۔ گندم۔ جَو۔ خرما۔ منقی۔ ان چاروں جنسوں کے علاوہ چنا۔ مکئی وغیرہ کسی جنس پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔

۲۰۲
ج۔ نماز صبح کا وقت طلوع صبح صادق سے طلوع حمرت مشرقیہ تک فضیلت کا وقت ہو۔ اس کے بعد طلوع آفتاب تک وقت ہے یعنی ادا کا وقت ہے جس میں فضیلت نہیں ہے۔ طلوع آفتاب ہوتے ہی نماز قضا ہو جائے گی۔

۲۰۳
ج۔ جب آپ مال خاص کو ایسے شخص کو سپرد کر چکے جو قابل اعتماد ہے تو اس کے معلوم کرنے کی کوشش کرنا کہ وہ جائے صرف کی یا بیجا یہ لازم نہیں ہے۔

بایں ہمہ تحریر ہے کہ وہ سادات طلاب جن کو جٹجا صاحب وظیفہ دیتے ہیں وہ اور ہیں اور جن کو آپ کی بھیجی ہوئی زکوٰۃ کا وظیفہ دیا گیا ہے وہ دوسرے ہیں اور

اگر ایک ہی طالب علم ہوتا جس کو زکوٰۃ کا سو پیسہ دیا ہوا اور اس کی لازمی اور واجبی ضرورتوں سے کم ہو تو دیکھنے والا اور خبر رکھنے والا شخص دوسری رقم سے بھی دے سکتا ہے اس کے متعلق آپ بالکل فکر نہ کریں کہ آپ کا دیا ہوا سو پیسہ محل سے صرف ہوا یا نہ بالکل بری الذمہ ہیں۔ جب کہ ان رقوم کا صرف کرنے والا بھی نہایت احتیاط سے کام لے رہا ہے اور انشاءاللہ ایک پیسہ بھی بے محل صرف نہیں ہوتا۔

ج۔ ۲۰۴ جب کہ دو طالب علموں نے اپنا وظیفہ نہیں لیا اور وہ عراق سے آ بھی گئے تو ان دونوں طالب علموں کو وظیفہ دینے کی اب ضرورت نہیں ہے جس نے یہ اعانت ان کی تھی۔ اُن سے اگر دریافت ہو سکے تو دریافت کر کے اس وظیفہ کے متعلق جیسا وہ کہیں ایسا عمل کرنا چاہیئے اور جو اپنا وظیفہ لے چکا ہے اس سے واپس لینے کی ضرورت نہیں ہے۔

ج۔ ۲۰۵ وہ رقم کہ جو بطور کمیشن سودی معاملہ کرنے یا کرانے کے ذریعہ حاصل ہوئی ہے۔ اگر اس مسئلے میں دوسرے مجتہد کی تقلید کی ہوتی اور وہ جواز کا فتویٰ دیتے تو برأت ذمہ ہو جاتی میرے نزدیک ان کو اس رقم کا استعمال کرنا جائز نہیں ہے یہ ہو سکتا ہے کہ حاکم شرع کے پاس بھیج دیں۔ وہ خود استعمال نہیں کر سکتا کہ جس نے یہ روپیہ حاصل کیا ہے۔

ج۔ ۲۰۶ ماہِ صیام میں عام مسلمانوں کی عبادت یا کا جواب یہ ہے کہ عبادت وغیرہ کے لئے ماہ رمضان میں جانا اور سفر کرنا ناجائز نہیں ہے اور نہ یہ سفر سفر معصیت ہے اگر مسافتِ شرعی کا سفر کیا ہے تو نماز و روزہ قصر کیا جائے گا اب جس نے قصر نہیں کیا بلکہ پوری نماز پڑھی اور روزہ رکھا جاہل مسئلہ ہونے کے سبب سے اس پر حکم قضا عائد نہیں ہوتا آئندہ قصر کرے اگر ایسا [illegible] جو روزہ یا نماز کر چکا ہے اس کے قضا کی ضرورت نہیں ہے۔

بے ٹکٹ اگر کسی نے سفر کیا ہے اور ٹکٹ کے دام بچ گئے تو اس میں خمس نہیں ہے لیکن لکڑی وغیرہ جو جنگل سے لایا ہے یا اور اسی قسم کے منافع حاصل ہوں تو اس میں خمس دینا چاہیئے احتیاط نہیں بلکہ واجب ہے۔ تحفہ و ہدایا وغیرہ میں خمس نہیں ہے۔

۲۰۷
ج۔ سرکاری چیز سے بحکم سرکار ناصر الملۃ قبلہ خمس دینا ہوتا ہے کا جواب یہ ہے کہ لینے والے کو اگر یہ معلوم ہے کہ جو چیز اس کو ملی ہے وہ واجب الخمس تھی اور اس کے دینے والے نے خمس نہیں ادا کیا تو لینے والا اتنی چیز کا خمس دے جتنی چیز اس کو ملی ہے اور اگر لینے والے کو خمس دیئے جاتے یا نہ دیئے جانے یا خمس واجب ہونے یا نہ واجب ہونے کا کوئی علم نہیں ہے تو اس پر اپنی طرف سے خمس دینا یا مالک اوّل کی طرف سے خمس دینا واجب نہ ہوگا اور درصورتیکہ خمس واجب ہوتے اور خمس ادا نہ کیا جانے کا علم ہو تو وہ خمس اپنی نیت سے دے نہ کہ مالک کی نیت سے ہاں اگر جو چیز اس کو ملی ہے اس میں شرائط ادائے خمس پائے جاتے ہیں مثلاً مؤنت سنہ سے زیادہ کوئی فائدہ حاصل ہوا ہے تو خمس دیگا لیکن یہ مسئلہ پہلے مسئلے سے علیحدہ ہے۔

۲۰۸
ج۔ ہم لوگوں کا میقات یلملم ہے مگر یہاں سے جانے والے لوگ جو جہاز کے راستے سے جاتے ہیں ان کو راستہ میں یلملم نہیں ملتا۔ جدہ چونکہ یلملم کے محاذ پر ہے اس لئے جدہ سے احرام باندھا جاتا ہے اور تذکرہ جدہ کا کتابوں میں اس لئے نہیں ہے کہ درحقیقت جدہ میقات نہیں ہے لہٰذا جو حضرات پاکستان سے حج کو جاتے ہیں وہ جدہ سے احرام باندھ سکتے ہیں۔

۲۰۹
ج۔ یہ تو میں پہلے بھی لکھ چکا تھا کہ ایسی صورت میں علقہ زوجیت منقطع نہ ہوگا باقی رہے گا اگر ظہار وغیرہ کی وجہ سے یہ تعلق باقی نہ رہتا یا کفارہ کی حاجت ہوتی

تو میں خود تحریر کرتا۔ بہرحال متذکرہ سوال امور سے نہ طلاق واقع ہوتی ہے نہ ظہار۔
دونوں زوج و زوجہ جس طرح پہلے تھے اسی طرح اب بھی ہیں۔

۲۱۰
ج۔ اگر رات کے گذر جانے اور صبح ہو جانے میں شک ہو رہا ہے اور یہ تعین ثابت ہے
کہ پانی وغیرہ رات کو پیا تھا یا صبح ہو گئی تھی جب پیا تھا۔ شک کا عالم ہے تو روزہ
صحیح ہے اور طلوع فجر سے طلوع آفتاب تک تخمیناً ایک گھنٹہ پچیس منٹ (پچاسی ۸۵
منٹ) ہوتے ہیں۔ بہرحال احتیاطاً ساڑھے تین بجے آج کل کے زمانہ میں ترک کر دینا
چاہیئے اور تخمیناً ساڑھے سات بجے افطار کا وقت وہاں آتا ہوگا۔ اس وقت افطار
کیا جائے۔ دوسرے مسلمانوں کے اتباع کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

۲۱۱
ج۔ اگر جہاز پر سوار ہونے کے لئے جو کر عراق کے سفر کے لیے ضرورت ہو تو وہ لینا
مقصود ہو تو جائز ہے اور اگر انجکشن کے ذریعہ غذا یا دوا جسم میں پہنچانا مقصود
ہے تو اسے روزہ میں احتراز کرنا چاہیئے۔

۲۱۲
ج۔ مسائل کے جوابات تحریر ہیں۔ قرآن مجید کی آیت ہے لا یکلف اللّٰہ نفساً الا وسعہا۔
خدا کی تکلیف کسی نفس سے بس اسی قدر ہوتی ہے جتنی اس میں وسعت ہے۔ پیغمبر صلعم
کی حدیث ہے۔ اذا امرتکم بشیٔ فاتوا منہ ما استطعتم۔ اگر میں تم کو کسی بات
کا حکم دوں تو جتنی تم میں قدرت ہے اتنی بجالاؤ۔

۲۱۳
ج۔ جواب سوال اوّل و دوئم۔ نماز پڑھنے میں اگر کوئی بوجہ پیری وغیرہ کے باوجود کوشش
کے صحیح طریقہ پر ادا نہ ہو یا اخفات کے مقام پر جہر اور جہر کے مقام پر اخفات
ہو جاتے تو نماز میں کوئی خلل نہ ہوگا البتہ باوجود قدرت کے اور بے توجہی کے
سبب سے ایسا ہوا تو مبطل صلوٰۃ ہوگا۔

۲۱۴
ج۔ زیارت شام کے متعلق اس اطمینان کے ساتھ صحیح نہیں کہا جا سکتا جیسا اطمینان
مدینہ و مکہ و نجف و خراسان کے متعلق ہے لیکن تسامح فی اجابۃ السنن کے قاعدے

ان مقامات پر بھی جانا اور زیارت کرنا ثواب ہے اور جانا چاہیئے۔

۲۱۵ ج۔ جس مومنہ نے اپنا عقد اپنی خوشی سے کسی مسلمان سے کیا تھا اگرچہ وہ شیعہ تھا لیکن صیغۂ عقد بطور مذہب شیعہ پڑھے گئے تھے تو اس سے جب تک طلاق حاصل نہ ہو دوسرے شخص کے ساتھ یہ مومنہ اپنا عقد نہیں کر سکتی البتہ اگر وہ مر جائے یا طلاق دیدے چاہے وہ اپنے مذہب کے مطابق طلاق دے تو پھر عدہ رکھنے کے بعد اپنا عقد دوسرے سے کر سکتی ہے۔

۲۱۶ ج۔ پولیس کی نوکری کے لئے میں پہلے بھی لکھ چکا ہوں کہ ناجائز ہے البتہ اگر وہ شخص اگر وہاں کچھ شیعوں کو دینی فوائد کچھ کو پہنچانے کا اور ملک کی حفاظت کرنے کا اور اسی غرض سے ملازمت اختیار کرے تو یہ نوکری جائز ہوگی۔ اور اس کے لئے دعا کرنا بھی بہتر ہوگا۔ اگر ملازمت کے بعد وہ دینی فرائض نہیں ادا کرتا اور صرف ناجائز کام کیا کرتا ہے تو اس کے لئے دعا بھی نہ کرنا چاہیئے۔ مجھے اس کا خیال نہیں کہ جناب ناصر الملۃ اعلی اللہ مقامہ نے اس کے خلاف فتویٰ دیا ہوگا زمانہ آئمہ علیہم السلام میں حکام جور کی ملازمتیں ہوتی تھیں اور ان سے دینی فائدے بھی پہنچتے تھے اسی لئے حضرات معصومین علیہم السلام مومنین کو ایسی صورت میں اجازت مرحمت فرماتے تھے پھر جناب ناصر الملۃ اعلی اللہ مقامہ اس کے خلاف کیسے فرما سکتے تھے۔

۲۱۷ ج۔ اگر اجزاء تمباکو کے حلق کے اندر اپنی بے احتیاطی سے اتر گئے اور حلق کے اندر اترنا محسوس ہو تو روزہ باطل ہوگا۔ اور اگر احتیاط کی رومال یا ہاتھ سے ناک بند تھی پھر بھی اضطرار آ اجزا چلے گئے تو روزہ صحیح رہا اور اگر بو صرف اضطرارا گئی ہے تو روزہ رہے گا۔

۲۱۸ ج۔ اگر وضو کے لئے کلی کی ہے اور بے اختیار پانی حلق کے اندر اتر گیا تو روزہ

صحیح ہے اور کسی وجہ سے کلی کی ہے اور بے اختیار پانی اتر گیا تو روزہ باطل ہے اور اگر کلی منہ میں کی ہی نہیں اور مثلاً منہ کھولے سو رہا تھا بارش کی بوندیں حلق میں اتر گئیں یا کسی نے ہاتھ جھٹکا اس کے قطرے چلے گئے، یا کسی نے زبردستی سوتے یا جاگتے میں منہ میں پانی ڈال دیا تو روزہ صحیح ہوگا۔

۲۱۹
ج۔ حوض میں اگر پاک کرنے کی غرض سے اترے اور منہ میں کلی نہیں کی بلکہ اور کسی وجہ سے پانی بے اختیار چلا گیا تو روزہ صحیح رہے گا فضائے دہن سے اگر باہر نہیں آیا ہے اور حلق کے اندر اتر گیا تو روزہ صحیح ہے۔

۲۲۰
ج۔ مذہب شیعہ اختیار کرنے والے کو واجب ہے کہ ان سید صاحب کو اپنے سے راضی کرے اور اپنی خطائیں معاف کروائے اور آئندہ کے لئے توبہ کرے اور ان سید صاحب پر بھی واجب ہے کہ اس شیعہ ہونے والے کو کوئی آزار نہ پہنچاوے اگر پہنچایا تو اس کی معافی مانگے۔

۲۲۱
ج۔ روپیہ اگر خمس و زکوٰۃ کا تھا اور بعد حصول فراغت علم وہ اب بھی صفت استحقاق پر باقی ہیں تو وہ جنہوں نے روپیہ لیا ان کو جائز۔ جنہوں نے نہیں لیا وہ اب لے سکتے ہیں۔ اور اگر صفت استحقاق پر باقی نہیں ہیں تو روپیہ نہ دینا چاہیئے اور اگر خمس و زکوٰۃ کا نہ تھا بلکہ یوں ہی کسی نے دیا تھا تو دینے والے کو اختیار ہے کہ اب دے یا نہ دے اگر دینے والے کی رضا مندی ہے تو وہ حضرات لے سکتے ہیں ورنہ نہیں لے سکتے۔ اور اگر دینے والے نے کسی شخص کو امین بنایا تھا کہ وہ طالب علم کو دے اور وہ طالب علم نہیں ہے تو ان کو نہ دینا چاہیئے اور نہ انہیں لینا چاہیئے، الا یہ کہ دینے والا اس روپیہ کا راضی ہو جاوے تو امین کی تکلیف ساقط ہو جائے گی۔ اور وہ روپیہ پانے کے مستحق ہوں گے۔

۲۲۱
ج۔ غسل جنابت اگر روزہ رکھنے کے لئے کیا ہے اور کوئی حدث اصغر واکبر نہیں ہوا ہے تو نماز واجبی وغیرہ پڑھ سکتا ہے۔

۲۲۲
ج۔ امانت رکھنے کے بعد امانت رکھنے والا اگر غائب ہو جائے اور اس کا پتہ نہ چلے نہ اس کا کوئی وارث معلوم ہو سکے تو اس مال کا حکم مجہول المالک کا ہے یعنی جب مالک کا پتہ نہ چلے تو اس کی جانب سے تصدق کر سکتے ہیں یا خود صرف میں لا سکتے ہیں اس شرط سے کہ جب مالک پیدا ہو جائے تو اس مالک کو اس چیز کا عوض دے دیا جائے۔ امانت دار بھی اگر اتنا زمانہ گذر جائے کہ اس کے آنے سے بالکل ناامیدی ہو جائے کہ امانت رکھنے والا اس چیز کو اس شرط سے اپنے تصرف میں لا سکتا ہے کہ جب مالک آئے گا یا اس کا وارث آئے گا تو اس کو اس کا عوض دیدیا جائے گا لیکن موافق احتیاط یہی ہے کہ اس پر تصرف نہ کیا جائے اور اپنی حفاظت میں اس امانت کو رکھا جائے چونکہ امانت کا مسئلہ زیادہ مشکل ہے قرآن مجید کی آیت ہے ردوا الامانات الی اھلھا۔ لہذا مسئولہ زیورات بطور امانت حفاظت کیساتھ وہیں رہیں جہاں ہیں۔

۲۲۳
ج۔ جو لوگ قاف کے مقام پر کاف پڑھتے ہیں ان کو واجب ہے کہ مخرج سے (ق) نکالنے کی مشق کریں اگر مشق کرنے کے بعد بھی (ق) زبان سے نہ نکل سکے تو جہاں تک ممکن ہو ہر نماز جماعت کے ساتھ ایسے شخص کی اقتداء میں پڑھیں کہ جس کی زبان سے (ق) نکل آتا ہے اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو یا بہت دشوار ہو تو پھر جس طرح ادا کر سکتے ہیں اسی طرح نماز ادا کریں یہ نہ کرے کہ نہ ق نکلے نہ کاف ایسی آواز نکلے جو بیا مک ہو کر جو نہ قاف سمجھا جائے نہ کاف۔

۲۲۴
ج۔ جی ہاں نماز میں اگر آواز سے روئے گا تو نماز باطل ہو جائے گی آواز سے مقصد یہ ہے کہ وہ دونوں ہونٹوں سے باہر آئے اگر حلق کے اندر آواز ہے باہر نہ نکلے تو

اس کو مبطل نہ کہا جا سکے گا یہ بات مجھے پہلے کہنا چاہیئے تھی جو میں اب لکھ رہا ہوں چونکہ آپ کا خط میرے ہاتھ میں ہے اس ترتیب سے جواب لکھوا رہا ہوں اس لئے اب تحریر ہے کہ (ق اور ک) دونوں قریب المخرج ہیں ق کا مخرج حلق کے کوے کے پاس ہے جس کو غلمہ کہتے ہیں اور ک کا مخرج "تالو کا آخری حصہ ہے جس کو الدا کہتے ہیں۔

۲۲۵
ج۔ اندھیرے میں پڑھنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے بشرطیکہ افعال نماز کی ادائیگی میں کوئی دشواری پیش نہ ہو اور چاندنی میں بھی اختیار رہے چاہے آنکھیں کھول کر نماز پڑھے یا بند کر کے نماز میں کوئی خلل نہ ہو گا۔ لیکن استحباب ہو گا کیونکہ حالت قیام میں آنکھیں زمین کی طرف رہیں یعنی سجدہ گاہ پر۔ قنوت پڑھتے وقت ہتھیلیوں میں رہے تشہد پڑھتے وقت گود پر نظر رہے وغیرہ آنکھیں اگر بند کر کے نماز پڑھی تو اس فضیلت سے محروم رہے گا۔

۲۲۶
ج۔ جو شخص مسافر کسی قصبہ یا شہر میں دس دن رہنے کا ارادہ کر کے قیام پذیر ہوا ہے وہ نماز روزہ تمام کرے گا اس کے لئے قصر نہیں ہے۔ اور اگر دس دن کے اندر وہ اپنے قصبہ یا شہر سے دو چار میل یا زیادہ مگر مسافت شرعی کے اندر باہر جائے اس کے لئے قصر و اتمام کے متعلق علماء میں اختلاف ہے احتیاط یہ ہے کہ جمع بین القصر والاتمام کرے چاہے اپنے قیام پر نماز پڑھے یا جہاں گیا ہو وہاں نماز پڑھے البتہ اگر واپسی کے بعد جس وقت اپنے مقام پر آیا ہے اس وقت سے مزید دس روز رہنے کا قصد کر لیا ہے تو اتمام کرے اور اگر پہلے دس دن کے اندر جانا چاہتا ہے تو وہی قصر و اتمام جمع کرنا ہو گا۔ اور اگر محل قیام سے اپنے حسب ارادہ دس دن رہنے کے بعد مسافت سے کم پر جائے تو جہاں گیا ہے وہاں بھی پوری پڑھے جب واپس آئے تو وہاں بھی پوری پڑھے۔

۲۲۶

ج۔ فوجی ملازمت کے متعلق جو پہلے آپ نے سوال کئے تھے جس کا جواب دیا گیا تو وہ ان
عہدوں کے متعلق تھا جو مخصوص فوج کے ہیں۔ یہ سوالات جو آپ نے اب پیش
کئے ہیں وہ مخصوص فوج سے نہیں ہیں اور جگہ بھی وہ عہدے کام آتے ہیں۔
اور فوج میں بھی یہ جائز ہیں۔ جیسے ڈاکٹری۔ پوسٹماسٹری۔ ٹیلرماسٹری۔ کلرکی وغیرہ۔

۲۲۷

ج۔ مذہبی ادارے جیسے انجمن وظیفہ سادات۔ امام باڑہ مسجد اور اس کے امثال چیزیں
مصارف خمس میں داخل نہیں ہیں البتہ حق امام کو نائب امام اگر ضرورت دیکھے
تو تعمیر مسجد یا امام باڑے میں صرف کر سکتا ہے اور حق سادات سوا سادات
مستحقین کے اور کسی دینی کام میں نہیں صرف ہو سکتا جن صاحب کے پاس خمس
کا روپیہ ہے اس میں سے حق سادات مستحقین وہ اپنی ذمہ داری پر مستحقین سادات
کو خواہ کسی مدرسہ کے طالب علم ہوں یا مدرس دے سکتے ہیں۔ اور اسی طرح میری اجازت
سے حق امام علیہ السلام اگر ضرورت شدید ہو تو آپ یا جس کو آپ معتبر سمجھیں اس
کی نگرانی میں مرمت امام باڑہ کرا سکتے ہیں۔

۲۲۸

ج۔ نماز میں تین سلام ہیں السلام علیک ایہا النبی و رحمۃ اللہ و برکاتہ یہ
سلام اتفاقاً مستحب ہو اس میں اختلاف نہیں ہے رہے وہ دونوں سلام
یعنی السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین۔ اور السلام علیکم و رحمۃ
اللہ و برکاتہ۔ ان دونوں سلاموں کے واجب ہونے یا مستحب ہونے یا
ایک کو دوسرے پر مقدم ہونے اور مخرج صلوٰۃ ہوتے میں بہت اختلاف ہے
جو آپ صاحبان اس اختلافات میں کسی کی حقیقت نہیں سمجھ سکتے جب کہ اکابر
علماء بھی اس مسئلے کو یکسو اور طے نہ کر سکے لہذا احتیاط یہ ہے کہ قربت مطلقہ
کی نیت سے السلام علینا کو پہلے اور السلام علیکم کو بعد میں پڑھا جائے اور جو
اس کے اختلافات ہیں اس کی الجھنوں میں نہ پڑیں یہ آپ لوگوں کا کام نہیں ہے

سلام سے مراد تحیہ ہے یہ زندہ کے لئے بھی ہے اور مردہ کے لئے بھی اور
ہمارے اعتقاد سے تو محب اہل محمد صلعم مرتا ہی نہیں ہے قرآن مجید کی آیت نص
ہے شہدا کو مردہ نہ کہو وہ زندہ ہیں اور حدیث میں ہے من مات علی
حب آل محمد مات شہیدا۔ محبانِ اہل بیت شہید کا مرتبہ رکھتے ہیں لہذا
جن کو ہم مردہ یا زندہ کہتے ہیں ان کو سلام۔ یعنی تحیہ دیا جاسکتا ہے اور اس تحیہ
میں خبات مومنین بھی داخل ہیں۔ اولاد نبی کے متعلق کوئی تصریح تو نہیں ہے لیکن
جب عام صلحاء داخل ہیں تو اولاد نبی جو آئمہ و معصوم ہیں بطریق اولیٰ داخل ہیں اور
شہدا و ملائکہ مقربین وغیرہ سب السلام علیکم میں داخل ہیں۔ السلام علیك ایها النبی
جو سلام اول ہے وہ مستحب ہے جیسا کہ تحریر کیا گیا اور تشہد کا جزو نہیں ہے۔

۲۲۹ ج. سورہ اخلاص کے بعد کذلك اللّٰہ ترک کرنا اچھا ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ حدیثوں میں
ہے کہ جب سورہ اخلاص ختم کرو تو کذلك اللّٰہ ربی کہو جیسے اور بھی بعض مقامات
بھی جواب تعلیم کیا گیا ہے۔ حدیث نے کذلك اللّٰہ ربی کہنے کے لئے نماز کو
مستثنیٰ نہیں کیا ہے اور نہ ہی ہے کہ نماز میں کہہ سکتے ہو بغیر حدیث کے سمجھے
ہوئے کوئی جزو نماز میں گھٹایا یا بڑھایا نہیں جاسکتا اس لئے کہا جاتا ہے کہ کذلك
اللّٰہ نہ کہو۔ لیکن دوسری روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ ذکر الٰہی یعنی ذکر خدا
یا خدا کا نام لینا یا دعا کرنا نماز میں مبطل نہیں ہے اس لئے یہ خیال کیا جاسکتا ہے
کہ کذلك اللّٰہ مبطل نماز نہ ہو۔ اس لئے صاف طور پر یہ نہیں کہا جاسکتا کہ
کذلك اللّٰہ کہنا مبطل صلوٰۃ ہے مگر کذلك اللّٰہ ربی کہنے میں کوئی اندیشہ نہیں ہے
اور کہنے میں اندیشہ ہے کیونکہ حدیث میں یہ تصریح نہیں ہے کہ نماز میں کذلك اللّٰہ
کہہ سکتے ہو۔ ان تمام پہلوؤں کو مدنظر رکھتے ہوئے صاف طور پر منع بھی نہیں
کیا جاسکتا اور اجازت بھی نہیں دی جاسکتی یہ کہا جاسکتا ہے کہ ایسی مشتبہ چیز کا

نہ بجالانا ہی بہتر ہے علاوہ نماز کے اور کسی وقت سورہ اخلاص کی تلاوت کرے تو کذٰلک اللہ ربی ضرور کہے کیونکہ مستحب ہے۔

۲۳۰

ج۔ ہدیہ میت کی نماز شب دفن ہی پڑھنا وارد ہوا ہے بعد دفن جو نماز پڑھی جائے گی چاہے دن کو پڑھی جائے یا رات کو اور اس کا ثواب میت کو ہدیہ کیا جائے جائز ہے موجب ثواب ہے اور میت کو اس میں ثواب پہنچے گا لیکن وہ ہدیہ میت نہیں ہے۔ جو شب دفن پڑھی جائے اور نہ اس کا اثر ہے کیونکہ ہدیہ میت سے قبر کی وحشت دور ہو جاتی ہے وہ مخصوص اسی رات کے لئے ہے گرچہ مرنے کی رات ہو۔

۲۳۱

ج۔ جن صاحب نے خمس سادات باشرائط مستحقین کو دیا ہے بہتر ہے۔ انشاءاللہ کافی ہے اور جو سہم امامؑ کا حصہ امام باڑہ میں صرف کرنا چاہتے ہیں اگر آپ کو اطمینان ہو یا آپ کی نسل کے اور متدین آدمی کو اطمینان ہو کہ وہ امام باڑہ میں باقاعدہ صرف ہوگا اور بے جا صرف نہ کیا جائے گا تو ان کو اجازت دی جا سکتی ہے لیکن بامحل صرف ہونے کا وہی ذمہ دار ہوں گے۔ لیکن اتنی دور سے کیا سمجھ سکتا ہوں۔

۲۳۲

ج۔ سابق گناہِ عظیم کرنے والا اگر اب توبہ کر رہا ہے اور واقعی توبہ کر رہا ہے اور احکام شرع کی پابندی کرتا ہے اور مستحق خمس و زکوٰۃ ہے تو اس مال سے اس کی اعانت کی جائے گی سابق کے گناہانِ کبیرہ بعد توبہ حال کے استحقاق اعانت پر اثر انداز نہ ہوں گے۔

۲۳۳

ج۔ سہم امامؑ سہم سادات دیگر رقوم جس قسم کے ہوتے تھے اور ہوتے ہیں وہ اسی مصرف میں صرف کئے جاتے تھے اور کئے جاتے ہیں جو شرعاً ان کا مصرف ہے۔

۲۳۴

ج۔ امام ضامن۔ آٹھویں امامؑ کی اولاد سے حتی الامکان متعلق ہوتا ہے اور ان کی اعانت ہوتی ہے اسی طرح باقی رقوم بھی منت وغیرہ کے اسی طرح صرف

کئے جاتے ہیں جس طرح صرف کرنا چاہیئے اور جو مُثت کرنے والے کی منشاء ہے اس کے موافق عمل ہوتا ہے ۔

۲۳۵
ج ۔ دینی مدارس کے ذمہ دار اور کارکن اور اپنی تنہا شرعی رائے کے مالک اگر ہیں تو ان کے سپرد کیا جائے ۔ اور وہ جس طرح شرع کا حکم ہے اسی طرح عمل کریں ۔ اگر ایسا ہے تو یہ رقوم ہیں دے جا سکتے ہیں ورنہ نہیں ۔

۲۳۶
ج ۔ زکوٰۃ دینے والوں کے لڑکے اگر مدرسہ میں تعلیم پاتے ہیں اور ان کا نفقہ زکوٰۃ دینے والوں کے متعلق ہے تو مال زکوٰۃ سے وہ لڑکے کھانا نہیں کھا سکتے ہیں یہ مسئلہ ان عالم سے دریافت کرنا چاہیئے تھا کہ جن کے زیر تصرف مدرسہ ہے اور مالِ زکوٰۃ سے کھانا کھلایا جاتا ہے ۔

۲۳۷
ج ۔ چاند رات کو سید کا مہمان غیر سید ہو اور سید فطرہ نکالے تو فطرہ سید کو اور غیر سید دونوں کو دیا جا سکے گا ۔ اور اگر سید غیر سید کا مہمان ہو اور غیر سید فطرہ نکالے تو وہ فطرہ سید کو نہ دیا جائے گا ۔

۲۳۸
ج ۔ خمس ہر اس چیز سے متعلق ہے کہ جو انسان اکتساب کرے خواہ بہ زحمت اکتساب کرے یا بلا زحمت ۔ اگر وہ چیز اس کے ذریعہ معشیت میں داخل ہے تو خرچ سال نکالنے کے بعد خمس واجب ہو گا اور اگر ذریعہ معشیت خرچ سال کے لئے کافی ہے اور یہ چیزیں مزید برآں ہیں تو سال کا خیال نہ کیا جائے گا تو خود ان چیزوں سے خمس متعلق ہو گا ۔

۲۳۹
ج ۔ جو شخص پہلے واجب الخمس تھا اور خمس اس پر ادا کرنا واجب تھا اور اب وہ مستحق خمس لینے کا ہو گیا ہے اور شرائط خمس لینے کے پائے جاتے ہیں تو اپنی واجب شدہ رقم خمس کو اپنے استحقاق میں محسوب کر سکتا ہے ۔

س ۲۴۰ ۔ اعتراض ہوتا ہے کہ اہل پنجاب دق (ق) صحیح نہیں پڑھ سکتے ۔

ج۔ کسی بندہ کو اس کی وسعت سے زیادہ تکلیف نہیں دی گئی اگر دانتغا دہ ولہ مجبور ہیں اور محنت کرنے کے بعد بھی (ق) ادا نہیں ہو سکتا یا کوئی بے جا آواز نکل جاتی ہے جو بے اختیاری سے نکلتی ہے تو اس کی وجہ سے نماز باطل نہ ہوگی اور ان کو کوشش کرنا چاہیئے کہ مخرج سے (ق) نکلے اگر کامیاب ہو گئے تو بچ جائیں ورنہ ان کا عذر قابل قبول ہے اگر صحیح قرأت کرنے والے کے ساتھ جماعت کی نماز ہو سکتی ہو تو یہ لوگ نماز جماعت سے پڑھا کریں۔

۲۴۱
ج۔ منت خلاف شرع ناجائز ہے اور واجب العمل بھی نہیں ہے یعنی ایسی منت کرنا حرام ہوگا۔ اور ارتکاب حرام کیا ہے۔ تو اس منت کا بجالانا واجب نہ ہوگا۔ مثلاً کسی نے یہ منت مانی کہ اگر مجھے جھنگ مل جائے گی اور پینے میں آجائے گی تو دو روپیہ کسی سید کو دوں گا ایسی منت حرام ہے اور گناہ ہے اور وہ سید کو دو روپیہ دینے کی نیت کی وہ واجب بھی نہیں ہے یا فلاں کام مثلاً بیراہو جائے گا جو جائز ہے۔ تو میں فلاں خانقاہ میں اتنا روپیہ چڑھاؤں گا اگر وہ کام ہوگیا تو اس خانقاہ میں روپیہ چڑھانا واجب نہ ہوگا اور یہ جو منت مانی گئی تھی اس کا گناہ اس کی گردن پر رہے گا۔ غرض یہ کہ منت واجب۔ سنت۔ مباح۔ امر کے لئے ہو سکتی ہے اور مکروہ کی منت نہیں مانی جا سکتی۔ شرعی منت جو کہ واجب العمل ہے وہ وہ ہے کہ جائز کام کے لئے ہو جیسا کہ اوپر بیان ہوا اور جائز چیز کی منت کرے اور صیغہ بھی عربی میں جاری کرے۔ وہ نذر واجب العمل اور اگر نہیں ادا کی تو کفارہ دینا ہوگا۔ اگر اپنی زبان میں منت مانی ہے اور عربی کا صیغہ نہیں پڑھا ہے تو وہ واجب العمل نہیں ہے اور نہ اس کے ترک میں کفارہ واجب ہے۔

۲۴۲
ج۔ جو رقوم خمس وزکوٰۃ گم ہوگئی ہیں ان کا حکم ہے جو شاید پہلے میں لکھ چکا ہوں۔ اگر باقاعدہ حفاظت کی تھی اور اس کے اہل تک پہنچا دینے کا موقع نہ مل سکا

تھا تو امین ذمہ دار نہیں ہے ۔ اور اگر تفریطی کی ہو تو ذمہ دار ہے میرا تو خیال آپ کی
طرف یہ نہیں ہو سکتا کہ ان کی حفاظت میں آپ نے کچھ کمی کی ہو گی ۔

۲۴۳
ج ۔ وجوب زکوٰۃ و خمس سے پہلے جو زمین خریدی ہے ۔ یا مکان تک رہن کرایا ہے
اس میں زکوٰۃ و خمس نہ ہو گا ۔

۲۴۴
ج ۔ حضرت استاد معظم سرکار طباطبائی اعلی اللہ مقامہ کا فتویٰ تھا کہ اندرون سال جو
قرض لیا تھا وہ ادا کیا جائے گا تو وہ خرچ سال میں محسوب ہو گا اور اس سے قبل
والے سال کا قرض خرچ حال میں محسوب نہ ہو گا خاکسار کو اس سے اختلاف ضرور
ہے مگر احوط یہی ہے جو سرکار فرما گئے ہیں ۔

۲۴۵
ج ۔ اس مسئلہ میں بھی خاکسار کے نزدیک تو درب خمس نہ ہو گا لیکن احوط وہ ہی ہے
جو سرکار نے فرمایا ہے ۔

۲۴۶
س ۔ مومنین اپنے جانوروں میں اگر بغیر صیغہ حضرت عباس علیہ السلام کا حصہ قرار دیں تو
اس کا جواب یہ ہے ۔

ج ۔ جب کہ صیغہ شرعی نہیں پڑھا تو شرعاً اس کے موافق عمل کرنا واجب نہیں ہے لیکن
بغیر صیغہ شرعی کے جو منت کی گئی ہے وہ ناجائز نہیں ہے ۔ اور موجب ثواب بھی
ہے ناظمیہ میں بھی یہ رقم کی جا سکتی ہے اور امام بارگاہ میں بھی صرف ہو سکتی ہے اما مبارزہ
بہتر ہے ناظمیہ میں اگر بھیجا جائے تو ان کی رسید بھی ملے گی ۔

۲۴۷
س ۔ دس روپیہ کا نوٹ مختلف قسم کی رقوم میں سے زائد نکلا ہے تو لقطہ اور مال
مجہول المالک حاکم شرع کو دیا جا سکتا ہے کیونکہ لقطہ اور مال مجہول المالک جب کہ
صاحب مال تک نہ پہنچ سکتا ہو تو وہ حاکم شرع کے پاس پیش کیا جا سکتا ہے
آپ نے جس مال کو لکھا ہے وہ مال مجہول المالک کے حکم میں ہے ۔

۲۴۸
س ۔ واجب وغیر واجب خمس و زکوٰۃ ہر ایک مد الگ الگ ہے ۔

ج ۔ بے شک یہ مدیں الگ الگ ہیں ان میں سے ایک مد کا روپیہ دوسری مد میں صرف نہیں کیا جاسکتا اور نہ حاکم شرع اس کا مجاز ہے ۔

۲۴۹
س ۔ روزہ ہائے ماہ رمضان قضا ہو چکے ہیں ۔ آج ۲۱ ماہ رمضان سے باقی ماندہ روزے بہ برکت دعائے حضور رکھ سکوں تو شکر کروں ۔ ڈر لگ رہا ہے کہ قضا خلاف حکم شرع تو نہ ہو وے خونی پیچش یا درد کے علاج کی غرض سے قضا کی گئی ہے کہ مرض زیادتی نہ پکڑے ورنہ ایسی حالت میں روزہ رکھنا چنداں مشکل نہ تھا ۔

ج ۔ ماہ رمضان کے روزوں میں ترتیب نہیں ہے کہ جو پہلے قضا ہوئے ہیں ان کو رکھ لیا جائے پھر موجودہ ایسا نہیں ہے بلکہ ۲۱ ماہ رمضان سے جو روزے رکھے گئے وہ ادا کے ہونے چاہئیں ۔ ۲۰ تک جو نہیں رکھے گئے اس کی قضا آئندہ آنے والے ماہِ رمضان سے پہلے کسی وقت میں رکھ لینا چاہئے ۔ لاعلمی کی وجہ سے اگر اس کے خلاف کیا گیا ہے تو انشاء اللہ معاف ہے لیکن پہلی ماہِ رمضان سے لے کے ۲۰ ماہِ رمضان تک کے روزوں کا ادا کرنا اثنائے سال میں اگر کوئی مانع نہ ہو تو ضرور واجب ہے ۔

۲۵۰
س ۔ مشرقی پنجاب سے مسلمان نکالے جا چکے ہیں اور مغربی حصہ سے ہنود ۔ اس طرف مسلمان لوٹے مارے گئے اس طرف ہنود ۔ جن بعض مسلمانوں نے ہنود کا مال اسباب خلاف حکم پاکستان اپنی ذاتی استعمال میں لایا ہووے تو اس کی نسبت حکم شرع فرمایا جائے ۔

ج ۔ بعد اخراج خمس وہ مال حاصل کرنے والے کا ہوگا ۔

۲۵۱
س ۔ کسی ایک نے ہنود کی پختہ اینٹیں اور چونا وغیرہ سے حوض وغیرہ تیار کر لئے ہیں اس میں وضو غسل وغیرہ ان لوگوں کا اپنا کیسا سمجھا جاوے گا اور ہم ان کے ہاں مہمان ہوں تو ۔ اور اگر ہم اس نیت سے وضو غسل کر لیں کہ حقیقی مالک کا مال سمجھ کر کر رہے ہیں تو بعد میں خیال آوے کہ اصل مالک ہندو تھا اس سے اجازت

دھوکہ سے غیر مستحق کو خمس دینا

س ۳۱۴۔ اگر اس کے دھوکہ میں آ کے کسی نے خمس و زکوٰۃ کا روپیہ دیا ہو تو یہ روپیہ دینے والا گنہگار ہو گا یا نہیں اور اگر کوئی صورت ممکن ہو تو وہ روپیہ اس سے واپس لیا جا سکتا ہے یا نہیں۔

ج۔ اگر دینے والے نے اس شخص کو مستحق خمس و زکوٰۃ سمجھتے ہوئے خمس یا زکوٰۃ کا روپیہ دیا ہے تو دینے والا گنہگار نہ ہو گا لیکن غیر مستحق کو دینے والا بری الذمہ بھی نہ ہو گا۔

دھوکہ سے غیر مستحق کو خمس دینا

س ۳۱۵۔ اگر یہ رقم خمس اس سے واپس نہ ہو سکے تو دوسرے مستحق کو یہ رقم ادا کرنا واجب ہو گی یا نہیں۔

ج۔ اگر رقم خمس یا زکوٰۃ لاعلمی کی وجہ سے اس غیر مستحق کو مستحق سمجھتے ہوئے دیئے ہیں اور غیر مستحق کے پاس وہ عین رقم باقی ہے اور دینے والا اس کو واپس لے سکتا ہے تو واپس لینا واجب ہے اور اگر عین رقم اس کے پاس نہیں ہے تو یہ شخص اس کی ادائیگی کا ذمہ دار نہیں ہے البتہ اگر لاپرواہی کی اور اچھی طرح استحقاق اور عدم استحقاق کی تحقیق نہیں کی ہے۔ باوجودیکہ حقیقت واقعہ کو سمجھ لینا اس کے امکان میں تھا اور پھر بھی تساہل کی وجہ نہیں دریافت کیا ایسی صورت میں تلف شدہ رقم اپنے پاس سے ادا کرنا ہو گی کسی دوسرے مستحق کو دینا لازم ہو گا۔ یا مجتہد جامع الشرائط کے پاس خواہ وہ مجتہد کہ جس کی تقلید میں یہ ہو یا نہ ہو چاہے اعلم ہو یا نہ ہو بہر حال مجتہد کے پاس اس رقم کو پہنچا دے تاکہ وہ اس کے صحیح مصرف میں صرف کرے۔ اور اگر حق امام علیہ السلام بے محل صرف ہو گیا ہے تو وہ رقم مجتہد جامع الشرائط تک پہنچانا یا اس سے

اجازت ضروری ہوگا۔

متجاہر فی الفسق کی غیبت

س ۳۱۶۔ ایسے شخص کے حیل ومکر کی اشاعت کرنا جائز ہے یا نہیں؟ تاکہ اور مومنین اس کے دھوکہ میں نہ آئیں۔

ج۔ متجاہر فی الفسق کی غیبت جائز ہے خصوصاً جب کہ دیگر مومنین کو شخص مذکور کے مکر و فریب سے محفوظ رکھنا مقصود ہو تو ایسے شخص کے جرم کی اشاعت کر دینا جائز ہوگا تاکہ دوسرے شخص اس کے مکر و فریب میں نہ آئیں۔

نکاح

س ۳۱۷۔ زید کا نکاح باکرہ لڑکی سے ہوا چند دنوں کے بعد معلوم ہوا کہ وہ پہلے سے حاملہ ہے۔ لہٰذا ارشاد فرماویں کہ نکاح صحیح رہے گا یا نہ اور اس حمل کا کیا ہوگا۔

ج۔ اگر حمل حلال کا ہے تو جو عقد زمانہ حمل میں ہوا ہے وہ باطل ہے اور اگر شوہر ثانی نے مقاربت بھی کر لی ہے تو وہ عورت ہمیشہ کے لئے حرام ہو گئی ہے اور اگر زنا کا حمل ہے تو عقد ثانی صحیح ہے اور اگر علم نہیں ہے کہ حمل زنا سے ہے یا حلال سے اور عورت مدعی ہو کہ حلال کا ہے تب بھی عقد باطل ہوگا۔ اور اگر عورت مدعی نہ ہو اور یہ معلوم ہو کہ اس نے عقد ثانی باوجود حرام سمجھتے ہوئے کر لیا ہے جس سے عورت کا حلال وحرام میں پرواہ نہ کرنا ثابت ہوتا ہو اور یہ معلوم ہو جائے کہ حمل بھی زنا ہی کا ہوگا تو احتمال ہے کہ یہ عقد صحیح سمجھا جائے اور حمل بہرحال شوہر کی طرف منسوب نہ ہوگا جب کہ اس کا حمل نہ ہو۔

رہن اراضی

س ۳۱۸۔ زید نے اپنی زمین بطور رہن مثلاً پانچ سو کو بکر کو دی اور بکر کچھ دنوں تک زمین سے فائدہ اٹھاتا رہا۔ بعدہٗ زید نے پانچ سو روپیہ بکر کو دے کر زمین

واپس لے لی کیا یہ رہن جائز ہے۔

ج۔ اگر بکر کے تصرفات کو زید مباح کر دے گا تو بری الذمہ ہو جائے گا ورنہ ان تصرفات و منافع کی جن کو اس نے زمین سے حاصل کی ہیں اس کا معاوضہ بکر سے زید لے سکتا ہے زمین کا واپس لینا صحیح ہے۔

مستحق خمس و زکوٰۃ

س۔ ۳۱۹ مخرج زکوٰۃ و خمس کے بارے میں۔

ج۔ جب زکوٰۃ یا خمس کا پیسہ اس شخص کو دیا گیا جب کہ وہ مستحق تھا اور پھر اس کے بعد خدا نے اسے مستطیع کر دیا اس صورت میں یہی شخص جس نے زکوٰۃ و خمس نکالی تھی یا دوسروں کے زکوٰۃ و خمس کا روپیہ دیا تھا اگر اس شخص مذکور کے یہاں مہمان ہوا ہے یا ہونا چاہے تو اس کے یہاں کھا پی سکتا ہے اور اگر سواری کا خرچ و نیز دیگر مصارف بھی وہ برداشت کرنے پر تیار و راضی ہو تو ایسی صورت میں بھی کوئی مضائقہ نہیں ہے کیونکہ اس شخص کو بروقت استحقاق جو روپیہ آپ کو دیا گیا ہے وہ عین روپیہ اس شخص کے مستطیع ہو جانے پر اس کے پاس باقی تھوڑی ہے ہاں اگر فرض کر لیجئے کہ وہی عین مال جو زکوٰۃ میں دیا گیا تھا اس کے پاس بعینہٖ رکھا ہے اور اس نے صرف نہیں کیا اور وہی روپیہ اس شخص پر صرف کرنا چاہ رہا ہو جو روپیہ خود اس نے اپنی یا کسی دوسرے شخص کی طرف سے زکوٰۃ میں اسے دیا تھا اور ساتھ ہی یہ کہ زکوٰۃ غیر سید کی رہی ہو اور مہمان بنا یہ شخص سید ہو اس صورت میں اس کے جواز میں کچھ اشکال نہ ہوگا۔

س۔ ۳۲۰ وظیفہ خوار طلبہ سے رقم زکوٰۃ و خمس کی واپسی کے بارے میں یہ کہ ان سے واپس لینا واجب تو نہیں ہے۔

ج۔ ان سے واپس لینا واجب تو نہیں ہے لیکن اگر وہ خود دینا چاہیں اور آپ لینا چاہیں تو لے بھی سکتے ہیں۔

سنت و مستحب کا فرق

س ۳۲۰: مستحب اور امر سنت کا فرق۔

ج۔ مستحب و سنت نتیجہ میں تو ایک ہی ہیں یعنی جس کے کرنے میں ثواب ہو اور نہ کرنے میں عتاب نہ ہو لیکن اصطلاح علماء میں مستحب ایک معنی میں ہے اور سنت اس معنی پر بولی جاتی ہے جو طریقہ رسول خداؐ ہو چاہے امر واجبی ہو تحریمی یا کراہت ہو۔ لیکن جب مستحب کے ساتھ یا مستحب کے مقام پر بولا جائے گا تو اس سے یہی مراد ہوگی کہ اس کے کرنے میں ثواب ہے اور نہ کرنے میں عذاب نہیں ہے۔

سجدہ سہو

س ۳۲۱: سجدہ سہو کے متعلق۔

ج۔ اگر سہواً واجب سے زیادہ ادا کر گیا ہے تو لا سہو فی السہو تو اس کے لئے نہ دوبارہ سجدہ سہو واجب ہوگا نہ قضا واجب ہوگی آئندہ اس کا خیال رکھے کہ جتنا ضروری ہے اس سے زیادہ عمل میں نہ لائے۔

نماز جنازہ

س ۳۲۲: نماز جنازہ میں کما صلیت و کا فضل ما صلیت کے متعلق۔

ج۔ دونوں صحیح ہیں مگر کما صلیت زیادہ بہتر ہے۔

پولیس کی ملازمت

س ۳۲۳: پولیس افسر کے بارے میں۔

ج۔ بارہا عرض کر چکا ہوں کہ مفاد شیعیت محفوظ کرنے کے لئے اگر پولیس کی نوکری

کی ہے تو جائز ہے ورنہ جائز نہیں ہے جواز کی صورت میں خمس خرچ سال کے بعد نکالا جائے گا اور عدم جواز کی صورت میں پہلے ہی نکالا جائے گا اور اس کے بعد رقم اپنے خرچ میں لائی جائے گی۔

منت

س ۳۲۳۔ مرد مومن کی نذر امام باڑہ کے بارے میں۔

ج۔ درصورتیکہ منت امام باڑہ ہی کے لئے مانی ہے تو پھر دوسری جگہ وہ روپیہ نہیں دیا جا سکتا۔

احترام قرآن

س ۳۲۴۔ قرآن مجید کے متعلق۔

ج۔ اگر قرآن مجید یا کوئی اور متبرک چیز نیچے رکھی ہوئی ہو اس کی چھت پر رہنا یا ضرورتاً چڑھنا ممنوع نہیں ہے اس کے حکم میں امام باڑہ بھی ہے۔ کیونکہ وہ امام باڑہ یا علم جہاں ہیں وہ مقام علیحدہ ہے اور اس کی چھت یہ دوسری جگہ ہو گئی۔

تعظیم قرآن

س ۳۲۵۔ قرآن مجید کے لئے تعظیماً اٹھنا۔

ج۔ قرآن مجید کے لئے تعظیماً اٹھ کھڑے ہونے میں کوئی مضائقہ نہیں لیکن اس کو شرع کا حکم سمجھتے ہوئے اٹھنا جائز نہ ہوگا کیونکہ شرع نے خصوصیت کے ساتھ کھڑے ہو کے تعظیم قرآن کرنا نہیں بتایا ہے لہٰذا اگر شرع کی طرف نسبت دیتے ہوئے کھڑا ہوا تو بدعت ہوگا۔ ہاں اپنے رسم و رواج کے لحاظ سے کھڑے ہوئے تو اس طریقہ میں کوئی مضائقہ نہیں کیونکہ قرآن کا احترام شرعاً بھی ضروری ہے۔

س۔ ۳۲۵ بہ رقم قیمت۔

ج۔ اگر سال بھر کے مصارف سے زائد ہو تو اس میں خمس دے۔

فوج و پولیس کی ملازمت

س۔ ۳۲۶ انگریزوں کی فوجی و پولیس کی ملازمت کا حکم وہی موجودہ حکومت کا حکم۔

ج۔ جو حکم انگریزوں کی فوجی و پولیس کی ملازمت کا تھا وہی موجودہ حکومت کا ہے۔

ختنہ

س۔ ۳۲۷ ختنہ کے متعلق۔

ج۔ ختنہ اس کے لئے بھی ضروری ہے اور واجب ہے لیکن بغیر ختنہ نماز و روزہ صحیح ہے

قریبی مستحق کی موجودگی میں رقم باہر بھیجنا

س۔ ۳۲۸ کیا قریبی مستحقین کو نہ دینا اور ساری کی ساری رقم حاکم شرع کی خدمت بھیج دینا بالاتفاق شرعاً ناجائز ہے۔

ج۔ ایسا کرنا کسی کے نزدیک ناجائز نہیں ہے اگر حقیقتاً قریبی رشتہ دار مستحق موجود ہیں تو ان کو دے سکتے ہیں شرعاً جائز ہے البتہ اگر استحقاق ان کا ثابت نہ ہو یا وہ لوگ پابند احکام شرع کے نہ ہوں اور اس مال خدا کو ناجائز مقامات پر صرف کرتے ہوں تو بجائے ان کے کسی دوسرے کو دے سکتے ہیں۔ حاکم شرع کو اس وقت دینا واجب ہے جب کہ وہ طلب کرے اس وقت کسی اور کو نہیں دے سکتے یا بدون طلب اس کے پاس بھیج دیں تو یہ فعل مستحسن ہو گا کیونکہ خود بری الذمہ ہو جائیں گے اور ساری ذمہ داری حاکم شرع پر عائد ہو جائے گی۔

اعانت طلبہ

س۔ ۳۲۹ طلاب خاص کر طلاب اہل پنجاب نجف کی طرف سے جو مجھے خط بھیجا ہے۔ اور اس میں جو اعتراض بھیجنے والے پر اور وصول کرنے والے حضرات علماء پر لکھے ہیں

عرض نہیں کر سکتا ہوں۔ سرکار نجم الملت مرحوم قریبی کو دینا افضل فرماتے تھے ان کا تحریری فتویٰ سامنے نہیں جس کی نقل لکھ سکوں اسی طرح سرکار ناصر الملۃ کا فرمان بھی۔ ایک دو بار قریبی مستحقین کو دیا بھی لیکن ان کی حالت علماء کی خدمت میں عرض کرنے پر حکم ہوا کہ ان سے واپس لے جاویں یا ان کو دینے والا اپنے پاس سے دیوے ایک بار تو اپنے پاس سے دے سکا لعبدہٗ باوجود اعتراضات کے علماء کی خدمت میں بھیجتا آرہا ہوں حضور والا کے اس حکم کو پڑھ کر طلاب عراق و ایران کو اس رقم سے دینا ناجائز ہے خیال آرہا ہے کہ بنابریں پنجاب کا ہندوستان بھیجنا ناجائز نہ ہوگا۔

ج۔ جس شرط سے اوپر لکھ چکا ہوں وہ شرط نہ پائی جائے یعنی حاکم شرع نے طلب نہ کیا ہو تو قریبی مستحق رشتہ دار کو جس کے اوصاف مذکور ہو ویں دینا افضل ضرور ہے۔ لیس واجب نہیں اور جناب نجم الملۃ اعلی اللہ مقامہٗ نے بھی واجب نہ بتایا ہوگا۔ جناب ناصر الملۃ اعلی اللہ مقامہٗ سے میں نے غیر ہندی طلاب ساکنین عراق کے لئے یہ تحریر کیا ہے جو آپ کے پاس شاید موجود ہو کہ عراق میں بکثرۃ رقوم آتے ہیں جو غیر ہندی طلاب کو دیئے جاتے ہیں اس لئے وہ مستحق نہیں ہیں۔ اور وہاں ان رقوم کا بھیجنا اچھا ہے۔ اور اب بھی میرا یہی کہنا ہے۔ اور اگر ہندوستان کے طلاب مدرسہ کو حاجت نہ ہوئی تو پنجاب کا روپیہ وہیں دینا اور میں یہاں کے لئے طلب نہیں کرتا۔ لیکن اگر یہاں یہ روپیہ نہ آئے تو مدرسہ ناظمیہ جو برسوں سے دینی خدمت کر رہا ہے وہ خدانخواستہ ٹوٹ جائے۔ کیونکہ اس کی مستقل آمدنی اس گرانی کے زمانہ میں موجودہ مصارف کے لئے ہرگز ہرگز کافی نہیں۔

مقامی مستحق کی موجودگی میں رقم باہر بھیجنا

س ۳۴۳: مقلد اپنی اور اپنے احباب و اقرباء کی رقوم زکوٰۃ و خمس وغیرہ دینے والوں کے

قریبی اور ہمسایہ طلاب اور مساکین کی موجودگی میں لکھنؤ یا نجف بھیجے تو شرعاً کیا یہ غیر صحیح ہوگا اور تدارک اس کا کیا ہوگا۔

ج۔ حاکم شرع کے طلب کرنے کے بعد تو اس کے خلاف دوسرے مصارف میں صرف کرنا اور قریبی مستحقین و طلاب کو دینا جائز نہ ہوگا۔ لیکن اگر وہ طلب نہ کرتا ہو تو ان کو دیا جاسکتا ہے۔ اور میں یہ کہتا ہوں کہ اگر وہاں قابل اعتبار مستحق ہوں تو ان کو بھی آپ دے سکتے ہیں۔ یا ان کے استحقاق کی تصدیق آپ کر دیں تو میں خود بھی یہاں سے بھیج سکتا ہوں۔ اور میں رقوم وصول ہونے کے بعد ان میں سے بھی ان کو دیا جاسکتا ہے جس کی آپ تصدیق کر دیں۔

خمس

س ۳۲۱۔ خمس مکمل یا نصف ناظمیہ وغیرہ مستحق ہے یا نہیں اور سید خمس مدرسہ ناظمیہ کی جانب سے مل سکتی ہے یا نہ۔

ج۔ مصارف خمس میں سے شرعاً کوئی ادارہ مصرف نہیں قرار دیا گیا خواہ کوئی مدرسہ ہو یا یتیم خانہ۔ یا کوئی اور ادارہ البتہ خمس کی رقم حاکم شرع کو دی جائے گی تو وہ اس ادارہ کے متعلق مستحقین کو دے سکتا ہے جس کا فائدہ یہ ہوگا کہ حق واجب بھی ادا ہو جائے گا اور اس ادارہ کو فائدہ بھی پہنچ جائے گا۔ اس بنا پر خمس کی رقوم وہ بجائے اس کے کہ میں کسی اور مستحق کو دوں۔ ناظمیہ کے طلاب و مدرسین کو بطور تنخواہ یا بطور وظیفہ یا کھانے کی صورت میں دے دیتا ہوں۔ اس صورت سے مدرسہ بھی چل رہا ہے اور واجبات ادا بھی ہوتے ہیں اور آپ بھی مدرسہ کی اعانت کا ثواب علیحدہ پاتے ہیں۔ اور مستحقین تک رقوم پہنچانے کے فرائض سے سبکدوش ہو جاتے ہیں۔ مکمل خمس بھی مدرسہ میں بصورت مذکورہ دیا جاسکتا ہے اور وہ لینے کا مستحق بھی ہے اور نصف بھی۔ رسید بھی

مدرسہ کی طرف سے اسی صورت سے مل بھی سکتی ہے۔

مخمس رقم سے خمس

س ۳۲: جس رقوم سے خمس اور زکوٰۃ ادا ہوچکا ہووے اس سے مفلس مومن کو قرض دیا جاوے بعد دو سال کے یا ایک سال تمام ہونے کے بعد مومن سے قرض وصول ہوجائے تو اس سے دوبارہ خمس تو نہیں ہوگا۔

ج۔ صورت مذکورہ میں خمس واجب نہ ہوگا۔ البتہ اگر نصاب یا نصاب سے زائد ہے اور اشرفی یا نقرئی روپیہ کی صورت میں نقد گیارہ مہینہ تک بغیر تغیر و تبدل کے اپنے قبضہ میں رہا ہے تو بارھویں مہینہ زکوٰۃ واجب ہوگی۔ اور اگر شروط مذکورہ میں سے کوئی شرط نہ پائی جائے تو زکوٰۃ بھی واجب نہ ہوگی۔

مولود کی سرتراشی و ختنہ

س ۳۳: ساتویں روز مولود کا سر منڈانا ختنہ کرنا لکھا ہے اگر یہ روز عشرہ محرم کے دنوں میں ہوویں یا شہادت معصوم کا روز ہووے تو کس طرح کرے۔

ج۔ اس سنت کو ادا کر دے اور کوئی سرور و خوشی کے کسی قسم کا نہ ادا کرے۔ لیکن سر منڈانا ساتویں روز کے بعد پھر مستحب نہیں۔

بغیر عذر معقول ختنہ نہ کرانا

س ۳۴: نومسلم جو لوگ بلا عذر معقول ختنہ نہیں کراتے۔

ج۔ جو لوگ بلا عذر معقول ختنہ نہیں کراتے ان کے متعلق اطمینان نہیں ہوسکتا کہ وہ مسلمان ہوگئے اس اطمینان نہ ہونے کی وجہ سے ان کو اسی طرح نجس سمجھا جائے گا جس طرح وہ پہلے نجس تھے۔

نماز قصر

س ۳۵: نماز قصر کے متعلق۔

ج۔ اگر جناب محسن حکیم صاحب کا منشا یہ ہے کہ اگر کوئی واعظ صاحب یا طبیب صاحب
ایسے ہوں جن کا پیشہ واعظ کرنا یا علاج کرنا سفر میں ہوتا ہو یعنی اپنے گھر
سے نکلے ایک شہر میں گئے وہاں دو ایک روز دس دن سے کم قیام کیا وعظ
کیا یا مریضوں کا علاج کیا اجرت لی آگے بڑھے۔ وہاں میں بھی وعظ کیا یا علاج
کیا آگے چلے یا ریل پر مسافروں کے ساتھ ہوں اور ریل کے مسافروں کو وعظ
کرتے ہوں یا ان کا علاج کرتے اور اس میں پیسہ کماتے ہوں تو وہ لوگ نماز تمام
کریں گے اور کثیر السفر کی حد میں آجائیں گے۔ ریل کا گارڈ۔ یا جہاز کا کپتان ہوتا
ہے۔ اور اگر واعظ یا ڈاکٹر یا طبیب ایسے ہیں جیسے عموماً ہوتے ہیں یعنی اپنے
شہر ہی مجلس پڑھے اور علاج مریضوں کا کرتے ہیں کوئی باہر بلاتا ہے تو وہاں پر
چلے جاتے ہیں پھر اپنے گھر واپس آتے یا آگے پر وہ جاتے ہیں وہاں مجلس پڑھے
یا علاج کرتے ہیں جیسے کہ عموماً ہوا کرتا ہے تو یہ لوگ کثیر السفر کے حکم میں نہیں ہیں
کثیر السفر کے حکم میں صرف وہ ہی ہیں جن کا سفر کرنا ہی پیشہ ہو جیسے ملاح۔ اونٹ
گاڑی والے۔ مسافت شرعی پر اسباب لے جایا کرتے ہوں۔ وہ لوگ نماز تمام
پڑھیں گے واعظین اور اطبا کی شان عموماً ایسی نہیں ہے جیسے ملاحوں وغیرہ کی
ہے ہاں مثلاً کوئی ڈاکٹر صاحب اس میں ملازم ہیں کہ وہ ریل میں برابر سفر کرتے
رہیں اور ان کا مسافرین جو بیمار ہو جائیں ان کا علاج کریں تو ایسے حکیم ہوں یا
ڈاکٹر وہ نماز تمام پڑھیں گے۔

یوم الشک کا حکم

۳۳۵
س۔ اگر ۲۹ تاریخ چاند شعبان ثابت نہ ہو اور روزہ رکھا جائے تو۔

ج۔ اگر ۲۹ر تاریخ چاند شعبان ثابت نہ ہوا تو دوسرے دن یوم الشک بہ نیت استحباب
روزہ رکھنا اچھا ہے اگر بعد میں اس دن کا پہلی ہونا ثابت ہو جائے تو وہ روزہ

ماہ رمضان میں محسوب ہو جائے گا اور اس کی قضا نہ ہوگی۔ اور اگر وجوب کی نیت سے رکھتا تو ناجائز اور حرام ہوگا چاہے بعد میں یہ ثابت بھی ہو جائے کہ پہلی ماہ رمضان کی تھی۔ وہ روزہ صحیح بھی نہ ہوگا اور بعد ماہ رمضان قضا اس روزہ کی واجب ہوگی۔ اور اگر یوم الشک قضا کی نیت سے روزہ رکھا اور یہ نہ ثابت ہوا کہ وہ پہلی تھی تو قضا روزہ ادا ہو جائے گا اور اگر ثابت ہو گیا وہ پہلی ماہ رمضان کی تھی تو نہ قضا کی ادا سمجھی جائے گی اور وہ پہلی ماہ رمضان کا روزہ سمجھا جائے گا۔ پہلا جو روزہ اس کے ذمہ تھا وہ باقی رہے گا اور اس ماہ رمضان کی پہلی تاریخ کا روزہ اس کے ذمہ واجب الادا رہے گا اور اگر یوم الشک روزہ نہ رکھا بعد میں پہلی ہونا ثابت ہو گیا تو بعد ماہ رمضان کے اس کی قضا واجب ہوگی۔ اور اگر یوم الشک قربت کی نیت سے رکھا اس خیال سے کہ پہلی ہو تو یہ واجب ماہِ رمضان کا روزہ ہوگا اور اگر پہلی نہ ہوئی تو یہ سنت ہوگا یا قضا ہوگا۔ یہ صورت بھی جائز نہیں ہے قربت مطلقہ اگر ہو جس میں وجوب استحباب قضا ادا کسی چیز کی نیت نہ ہو تو وہ روزہ اس بنا پر صحیح ہوگا کہ وجوب اور استحباب کی نیت کرنا کسی واجب یا مستحب کے بجالانے کے لئے ضروری نہیں ہے بلکہ صرف نیت قربت کافی ہے۔ اس قول کی بنا پر صحیح ہوگا چاہے پہلی ماہ رمضان کی ہو یا نہ ہو۔ اور بنا بر اس کے کہ شئی واجب یا مستحب کے ادا کرنے کے وقت اس کے وجوب یا استحباب کی نیت ضروری ہے۔ اور نیت قربت مطلقہ کرنا کافی نہیں ہے۔ اس قول کی بنا پر یہ روزہ بھی صحیح نہ ہوگا جو بہ نیت قربت مطلقہ بجا لایا گیا ہے۔ احتیاط کا مقتضا یہ ہے کہ یوم الشک بہ نیت استحباب روزہ رکھے یہ ہر طرح صحیح اور درست ہے۔

ریڈیو کی خبر پر عید کرنا

س ۳۳۶: ریڈیو کی خبر پر عید کرنا۔

ج۔ ریڈیو کے اوپر جو رویت کا اعلان ہوتا ہے وہ قابل اعتبار نہیں ہے مگر یہ کہ مجتہد نے خود اعلان کیا ہو اور ان کی آواز پہچان لی گئی ہو۔ اور اس شہر کا کہ جہاں سے اعلان ہوا ہے اور جس میں سننے والا ہے دونوں کا افق ایک ہو۔ یا یہ کہ خارجی قرائن سے اس کا یقین ہو جائے کہ رویت کا حکم حاکم شرع نے دیا ہے اور دونوں مقاموں کا افق بھی ایک ہو اس صورت میں ریڈیو کی خبر پر عمل کر سکتے ہیں۔

امامباڑہ کی تبدیلی

س ۳۳۷: ایک جگہ امامباڑہ بنایا گیا ہے اور قریباً بیس سال تک اس میں مجالس جناب سید الشہداء علیہ التحیۃ والثناء ہوتی رہیں اب مومنین کی مرضی ہے کہ یہ امامباڑہ چھوٹا بھی ہے اور جگہ بھی ناموزوں ہے امامباڑہ اور جگہ بنایا جائے اگر امامباڑہ اور جگہ بنا لیں گے تو یہ امام باڑہ۔ امام باڑہ نہ رہے گا بلکہ بازیچہ اطفال و خواب گاہ سگاں بن جائے گا۔ اگر ہم لوگ اس جگہ کو سفیدہ چھوڑ دیں اور ملبہ اتار کر موقع مناسب پہ امام باڑہ تیار کر لیں تو شرعاً کر سکتے ہیں یا نہیں۔

دوسری صورت زمین بیچ لیں اور دوسری جگہ خرید لیں وہاں امام باڑہ بنائیں یا کوئی صورت جس سے یہ امام باڑہ بھی کام آ جائے اور بدل بھی جائے یا اس امام باڑہ کے ملحقہ مکانات خرید کر وسیع کر دیا جاوے۔ اور کوئی شرعی شکل نہیں۔

ج۔ باسمہ عز شانہ۔ اگر وہ امام باڑہ وقف نہیں ہے تو اس کو کسی مسلمان کے ہاتھ فروخت بھی کر سکتے ہیں اور کھود کے اس کے ملبہ سے دوسرے مقام پر امامباڑہ بھی بنا سکتے ہیں اور سب سے بہتر یہ ہے کہ قرب کے مکان یا زمین خرید کے اسی امامباڑہ کو وسیع کریں۔

میت کے غسل کا حکم

س ۳۳۸: میت کو کفن دینے کے بعد اگر پاخانہ یا پیشاب آجائے تو صرف پلید جگہ ہی صاف کی جائے یا دوبارہ غسل کیونکہ جنب و حائض کو غسل کے بعد اگر ایسا واقعہ پیش آئے تو صرف وضو کیا جاتا ہے۔

ج۔ مقام نجس پاک کر سکتے ہیں۔ غسل کی ضرورت نہیں۔

غسل میت سے قبل یا بعد وضوء

س ۳۳۹: میت کے غسل میں میت کو وضو کرانا چاہیئے یا نہیں پہلے یا بعد کیونکہ جنب کے سوا سب غسلوں میں وضو ضروری ہے۔

ج۔ غسل سے پہلے وضو مستحب ہے۔ واجب نہیں ہے نہ قبل غسل دینے کے میت کو وضو کرا دینا واجب ہے نہ بعد غسل کے وضو کرانا واجب ہے۔

قرآن مجید کا بلا اختیار گر پڑنا

س ۳۴۰: سہواً قرآن گر پڑے تو گناہ ہے یا نہیں اور اس کا کفارہ کیا ہے۔

ج۔ اگر بلا اختیار قرآن مجید ہاتھ سے چھوٹ کر زمین پر گر جائے تو اظہار ندامت کرے اور سر پر رکھے چومے توبہ کرے یہ طریقہ ہو لکھنؤ میں برتا جاتا ہے کہ اسی کے وزن کی کوئی شی مستحق کر دیتے ہیں اس میں بھی کوئی مضائقہ نہیں۔

نامحرم مرد کا عورت کا جنازہ اٹھانا

س ۳۴۱: نامحرم مرد عورت کا میت اٹھا سکتا ہے یا نہیں۔ قبر میں اتار سکتا اور کندھا پکڑ سکتا ہے یا نہیں۔ نیز سادات امتی کندھا دے سکتا ہے قبر میں اتار سکتا ہے یا نہیں۔

ج۔ نامحرم مرد اس طرح عورت کو اٹھا سکتا ہے اور کندھا دے سکتا ہے کہ اس کی نظر میت کے کھلے ہوئے عضو پر نہ پڑے کپڑے کے ذریعہ پکڑے یا کوئی اور چیز حاجب ہو تو کوئی مضائقہ نہیں سید اور امتی اس حکم میں برابر ہیں۔

رنگدار کفن

س ۳۴۲۔ عورت کے کفن میں سلوار اور کرتہ رنگدار یا ریشمی ہو تو حرج تو نہیں کیونکہ کفنی چادر [illegible]
سفید ہیں عورت کو لنگوٹ پہناتے ہیں کیا حرج ہے۔

ج۔ ریشمی کپڑے میں عورت یا مرد سب کو کفن دینا حرام ہے رنگین کپڑے میں کفن دینا [illegible]
مکروہ ہے سفید کپڑا کفن کے لئے ہونا چاہیئے۔

تنور میں ہڈی کا گرنا

س ۳۴۳۔ تنور میں ہڈی گر کر جل جائے تو اس تنور کے لئے کیا حکم ہے جب کہ ہڈی کی بابت
یہ معلوم نہ ہو کہ حلال جانور کی ہے یا حرام کی۔

ج۔ ہڈی تنور میں گرے اور گر کے جل جانے سے تنور نجس نہ ہو جائے گا۔

قواعد مدرسہ ناظمیہ

س ۳۴۴۔ قواعد مدرسہ ناظمیہ کس نے مرتب فرمائے ہوں گے اس کی تصدیق کن مجتہدین کرام
نے فرمائی ہوگی مدرسہ کا ہر ایک مصرف زکوٰۃ سادات وغیر سادات سے جائز ہے کہ [illegible]

ج۔ قواعد مدرسہ سرکار نجم الملت طاب ثراہ مرتب فرما گئے ہیں انہیں کی پابندی کی جاتی
ہے اور جو زمانہ حال کے مقتضاء سے ضرورتیں پیش آتی ہیں ان کی ترتیب [illegible]
شرکت کے ساتھ کمیٹی مرتب کرتی ہے۔ ہر مصرف ایسا نہیں ہے کہ جس میں سید [illegible]
غیر سید کا تفرقہ نہ ہو صرف مصرف فی سبیل اللہ میں سادات وغیر سادات
کا تفرقہ نہیں ہے۔

رقوم مدرسہ کا مصرف

س ۳۴۵۔ غیر سادات کی زکوٰۃ کا پیسہ ناظمیہ کے سید طالب علم کو مدرسہ کی طرف سے دیا جا
سکتا ہے یا نہ۔ جب کہ مدرسہ مصرف فی سبیل اللہ ہے اور غیر مشروط ہے۔

ج۔ فی سبیل اللہ کے تحت میں دیا جا سکتا ہے لیکن احتیاط کے خیال سے سادات کے

کرانے میں غیر سید کی زکوٰۃ نہیں دی جاتی۔

اجناس زکوٰۃ و فطرہ کی قیمت

سوال ۴: اصل چیز زکوٰۃ مثل غلہ وغیرہ مستحق تک پہنچانی ہوتی ہے بصورت محال حسب اجازت مجتہد اصل جنس فروخت کر کے رقم کی صورت میں مستحق تک پہنچانی ہوتی ہے جو لوگ بغیر اذن مجتہد زکوٰۃ فطرہ اغنہ یا سالانہ پیداوار کا غلہ از قسم زکوٰۃ فروخت کر کے میرے ہاتھ میں دے چکے ہوں اور میں ناظمیہ میں پہنچا چکا ہوں تو اس امر کی نسبت کیا حکم ہے نیز آئندہ ایسے لوگوں کے لئے مناسب حکم ہمیشہ فرمایا جاوے نیز فرمایا جاوے کہ حکم حضور والا سے ان کو آگاہ کرنا ہی ہمیشہ کے لئے کافی رہے گا خاص کر ایسے لوگوں کے واسطے جو فی الحال زکوٰۃ غلہ نہیں نکالتے ممکن ہے دو یا تین سال کے بعد انہی لوگوں کی طرح دینے لگ جاویں اور بغیر اذن مجتہد غلہ فروخت کر کے رقم مجھ تک پہنچا دیں تو یہی ایک حکم ان کے لئے بھی کافی رہے گا۔

ج: جو لوگ کہ اصل غلہ وغیرہ نہیں دے سکتے وہ اس کے مجاز ہیں کہ اس کی قیمت بازار کے نرخ سے جو ہوتی ہو وہ دیویں خواہ خود خرید لیں یا دوسرے کے ہاتھ فروخت کر کے رقم دے دیں اور حکم سابق ان کے لئے بھی کافی ہوگا۔

سوال ۵: غیر سید کا غلہ زکوٰۃ سید کے ہاتھ فروخت ہووے تو کیا ہے۔ خریدنے و بیچنے والے ہر دو کی نسبت مناسب حکم فرمایا جاوے۔

ج: اس امر میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

صدقہ دینا کے بعد غیر مستحق کا علم ہونا

سوال ۶: ناظمیہ کے ایک طالب علم کو مدرسہ مال زکوٰۃ سے وظیفہ وغیرہ دیتا رہا ہے طالب علم مذکور چور اور سال بھر میں ایک وقت بھی نماز نہ پڑھنے والا ہو تو سرکار مرحوم کے فتویٰ کے رو سے یہ مصرف جائز رہے گا یا ناجائز۔ بصورت عدم جواز

دوبارہ مدرسہ دے گا یا زکوٰۃ بھیجنے والا۔

ج۔ جب سے کہ اس کے تارک الصلوٰۃ ہونے کا علم ہو جائے گا اس وقت سے اس کو زکوٰۃ نہیں دی جائے گی اور قبل علم جو زکوٰۃ دی گئی ہو اس کا اعادہ دینا کسی پر واجب نہ ہو گا اور اگر ہوتا تو مدرسہ پر ہوتا نہ کر دینے والے پر کیونکہ وہ مجتہد کے سپرد کر چکا تھا اور بری الذمہ ہو گیا تھا۔

زکوٰۃ

س ۳۵۰۔ قبلتین مرحومین کے نتادی پاس رکھتا ہوں۔ فرماتے ہیں کہ نہری رقبہ سے جو غلہ آوے اس سے دسواں حصہ زکوٰۃ ہو گی اور رقبہ چاہی سے جو آوے اس سے بیسواں۔ چوہدری نور خان کے نام جو حکم حضور والا پہنچا ہے اس میں رقبہ نہری کا بھی بیسواں حصہ لکھا ہے۔ نیز نصاب کا بھی فرق ہے جناب مرحوم ساڑھے بیس من انگریزی نصاب غلہ فرماتے تھے۔

ج۔ نہر سے سیراب کرنے کے دو طریقے ہیں۔ ایک تو یہ ہے کہ جب زراعت میں پانی دینے کی حالت ہوتی ہے تو دریا کی طغیانی سے سینچا جاتا ہے اور پانی از خود کھیتوں کو سیراب کر دیتا ہے۔ یہ طریقہ مصر میں رود نیل کا ہے۔ اس طرح اگر سیرابی ہو تو دسواں حصہ زکوٰۃ میں دیا جائے گا۔ مرحومین نے اسی طریقہ کو پیش نظر رکھتے ہوئے دسواں حصہ تحریر فرمایا ہو گا۔ اور دوسرا طریقہ نہر سے پانی دیں ڈول کے ذریعہ سے یا پیر بان بنا کے یا انجن وغیرہ کے زراعت سیراب کرنا ہوتا ہے اس طریقہ کا حکم اور کنوئیں (چاہ) سے پانی دینے کا حکم یکساں ہے کیونکہ ان دونوں صورتوں میں زراعت کنندہ کو دشواریاں پیش آتی ہیں۔ یا صرفہ ہوتا ہے اس لئے دونوں جگہ بیسواں حصہ دیا جائے گا میری نظر میں یہی طریقہ ہو گا جو میں نے بیسواں حصہ تحریر کیا ہو گا۔ اس لئے کہ ہندوستان میں دریائے نیل

والی صورت نہیں ہے اگر کوئی مقام ایسا ہو کہ وہاں کا دریا بھی مثل دریائے نیل کے ازخود بلازحمت زراعتوں کو آگے سیراب کر دیا کرے ایسے دریاؤں سے سیراب شدہ زراعت کے حاصل سے میرے نزدیک بھی دسواں حصہ دیا جائے گا جیسا کہ مرحومین بھی بیسواں حصہ دریائی سیرابی سے دلواتے جب کہ اس طریقہ پر پانی لیا جاتا ہے جو میں نے بذریعہ آلات و صرفہ وغیرہ تحریر کیا ہے۔ میں نے جو انگریزی سیر کے حساب سے ۲۲ من ۲۰ سیر نصاب زکوٰۃ بتایا ہے تحقیقی ہے اور مرحومین نے جو ۴۰ من ۱۰ سیر بتایا وہ احتیاطی ہے۔ دینے والے کو اختیار ہے جس نصاب پر چاہے عمل کرے۔

مومنہ کا نکاح

س ۳۵۱۔ مومنہ کا نکاح با غیر مومن حرام و باطل فرماتے تھے۔ حضور والا کس طرح فرماتے ہیں۔

ج۔ بغض اہل بیتؑ سنی کے ساتھ مومنہ کا عقد ناجائز و باطل ہے اور حنفی محب اہل بیتؑ کے ساتھ بھی مومنہ کا عقد نہ ہونا اچھا ہے۔

میراث بیوہ

س ۳۵۲۔ مومنہ بیوہ کو خاوند کے مال سے سب دیتے ہیں آٹھواں حصہ مگر اراضی سے نہیں دیتے۔ قبلہ ناصر الملۃ اراضی سے بھی آٹھواں حصہ دیا فرماتے تھے حضور والا کا حکم کس طرح ہے۔

ج۔ بیوہ کو اراضی سے آٹھواں حصہ دینے والے اور بھی بعض علماء تھے لیکن قوت اسی میں ہے کہ بیوہ لاولد کو اراضی سے حصہ نہیں ملے گا۔

مسئلہ نوروز

س ۳۵۳۔ بتقریب نوروز تحویل آفتاب اس سال جنتریوں میں جو لکھی ہے کبھی نہیں جاتی صحیح وقت حضور والا تحریر فرماویں کہ صبح کے وقت چھ بجکر چوبیس سیکنڈ پر ہوگی یا شام کے چھ بجے اگر شام کے چھ بجے ہووے تو نماز چار رکعت دوسرے دن پڑھنی صحیح ہوگی

ج۔ نوروز کا زائچہ کھینچنا یہ مجتہدین کا کام نہیں ہے منجمین کی تقویمیں وقت تحویل جاننے کے کام میں لائی جاتی ہیں ۔ ہدایت اللہ خان کی تقویم زیادہ معتبر سمجھی جاتی ہے اور اس تقویم میں ۲۱ مارچ چہار شنبہ کا دن ۱۲ رجمادی الثانی بعد زوال ۲ بجکے ۲۵ منٹ پر لاہور میں تحویل آفتاب کا وقت ہے اور سرگودھا اور اس کے حوالی میں بھی ایسا ہی ہونا چاہیئے اور بعد تحویل نماز پڑھی جائے ۔

بنک کے ذریعہ رقم بھیجنا

س ۳۵۴۔ بنک کے ذریعہ کراچی روپیہ بھیجنا جائز ہوگا ۔

ج۔ بنک کے ذریعہ روپیہ بھیجنا شرعاً تو جائز ہے ۔ لیکن یونین بنک کا تجربہ ہو چکا ہے اس لئے جرأت نہیں ہوتی کہ مشورہ دیا جائے اگر حبیب بنک کی شاخ وہاں ہے تو اس کے ذریعہ سے روپیہ بھیجنا شاید مضائقہ نہ رکھتا ہو ۔ کیونکہ ہمارے سیٹھ صاحب اس بنک کے افسران اعلیٰ میں سے ہیں سب سے بہتر صورت یہ معلوم ہوتی ہے کہ سیٹھ صاحب سے دریافت کیجئے جو ذریعہ وہ اختیار فرمائیں اس پر عمل کیجئے ۔

تقلید

س ۳۵۵۔ مجھے اس کام کو کب تک کرنا پڑے گا ۔

ج۔ جب تک آپ کو مجھے حسن عقیدت ہے ۔

اعانت مدرسہ سرگودھا ۔ جلال پور

س ۳۵۶۔ مدرسہ سرگودھا و جلال پور میں ضرورت ہے کہ اس قسم کی رقمیں دی جاویں مگر جامع شرائط مجتہد سرپرست سرگودھا والے مدرسہ میں تو نہیں ۔ البتہ جلال پور والے مدرسہ میں جو استاد اول ہیں عراق سے پڑھ کر آئے ہیں ۔ شرائط و اجازہ کا علم نہیں ۔ اگر وہ فرماویں تو لوگوں کو ان کے ہاتھ پر دینے کا مشورہ دوں یا نہ ۔

ج ۔ مجھ کو ان سے واقفیت نہیں ہے ۔ ان کے متعلق میں کیا کہہ سکتا ہوں

اختلاف فتویٰ

س ۳۵۷۔ جناب مرحومین کے فتاویٰ میں اور حکم حضور والا میں فرق معلوم ہووے تو عمل کس پر کرنا چاہیئے۔

ج۔ اوّل تو دریافت کرنا چاہیئے کہ وجہ اختلاف کیا ہے۔ درصورتیکہ طے ہو جائے کہ میرے اور ان کے درمیان اختلاف ہے تو جو شخص ان کی تقلید پر باقی ہے۔ یعنی پہلے ان کا مقلد تھا اور میرے حکم سے انہیں کی تقلید پر باقی ہے تو مرحومین کے ان مسائل پر عمل کرے جن پر ان کے حیات میں عمل کر چکا ہے خواہ میرا فتویٰ مختلف ہو۔ اور اگر ان مسائل اختلاف میں مرحومین کی حیات میں ان کے مطابق فتویٰ عمل نہیں کیا ہے تو میرے حکم پر عمل کیا جاوے۔

نذر و نیاز کی رقم ضائع ہونا

س ۳۵۸۔ یونین بنک سے وصول شدہ روپیہ کی رسید مطبوعہ ایک ہی میرے نام پر عطا فرمادیں۔ نیز فرمایا جاوے کہ یتیم خانہ میں دینے کی رقم اور نذر و نیاز کی رقم بھی دینے والوں کی طرف سے ادا سمجھی جاوے گی جیسا کہ زکوٰۃ وخمس کی نسبت فرمایا ہے کہ دینے والے بری الذمہ ہیں۔

ج۔ ۳ مارچ کے خط میں آپ کو تحریر کر چکا ہوں کہ یونین بنک میں جو روپیہ ضائع ہوا ہے۔ خمس وزکوٰۃ والے تو بری الذمہ ہو گئے لیکن نذر و نیاز کی رقم والے بری الذمہ نہیں ہوئے ان کو پھر ادا کرنا چاہیئے۔

نذر و نیاز مدرسہ بھیجنا

س ۳۵۹۔ مدرسہ سرگودھا و جلال پور کے ہوتے نذر و نیاز و حاضری کا روپیہ ناظمیہ جائز ہے۔

ج۔ ناظمیہ میں بھیجنا حرام نہیں ہے نذر و نیاز کا وہ پیران مدرسوں میں بھی دیا جا سکتا ہے۔

زکوٰۃ

س ۳۶۰۔ انگریزوں نے دریا سے نہریں نکلوا کر جنگلات آباد کرانے چاہے اور مختلف شرائط پر اراضیات لوگوں کو دیئے گاؤں آباد ہوئے جن کو پنجابی زبان میں چک کے نام سے بولتے ہیں سو سو بیگھہ ہر ایک کو دیا اور نہر سے سیراب کرنے کی باری مقرر کر دی کسی چک میں آٹھویں دن سیراب کرنے کی باری ہے اور کسی چک میں زیادہ دنوں بعد۔ کسی کو رات کی باری آتی ہے اور کسی کو دن کی۔ زمیندار اپنے کھیتوں کو بلچہ لئے پانی لگاتے ہیں اور باندھتے پھرتے ہیں دہانہ نہر سے پانی لگانے کا حکومت کی طرف سے مقرر ہوتا ہے ڈول وغیرہ کا طریقہ نہیں ہے گو مشقت اس میں بھی زیادہ ہے مگر ڈول و کنوئیں کا طریقہ نہیں ہے پانی از خود سیراب کرتا ہے اس طریقہ سے غلہ حاصل شدہ کا دسواں دیتے ہیں اور بعض مقلدین اس طریقہ سے بھی بیسواں حصہ کہتے ہیں اور دسواں حصہ دینے والوں کو شک میں ڈالتے ہیں۔ مجتہدین لکھنؤ کے پابند مقلدین تو شروع سے دسواں ہی حصہ دیتے آرہے ہیں ان میں سے جس کسی کو شک ہووے اس کو کیا جواب دیا جائے۔

ج۔ نہر سے زراعت کے سیراب ہونے کے دو طریقے ہوتے ہیں۔ ایک طریقہ تو یہ ہوتا ہے کہ زمین و زراعت بلند ہو۔ اور نہر پست ہو اور نہر کا پانی بغیر ڈول یا چرسہ وغیرہ کے ذریعہ سے کھینچنے کے خود زراعت پر جاری ہو سکتا نہ ہو سکتا ہو اس طرح کی سیرابی کھیت اگر ہوئی ہے تو بیسواں (۲۰) حصہ دیا جائے گا اور اگر جس طرح آپ نے مسئلہ میں تحریر فرمایا ہے اور وضاحت سے سوال کیا ہے اسی طرح کھیتی کی سیرابی ہوئی ہے تو دسواں (۱۰) حصہ دیا جائے گا جیسا کہ بارش سے سیرابی میں بھی اور ان درختوں کے ثمرات میں کہ جو اپنی جڑوں سے آپ سیراب ہو جاتے ہیں جیسا کہ درخت خرما اور انگور ان میں بھی دسواں (۱۰) حصہ

دیا جاتا ہے۔

س ۳۶۱۔ بنک کے ذریعہ روپیہ بھیجنے کی نسبت سیٹھ صاحب سے دریافت کرنے کا حکم ہوا سیٹھ صاحب نے حبیب بنک ضلع لائل پور سے بھیجنے کو فرمایا ہے سرگودھا میں بھی حبیب بنک ہوگا یا نہ ہی ہوسٹے آدمی دریافت کرنے گیا ہے اگر سرگودھا میں ہوا تو سرگودھا سے بہ نسبت لائل پور کے آسانی رہے گی۔

ج۔ مجھے خود معلوم نہیں کہ حبیب بنک کی شاخ کس کس مقام پر ہے اور آپ نے جناب سیٹھ صاحب کو بھیج دیا یا نہیں۔ اور اس عرصہ میں جناب سیٹھ صاحب کا بھی کوئی میرے پاس نہیں آیا۔ بہرحال جس وقت بھیجے گا تو مجھے فوراً تمام تفصیلات سے مطلع کیجئے گا تا کہ رسیدات میں تاخیر نہ ہو۔ اور سیٹھ صاحب کا خط آنے پر یہاں کام انشاء اللہ مکمل ہو جائے۔

میراث بیوہ

س ۳۶۲۔ حکم ہوا کہ بیوہ کو اراضی سے آٹھواں حصہ دینے والے اور بھی بعض علماء تھے لیکن فتوٰی اسی میں ہے کہ بیوہ لاولد کو اراضی سے حصہ نہیں ملے گا۔ کیا اولاد والی کو خاوند مرحوم کی اراضی سے حصہ ملے گا؟ تو کتنا۔ جوابات کے لئے کافی جگہ رکھوائے جا رہا ہوں ہر ایک سوال کے نیچے حضور والا اپنی قلم سے سیدھی سطروں میں حکم تحریر فرمادیں۔

ج۔ باسمہ علٰی شانہ۔ بیوہ صاحب اولاد کو یعنی جس کی اولاد اس شوہر سے ہے جس کا ترکہ تقسیم کیا جا رہا ہے اور وہ اولاد زندہ بھی ہے تو آٹھواں حصہ اپنے شوہر کی اراضی اور غیر اراضی منقولہ وغیر منقولہ ہر قسم کی جائداد سے اس کو ملے گا۔

س ۳۶۳۔ اختلاف نصاب غلہ کی نسبت حضور والا نے تسلی کرادی کہ ۲۲½ من

ج۔ تحقیقی ہے اور ۲۰½ من احتیاطی۔

س ۳۶۴۔ خمس زکوٰۃ دینے والوں کا روپیہ جو بنک میں ضائع ہوا ہے۔ ان کو بری الذمہ اور نذر و نیاز و یتیم خانہ کے لئے بھیجنے والوں کو بری الذمہ نہیں فرماتے۔ دینے والے اکثر سنی تھے۔ جن کو اس واقعہ اور اس حکم سے آگاہ کرنا کسی طرح مناسب نہیں سمجھتا ہوں کیونکہ بجائے فائدہ کے دوسری قسم کا اندیشہ یقینی ہے۔ جس زمانہ میں سرکار ناصر الملۃ قبلہ مرحوم کی خدمت بھیجا کرتا تھا تو نذر و نیاز و یتیم خانہ کا روپیہ بھی اس میں ہوتا تھا۔ جناب مرحوم خود ہی تقسیم فرماتے اور یتیم خانہ میں پہنچاتے تھے۔ اور جب سے حضور والا کی خدمت پہنچا رہا ہوں حضور کو علم ہے۔ اس میں جو فرق ہے وہ معلوم نہیں ہو سکتا کہ زکوٰۃ خمس دینے والے بری الذمہ ہو گئے اور نذر و نیاز والے ذمہ دار رہے۔ ذمہ داری تو دراصل میری رہے گی کیونکہ وہ میرے ہاتھ پر دے کر فارغ ہو گئے تھے۔ مجھے شرعاً ان کی طرف سے دینا پڑے گا تو میں اپنے دوستوں مومنوں کو حکم شرع سے آگاہ کر کے بطور چندہ اتنی رقم مہیا کروں تو دینے والے سنی وغیرہ اور میں خود بری الذمہ ہوں گے یا نہ۔ حکم شرع کی ضرورت ہے رعایت مطلوب نہیں۔ اگر اپنے پاس سے دینے کا حکم ہوا تو بمشکل تمام ایک بار دے کر آئندہ کے لئے اس کام کو چھوڑ دوں گا۔ ویسے بھی میں اس کام سے رہ جانے والا معلوم ہو رہا ہوں۔

ج۔ خمس و زکوٰۃ دینے والوں کا روپیہ جب حاکم شرع کے ہاتھوں میں پہنچ گیا یا جس کو حاکم شرع نے معین کیا ہے اس کو دیدیا گیا ہے تو خمس و زکوٰۃ دینے والے واضح ہے کہ بری الذمہ ہو گئے۔ چونکہ جس کو دے دینا اور اس کے ہاتھ میں پہنچا دینا ان کی تکلیف شرعی تھی اور انہوں نے اس پر عمل کیا اگر وہ روپیہ ضائع ہو جائے تو یہ کیوں دین دار ہوں گے جیسا کہ یونین بنک والا قصہ ہے کہ حاکم شرع کے حکم سے اس بنک میں دبا گیا۔ اب دینے والے بری الذمہ

ہو گئے چاہے وہ مصرفِ زکوٰۃ وخمس میں صرف ہوا ہو یا نہ ہوا ہو۔ رہا وہ حاکم شرع جس نے حکم دیا ہے اور امین کہ جس کے پاس وہ روپیہ جمع ہوا تھا ان لوگوں نے اگر خیانت کی ہوگی یا بے پرواہی کی ہوگی تو جس نے ایسا کیا ہوگا وہ دین دار ہوگا ورنہ کوئی دیندار نہ ہوگا یہ ظاہر ہے کہ آپ نے بکمال احتیاط روپیہ لاہور بھیجا اور بنک میں پہنچ گیا اور میں نے جو یونین بنک میں روپیہ دینے کی رائے دی تھی تو اس وقت تک کوئی خرابی سنی نہیں گئی تھی اور برابر لوگوں کا روپیہ وہاں لیا دیا جاتا تھا کوئی بے محل میری رائے نہ تھی لہٰذا ہم دونوں آدمیوں میں سے بھی کوئی دین دار نہیں جو کچھ نقصان ہوا ان فقرا ومساکین کا ہوا جن کو یہ روپیہ دیا جاتا تھا۔ رہا نذر ونیاز کا روپیہ اس کے دینے والوں کی یہ تکلیف تھی کہ وہ اپنی نذر پوری کردیں وہ روپیہ حاکم شرع یا کسی اور کے دینے سے اس وقت تک بری الذمہ نہیں ہو سکتے جب تک کہ وہ ان کی نذر پوری نہ ہو جائے اور وہ نذر پوری نہیں ہوئی جس کے ذریعے انہوں نے نذر پوری کرانا چاہی تھی یعنی آپ اور میں وہ امین تھے اور امین تھے اور وکیل تھے اور امین یا وکیل اگر خیانت کریں یا اس کام میں بے پرواہی کریں جس کی وجہ سے نقصان ہو جائے تو دین دار ہیں ورنہ کوئی ذمہ داری ان پر عائد نہیں ہوتی میری تحریر بالا سے آپ پر واضح ہو گیا ہوگا کہ اس روپیہ کے معاملہ میں ہم نے یا آپ نے خدانخواستہ نہ تو کوئی خیانت کی اور نہ کوئی بے پرواہی کی لہٰذا نہ آپ دین دار ہیں اور نہ میں۔

س ۴۶۳ ایک شخص کے پاس سال ۱۹۲۴ء اور سال ۱۹۲۵ء سال ۱۹۲۶ء اور سال ۱۹۲۷ء کا پس انداز کچھ تھا جن میں مؤخر الذکر سال کی رقم زیادہ تھی اور سال ہائے گذشتہ میں سے کسی سال کی بچت کا صحیح اندازہ نہیں چنانچہ

اس پس انداز سے وہ ایک مکان خرید کرتا ہے اور مکان کی قیمت معلوم ہے یعنی کل قیمت تیرہ ہزار روپیہ صورت مرقومہ میں مذکورہ سالوں کے غیر معین پس انداز سے خمس کا اخراج کیسے ہوگا اور سال ۱۹۷۱ء کے بعد آج تک وہ شخص باقاعدگی سے ہر سال خمس ادا کر رہا ہے۔

ج۔ باسمہ عزشانہٗ۔ جب یہ طے ہے کہ مرقومہ بالا چار سال گذر جانے کے بعد سالانہ جو بچت ہوتی ہے ان چاروں سال کی بچت سے یہ مکان خریدا گیا ہے تو دو ہزار چھ سو رقم خمس کی ادا کرنا ہوگی بشرطیکہ ان گذشتہ سالوں کی بچت سے کوئی اور مصرف نہ کیا گیا ہو صرف اسی مکان کی خریداری میں وہ بچت صرف کی گئی ہو خمس کے سال کا حساب قمری مہینوں سے ہونا چاہیئے نہ کہ شمسی مہینوں سے۔

طلاق

س ۳۶۶۔ زید نے اپنی بالغہ دختر کا عقد نکاح کسی اپنے قریبی سے پڑھا دیا۔ آٹھواں سال گذر رہا ہے تبدیلی لباس سے دختر کو خاوند کے گھر نہیں بھیجا گیا۔ مقاربت نہ ہونے کی صورت میں بعد از طلاق عدہ ہوگا یا نہ۔ مقاربت ہونے نہ ہونے کی تصدیق کس طرح ہوگی۔

ج۔ باسمہ عزشانہٗ مقاربت ہونے نہ پائی ہو اور طلاق ہو جائے تو عدہ طلاق نہیں ہے ثبوت مقاربت وعدم مقاربت کے لئے طرفین کا بیان کافی بشرطیکہ ان کا جھوٹ کہنا ثابت نہ ہو۔

نماز قصر

س ۳۶۷۔ زید نے دختر کا عقد نکاح پچاس میل دور ایک بستی میں کر دیا ہے راستہ میں تو بالاتفاق حکم نماز قصر پڑھنے کا تھا جب رسوم عروس ہفتہ کے اندر واپس

میکے پہنچی۔ کہتی ہے کہ قیام دہ روزہ سے پہلے واپس میکے آنا تھا اس لئے تقریباً پانچ روز جو خاوند کے گھر رہی تھی دوگانہ پڑھتی رہی کیا یہ صحیح کیا ہے یا غلط جب کہ خاوند کا گھر اس کے لئے ہمیشہ رہنے کا گھر بن چکا تھا۔ البتہ قیام چھ ماہ جو وطن کے لئے شرط ہے وہ پورا نہ ہوا تھا بلکہ دہ روزہ قیام بھی۔ پہلی بار عروس کو رسم ورواج کے رو نہیں کرنا ہوتا۔

ج۔ باسمہٖ عزّ شانہٗ۔ صورت مسئولہ متذکرہ بالا نماز۔ روزہ قصر ہوگا جب بقصد وطن چھ ماہ گذر جائیں گے اس کے بعد اگر اپنے خاوند کے گھر دس دن سے پہلے اپنے میکے جانا ہوگا تو نماز روزہ قصر نہ ہوگا۔

نماز

س ۳۶۸۔ لباس اور بدن ناپاک کی حالت میں نماز بہ نیت واجب ادا پڑھے بعدہٗ جب طہارت حاصل ہووے قضا کس نیت سے کرے بہ نیت وجوب یا قربت مطلقہ۔

ج۔ اگر طہارت نہیں کر سکتا اور اس کی تکلیف شرعی یہی تھی کہ نجس لباس یا نجس بدن سے نماز پڑھے تو اس کے بعد قضا واجب نہ ہوگی اگر قضا پڑھے تو احتیاط کی نیت کرے۔

رسول اللہؐ کے نام پر درود

س ۳۶۹۔ اذان اقامت وعظ میں اسم رسول پڑھا جاتا ہے کیا سننے والے پر صلوٰۃ پڑھنا واجب ہے نیز ایک بار یا ہر بار۔ نیز نماز پڑھتا ہوا سنے تو کس طرح کرے در حالت نماز۔

ج۔ جب بھی نام حضرت سنے آپ پر صلوٰۃ بھیجے اس کی بہت تاکید ہے اگرچہ وجوب ثابت نہیں لیکن مؤکد بہت ہے ایک بار سنے یا چند بار سنے ہر مرتبہ صلوٰۃ بھیجنا چاہیئے بحالت نماز میں بھی جب نام نامی آپ کا سنے تو صلوٰۃ بھیجے۔

سرکار مولانا سید محمد باقر صاحب قبلہ اعلی اللہ مقامہم

جواب بنا بر فتویٰ آقائے اصفہانی صاحب قبلہ

عدہ طلاق

۱
ج ۔ سرکار آقا نے وسیلہ میں لکھا ہے کہ عدہ طلاق ۔ طلاق دینے کے وقت سے شروع ہو جاتی ہے خواہ عورت کو اس امر کی اطلاع نہ ہو کہ مجھے طلاق دی گئی اور عدت گذرنے کے بعد طلاق دینے والا اس عورت کی بہن سے نکاح کر سکتا ہے ۔

حرام مغز کا حکم

۲
ج ۔ وسیلہ سے سمجھا جاتا ہے کہ طیور میں حرام مغز نہیں لیکن مشاہدہ اس کے خلاف ہے، احتیاطاً نکلوا دینے کی عادت ہے ۔ حرام مغز کا کھانا حرام ہے نجس نہیں دیگ میں اگر پک جائے اور شوربے میں حرام مغز کے اجزاء شامل نہ ہوں تو شاید شوربہ کھانا درست ہو ۔ جناب مفتی صاحب قبلہ سے دریافت کر لینا چاہیئے ۔

طہارت

۳
ج ۔ میرے خیال میں آپ کا مسح درست نہیں اگر نجس پٹی اتاری جا سکتی ہے تو اتار کر پاک پٹی باندھیں اور اس پر مسح کریں اور اگر نہیں اتاری جا سکتی تو نجس پٹی کے اوپر پاک پٹی باندھ کر مسح کرنا چاہیئے ۔

رقم مدرسہ

ج ۴۔ جو روپیہ آپ نے عزیز محمد علی شاہ کے ہاتھ میرے پاس بھیجا تھا بالکل محفوظ رکھا ہوا ہے کہیں صرف کرنے کا موقع نہیں آیا مدرسہ والی زمین پر جو مقدمہ شفعہ چل رہا ہے اس میں ایک وکیل سے یہ قرارداد ہوئی ہے کہ اگر زمین ہمارے پاس محفوظ رہ گئی تو تمہیں پیروی کرنے کے عوض میں پندرہ سو روپیہ دیں گے دعا کیجئے کہ کامیابی ہو۔

ج ۵۔ بصورت کامیابی آپ کے بھیجے ہوئے روپوں میں سے پندرہ سو روپیہ دیدیا جائے۔

میراث

ج ۶۔ الجواب وباللہ التوفیق۔ زوجہ کو آٹھواں حصہ ملے گا باقی کے چار حصے ہوں گے ایک حصہ والدہ پائے گی تین حصے دختر کو ملیں گے۔ واللہ العالم۔

جب ترکہ سہام قرآنیہ سے زائد ہو تو ماں کا حصہ ⅙ سے زائد ہو جاتا ہے چنانچہ یہاں ایسا ہی ہے فرض کیجئے ترکہ اڑتالیس روپیہ ان میں سے نصف ½ دختر کو ثمن ⅛ زوجہ کو سدس ⅙ مادر کو۔ دیگر مال بچ رہتا ہے اس بقیہ مال کو پھر دختر و مادر پر رد کرنا اور انہی پر تقسیم کرنا چاہیئے کہ تین حصے دختر کو اور ایک حصہ مادر کا زوجہ صرف ⅛ لے گی اس پر رد نہ ہوگا۔ جناب ناصر الملۃ دام ظلہ العالی نے مختصر اور آسان طریقہ ارشاد فرمایا ہے۔ مال دونوں طریقوں کا ایک ہی ہے۔

میراث

ج ۷۔ متوفی کا ترکہ زوجہ و اولاد پہلی و پچھلی پر تقسیم ہوگا متوفی کے برادر کو کچھ بھی نہ ملے گا۔

میراث

ج ۸۔ پہلی اور پچھلی زوجہ کا حصہ برابر ہوگا اور اسی طرح اگلے اور پچھلے بھائیوں

کا حصہ بھی برابر ہوگا۔

میراث

ج ۹۔ جو بیوہ ترکہ خاوند سے حصہ لے کر دوسرے خاوند سے اولاد جن کر مرگئی اس کا ترکہ خاوند کے علاوہ اور پچھلی اولاد نرینہ میں تقسیم ہوگا۔ پہلی اور پچھلی اولاد زوجہ میں برابر تقسیم ہونا چاہیئے۔

طفل ممیز

ج ۱۰۔ طفل ممیز دس سالہ کا صحیح ہے۔

مستحق زکوٰۃ مدت

ج ۱۱۔ بعینہٖ علیحدہ نہ ہو سکے تو کوئی حرج نہیں۔

قوم آوان

ج ۱۲۔ قوم آوان مومن مستحق زکوٰۃ آوان و سید کے بغیر عوام کی زکوٰۃ بھی لے سکتا ہے۔

زکوٰۃ

ج ۱۳۔ میرے خیال میں مغل خان مستحق زکوٰۃ ہے۔

طہارت

ج ۱۴۔ احتیاط طہارت جو آپ نے کر رکھی ہے درست ہے۔ عام طور پر سارا اسلام اور اس کے احکام مردہ ہو چکے ہیں لیکن طہارت سے بہت غفلت برتی جاتی ہے حالانکہ مدار اکثر عبادات اسی پر ہے۔

ادعاء سیادت

ج ۱۵۔ سیادت ادعا سے ثابت نہیں ہوتی اثبات سیادت کے لئے دو عادل گواہوں کی شہادت یا استفاضہ و شہرت کی ضرورت ہے چنانچہ مجمع المسائل ص ۲۹۶ پر مذکور ہے بنابریں اوانوں کی سیادت ایک دعوٰی بلا دلیل ہے میراثیوں کے کہنے یا کسی

شخص کے دعویٰ کرنے سے سیادت ثابت نہیں ہوتی لیکن جو اوان مدعی سیادت ہو گا وہ امتی کی زکوٰۃ نہیں لے سکتا۔

اراضی سرکار

۱۶ ج۔ گھوڑی پال آبادکاران کی حاصل کردہ زمین اس عنوان سے جائز ہے کہ ایسی زمین مال امام علیہ السلام ہے آنحضرتؐ نے اجازت دی ہے کہ جو شخص مسلم آباد کرے وہ اس کا مالک ہو جاتا ہے سرکار کا عطیہ محض ایک بے معنی لفظ ہے۔ البتہ کسی ناجائز امر میں اعانت کرنا ناجائز ہے جس کا اثر زمین آباد کردہ پر نہیں کہ وہ بھی ناجائز ہو جاوے۔

خاندان عباسیہ

۱۷ ج۔ عباسیہ اولاد عباس عم سرور کائنات صلعم سے تھے یعنی ہاشمی تھے۔ جن پر صدقہ حرام تھا۔

حرمت صدقہ

۱۸ ج۔ میری ناقص سمجھ میں صرف اس ملک میں ان سادات بنی فاطمہؑ پر صدقہ حرام ہے جو مشہور بسیادت ہیں آج کل ایک کتاب چھپی ہے جس میں قوم اوان کا نسب حضرت امیر المومنینؑ تک پہنچانے کی کوشش کی گئی ہے لیکن شجرہ نسب کی مستند عربی کتابوں سے مطابق نہیں۔ میرے خیال میں میراثیوں سے سن سنا کر لکھ لیا ہے خدا رحم کرے۔

رضاعت

۱۹ س۔ زید کی کئی عورتیں ہیں ایک عورت نے غیر کے لڑکے کو باشرائط دودھ پلایا ہے پس اسی عورت کی اولادیں اگلی پچھلی دودھ پینے والے لڑکے کے بھائی و بہنیں ہوں گی یا زید کی دوسری عورتوں کی اولادیں بھی۔

ج۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ زید کی دوسری عورتوں کی اولاد بھی دودھ پینے والے

کی بھائی اور بہنیں ہوں گی۔

مسئلہ فسخ نکاح

س ۲۰۔ خاوند کو جذام ہو جاوے تو اس کی عورت کو کیا کرنا چاہیئے۔

ج۔ خاوند کے جذام سے نکاح فسخ نہیں ہو سکتا البتہ عورت اگر نکاح سے قبل مجذوم تھی تو مرد نکاح فسخ کر سکتا ہے۔

مسئلہ فسخ نکاح

س ۲۱۔ بالغہ بلکہ بیوہ کا جس سے نکاح ہو دے بعد کو وہ نامرد ثابت ہوئے تو ایسے نکاح اور عورت کی بابت احکام شریعت ارشاد ہوں۔

ج۔ حاکم شریعت ایسی عورت کو ایک سال کی مہلت دے گا اگر اس عرصہ میں مرد نے صحبت کی تو عورت کو اختیار نہ ہوگا اور اگر نہ اس سے نہ کسی دوسری عورت سے صحبت کر سکا تو عورت کو نکاح فسخ کرنے کا اختیار ہوگا۔ اور نصف مہر ملے گا۔

عدۂ طلاق

س ۲۲۔ زید کا نکاح بیوہ سے ہووے کئی سالوں تک بسبب مختلف جماع نہ ہووے اور طلاق دینے کا زمانہ آوے تو اس صورت میں بعد طلاق عدہ ہوگا یا نہ۔

ج۔ اگر جماع بالکل نہیں ہوا تو بعد طلاق عدہ نہ ہوگا۔

احکام طلاق دہندہ

س ۲۳۔ اس سے پہلے یہی معلوم تھا کہ نابالغ طلاق نہیں دے سکتا تاوقتیکہ آثار بلوغت ظاہر ہوں یا پندرہ سال پورے ہوں پچھلے دنوں ایک شخص نے فتویٰ ذیل منگوایا ہے اس سے کیا سمجھوں اور کیونکر عمل کروں شخص مذکور کا سوال۔ اگر کوئی پندرہ برس کا لڑکا شرعی قوانین کے مطابق اپنی عورت کو طلاق دیوے تو

کیا وہ طلاق قطعی تصور کی جا سکتی ہے یا نہ۔

ج۔ نقل جواب۔ باسمہ سبحانہٗ۔ اگر پندرہ برس کامل ہو چکے ہوں تو وہ لڑکا بالغ ہے مگر رشد کی بھی ضرورت ہے اور پندرہ برس کی عمر میں رشد ہونا مشکل ہے۔ تاہم اگر پورے طور سے رشد حاصل ہو تو طلاق صحیح ہو گی۔ ورنہ صحیح نہ ہو گی۔

حررہٗ سید کلب حسین بقلم مجتہد لکھنؤ۔

احکام طلاق دہندہ

ج ۲۴۔ طلاق میں بلوغ و عقل معتبر ہے اور پاگل نہ ہو۔ رشد کا معتبر ہونا معلوم نہیں بلکہ شرائع الاسلام میں صریح لکھا ہے کہ غیر رشید کی طلاق صحیح ہے۔ ہاں تصرفاتِ مالیہ میں رشد معتبر ہے۔ رشد کے معنی ہیں اپنے مال کی اصلاح کرنا۔ اور اس کو اغراض صحیحہ میں صرف کرنا۔

احکام جنازہ

س ۲۵۔ ناجائز عورت رکھنے والا شیعہ مر جاوے تو اس کا جنازہ نیز سود خوار شیعہ کا جنازہ شیعہ لوگ پڑھیں یا نہ۔

ج۔ ان دونوں کا جنازہ پڑھنا شیعہ پہ واجب ہے بلکہ بنا بر فتوائے آقائے اصفہانی دام ظلہم سنی کا جنازہ بھی واجب ہے۔

مسئلہ رہن

س ۲۶۔ رہن اراضی مزروعہ و مکان سکونتی رکھنے والے اور لینے والے کو جائز ہے یا ہر دو کو ناجائز ہے۔

ج۔ سود کھانا اور دوسرے کو کھلانا دونوں کام ناجائز ہیں۔

جانور سے فعل حرام

س ۲۷۔ جس جانور سے آدمی فعل ناجائز کرے اس کو ناپاک سمجھے اور ہلاک کرتے

شاید جلا دینے کا بھی سنا ہوا ہے مفصل فرمایا جاوے کہ ایسے جانور کو کس طرح مارنے کا حکم ہے چھری سے با تکبیر یا بلا تکبیر۔ جلایا جاوے یا نہ کھال اس کی پاک سمجھی جاسکتی ہے یا نہ۔ ایک فتویٰ کے رو سے چار قسم کے جانوروں کو کھال کی ضرورت کے لئے بھی با تکبیر ذبح نہ کرنا چاہیئے۔ نجس العین درندے ممسوخ۔ بل بنا کر رہنے والے ایسے جانور کی کھال کے متعلق علم نہیں رکھتا ہوں۔

ج۔ مجتہد جی کا کلام اس کے متعلق بالفعل زیر نظر نہیں شرائع میں لکھا ہے کہ ایسا کام کرنیوالے کے متعلق چند احکام ہیں۔ (۱) واطی کو سزا دینا (۲) اگر جانور واطی کا نہ ہو تو اس کی قیمت واطی سے مالک کو دلوانا (۳) اس جانور اور اس کی نسل اور دودھ کا حرام ہو جانا (۴) اس جانور کو وجوباً ذبح کرکے جلا دینا۔ معلوم نہیں کہ ذبح کرتے ہوئے تکبیر کی ضرورت ہے یا نہ اور نہ یہ معلوم ہے کہ کھال پاک سمجھی جاوے جانور کو جلانے کا حکم ظاہر کرتا ہے کہ کھال بھی قابل استعمال نہیں ہے بلکہ اس کا تلف کرنا ضروری ہے۔ گھوڑی خچر سے فعل ناجائز ہو تو واطی سے اس کی قیمت لے کر مالک کو دلوائی جاوے اور جانور کو دوسرے شہر میں لے جا کر بیچا جاوے اور قیمت واطی کو دی جاوے۔

جانور سے فعل حرام

س ۲۸۔ نابالغ لڑکا حلال جانور سے فعل ناجائز کرے تو بھی حکم یکساں ہوں گے۔

ج۔ ہاں حکم یکساں ہے۔

جانور سے فعل حرام

س ۲۹۔ گائے کی بچھڑی یا بھینس کی کٹی کم عمر سے نابالغ فعل ناجائز کرتا پکڑا گیا ہو وے تو کیا کیا جاوے کٹی ماری جاوے تو بھینس کا تمام سوا ضائع جانے کا احتمال ہے۔

کھی کے نجس ہو جانے کا حکم ہو دے تو بھینس کا دودھ دوہنے کے لئے کھی
نجس قرار دادہ اتنے عرصہ تک جب تک کہ بھینس دودھ دیتی رہے
سال ڈیڑھ تک دودھ حاصل کرنے کے لئے رکھی جا سکتی ہے یا نہ کھی کا منہ
بھینس کے پستان تر ہونے سے دودھ نجس نہیں ہو گا۔

ج۔ دودھ نجس نہ ہو گا۔ لیکن یہ معلوم نہیں کہ اس بچے کو سال ڈیڑھ تک زندہ
رکھا جاوے۔

حلال چوپائے سے فعل حرام کرنے کی سزا

س۔ چوپائے حلال بھیڑ۔ بکری۔ وغیرہ سے فعل ناجائز کرنے والے کی سزا شرعی
کیا لکھی ہے اور خچر گھوڑی خر مادہ سے کرنے والے کی کیا۔ برابر۔ برابر۔ یا
علیحدہ علیحدہ نیز کس زمانہ میں سزا دی جا سکتی ہے۔

ج۔ سزا بعض روایات میں پچیس کوڑے۔ بعض میں حد زنا۔ بعض میں قتل لکھی ہے
سزا بھیڑ بکری سے فعل ناجائز کرنے والے اور خچر وغیرہ سے فعل ناجائز
کرنے والے کی بظاہر شرائع سے یکساں معلوم ہوتی ہے۔

نسل کشی

س۔ چوپائے حلال و مرغ ایک ماں سے پیدا ہو کر بھائی بہن کی صورت میں ہوں
تو ان سے بچہ کشی ارادہ سے کرانا یا اتفاق سے ہوئی کس طرح ہے۔

ج۔ کتابوں میں اس کے متعلق کوئی امر نظر سے نہیں گذرا۔

خلقت معصومینؑ

س۔ معصومینؑ کی خلقت امری بالاتفاق مانی گئی ہے یا عند البعض۔ اگر بعزبان بعض
پاک نطفہ کا اعتقاد ہو وے تو معصوم کے اور بھائی بہنیں کی نسبت کیا
اعتقاد رکھا جاوے جب کہ وہ چہار دہ معصومینؑ میں نہیں ہیں۔

ج۔ جمیع معصومینؑ کی خلقت امری سے قائلین کی نہ معلوم کیا مراد ہے، اور غیر معصوم کی نسبت کیوں سوال ہو رہا ہے یا تو نہایت باریک سوال ہے کہ میری سمجھ سے بالاتر ہے اور یا نہایت ہلکا کہ سائل و قائل کو مورد تعجب بناتا ہے خدا رحم فرماوے۔

صفاتِ خمسہ میں شرکت

س ۳۳۔ آلِ نبیؐ پانچ صفتوں میں شریکِ اختلاف مکمی ہے صلوٰت۔ سلام۔ طہارت صدقہ کا حرام ہونا۔ اور محبت۔ بعض سے سنا ہے کہ پانچویں حلال خمس ہے فرمایا جاوے کہ پانچویں صفت اعتقاداً محبت سمجھے یا خمس کا حلال ہونا۔

ج۔ تفسیر کبیر و صواعق محرقہ میں اوپر کی پانچ چیزیں لکھی ہیں۔ اپنی کتابوں میں بطریق شیعہ نہیں دیکھا گیا۔ خمس میں شریک ہونا بھی مسلم ہے کوئی صرف انہی چیزوں میں شرکت نہیں۔ اکثر صفات کمال میں شرکت ہے۔

معصومؑ سے غیر معصومؑ اولاد

س ۳۴۔ حضرت سیدہ طیبہ طاہرہ ہر ایک امور نسوانی سے پاک ہیں۔ اور نبیؐ اور امامؑ معصوم بھی اسی طرح تو ان حضرات کی باقی غیر معصوم اولادوں کی نسبت اعتقاد رکھنے کی ہدایت کے ساتھ فرمایا جاوے کہ ان حضرات کو غسل و وضو کے متعلق امر کیسا ہوتا ہے۔

ج۔ باقی غیر معصوم اولاد کے متعلق تصریح نظر سے نہیں گذری البتہ معصوم کی غیر معصوم اولاد بعض اوقات قتل نفس تک کا اقدام کر بیٹھتی ہے۔

معصومؑ کو دکھ درد کا احساس

س ۳۵۔ کیا معصومؑ کو اور آدمیوں کی طرح بھوک و پیاس و باقی دکھ درد کا احساس نہیں ہوتا تو معصومینؑ کی درد میں کس اعتقاد کے ساتھ رونا چاہیئے۔

ج۔ بھوک و پیاس وغیرہ کا احساس ہوتا ہے نہ معلوم آج کل کیسی ہوا چل رہی ہے آپ کو کس نے ان تدقیقات میں پھنسا دیا ہے

نماز میں صلوٰۃ

س ۳۶۔ نماز میں صلوات معصومینؑ پر پڑھی جاتی ہے۔ حضرت امیر المومنینؑ اور جناب سیدہؑ کی اولاد خاص پر نماز میں صلوات نہیں ہے تو کس مقام پر ہوتی ہے۔

ج۔ جناب امیر المومنینؑ و جناب سیدہؑ کی اولاد غیر معصوم پر خصوصاً نماز میں صلوات کا وجوب کہاں لکھا ہے کہ پتہ دیا جاوے۔

معصومؑ میں خاکی و نوری جنبہ ہونا

س ۳۷۔ معصوم میں جنبہ نوری و خاکی ہونا سن کر سننے والے پوچھتے ہیں کہ دکھ درد کا نوری جنبہ پر اثر کس طرح ہوتا ہے اور صاحب معراج علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وقتِ معراج خاکی جنبہ ساتھ گیا یا کیونکر۔

ج۔ دکھ درد کا اثر جسم خاکی پر ہوتا ہے معراج میں خاکی و نوری دونوں جنبے تھے۔

س ۳۸۔ معصوم سے اولاد غیر معصوم کا ہونا اور غیر معصوم سے معصوم کا پیدا ہونا بھی ضرور سمجھایا جاوے۔

ج۔ سمجھ میں نہ آیا کہ اس میں سمجھانے کی کیا بات ہے۔

تمثیل حضرت سیدہؑ بہ حضرت مریمؑ

س ۳۹۔ حدیث میں جناب سیدہ صلوٰۃ اللہ علیہا کو تمثیل جناب مریم سلام اللہ علیہا سے کس امر کی دی گئی ہے۔

ج۔ چونکہ جناب سیدہؑ کی دعا سے بعض اوقات طعام بہشتی آتا تھا ایسے مقام پر تشبیہ دی گئی ہے صرف من عند اللہ رزق آنے میں ورنہ جناب سیدہ حضرت مریمؑ سے افضل ہیں۔

س ۴۰ ۔ جناب مریم صلوات اللہ علیہا وسلامہا کا سن شریف بوقت پیدائش جناب عیسیٰ کتنا لکھا ہے اور وفات جناب کس سن میں ہوئی ہے ۔ یعنی کتنے برس بعد ۔

ج ۔ یاد نہیں ۔ یہاں کوئی کتاب بھی نہیں کہ اس سے لکھوں ۔

ازواج آئمہ طاہرینؑ کو ہر مسلمان ماں کہہ سکتا ہے

س ۴۱ ۔ ازواج نبیؐ کو جس لحاظ سے ہر ایک مسلمان ماں پکار کر بول سکتا ہے ۔ اس لحاظ سے ازواج آئمہ طاہرین علیہم السلام کو خاص کر جناب سیدہ طیبہ طاہرہ صلوات اللہ علیہا وسلامہا کو ہر ایک مسلمان ماں بول سکتا ہے یا محض سادات کا حق ہے ۔

ج ۔ سادات کا دہرا حق ہے کہ دین اور نسب دو حیثیتوں سے جناب سیدہؑ سے تعلق ہے باقی مومنین صرف دین کی حیثیت سے ماں کہہ سکتے ہیں ۔

ازواج نبیؐ کا اُم المومنین ہونا

س ۴۲ ۔ ازواج نبیؐ علیہ السلام کا اُم المومنین ہونا کن کن امور کے لئے ہے نیز سب ازواج کا لحاظ برابر ہے یا فرق سے ہے ۔

ج ۔ ازواج نبیؐ امہات المومنین حرمت نکاح کے لئے ہیں ۔ نیز ادب کے لحاظ سے بھی بشرطیکہ مطیع خدا و رسولؐ ہوں بعض ازواج کا مرتکب گناہ عظیم (بغاوت و مخالفت امام حق) اظہر من الشمس ہے ۔ ان کے درجات مختلف ہیں حضرت خدیجہؓ کے بعد حضرت ام سلمہؓ بڑے مرتبے کی بی بی ہیں ۔

غیر مومن محسن کے لئے دعا

ج ۴۳ ۔ غیر مومن محسن کا احسان دنیا میں ماننا اس کا معاوضہ دینا چاہیئے مر جائے تو دعائے تخفیف عذاب تو شاید کارگر ہو ۔ لیکن مغفرت کلی اور دخول جنت کی دعا مشکل ہے ۔

ج ۴۴ ۔ بُرے خیالات کو بُرا سمجھنا علامتِ ایمان ہے جب بے ارادہ و بے اختیار ہوں اور ان سے نفرت ہو تو گناہ نہ ہوگا علاج کیا بتلاؤں اس کے حق میں دعا کیجئے ۔

طہارۃ

۴۵

س۔ ریح کا خروج کئی طریقوں سے ہوتا ہے مجھے یہ عارضہ زیادہ ہے بحالتِ نماز مثلاً ریح ہمیشہ اور ہر وقت رہتی ہے رکوع وسجود جاتے ہوئے معلوم ہووے کہ کچھ قدرے ریح خارج ہوگئی ہے مگر بہ نیت واجب وضو کرنے کو دل بھی نہ کرے اور بغیر از وضو نماز پڑھنے کو بھی نہ تو یہ امر کیسا ہے۔

ج۔ جب معلوم ہو جاوے کہ ریح خارج ہوگئی تو نماز باطل ہو جاتی ہے وضو کر کے نئے سرے نماز پڑھیں۔

وضو

۴۶

س۔ حوض کے کنارہ بیٹھے وضو کرنے والا منہ دھونے بعد اُٹھ کر ڈوری سے کپڑا اُتارے اور اُس سے جائے مسح سر جو منہ دھوتے بھیگ گیا ہووے خشک کرے اور پیروں پر پڑ گئی چھینٹیں بھی پونچھے پھر ڈوری پر کپڑا رکھے بعدہ دایاں ہاتھ و بایاں ہاتھ دھووے اور وضو تمام کرے عضو ماقبل خشک نہ ہونے پائے تو بھی وضو کرتے اٹھنا۔ کپڑا اتارنا اور جائے مسح پونچھنا ترک موالات ہے۔

ج۔ ایسی صورت میں موالات باقی ہے اور ایسا وضو صحیح ہے۔

نماز

۴۷

س۔ رکن متصل بہ رکوع کے ترک ہونے کی اور کمی وبیشی کی مثال فرمائی جاوے دنوں سے خیال آرہا ہے کہ مصلی سے قرأت کا آخری کلمہ اتفاقی لکنت سے غلط پڑھا جاوے اعادہ نہ کرنے پائے کہ عادۃً رکوع کو جھک جاوے گرچہ تھوڑا جھکنے بعد سیدھا ہو کر اعادہ کلمہ کیا ہووے تو یہ امر زیادتی رکن نہیں ہوگا۔

ج۔ جب تا حد رکوع نہ پونچے سیدھا ہو کر کلمہ کو صحیح پڑھ کر رکوع کرے یہ امر زیادتی رکن نہیں قیام متصل بہ رکوع کی کمی کی یہ صورت ہے کہ بعد قرأت فاتحہ و

صورت رکوع سہواً ترک کرکے سجدہ میں جھک جاوے پس اگر سجدہ میں پیشانی رکھ دی تو نماز باطل ہوئی اور اگر نہیں رکھی تو سیدھا کھڑا ہوکر رکوع میں جھکے نماز درست ہوجائے گی اور اگر رکوع کرنے کے لئے سیدھا کھڑا نہ ہوا اور بیٹھنے کے بعد صرف اس قدر اٹھا کہ تا حد رکوع پہنچ گیا تو اس صورت میں قیام متصل بہ رکوع نہ ہونے نماز باطل ہوجائے گی

طلاق

س ۴۸۔ صیغہ طلاق لفظ طالق کا معنی طلاق دینے والا سمجھ کر طلاق دیوے حالانکہ اس کا معنی طلاق لینے والی سمجھا تھا صیغہ صحیح پڑھے معنی غلط سمجھے تو یہ طلاق کیسی ہوگی۔ جب کہ مطلق مر چکا ہووے۔

ج۔ اگر قصد طلاق ہے اور حضور عادلین وغیرہ شرائط موجود ہیں تو طلاق صحیح ہوگی۔

زکوٰۃ و خمس

س ۴۹۔ اس علاقہ میں از روئے قانون انگریزی عالم نسوان کو محروم الارث سمجھا جا رہا ہے سادات و مومنین جمیع میں سے کوئی ایک بھی حق رساں نہ ہووے تو ان کا زکوٰۃ و خمس وغیرہ دینا ایسی جائداد سے کیسا ہے۔

ج۔ ایسی جائداد سے اس حصہ کے متعلق زکوٰۃ و خمس واجب ہوگا جو مقدار شرعاً مکلف کی اپنی ہے۔

طلاق

س ۵۰۔ زوج بالغ زوجہ نابالغ کو شاہدین کے سامنے کہے کہ ھذہ طالق۔ زوجتی فلانۃ طالق بجائے فلانہ کے اپنی زوجہ کا نام لے۔ طلاق میں زوجہ کے روبرو ہونے یا اس سے خطاب کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ نہ زوجہ کا بالغ ہونا شرط ہے۔

مدتِ بلوغت

۵۱

ج۔ لڑکی ۹ سال کی اور لڑکا پندرہ سال کا جب ہو جائے تو ان پر جمیع تکالیف شرعیہ از قبیل صلوٰۃ و صوم وغیرھا عائد ہو جاتے ہیں خواہ وہ کیسے ہی نامفید و آزاد پھرتے رہیں۔ اگر ۹ سال کی لڑکی جان بوجھ کر ماہ مبارک کا روزہ نہ رکھے گی تو اس پر قضا و کفارہ لازم ہوگا۔

طہارۃ

۵۲

ج۔ روغن نجس بلکہ ہر نجس چیز کا دھواں پاک ہے اور اگر غلیظ ہوگا تو مبطل صوم ہوگا لیجیے آپ کی دعا منظور ہو گئی اور نجات کی بھی صورت نکل آئی آئندہ خیال فرمایا جاوے کہ ایک مقلد سے ایسا مخاطب نہ ہو۔ جیسا کہ مجتہد سے ہونا چاہیئے جس طرح آپ لکھتے ہیں کہ روغن نجس کا دھواں حضور کے نزدیک نجس اور مبطل صوم ہوگا۔

طہارۃ

۵۳

ج۔ نجس آب و پیشاب کے بخارات پاک ہیں خشک بدن و پوشاک پر پڑیں تو بھی نجس نہ ہوگا۔ اور گیلے اور چکنے بدن و لباس پر پڑیں تو بھی۔

تسلیم سے مراد

۵۴

ج۔ مضائقہ نہیں کہ السلام علینا و علی عباد اللہ الصالحین میں انبیاءؑ و آئمہؑ و ملائکہ حافظین کا دل میں خیال کرے۔ منفرد۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ میں ملکین کاتبین کا خیال اور امام دو اعمال [illegible] والے فرشتوں کے علاوہ مقتدیوں کا بھی خیال کرے اور مقتدی دوسرے مقتدیوں اور کاتبانِ اعمال اور امام کا خیال کرے۔ علینا۔ میں سب مومنین و مومنات از قبیل انس و جن نیک و بد شامل ہیں۔ سلام کے معنی لغوی اور شرعی سلامت کے ہیں۔ بیان اس وقت [illegible] سکتا آپ کا یہ فرمانا کہ زندوں اور متوفیوں کے لیے کس طرح اور کن کن

امور کے لئے سلام پڑھا جائے گا سمجھ میں نہیں آیا لہٰذا جواب سے قاصر ہیں۔

خمس

۵۵
ج۔ جب بارہ مہینے پورے ہو جائیں تو دکان کی موجودہ اشیاء کی قیمت لگا کر اور جو کچھ لوگوں سے لینا دینا ہے اس کو شامل کر کے مجموعہ میں سے راس المال کو نکالے اور جو کچھ بچے اس کا پانچواں حصہ بقصد خمس ادا کرے۔

میراث زوجہ

۵۶
ج۔ زوجہ کو زمین سے بالکل کچھ نہیں ملتا اموال منقولہ سے آٹھواں حصہ ملے گا مثلاً ۳۲ روپے اگر ترکہ ہو تو زوجہ کو چار روپے اور لڑکے کو چودہ روپے اور ہر ایک لڑکی کو سات سات روپے ملیں گے۔

اجیر

۵۷
ج۔ بلا تصدیق علماء اجیر ہو سکتا ہے اور پڑھی ہوئی نمازیں صحیح سمجھی جا سکتی ہیں۔ اور ایفائے وعدہ ضروری ہے۔

طلاق وعقد نکاح

۵۸
ج۔ نابالغ کی مطلقہ عورت سے نکاح کرنے والے کو اگر معلوم تھا کہ نابالغ طلاق نہیں دے سکتا اور باوجود نابالغ کے طلاق دینے کے اس کی زوجہ کو طلاق نہیں ہوئی تو ایسی عورت سے محض نکاح ہو جانے سے حرام ابدی ہو جائے گی خواہ مقاربت نہ ہو۔ اور اگر مشکوک معلوم نہ تھا اور نکاح کر لیا تو مقاربت سے حرام ابدی ہو گئی۔ مقاربت یا اقرار سے ثابت ہو گی یا دو عادل گواہوں کی گواہی سے۔

تشہد میں شہادت ولایت

۵۹
ج۔ تشہد میں بعد شہادت رسالت شہادت ولایت کتابوں میں نہ واجب لکھی ہے نہ مستحب نہ تشہد میں شہادت ولایت کے ترک کرنے سے نماز باطل ہوتی ہے

معلوم نہیں کہ تشہد میں شہادت ولایت استحباباً کیوں نہیں پڑھی جاتی۔

مسح

ج۔ [60] ہتھیلی کی پشت نجس ہو جائے اور اندر سے پاک ہو تو مسح صحیح ہوگا اور بعد وضو پشت دست پاک کرے۔

حج

ج۔ [61] حکومت نجدی کی وجہ سے حج ملتوی نہیں ہو سکتا۔

حج

ج۔ [62] یہ صورت بہت اچھی ہے کہ عراق سے مدینہ منورہ اور مدینہ منورہ سے مکہ معظمہ کو جاوے کہ زیارات و حج دونوں سے مشرف ہو۔

عقد میعادی

س۔ [63] زید نے ہندہ سے عقد میعادی کیا ہندہ کی اگلے خاوند سے اولاد زید کی بالکل مثل اولاد حقیقی سمجھی جائے گی۔

ج۔ ہندہ کی اگلے خاوند سے اولاد زید کی حقیقی اولاد کی طرح نہ سمجھی جائے گی۔

عقد میعادی

س۔ [64] ہندہ کے بیٹے نے بھی ایک بیوہ سے عقد میعادی کیا بغیر دخول مدت گذر گئی زید پر یہ غیر مدخولہ مثل بہو حقیقی حرام رہے گی یا عقد کر سکے گا۔

ج۔ ہاں عقد کر سکے گا جب کہ وہ عورت غیر مدخولہ زید کے بیٹے کے عقد میں نہ تھی بلکہ ہندہ کے بیٹے کے عقد میں تھی۔

دس روزہ قیام

س۔ [65] سفر میں قیام دہ روزہ آقائے اصفہانی قبلہ دام ظلہ کے نزدیک پورے دس روز ہیں یا بفرمان مجتہد رونا آں ساعت بھر باقی ہونا اور روز روانگی ساعت بھر رات

کا پڑھنا دس دنوں میں شمار ہو سکتا ہے بایں حکم روزہ رمضان تو آٹھ ہی رکھے جا سکتے ہیں۔ نہ کہ دس کیا اس نیت سے قیام کرنا جب کہ آٹھ روزہ رکھ سکے صحیح ہے۔

ج۔ ہاں پورے دس روز میں پہلے روز اگر زوال کے وقت مثلاً دس روز ٹھہرنے کا قصد کیا تو گیارہویں روز زوال تک دس روز پورے ہوں گے۔ دس روز کی اقامت میں ضروری نہیں کہ دس روزے بھی پورے رکھ سکے۔ ہاں صحیح ہے

۶۶
س۔ کتاب میں صیغہ عقد نکاح دو وکیلوں کے علیحدہ علیحدہ لکھے ہیں جو شخص تمام زمانہ کتاب سے دیکھ کر ایک اکیلا غلط طریق پڑھتا آیا ہو وہ ایسے عقد اور اولادیں سادات وغیر سادات کی عند الشرع کیسی ہیں۔

ج۔ ایک شخص بھی دونو طرف سے ایجاب و قبول کا صیغہ پڑھ سکتا ہے اگرچہ خلاف احتیاط ہے اگر یہی غلطی اس شخص سے ہوئی کہ ایجاب و قبول تنہا خود دونو طرف سے پڑھتا رہا تو نکاح صحیح ہوگا۔

۶۷
س۔ ہندوستان کے ایک سید صحیح النسب مومن ملازمت کے سلسلہ میں اس علاقہ میں آئے انہوں نے ایک ایسی عورت سے عقد نکاح کیا جس کی نسبت اکثر کہتے ہیں کہ اس عورت کا عقد نکاح فلانے پوستی، چرسی، بھنگی کے ساتھ تھا یہ چونکہ اس کو مکروہ اور بے کار سمجھ کر آباد نہیں رہی اور نہ اس نے اُس سے طلاق لی تھی نہ معلوم سید ملازم تک یہ خبر پہنچی تھی یا نہ کثیر التعداد اولاد بحکم سادات ہے یا کیا۔

ج۔ جب کہ اگلے شوہر نے طلاق نہیں دی تو اولاد بحکم سادات کیسے صحیح النسب بھی نہیں۔

غیر مطلقہ سے نکاح۔ اولاد

۶۸
س۔ سنی سید نے سنی کی زوجہ اغوا کی طلاق وغیرہ حاصل نہ کی جب بہت اولادیں

ہوچکیں تو یہ ہر دو اور اولادیں شیعہ ہوگئیں ہم کو اس واقعہ کا علم نہ تھا اب اپنے بیگانوں کی زبانی سنا ہے کہ یہ واقعہ اس طرح ہے اور بغیر از طلاق اولادیں ہوئی ہیں کیسے مجتہد دام ظلہ ان اولادوں کو سادات کے حکم میں فرماتے ہیں جناب سمجھا دیویں کہ فلاں امر سے یہ سادات کے حکم میں ہیں۔ اگر شتے تو یہ سمجھ رکھا ہے کہ خاوند والی سے زنا موجب حرمت ابدی بالاتفاق ہے۔ مزید براں طلاق کا نہ ہونا سنیوں کی طرح بھی نہ ہوا پھر یہ لوگ بحکم سادات کس طرح۔

ج۔ میری سمجھ میں بھی نہ آیا کہ یہ سیّد کیسے۔ حضرت مجتہد صاحب دام ظلہم سے ہی سمجھنا چاہیئے۔

جس عورت نے قتل کرایا ہو اس سے نکاح

۶۹ ج۔ جو عورت اپنے شوہر کو قتل کر ڈالے اس سے مومن نکاح کر سکتا ہے خواہ قبل از نکاح عورت کے اس فعل کا علم ہو چکا ہو۔

طلاق

۷۰ س۔ اشٹام والی طلاق صحیح ہے تو یہ طریقہ طلاق ارشاد ہو تاکہ عمل کیا جاوے۔

ج۔ اشٹام والی طلاق یعنی بلا صیغہ عربیہ صحیحہ و بغیر حضور عادلین طلاق صحیح نہیں اور بغیر صیغہ طلاق نیز طلاق صحیح نہیں جہاں عادلین نہ ہوں اور صیغہ طلاق معلوم نہ ہو تو صورت یہ ہے کہ کسی باخبر کو وکیل کر دیں کہ وہ صیغہ طلاق باقاعدہ جاری کرے۔ مطلقہ کی موجودگی بروقت طلاق ضروری نہیں۔

ددا تھی رشتہ

۷۱ س۔ مومنین باہمی ایک دوسرے سے دیتے اور لیتے ہیں جن کا حق مہر اپنا اپنا ہوتا ہے مگر جب کبھی بے اتفاقی کی وجہ سے طلاق لینی دینی ہوتی ہے تو خاوند یا لڑکیوں کے والدین لڑکیوں سے حق مہر کی بات تک نہیں پوچھتے ہیں بغرض صحت ایسی

صورت میں کیونکر کرنا ہوتا ہے۔

ج۔ جب مہر الگ الگ ہو تو باہمی لڑکی دینا اور لینا جائز ہے طلاق ہو جانے کی صورت میں مطلقہ لڑکی اپنا مہر شرعاً لے سکتی ہے لڑکی نے عفو کر دے اور شوہر کو مہر سے سبکدوش کرے تو کر سکتی ہے۔ مطلقہ لڑکی مہر بخشنے پر راضی نہ ہو تو والدین از خود نہیں بخش سکتے۔

نکاح

س ۲۔ مومنین میں لڑکے اور لڑکیوں کے ناطے اس وقت کے اکثر ہوئے ہوتے ہیں جس وقت یہ لوگ سنی المذہب ہوتے ہیں ایک طرف سے شیعہ ہو جاتے ہیں اور دوسری طرف سے سنی عقد نکاح کر دینے کو شرع شریف مانع ہو جاتی ہے خطرات فسادات کا اندیشہ ہو رہا ہے موجودہ وقت میں ایک ایسی ہی مشکل درپیش ہے لڑکی اور اس کے ورثا شیعہ باعمل ہیں۔ اور وہ شخص جس سے لڑکی کا ناطہ ہے اگرچہ مخالف سنی نہیں ہے تو عملاً شیعہ بھی نہیں ہے۔ نسبت بدلنے کی شوق بھی نہیں اور اس کو عملی شیعہ بنانا بھی مشکل ہے۔ کیونکہ اس کے والدین سنت سنی ہیں۔ کیا اعتقاداً دربردہ لڑکے کو شیعہ بنا لیا جاوے تو شیعہ لڑکی کا عقد نکاح کر دینا جائز ہے۔

ج۔ جب اعتقاداً لڑکا شیعہ ہو جائے تو نکاح کر دینے میں مضائقہ نہیں۔

میراث

س ۳۔ دو یا تین مائیں یعنی والدات ہوں تو اولاد سے ہر سر کا ایک ہی آٹھواں حصہ ہوگا متوفی خاوند کے ترکہ سے۔

ج۔ ہاں ایک ہی آٹھواں حصہ ہوگا۔ اور اسی آٹھویں حصے کو باہمی تقسیم کریں گی۔

میراث

س ۴۷ ۔ متوفی کی دو بیوہ ہوں ایک اولاد والی اور دوسری بے اولاد ۔ بے اولاد کو اولاد والی سے آٹھویں کا جو نصف ملے گا بعد مرنے اس بے اولاد بیوہ کے اس کلیہ ترکہ سوتیلی اولاد کو ملے گا یا اس بیوہ کی حقیقی بہن کو ۔ تقسیم فرما کر تحریر فرماویں کہ اگر بہن کا حصہ ہے تو کتنا یا سارا ہے ۔

ج ۔ سوتیلی اولاد کو کچھ نہ ملے گا سارا مال اس بیوہ کی حقیقی بہن کو ملے گا ۔

طلاق

س ۴۸ ۔ لکھا ہے کہ صحت طلاق کو اجزائے صیغہ بہ نیت انشاء عادلین کے سامنے شرط ہے جو کہ بحالت طہر واقع ہونا چاہیئے امر واقعہ اس طرح ہے کہ خاوند کے پانچ روپیہ کا اسٹام لبغرض طلاق خرید کر کے سرکاری عرضی نویس سے زوجہ خود کی عدم حاضری میں طلاق نامہ تحریر کرایا اور عرضی نویس نے جو کہ سنی المذہب تھا طالق سے جو کہ ظاہراً شیعہ ہے تین بار سات طلاق سے چھوڑی اپنی زبان میں کہلوالیا ۔ طالق کا والد و خسر موجود تھے طلاق نامہ قانوناً اس حیثیت سے تحریر ہے کہ آئندہ کسی قسم کا کوئی جھگڑا نہ رہے ۔ شرعاً یہ طلاق صحیح ہے بعد گذرنے تین طہر کے عورت مطلقہ مذکورہ دوسرے شیعہ سے نکاح کر سکتی ہے یا نہ ۔

ج ۔ صیغہ طلاق حتی الامکان عربی میں ہو مثلاً کہے زوجتی طالِقٌ یا انتِ طالِقٌ بغیر اس کے طلاق واقع نہ ہوگی دو عادل آدمیوں کے سامنے صیغہ مذکورہ جاری کرے ورنہ صحیح نہ ہوگی زوجہ کا حاضر ہونا ضروری نہیں صورت مذکورہ سوال میں اگر مطلق کا والد اور خسر عادل تھے اور صیغہ عربی میں بقصد انشاء جاری کیا اور لفظ طلاق صیغہ بن گیا تو طلاق واقع ہوئی ورنہ باطل و بے اثر ہے ۔

شوہر دار عورت سے نکاح

س ۷۶۔ سننے میں آیا ہے کہ مومنین کرڑ سے ایک نے اسی عورت سے غیر علاقہ میں جاکر کسی سنی نکاح خوان سے نکاح پڑھوالیا ہے۔ جمیع مومنین کرڑو سند دال کے ذریعہ مطلقہ زوجیہ کے والدین اپنی لڑکی واپس لینی چاہتے ہیں اور قوم و قبیلہ میں اپنی لڑکی کا عقد نکاح کر دینا چاہتے ہیں۔ یہ شخص بغیر رضامندی عورت کے والدین کے بطور اغوا غیر علاقہ میں لئے پھرتا ہے اور حلفاً کہتا ہے کہ اس مسئلہ کا علم تھا جس واسطے عدہ کے اندر زنا نہیں کیا۔ تاکہ حرام مؤبد نہ ہو۔ سنی المذہب ملّا سے بطریق سنی نکاح پڑھوایا ہے مومنین کرضرورت امر شرعی کی ہے اگر اشام والی طلاق ہی صحیح نہ ہو تو اس سے عورت لیکر عورت کے والدین کے حوالہ کی جاوے اور اگر طلاق صحیح ہو تو اسی مغوی کے پاس رہنے دیں۔ طلاق صحیح نہ ہونے کی صورت میں شیعہ مغوی جس نے سنی سے نکاح پڑھوایا ہے شرعاً جو کچھ کرنا ہے ارشاد ہو وے۔

ج۔ شوہر دار عورت سے محض نکاح پڑھوا لینا اس عورت کو اس شخص پر حرام مؤبد کر دیتا ہے خواہ دخول وصحبت نہ ہو چونکہ مذکورہ عورت کو باقاعدہ طلاق نہیں ہوئی اس لئے شوہر دار ہے اور اس سے نکاح کرنا موجب حرمت ابدیہ ہے مغوی سے وہ عورت لے لینی چاہیئے اگر وہ شیعہ ہے تو اس کے کام کی نہیں اس پر حرام مؤبد ہے اور کسی طرح اب بعد ناجائز طور پر نکاح پڑھوا لینے کے اس پر حلال نہیں ہو سکتی۔

ج ۷۷۔ نواسے اور نواسی میں کوئی فرق نہیں دونوں صورتوں میں ایک حکم ہے۔

ج ۷۸۔ خواہ شیعہ ہو خواہ سنی حرمت ابدی ہو جائے گی بجز مفارقت کے کوئی چارہ نظر نہیں آتا۔

بغیر حمل دودھ آنا

ج۷۹۔ بارہ یا چودہ برس بعد بغیر حمل کے دودھ اترنے کے متعلق کوئی تسلی بخش حکم نہیں ملا جناب مفتی صاحب سے دریافت کیجئے۔

مفعول کی ماں۔ بہن۔ بیٹی فاعل پر حرام

ج۸۰۔ صرف فاعل پر مفعول کی ماں، بہن اور بیٹی حرام ہوتی ہے مفعول پر فاعل کی ماں بہن اور بیٹی حرام نہیں اور سوائے ان تین رشتوں کے باقی رشتوں میں یہ حرمت سرایت نہیں کرتی۔ العروہ ص۶۰۲ وسیلہ ص۲۵۴۔

نماز

ج۸۱۔ نماز صحیح ہے بعد نماز کے مضمضہ کرلے۔

نماز قضا

ج۸۲۔ مولوی صاحب مرحوم کا رسالہ موجود نہیں عروہ میں لکھا کہ پانچ نمازیں بغیر مرتب قضا ہوں اور ترتیب معلوم نہ ہو تو پانچ روز کی نمازیں پڑھنے سے ترتیب کا علم حاصل ہو جاتا ہے اس فعل کا نام تکرار ہے آقائے طباطبائیؒ کے نزدیک قضا میں ترتیب واجب ہے اور ترتیب یاد نہ ہو تو تکرار کی ضرورت ہے ہاں اگر تکرار موجب مشقت ہو تو ترتیب ساقط ہے آقائے اصفہانی کے نزدیک ترتیب واجب نہیں۔

اثبات کرنا

ج۸۳۔ تاوقتیکہ دو عادل نہ کہیں یا نوجوان خود اقرار نہ کرے محض عورت کے کہنے سے نوجوان مجرم نہیں قرار دیا جاسکتا اور اگر بالفرض زنا شرعاً ثابت ہو بھی جائے تو بھی اس کی سزا یہ نہیں جو ان لوگوں نے اپنے خیال فاسد میں تجویز کی ہوئی ہے حاکم شریعت صاحب تعزیر دے سکتا ہے ان لوگوں کو ظالمانہ انتقام

سے روکنے کی کوشش فرمائیں خداوند کریم کوشش کامیاب فرمائے۔

ج ۸۴ ۔ کافر اصلی و مرتد ملی دونو اس امر میں برابر ہیں کہ ان کی توبہ منظور ہے بلکہ مرتد فطری کی توبہ بھی ظاہراً و باطناً مقبول ہے بعد توبہ اس کا بدن و عبادات صحیح ہیں ہاں اس کا قتل واجب نہ ہوگا۔ اس کی زوجہ الگ ہو کر عدہ وفات بیٹھے اس کا مال وارثوں میں تقسیم کیا جائے توبہ سے یہ چار حکم ساقط نہ ہوں گے۔ زوجہ سابقہ عدت کے بعد بلکہ قبل اس کے نکاح میں عقد جدید سے آسکتی ہے العروہ ص۳۹ شیعہ و سنی کے مرتد ہونے میں کوئی فرق نہیں عورت کو آریہ وغیرہ جانتے سے آریہ بنانے والا آدمی مرتد نہیں سمجھا جائے گا۔ عورت بھی ہو جاتی ہے اور توبہ سے پھر مسلمان ہو جاتی ہے خواہ مرتد فطریہ ہو۔ سرکار نجم العلماء طاب ثراہ نے جو حکم دیا تھا وہ درست ہے دوسرے مولوی صاحبان جو ان کے خلاف بتلاتے ہیں ان کی غلطی ہے تازہ واقعہ میں عورت کو الگ رکھے ناجائز اولاد کی پرورش کسی کے ذمہ نہیں۔ اس عورت کا اس قسم کی اولاد سے کوئی تعلق نہیں نہ ایسے خاوند پر کوئی حق ہے۔

حیوان کا خمس

ج ۸۵ ۔ حیوان مذکور کے سال اوّل کی قیمت سے خمس نکالنے کے بعد ہر سال کی زیادتی سے خمس نکالنا چاہیئے۔ مثلاً ایک جیوان سہ سالہ چالیس روپیہ پر فروخت ہوا جس کی قیمت سال اوّل بیس روپے تھی اور سال دوم تیس روپے اور سال سوم چالیس روپے ہوئی تھی تو اس حیوان کی قیمت سے ۹ روپے خمس نکالے گا پہلے سال سے ۵ روپے اور پچھلے ہر دو سالوں کے ۲ دو ۲ دو روپے۔

اشجار کا خمس

ج ۸۶ ۔ وقت پیدائش اشجار کے بعد ایک سال کے اندر کاٹ کر اپنے استعمال میں لے آوے تو یا بیچ ڈالے تو بہر حال خمس نہ ہوگا اور سال پورا گذر جانے پر فروخت کرے

یا اپنے استعمال میں لاوے ہر صورت میں مسئلہ نمبر ا کی تفصیل پر عمل کرے گا۔

۸۷
ج۔ صیغہ نابالغ کی بجائے صیغہ بالغ ادا کر دینے کے متعلق تو میں کچھ نہیں کہہ سکتا جناب ناصر الملۃ مدظلہ العالی کی عبارت کا بظاہر یہ مفہوم معلوم ہوتا ہے کہ پہلے عقد کی صحت یا عدم صحت کے متعلق کلام نہیں کرنا چاہیئے اور بنا بر احتیاط دو وکیل مقرر کر کے تجدید صیغہ پھر سے ادا کر دینا چاہیئے۔

حیوان سے وطی

۸۸
ج۔ جو مسئلہ آپ نے دریافت کیا ہے اس کے متعلق گذارش ہے کہ یہ فعل دو عادل آدمیوں کی گواہی یا اقرار عاقل و بالغ سے ثابت ہوتا ہے اگر یہ فعل بطریق شرعی ثابت ہو جائے اور وہ جانور کھایا جاتا ہو تو اس کو ذبح کر کے جلا دینا چاہیئے اور اس کی قیمت واطی سے لے کر مالک کو دلا دینی چاہیئے اور اگر سواری یا بار برداری کا جانور ہو اور کھایا نہ جاتا ہو تو کسی دوسرے شہر میں اس کو بیچ کر وہ قیمت واطی کو دے دینی چاہیئے اور واطی سے لیکر مالک کو دے دینی چاہیئے اگر واطی مالک نہ ہو۔ جو تازہ واقعہ آپ نے لکھا ہے اس میں کوئی ثبوت شرعی بہم نہیں پہنچ سکا لہذا کوئی حکم جاری نہیں ہو سکتا۔

جو اپنے کو شیعہ کہے

۸۹
ج۔ جو شخص زبان سے اپنے آپ کو شیعہ کہتا ہے اس کو شیعہ سمجھنا چاہیئے اس سے شیعہ کا سا معاملہ کرنا چاہیئے۔

عورت شوہر داری سے بدکاری

۹۰
ج۔ اگر فقیر کسی درجہ کا شیعہ ہے تو مدت گزرنے کے بعد بھی نکاح صحیح نہیں جب کہ شوہر دار ہونے کے زمانہ میں اس سے بدکاری ہو چکی ہے۔

۹۱
ج۔ اگر بالفرض منوی کا عقد شرعاً صحیح ہو تو وہ طلاق دے سکتا ہے اور قسم کسی

طرح اس میں مثل نہیں ہو سکتی۔

قسم

ج ۹۲۔ قرآن کی قسم کھانے سے قسم منعقد نہیں ہوتی اور نہ اس قسم کا کوئی اثر و اعتبار ہے بغیر خدا کے نام اور صیغہ قسم کے قسم بے اثر اور لغو ہے نہ اس کا کوئی کفارہ ہے۔ مغوی اس قسم کی پرواہ نہ کرے اور اس کا نکاح اس عورت سے خواہ صحیح خواہ باطل ہو جب وہ لغرض اتفاق طلاق دینا چاہے تو بے کھٹکے طلاق دیدے خواہ وہ رسمی طلاق ہو اور قانونی گرفت سے بچنے کے لیے دیجائے اس گینگ داری کو منت سماجت سے طے کیجئے اور زیادہ کشمکش نہ ہو طول پکڑنے سے معاملہ ہاتھ سے جاتا رہے گا۔

حوض

ج ۹۳۔ وہ حوض اگر گز یا گز سے زائد ہو اور رنگین نجس کپڑا اس میں تر ہو کر رنگین پانی خارج ہو اور حوض کو متغیر کر دے تو کپڑا بھی پاک اور حوض بھی پاک رہے گا اور اگر پانی رنگین کپڑے میں داخل ہونے سے پہلے رنگدار ہو گیا آمد آب مضاف بن کر داخل ہو تو کپڑا پاک نہ ہو گا تاوقتیکہ اس میں آب مطلق داخل ہو کر اسے تر نہ کرے۔

حوض

ج ۹۴۔ ایسے آب حوض سے جو گز یا گز سے زائد ہو اور صابن سے کپڑا دھوتے ہوئے سفید ہو جائے کپڑا پاک ہو سکتا ہے۔ الا اینکہ مضاف ہو جائے تو پھر پاک نہ ہو گا سوال اول و دوم والے پانی سے وضو و غسل صحیح ہو گا بشرطیکہ مضاف نہ ہو جائیں لسی اور عرقیات اور ایسے رنگدار عنوان میں فرق یہ ہے کہ عرف میں لسی اور عرقیات کو پانی نہیں کہتے۔

آب سمندر

ج ۹۵۔ آب سمندر پاک اور پاک کرنیوالا ہے اپنی ذاتی تلخی یا نمکینی سے مضاف نہیں سمجھا جاتا۔

آب مضاف

ج ۹۶۔ کوزے والا پانی نمک گھولنے سے آب مضاف کہلائے گا تو اس سے وضو و طہارت بدن و لباس نہ ہو سکے گی۔

دیوانہ

ج ۹۷۔ دیوانہ یا نیم دیوانہ یعنی سے مصالحہ نہیں ہو سکتا نہ اس کی زندگی میں اس کی اولاد سے مصالحہ ہو سکتا ہے حاکم شرع کی جانب رجوع ہونا چاہیئے۔

میراث زوجہ

ج ۹۸۔ زوجہ کی میراث کے متعلق مختار المسائل مصدقہ جناب آقائے اصفہانیؒ و جناب آقا سید نجم الحسن صاحب و جناب آقا سید ناصر حسین صاحب میں یہ عبارت ہے۔ شوہر کو زوجہ کے ہر قسم کے مال میں سے حصہ دیا جاتا ہے بخلاف اس کے زوجہ خواہ صاحب اولاد ہو یا نہ ہو۔ اس کو مکان کی زمین اور کاشت کی زمین سے بالکل حصہ نہیں دیا جاتا اور عمارات اور درختوں میں حصہ دیا جاتا ہے لیکن اس طرح کہ اس کی قیمت لگا کر قیمت میں سے اس کو حصہ دیا جاتا ہے یہ چیزیں بعینہٖ اس کو نہیں دی جاتیں اشیاء مذکورہ کے علاوہ میت کے دیگر ترکہ میں زوجہ بھی اسی طرح حصہ پاتی ہے جس طرح دوسرے ورثہ پر تقسیم کیا جاتا ہے مختار المسائل ص۱۶۰ فصل جو شوہر کی زندگی میں کھڑی تھی اس میں سے حصہ ملے گا

خمس

س ۹۹۔ سینکڑوں روپیہ زکوٰۃ و خمس پاس رکھتا ہوں کیا کروں جب کہ آپ کا جی ڈرنا بھی ہے اور اجازہ تقسیم سہم امامؑ کا بھی رکھتے ہیں۔

ج۔ میں بجز دو چار حرف پڑھانے کے بالکل ناکارہ ہوں تاہم جو اعانت کر سکوں حاضر ہوں لیکن فرمایئے کہ کس طرح کی امداد مطلوب ہے اجازہ تقسیم اگرچہ ہے لیکن جرأت کون کرے خصوصاً آپ ایسے ڈرنے والے سے۔ بہت ڈر لگتا ہے دعا کیجئے کہ بیباکی سے بچوں تنزل مذہب ناگوارہ ہے مگر کیا کیا جائے زبانی فرمایئے تو شاید کچھ سمجھ میں آئے۔

جن کے ذمہ واجبات ان کو زکوٰۃ وخمس دینا

س ۱۰۰۔ سُنی شیعہ ہونے والے اکثر ایسے ہیں کہ جن کے ذمہ واجبات یعنی کفارہ رمضان وغیرہ تک بھی ہیں۔ اور قرض بھی غیر شرع ضرورتوں کی وجہ سے ان کے سر پر ہے زیادہ تر سودی۔ اب بھوکے مرتے بھی ہیں۔ میرے پاس رقوم صدقات جو ہیں ان سے آگاہ بھی ہیں اور منتظر بھی ہیں کیا کروں اور کہاں جاؤں۔

ج۔ مطابق فتوائے اصفہانی دام ظلہٗ العالی ایسے لوگوں کو زکوٰۃ وخمس دے سکتے ہیں بلا خدشہ۔ اگر آپ ڈرتے ہیں تو مجتہد جامع الشرائط کی خدمت میں بھیجئے مگر اب بھی ضعفائے شیعہ سب تکالیف جھیل رہے۔ خدا اجرِ عظیم دے۔

عقد میعادی

س ۱۰۱۔ اگر کوئی شخص دو بہنوں کو یکے بعد دیگرے عقد میعادی یا دوامی میں لانا چاہے تو بشرط جواز ہر دو قسم کے نکاحوں کا طریقہ تحریر فرمائیں۔

ج۔ ایک عقد میں دو بہنوں سے نکاح باطل ہے اور اگر ایک کا عقد پہلے کیا اور اس کے ہوتے ہوئے دوسری بہن سے بھی کر لیا ایک بہن مر جائے یا اس کو طلاق دیدے جب دوسری سے عقد کر سکتا ہے طریقہ نکاح کا وہی ہوگا جو عام طور پر مشہور ہے۔

نکاح میعادی میں شرائط

س ۱۰۲۔ نیز عقد میعادی و دوامی میں جو جو فرق ہوں گے سارے تحریر فرمادیں گے کہ

کہ آیا کتنی بار یہ کر سکے گا۔

ج۔ نکاح متعہ میں ذکر مہر و تعیین مدت شرط ہے نکاح دائم میں نہیں بعقد متعہ میں ذکر مہر نہ کرے تو باطل ہو جاتا ہے صیغہ متعہ یہ ہے۔ عورت کہے بعد تعیین مہر و مدت کے۔ مَتَّعْتُكَ نَفْسِيْ فِي الْمُدَّةِ الْمَعْلُوْمَةِ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ۔ مرد کہے۔ قَبِلْتُ یا رَضِيْتُ مثلاً۔

نماز قصر

س ۱۰۳۔ ارادہ سے دس روزہ قیام نہ کرے اور کم از دہ روز یعنی آٹھ روزہ و نو روزہ قیام سہ بار کرکے ۲۷ دن گذرے تو ان دنوں کی نمازیں پوری پڑھے گا یا قصر۔

ج۔ اگر بحالت تردد تیس دن گذر جائیں تو نماز قصر اور اس کے بعد تمام ہے خواہ ایک دن ٹھہرے۔

سجدہ

س ۱۰۴۔ سات عضو ہائے میں سے ایک عضو کے نیچے ریگ ہووے اور مثل ان باقی عضو ہائے کے ایک برقرار نہ ہووے خفیف سی حرکت معلوم ہووے تو اس سجدہ کے متعلق حکم فرمایا جاوے۔

ج۔ حرکت والی حالت میں جو تسبیح کر چکا ہے اس کو دوبارہ بحالت اطمینان و حرکت نہ ہونے کے بجالائے۔

ذکر سجدہ

س ۱۰۵۔ نصف ذکر سجدہ کرنے پیشانی کا اوپر کا حصہ زمین سے لگا ہووے اور نصف ذکر سجدہ میں پیشانی کا میانہ حصہ تو اس سجدہ کے متعلق حکم ہووے جب کہ پیشانی اٹھائی نہ گئی ہووے محض حرکت سے ایسا ہو گیا ہووے یا عمداً ایسا کرے۔

ج۔ بظاہر مضائقہ نہیں۔

مذبوح کا سر

س ۱۰۶۔ یہ کیسا محاورہ تحفۃ العوام والے صاحب کا ہے سمجھا دیجئے کہ مذبوح کا سر داہنی جانب ہونا چاہیئے بعض مقامات پر بجائے جنوب شمال کو قربانی کے جانور کا سر رکھ کر ذبح ہوتی ہے۔ سابق ذبح درست ہے یا یہ نیا دستور، نیز نیا طریقہ صحیح و درست نہ ہونے کی صورت میں اس طرح کی گئی ذبح حلال ہوگی یا حرام۔

ج۔ بجز تحفۃ العوام کے سر کے شمال یا جنوب کو کرنے کی صراحت نہیں دیکھی گئی۔ کلام مجتہدین کرام سے اتنا ہی معلوم ہوتا ہے کہ قبلہ کو جانور کا منہ اور بدن کا اگلا حصہ کرنا شرط ہے بنابریں شمال کو سر ہو یا جنوب کو بموجب استقبال ہوگیا ذبح درست ہو جائے گی۔

عدہ طلاق

س ۱۰۷۔ جناب ناصر الملت دام ظلہ فرماتے ہیں کہ زن و مرد حنفی ہوں عورت شیعہ ہو جائے تو نکاح باطل سمجھا جائے گا۔ دوسری جگہ نکاح کر سکتی ہے اور اگر عدہ کے اندر مرد بھی شیعہ ہو جائے تو احق ہے۔ اس فتویٰ کے رو سے یہ عدہ کتنا ہوگا۔ اور حق مہر لینے کی حقدار ہوگی یا نہ۔

ج۔ عدہ طلاق یعنی تین طہر ہوگا۔ مدخولہ ہے تو مہر لے گی۔

طلاق اسٹامپ

س ۱۰۸۔ میرے دو نہایت پیارے مومنین نے باہمی بیٹے و بیٹیاں بیاہی تھیں مگر تھوڑے عرصہ کے اندر وہ بے اتفاقی ہوئی کہ ایک دوسرے کو زخمی کیا۔ فوجداری دعویٰ ایک دوسرے پر کئے۔ پولیس نے ابتدائی تفتیش کے وقت ہی پانچ پانچ روپیہ کے اسٹامپ پر ایک دوسرے سے طلاق نامہ تحریر کرا لئے ہیں۔ کہ

آئندہ شر بند ہو جاوے۔ عدالت نے بھی راضی نامہ منظور کر لیا ہے ہر دو سے زبانی بھی حسب رواج کہلا یا گیا ہووے۔ اور تحریر بھی اس حد مستند ہوئے تو ہر دو لڑکیوں کی طلاق شرعی سمجھی جاوے یا نہ تو تدارک با لوضاحت ارشاد فرمایئں تاکہ ہر دو کو حرام سے بچایا جائے۔ ہر دو کا تو علم نہیں ہے البتہ ایک نے تو مجبوراً اس طرح کیا ہے ورنہ اس کا دلی ارادہ اس وقت بھی اپنی زوجہ کو واپس لینے کا ہے۔ مگر اس طرح اس کو کون دیوے جب کہ اس کی ہمشیرہ خاوند کے گھر ظالم سوکن اولاد والی کی موجودگی میں ہرگز نہیں جانا چاہتی۔ اس مقام پر ناصر شاہ صاحب سے عرض ہے کہ اگر پہلی کارروائی متعلقہ درست نہیں ہوگی تو اب حسب ہدایت شرعیہ بوکالت مولوی صاحب صیغہ ہائے جاری کرائے جاویں تو درست ہوگی یا پھر بھی جبر،عہ جبری طلاق جو ناجائز لکھی وہ دوسرے کے جبر و ظلم سےسہ ہی ہوگی جس طرح کتابوں میں مثالیں لکھی ہیں۔ یا ہمشیرہ کے باعث سے یا کسی اور ایسی مجبوری کے باعث سے طلاق دیوے تو مطلق کی طلاق ایسے موقع پر اختیاری لعہ ہوگی یا پھر بھی جبری۔

ج۔ صیغۂ عربی اور دو گواہان عادل کا ہونا لازم ہے صیغۂ عربی نہ جانتا ہو اور وکیل بھی میسر نہیں ہو سکتا جو عربی صیغہ جاری کرے تو اپنی زبان میں عربی صیغہ کا مطلب ادا کرے لیکن دو عادل گواہ سننے والے ہوں اگر دو عادل گواہ نہ ہوں گے تو طلاق نہ ہوگی خواہ سو دفعہ عربی صیغہ بھی جاری کرے۔ یہ جبری طلاق نہ کہلائے گی۔ جبری وہ ہے جو دوسرے کے جبر سے ہو۔ عہ درست ہوگی جبری نہ ہوگی بشرطیکہ شرائط کے ساتھ طلاق دی گئی۔

سہ۔ ہاں دوسرے کے جبر سے ہوگی۔

لعہ۔ اختیاری ہوگی جبری نہ ہوگی۔

طلاق

س ۱۰۹۔ یہ مسئلہ حاضر بحضور ہو کر سمجھنے کا ہے مگر قہر درویش بر جان درویش ہمعلوم مجھے کس حالت میں موت آوے گی طلاق رجعی و بائن میرے کچھ کچھ سوالات کے رو سمجھائی جاویں پہلے فرمایا جاوے کہ یہ رسمی طلاقیں تھا کہ میں نے فلانے کی دختر و پوتی فلاں از روئے شرع بے ہوش و حواس مجلس معتبر کے سامنے چھوڑی عند شرع شیعہ کیسی ہیں۔

ج ۔ اگر صیغہ عربیہ جاری ہوا دو عادل سننے والے تھے اور اس کے علاوہ باقی شرائط موجود تھے تو شرعی طلاق ہوگی۔

طلاق

س ۱۱۰۔ اگر مرد شیعہ اسی طرح طلاق دیوے اور عرصہ سات ماہ کا گذر گیا ہووے تو طلاق سمجھی جاوے یا نہ، جب کہ اس عرصہ میں رجوع مجوزہ خیالاً بھی نہ ہوا ہووے

ج ۔ یہ طلاق رجعی کہلاتی ہے خواہ رجوع خیالاً بھی نہ کیا ہو لیکن شرائط طلاق کو دیکھنا ہوگا خصوصاً دو عادل گواہ اگر صیغہ سنیں تو طلاق شرعاً واقع ہوگی ورنہ باطل و بے اثر ہوگی۔

طلاق

س ۱۱۱۔ طلاق شرعی واقعہ ہووے خود سے یا دکالتاً عرصہ سات ماہ کا بغیر رجوع گذر جاوے تو اس طلاق کا نام کیا ہوگا۔ نیز مطلق و مطلقہ بغیر کسی تدارک کے باہمی نکاح پڑھ پڑھا سکتے ہیں یا اہل خلاف کی طرح حلالہ ملالہ ہوگا۔

ج ۔ اس کا نام طلاق رجعی ہوگا۔ ہاں پڑھا سکتے ہیں۔ نکاح پڑھا سکتے ہیں۔ حلالہ کی ضرورت نہیں۔

مطلقہ سے رجوع

س ۱۱۲۔ جب مطلقہ پہلی بار خاوند کے رجوع سے بلا کسی تدارک آباد ہو سکتی ہے تو اختیار سے عورت کو ایسے موقع پر انکار کا اختیار نہیں ہے۔

ج ۔ عورت انکار نہیں کر سکتی۔

دوسری مرتبہ طلاق

س ۱۱۳۔ اگر دوسری بار بعد گذرنے دو سالوں کے خاوند زوجہ کو طلاق دیوے تو بھی عدہ کے اندر رجوع کرنے سے بلا تدارک زوجہ بنا سکے گا یا کوئی تدارک ہوگا۔ تو اور شادہ ہووے دوسری بار بھی بلا تدارک یا تدارک سے زوجہ بنا سکے گا تو تیسری بار بعد کئی سالوں کے اگر ایسا کرے تو بھی عدہ کے اندر رجوع کا اختیار رہوگا۔ یا اب وہ تیسری بار طلاق واقع ہونے کے بعد عدہ کے اندر یا بعد گذرنے عدہ حرام ہو جاوے گی جب تک کہ دوسرے سے عقد نکاح نہ کرے اور قدرۃً اس سے آزاد نہ ہووے۔

ج ۔ طلاق دوسری دفعہ دو سال کے بعد جب دے سکے گا جب عقد جدید بعد عدت کے اسی عورت سے کر لیا ہو۔ اور جب عقد کر لیا تو پھر طلاق دے سکتا ہے اور عدت کے اندر رجوع بھی کر سکتا ہے۔ تیسری بار طلاق ہونے کے بعد جب تک دوسرے بعد عدت کے نکاح نہ کرے پہلے شوہر پر حلال نہ ہوگی۔ تیسری طلاق کی عدت میں نہ رجوع ہو سکتا ہے نہ بعد عدت کے عقد جدید ہو سکتا ہے تا وقتیکہ کسی دوسرے سے عقد کرے اور مطلقہ ہو جائے یا دوسرا خاوند مر جاوے۔

دس روزہ قیام

س ۱۱۴۔ جناب آقا اصفہانی قبلہ دام ظلہ کے نزدیک وطن بنانے کو چھ ماہ کا قیام ضروری نہیں ہے کہ جناب نے میاں صاحب کو دو تین ماہ کا قیام لکھا ہے بعض نے تو چھ ما

کے قیام کا تواتر بھی لازم فرمایا ہے۔

ج۔ آغائے اصفہانی دام ظلہ کے نزدیک وطن شرعی ثابت نہیں وطن اصلی ہی قاطع سفر ہو سکتا ہے۔

زکوٰۃ غلہ ایک بار ہو گی

س ۱۱۵۔ غلہ کی زکوٰۃ مکرر نہیں یعنی نصاب تمام ہونے کے بعد جب ایک مرتبہ غلہ کی زکوٰۃ نکالی جائے تو پھر دوبارہ اس میں زکوٰۃ نہیں خواہ کئی سال رکھا ہے۔ البتہ خمس سال کے بعد واجب ہوگا لیکن جب ایک دفعہ خمس ہو گیا پھر اس میں دوبارہ خمس نہیں خواہ کئی سال پڑا رہے اور غلہ کی زکوٰۃ نہیں نکالی تو صراحۃً معلوم نہیں۔ لیکن خیال ہے کہ پہلے زکوٰۃ نکالے بعد کو خمس مجتہدین کرام کے فتوٰی سامنے ہوں۔ جب کچھ کہہ سکتا ہوں کہ کیوں اختلاف ہے۔

ج۔ اُلدرغ۔ گدھا۔

زن یائسہ یا غیر بالغہ

ج ۱۱۶۔ زن یائسہ۔ وغیر بالغہ کی طلاق چونکہ بائن ہوتی ہے اور عدت بھی نہیں ہوتی ہے لہٰذا مطلق یا کوئی اور بلا انتظار طلاق کے بعد اس سے نکاح کر سکتا ہے مطلق کے لئے کوئی خاص تدارک نہیں صرف عقد جدید کی ضرورت ہوگی۔

ج ۱۱۷۔ زن یائسہ سے عقد متعہ بعد گذرتے میعاد کے یا بخشنے کے ہمیشہ اور ہر بار جائز رہے گا۔

مہر شرطِ نکاح نہیں

ج ۱۱۸۔ عقد دائم میں ذکر مہر شرط نہیں بنابریں ذکر مہر یاد نہ رہا ہو تو بھی نکاح صحیح ہوگا البتہ متعہ میں ذکر مہر نہ ہو تو باطل ہو جاتا ہے۔

طلاق

ج ۱۱۹۔ زوج بالغ زوجہ نابالغہ کو شاہدین کے سامنے کہے کہ ھذہ طالق یا زوجتی فلانتہ طالق۔ بجائے فلانتہ کے اپنی زوجہ کا نام لے۔ طلاق میں زوجہ کے روبرو ہونے یا اس سے خطاب کرنے کی ضرورت نہیں۔ زوجہ کا بالغہ ہونا شرط ہے۔

بالغہ بالغ پر تکلیف شرعی

ج ۱۲۰۔ لڑکی نو سال کی اور لڑکا پندرہ سال کا جب ہو جائے تو ان پر جمیع تکالیف شرعیہ از قبیل صلوٰۃ و صوم وغیرھما عائد ہو جاتی ہے خواہ وہ کیسے ہی نامقید و آزاد پھرتے رہیں اگر نو سال کی لڑکی جان بوجھ کر ماہ مبارک کا روزہ نہ رکھے گی تو اس پر قضا و کفارہ لازم ہوگا۔

روغن نجس کا دھواں

ج ۱۲۱۔ روغن نجس بلکہ ہر نجس چیز کا دھواں پاک ہے اور اگر غلیظ ہو گا تو مبطل صوم ہوگا۔

نجس آب و پیشاب کے بخارات

ج ۱۲۲۔ منجس آب و پیشاب کے بخارات پاک ہیں۔ خشک بدن و لباس پر پڑیں تو بھی نجس نہ ہوں گے اور گیلے اور چکنے بدن و لباس پر پڑیں تو بھی۔

آخری دو سلاموں میں ارادہ

ج ۱۲۳۔ مضائقہ نہیں کہ السلام علینا و علی عباد اللّٰہ الصالحین۔ میں انبیاءؑ و ائمہؑ و ملائکہ حافظین کا دل میں خیال کرے۔

منفرد السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ میں ملکین کاتبین کا خیال کرے۔ اور امام دو اعمال لکھنے والے فرشتوں کے علاوہ مقتدیوں کا بھی خیال کرے۔ اور مقتدی دوسرے مقتدیوں اور کاتبین اعمال اور امام کا خیال کرے۔ علینا میں سب مومنین و مومنات از قبیل انس و جن نیک و بد شامل ہو سکتے ہیں۔

طلاق

ج ۔ ۱۲۴ اگر صیغہ طلاق دو عادل آدمیوں کے رُو بُرو بغیر کسی کے جبر و اکراہ کے جاری کیا گیا ہے تو طلاق شرعی ہو گی صیغہ طلاق عربی میں ہونا لازم ہے اور بغیر عربی صیغہ کے طلاق واقع نہیں ہوتی ہاں اگر مجبوری ہو کہ عربی صیغہ نہ خود جانتا ہے نہ کوئی وکیل عربی صیغہ جاری کرنے والا مل سکتا ہے تو اپنی زبان میں بھی جاری کر سکتا ہے تو جبری طلاق سے مطلب یہ ہے کہ دوسرا شخص جبر کرے ۔ اگر اپنی ضروریات سے تنگ آ کر یا اپنی ہمشیرہ کو ظلم سے بچانے کی غرض سے اپنی عورت کو طلاق دے تو یہ جبر نہیں ایسی صورت میں طلاق صحیح ہو گی ۔

طلاق بائن

ج ۔ ۱۲۵ بائن وہ طلاق ہے جس کے بعد رجوع نہ ہو سکے خواہ اس طلاق میں عدت ہو خواہ نہ ہو ۔ بائن چھ ہیں (۱) غیر مدخولہ کی طلاق (۲) یائسہ کی طلاق یعنی وہ عورت جس کی عمر پچاس سال کی ہو (۳) صغیرہ غیر مبالغہ کی طلاق (۴) طلاق خلع (۵) طلاق مباراۃ (۶) تیسری طلاق جب کہ پہلی اور دوسری دفعہ اور دوسری اور تیسری دفعہ رجوع یا عقد جدید ہو چکا ہو ۔

ان چھ میں سے پہلی تین طلاقوں میں عدت نہیں ہوتی رجعی وہ طلاق ہے جس میں مطلق رجوع کر سکتا ہے ۔ اور وہ ان چھ قسموں کے علاوہ ہے ۔

ذمی طلاقیں جب صحیح ہیں جب مطابق شریعت مطہرہ ہوں اور صیغہ عربیہ لازم ہے ۔ دو عادل گواہوں کا ہونا ضروری ہے ۔ دو عادل گواہ نہ ہوں گے تو طلاق صحیح نہ ہو گی ۔ یعنی عورت مثل سابق زوجہ رہے گی ۔ اگر مرد شیعہ نے ایسی طلاق یعنی اپنی زبان میں مجبوری طلاق دی اور باقی شرائط کو ملحوظ رکھا اور مجلس معتبر میں دو عادل گواہ صیغہ طلاق سن رہے تھے پھر طلاق ہو گی ۔ خواہ اس پر سات ماہ گذر

جاویں اور رجوع کا خیال بھی نہ کیا ہو تو بھی طلاق سمجھی جائے گی۔ اس طلاق کو طلاق رجعی کہیں گے کیونکہ خواہ مطلق نے رجوع نہیں کیا لیکن شرعاً وہ رجوع کر سکتا تھا چونکہ سات ماہ گذرنے سے عدت گذر چکی اس لئے عقد جدید مطلق اور مطلقہ کا ہو سکتا ہے۔ حلالہ کی کوئی ضرورت نہ ہوگی۔

حالتِ رجوع میں عورت انکار نہیں کر سکتی

۱۲۶
ج۔ مرد مطلق اگر عدت کے اندر رجوع کرے تو اس میں عورت کو جائے انکار نہیں نہ اس کی رضامندی کی ضرورت ہے۔ کیونکہ وہ عورت بحکم زوجہ ہوتی ہے ہاں عدت گذر جائے اور نیا نکاح مطلق اس عورت سے کرنا چاہئے تو عورت کی رضامندی سے ہوگا۔

طلاق

۱۲۷
ج۔ ایک بار طلاق دینے کے بعد جب دو سال گذر گئے یعنی عورت کی عدت گذر گئی تو پھر وہ عورت اس کی زوجہ نہیں کہ اس کو دوبارہ طلاق دے سکے۔ الا اینکہ دو سال کے بعد عقد جدید کر لیا ہو تو پھر زوجہ بن گئی اور مرد کو طلاق دینے کا حق حاصل ہو گیا۔ اب اگر دوسری بار طلاق دے دی اور تیسری بار پھر طلاق دی تو اب حرام ہو گئی اس کو رجوع کرنے کا کوئی حق نہیں تاوقتیکہ کسی دوسرے شخص سے اس عورت کا نکاح ہو کر وفات یا طلاق نہ ہو۔

۱۲۸
ج۔ مشہور یہ ہے کہ کسی جگہ آدمی کا ملک ہو اور چھ ماہ متواتر یا متفرق طور پر وہاں ٹھہر چکا ہو تو ایسی جگہ حکم وطن میں ہے جیسے مسافر دوران سفر میں وطن پر سے جا گذرے تو اس کا سفر قطع ہو جاتا ہے اور وطن میں نماز تمام پڑھے گا خواہ بقدر نماز ٹھہر کر وہاں سے چل پڑے ایسے ہی جس مقام میں اس کا ملک ہو

خواہ ایک کھجور ہی کیوں نہ ہو اور وہاں چھ ماہ رہ چکا ہو تو مثل وطن اصلی کے اس جگہ بھی اس کا سفر قطع ہو جاتا ہے اور نماز پوری پڑھے گا اور اس کو مشہور طور پر وطن شرعی کہتے ہیں لیکن آقائے اصفہانی دام ظلہ العالی فرماتے ہیں۔ اقوی یہ ہے کہ وطن شرعی کوئی چیز نہیں اور نہ اس پر سے گذرنے سے سفر قطع ہوتا ہے البتہ احوط استحبابی ہے کہ ایسے مقام پر قصر و اتمام دونوں پڑھے۔

سرکار سید العلماء سید علی نقی صاحب قبلہ لکھنؤ

رضاعت

س ١۔ زید نے اپنے خالہ زاد بھائی خالد کے ساتھ کامل ایک سال باشرائطہا اپنی خالہ ہندہ کا دودھ پیا۔ اب زید کی بہن کا نکاح خالد کے ساتھ ہو سکتا ہے یا نہ۔ مفصل ارشاد ہو۔

ج ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ مسئلہ اختلافی ہے علی الظاہر عقد مذکور درست ہے۔

رقوم واجبہ یا مستحبہ کا مدت تک رہنا خمس وزکوٰۃ

س ٢۔ ایک ایسی چیز جو کسی کا ملک نہ ہو یا زکوٰۃ سادات اعانت کی رقم۔ نذر جو طلاب دینی کے لئے مانی گئی ہو دیگر اپنے مال سے سادات زکوٰۃ نکال کر خاص طلاب کے لئے رکھ چھوڑیں کہ جب بھی ضرورت ہو گی صرف کی جائے گی مذکورہ بالا اشیاء اگر ایک مدت تک اپنے پاس رہیں تو ان میں زکوٰۃ یا خمس تو نہ ہو گا۔ تفصیلی حکم ارشاد ہو۔

ج ۔ ان اموال مذکورہ میں زکوٰۃ وخمس نہ ہو گا۔

ایفائے عہد۔ امانت

س ٣۔ ایفائے وعدہ۔ امانت۔ خدمت گذاری والدین گرچہ کافر ہوں، ہر ایک واجب ہے۔

ج ۔ ہاں یہ درست ہے۔

خمس

س ٤۔ نیز فرماتے ہیں کہ کافر سے جو کچھ اور جس طرح حاصل ہو وے اخراج خمس سے

حلال ہے۔

ج۔ یہ بھی درست ہے۔

عہد

س۵۔ بعض فرماتے ہیں کہ کافر سے خرید و فروخت کے معاملہ میں عہد ہو جاتا ہے کیا صحیح ہے۔

ج۔ خرید و فروخت معارضہ و معاملت ہے اور ایک طرح کا معاہدہ ضرور ہے مگر نذر وغیرہ کے ساتھ جو عہد کی لفظ استعمال ہوتی ہے اُس میں داخل نہیں ہے۔

تقسیم خمس

س۶۔ ایک مقلد بغیر پوچھے اپنے مجتہد کے سالم خمس مساکین سادات کو دیتا رہا۔ عرصہ بعد کم مجتہد ہوا کہ گذشتہ کو صحیح سمجھے اور آئندہ کے لئے منع فرمائی۔

ج۔ جس وقت سے مجتہد نے منع کر دیا اس کے بعد سے ایسا نہ کرے۔

خمس

س۷۔ اسی طرح ایک سیّد فوجی ملازم سادات مساکین کو سودی قرض ادا کرنے کے لئے کچھ بہ نیت خمس سالم دیتا رہا ہے اور زیادہ بغیر نیت خمس اعانتاً دیتا رہا۔ چاہتا ہے کہ حضور والا ادائیگی خمس سالم کو بھی صحیح تصور فرمائیں اور اعانتاً جو کچھ دیا گیا ہے اس روپیہ کو بھی خمس کے حکم میں محسوب فرماویں۔

ج۔ جو کچھ بلا قصد خمس اعانۃً دیا گیا ہے وہ خمس میں محسوب نہیں ہو سکتا۔

زبانی رشتہ کرنا اور معصومینؑ کو ضامن دینا

س۸۔ بیوہ اپنی لڑکی کا نکاح ایک زوجہ دار کثیر العیال شخص سے کر دینے کو اپنی زبان میں وعدہ کر چکی ہے اب اگر بیوہ اور اس کے خیر خواہ اس امر کو غیر مفید سمجھ کر نہ کریں تو شرعاً کیسا ہے۔ نیز جو شخص ناطر یا قرض دینے کا اپنی زبان میں وعدہ کرے نہ عربی صیغہ سے اور ساتھ ہی معصومینؑ کو ضامن دے تو اس کا ایفاء و ترک

کیسا ہے۔ کیا ضمانت معصوم والا رواج بے اصل ہے بلا ضمانت و یا ضمانت وعدہ میں فرق ہے یا نہ ارشاد ہو۔

ج۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ عقد میں لڑکی کے مفاد پر عقد کرنا ضروری ہے اور خود لڑکی کی اجازت پر مبنی ہے اگر لڑکی کے لئے مناسب نہیں ہے یا اس کی رضامندی نہیں تو ماں کا وعدہ کر لینا کوئی چیز نہیں۔ بغیر کسی ایسی صورت کے عموماً وعدہ کو وفا کرنا بہتر ہے اور ترک اس کا غیر مستحسن ہے ضمانت کا طریقہ عرفی امر ہے کوئی شرعی طریقہ نہیں ہے۔ واللہ العلم۔

یادگار حسینیؑ کو مدارس پہ ترجیح

س۹۔ ہمارے ہاں ایک عربی مدرسہ کی تحریک ہونے والی ہے۔ اس صورت میں یادگار حسینیؑ۔ تعمیر ناظمیہ کے متعلق چندہ کرانا چاہیئے یا مندرجہ بالا کسے لئے مدرسہ کے لئے ممکن نہیں ایک کے لئے ہو سکتا ہے۔ کس کو ترجیح دی جائے۔

ج۔ یہ کوئی شرعی مسئلہ نہیں ہے یہ سب امر خیر ہیں جس میں توفیق شامل حال ہو۔ انسان حصہ لے مگر یادگار حسینیؑ کا کام چونکہ زمانہ کی خصوصیت کے ساتھ مقید ہے اور دوسرے کام کسی زمانہ سے مخصوص نہیں ہیں پھر بھی انجام پا سکتے ہیں اس لئے یادگار حسینیؑ کا کام فعلاً اہمیت ظاہر ہے۔

ناجائز ملازمت کی تنخواہ پر خمس ہے

س۱۰۔ جناب ناصر الملتؒ فوج اور پولیس کی ملازمت کو ناجائز فرماتے تھے مگر مسجد۔ امام بارگاہ طلاب علم دین نیز دیگر مساکین کے لئے اعانتہً مانگنے یا قبول کرنے کو بلا شرائط ان سے جائز کہتے تھے۔ جناب مرحوم کے آخری زمانہ میں ایک تھانیدار صاحب نے اپنی تنخواہ میرے ہاتھ سے مساکین پر تقسیم کرانا چاہی تو جناب نے فرمایا تھا کہ پہلے خمس نکال کر بعدہٗ تقسیم کی جائے اب جب کہ جناب کا انتقال ہو گیا

گذشتہ ایسے لوگوں سے وصول شدہ رقوم سے خمس نکالنے کا کیا تدارک ہوگا۔ اور آئندہ مساجد۔ امام باڑہ۔ طلاب دین کے لئے ان لوگوں سے لے سکتے ہیں یا نہ۔

ج۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ خمس نکالنے کا فرض خود اس شخص پر عائد ہوتا ہے کہ جو اس قسم کی ملازمت میں داخل ہے۔ لیکن جو رقوم اس شخص سے امورِ خیر مثلاً مسجد و اعانت طلاب وغیرہ کے لئے حاصل کی گئی ہیں ان میں لینے والے پر خمس کا فریضہ عائد نہیں ہے آئندہ بھی امورِ خیر کے لئے ان لوگوں سے لیا جا سکتا ہے۔

فوج یا پولیس کی نوکری

س ۱۱۔ مومنین پابند تقلید دریافت کرتے ہیں کہ ہم لوگوں کی اجازت کے بغیر اگر لڑکا فوج یا پولیس میں بھرتی ہو جائے تو آیا ان کی تنخواہ کا روپیہ والدین کے لئے جائز ہوگا یا نہ۔

ج۔ نہیں جائز ہوگا۔

لڑکیوں کو نارمل وغیرہ کرانا

س ۱۲۔ اگر معذور والدین اپنی جوان غیر شادی شدہ صاحبزادی کو نارمل میں اس لئے تعلیم دلائیں کہ وہ بعد میں کسی اسکول کی استانی ہو کر ہماری پرورش کرے تو والدین کا یہ ارادہ جائز ہوگا جب کہ صاحبزادی خود بھی اس طرز تعلیم پر راضی ہو کر کم از کم اس بہانہ سے ہی اپنے خوردوں اور بزرگوں کی پرورش تو ہوتی رہے گی یہ ارادہ کہاں تک جواز کی صورت اختیار کر سکتا ہے۔

ج۔ صورت مذکورہ کی اجازت دینا ممکن نہیں ہے آمدنی کی اور مناسب صورتیں بھی ہو سکتی ہیں۔

عقیقہ

س ۱۳۔ زید اپنے بچوں کے عقیقہ کی رقم کا اگر کسی دوسرے کو مجاز دے تو یہ جائز ہے۔

جب کہ اس میں دایہ کا بھی حصہ ہوگا دایہ کا حصہ پورے جانور کا چوتھا حصہ ہوگا یا ایک پاؤں اور پاؤں میں اگلا یا پچھلا۔ وضاحت سے ارشاد ہو۔

ج۔ دایہ کو حصہ دینا مستحب ہے واجب نہیں ہے۔ ایک دست دینا اس کو کافی ہے۔

واجب رقوم کا قرض دینا

س ۱۴۔ میرے اور جناب ناصر شاہ صاحب کے پاس کئی قسم کے رقوم امانتاً جمع ہیں ان میں کچھ جناب مجتہد صاحب کے حکم سے قرض بھی دی گئیں اب مقروض طبقہ فوج یا پولیس میں نوکر ہوں ہم ان کی تنخواہ سے وصول کر کے اصل مالک تک تبدیل شدہ رقم بلا تدارک دے سکتے ہیں یا نہ اور اگر تدارک اخراج خمس وغیرہ کی وجہ سے صحیح ہو اور مقروض اس کو بجا نہ لائے تو اس کا کیا حکم ہوگا۔

ج۔ اگر احتمال ہو کہ اس ملازم فوج یا پولیس کی کچھ اور آمدنی بھی ہے تو اس سے روپیہ کا وصول کرنا جائز ہے لیکن اگر یقین ہو اس بات کا کہ اس کا یہ روپیہ حرام ہی آمدنی کا ہے تو خالی از اشکال نہیں ہے۔

حائضہ سے جماع

س ۱۵۔ حائضہ سے جماع کے متعلق جناب مرحوم سے دریافت کرنے پر یہ حکم ملا تھا کہ کفارہ ضروری ہے اگر ہوا ہو تو احتیاط کی نیت کرے اس مندرجہ ذیل صورتوں میں کس پر کفارہ ہوگا۔

ا۔ ایام مقررہ نہ ہوں اجراء خون کے لئے علاج بھی شروع ہو دونوں اجراء خون سے نا بلد ہوں اس صورت میں جماع کے بعد درہم لیعنی سے کم خفیف سا خون دیکھیں جب کہ کسی ایک کو خون کا یقین نہ ہو۔ عورت سے دریافت کرنے پر معلوم ہو کہ خون کا قطعی امکان نہیں تھا مگر تھوڑی دیر میں خون جاری ہو جائے۔

ج۔ صورت اولیٰ میں کسی پر کفارہ نہیں ہے۔

حالتِ حیض میں بوس کنار

۱۶
س ۔ ب ۔ اجزاء ورم کے تمام حالات موجود ہوں مگر خون نہ ہو اس صورت میں دونوں اختلاط کریں سہواً از روئے شہوت دخول واقع ہو یاد آنے پر قبل از انزال جدا ہو جائیں اس وقت آثار خون نمودار ہوں

ج ۔ ب ۔ میں اجزائے رحم کے حالات سے معلوم نہیں کیا مراد ہے ۔ اگر یہ مقصود ہے کہ زمانہ ایسا تھا جس میں عموماً حائضہ ہوا کرتی ہے لیکن ابھی خون آیا نہیں تو اس صورت میں مجامعت درست ہے اور کوئی کفارہ نہیں ہے ۔

۱۷
س ۔ ج ۔ دونوں باہمی بوس و کنار سے لطف اندوز ہو رہے ہوں مرد کو اس کے حائضہ ہونے کا علم نہ ہو ہاں عورت واقف ہو مرد مجامعت کی ٹھانے وہ خلاف عادت تا خبر کرے مرد اس کا سبب دریافت کرے ۔ عورت توریہ سے کام لے معاملہ شروع ہو بعد انزال خون کا علم ہو وہ غصہ کرے عورت اس پر بیٹھی کے بغرضیکہ مرد اس واقعہ میں غلط فہمی کا شکار ہو ان تمام محولہ بالا صورت میں کون کفارہ کا مستوجب ہوگا ۔

ج ۔ اگر مرد واقعی قبل مباشرت نہیں سمجھ سکا کہ یہ حائضہ ہے تو ذمہ داری عورت پر ہے لہذا کفارہ اس پر ہوگا ۔

محرمات الٰہیہ سے فعل بد کرنے والے کی توبہ

۱۸
س ۔ جو شخص محرمات الٰہیہ مثلاً ماں ۔ بہن وغیرہ سے فعل ناجائز کا مرتکب ہوا ہو اس کی توبہ قبول ہو سکتی ہے یا نہ علمی قابلیت یا تنگدست ہونے کی بناء پر پیشنمازی یا کسی قسم کی اعانت کا مستحق ہوگا ۔

ج ۔ خداوند عالم تواب و رحیم ہے اس کے فضل و کرم سے ناامید نہیں ہونا چاہیے مگر بعد توبہ بھی ایسے شخص کی عدالت پر وثوق مشکل ہے اس لئے پیشنمازی کے قابل نہ ہوگا ۔

بحیثیت مومن اور کسی قسم کی رعایت و اعانت کی جائے تو کوئی مضائقہ نہیں۔

کسی وقت کا مستطیع فقیر ہو جائے کو اعانت

س ۱۹۔ جس شخص کے ذمہ نماز۔ روزہ۔ زکوٰۃ۔ حج کی قضا باقی ہو گردش ایام سے وہ خستہ حال ہو جائے اس وقت قضا شدہ واجبات کی ادائیگی میں ہمک ہو موجودہ حالت میں مستحق اعانت ہوگا۔

ج۔ ہاں ایسا شخص مستحق اعانت ہے۔

روزہ

س ۲۰۔ طلوع و غروب حساب سے گھڑی بالکل ٹھیک پھر رہی ہو حسب معمول صبح وقت پر روزہ رکھا بعد میں گھڑی کی رفتار میں کچھ گڑبڑ ہو تقریباً روزہ خارج از وقت میں جا پڑا ہو ایسے روزہ کا کیا حکم ہوگا۔

ج۔ اگر ثابت ہو کہ بعد طلوع صبح کچھ کھایا پیا ہے تو اس روزہ کی قضا کرنا چاہیئے۔

صوم

س ۲۱۔ صائم کے لئے بلغم وجمع شدہ تھوک نگلنے کی ممانعت ہے حالت نماز یا اس کے علاوہ اضطراراً ایسے کر بیٹھے تو روزہ کا کیا حشر ہوگا بصحت برمعمول ہوگا یا نہ۔

ج۔ اگر عمداً نہ ہو بلکہ خود سے حلق سے اتر جائے تو روزہ صحیح ہوگا۔

اعانت طلاب

س ۲۲۔ جن طلاب دین کی اعانت مال خاص سے کی گئی ہو کیا یہ لوگ ڈسٹرکٹ بورڈ یا اورینٹل کالج وغیرہ کی ملازمت کر سکتے ہیں یا نہ۔

ج۔ ہاں تعلیمی شعبوں میں ملازمت جائز ہے اور طبابت کرنا بھی جائز ہے۔

مصرف فی سبیل اللہ

س ۲۳۔ کیا شرعاً کوئی ایسی صورت نکل سکتی ہے کہ مال خاص کا مصرف عام ہو جس میں

سید یا غیر سید کی خصوصیت نہ ہو بلکہ جب کا مفاد کسی خاص شخص سے متعلق نہ ہو مثلاً پُل، کنواں، مسجد یہ ایسی چیزیں ہیں کہ جس سے تقریباً ہر شخص یکساں فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ کسی سُنی یا شیعہ کی تخصیص نہیں کہ وہی استعمال کریں بلکہ مفاد کل ہے اسی طرح مالِ خاص کے مصرف کی کوئی مد نکل سکتی ہے۔

ج۔ ہاں جو چیزیں فی سبیل اللہ کے تحت میں داخل ہوتی ہیں ان میں صرف کرنا جائز ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ اس مصرفِ خاص کی تصریح کے ساتھ کسی حاکم شرع سے خصوصی اجازت حاصل کر لی جائے۔

واجب رقم کا ضائع ہو جانا۔

س ۲۴۔ مالِ خاص سے بھیجی ہوئی رقم اگر راستے میں یا نائب امامؑ کے پاس ضائع ہو جائے تو اس رقم کی ادائیگی صحیح سمجھی جائے گی۔ اور بھیجنے والا فارغ الذمہ ہو جائے گا ان کے علاوہ رقم کے برباد ہونے کی جو صورتیں اور نکل سکتی ہیں وہ بھی داخل ہیں گی۔

ج۔ اگر اس شخص کے پاس اس شہر میں نہ موجود ہوں اور اسلئے بمجبوری دوسرے شہر روانہ کیا ہے اور اس کے تلف ہونے میں اس کی کوئی کوتاہی شامل نہ ہو تو یہ ضامن نہ ہو گا لیکن اگر مستحقین کی موجودگی میں بھیجا ہے یا اس کی کوتاہی سے تلف ہوا ہے تو یہ ذمہ داری اور اس کا پھر ادا کرنا لازم ہے۔ اس طرح جو اور صورتیں بربادی کی خود اس کے پاس ہیں ان میں یہ ہے کہ اس نے مستحقین تک پہنچانے ہیں۔ اگر باوجود مستحقین کی موجودگی کی تاخیر کی اور اس کے بعد تلف ہوا تو یہ ضامن ہے اور اگر مستحقین کی عدم موجودگی کی وجہ سے تاخیر ہوئی اور کوئی کوتاہی شامل نہ تھی تو یہ ضامن نہیں ہو گا۔

وقف شدہ مال پر خمس و زکوٰۃ نہیں

س ۲۵۔ برائے اعانت طلباء، بکری، گائے، بھیڑ، بھینس وغیرہ کچھ عرصہ سے پل

رہی ہوں نصاب پورا ہو جانے پر ان پر زکوٰۃ یا خمس تو نہیں ہوگا۔ اگر ہوگا تو کس پر
جب کہ وہ کسی کی ملک نہیں کیونکہ اس پر ملک کا اطلاق ہی نہیں ہوتا اگر ہوتا ہے
تو وہ کون سی ملک کہلائے گی اور اس کا مالک کون سمجھا جائے گا جب کہ ان کا
مقصد محض اعانت طلاب دین ہے۔

ج ۔ اگر وہ حیوانات وقف کی حیثیت رکھتے ہیں اور کسی کی ملکیت نہیں ہیں تو ان میں
زکوٰۃ و خمس نہیں ہوگا۔

نوٹوں پر خمس و زکوٰۃ

س ۲۶۔ نوٹوں پر زکوٰۃ و خمس ہوگا جب کہ ان کا اور روپیہ کا یکساں فائدہ ہوتا ہے خرید و
فروخت میں بھی دونوں برابر ہیں۔

ج ۔ اگر وہ اس نوعیت کے ہیں جن میں خمس ہوتا ہے تو خمس ضرور ہوگا اور زکوٰۃ کے
بارے میں اشکال ہے احتیاط یہی ہے کہ زکوٰۃ ادا کی جائے۔

قضا نماز

س ۲۷۔ قضا شدہ نمازوں میں ترتیب واجب ہے یا سنت احتیاط ہے یا کوئی احسن طریقہ۔
اگر کسی شخص کو قضا شدہ نمازیں معلوم نہ ہوں وہ ایک ترتیب قائم کر کے یا یونہی
پڑھتا رہے تو جو ترتیب قضا نمازوں کی لکھی گئی ہے اس میں یہ صورت آجائے گی
یا نہ اور اس ترکیب سے نماز پڑھنے کا نام کیا ہے وہ ترتیب یا ترکیب قہری کہلائے
گی یا قہقری اسی طرح کتنی نمازیں پڑھے کہ وہ ترتیب اس میں آجائے گی آگے یا پیچھے
پڑھنا ہوتی ہے مثلاً صبح سے شروع کر کے عشا تک جائے یا الٹا چکر لگائے۔

ج ۔ قضا میں ترتیب لازم نہیں سمجھتا ہوں جس طرح چاہے پڑھے۔

وصیت

س ۲۸۔ ثبوت وصیت کیونکہ ہوگا اس کے شرائط کیا ہوں گے ایک مومن نے اپنے معتمد ترین

شخص کے سامنے اپنی ملک مثلاً زمین کے متعلق کہا کہ ایسا ایسا کرنا اس کے چند روز بعد وہ مومن مرگیا اس کا وہ کہنا وصیت سمجھی جائے گی اس پر اطلاق وصیت ہوگا اس کا وہ کہنا واجب العمل ہوگا اور جو کچھ زمین کی بابت کہا تھا پورا کیا جائے گا یا وارثوں پر تقسیم ہوگی وارث فقط ماں اور بیٹی ہیں۔

ج۔ وصیت کے ثبوت کے لئے یا وارثوں کا اقرار ہو یا اس شخص متوفی کی تحریر ہو یا عادلین کی گواہی ہو بغیر اس کے ثبوت نہیں ہوگا اور در ثبوت اگر ورثہ اس وصیت پر رضامند ہو جائیں تو وہ کلیۃً نافذ ہوگی ورنہ ایک تہائی میں وہ وصیت جاری ہوگی باقی ورثہ پر تقسیم ہوگا۔

اعانت مستحق

س ۲۹۔ زید اپنے رشتہ داروں میں کمی شرائط پاتا ہے جو شرائط ایک مستحق اعانت میں پائے جانے چاہئیں ان میں کم ہیں تو کیا ایسی صورت میں اپنے رشتہ داروں کو چھوڑ کر دوسروں کی اعانت کر سکتے ہیں جب کہ رشتہ داروں کو بہ نسبت دوسرے والوں کے ترجیح حاصل ہے مگر اس میں شرائط کی کمی ہے تو ایسی حالت میں دوسروں کی اعانت کرنا کیسا ہوگا جب کہ رشتہ دار کمی شرائط کے ساتھ مستحق اعانت موجود ہوں ان کو چھوڑ کر دوسروں کو دینا ان کی دلشکنی اور دینے والے کے لئے مطعن و تشنیع کا باعث بھی ہوتا ہے۔ ایسی صورت میں کیا کرنا چاہیئے۔

ج۔ اگر اعزاء میں شرائط استحقاق پورے نہیں پائے جاتے تو یقیناً دوسرے اشخاص کی اعانت جو زیادہ مستحق ہیں۔ بہتر ہے لیکن اپنے ذاتی اموال میں بطور مواسات و ہمدردی اعزاء کی امداد بھی صلہ رحم کے طور پر مستحسن ہے بے شک اموالِ خدا مثلاً زکوٰۃ و خمس میں صرف اپنی قرابت کا لحاظ کرنا نہیں جائز ہے۔

مال خاص سے کتب خانہ

س ۳۰۔ کیا مال خاص سے کسی دینی درس گاہ کا کتب خانہ جو اسی مدرسہ و طلاب دینی کے مفاد کی غرض سے ہو خریدا جا سکتا ہے یا اس سے درس گاہ مذکور کے مدرسین کی تنخواہ دی جا سکتی ہے ماہانہ یا پیشگی مال خاص کا مصرف ایسے امور پر ہو سکتا ہے اور صحیح سمجھا جائے گا۔

ج۔ بہتر یہ ہے کہ اس دینی درس گاہ کے لئے بالتخصیص حالات وغیرہ سے حاکم شرع کو مطلع کر کے اس سے اجازت حاصل کرے پھر صرف کر سکتا ہے۔

فوج یا پولیس کی نوکری

س ۳۱۔ جو لڑکے فوج یا پولیس میں بھرتی ہو گئے ہوں کیا ان کی تنخواہ کا روپیہ والدین لے سکتے ہیں جب کہ وہ حاجت مند اور تنگدست بھی ہوں۔

ج۔ یہ روپیہ جائز نہیں ہے۔

طریقہ نذر

س ۳۲۔ نذر خدا۔ رسولؐ۔ امامؑ کس نیت و طریقہ پر مانی جاتی ہے۔ بمد اعانت طلاب والی رقم تعمیر ناظمیہ میں لگا سکتے ہیں یا نہ۔

ج۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نذر کا شرعی طریقہ تو یہ ہے کہ انسان صیغہ زبان پر جاری کرے۔ لِلّٰہِ علی کی لفظ کے ساتھ لیکن عام طور سے جو نذر ہوتی ہے وہ صرف قصد کی بنا پر ہوتی ہے اور اس کے ساتھ بھی وفا کرنا بہتر ہے اعانت طلاب کے نام سے اگر کوئی رقم ہو تو وہ عمارت کے کام میں صرف ہونا چاہیئے۔ بلکہ وظیفہ یا طعام کی مد میں صرف کی جائے۔

رضاعت

س ۳۳۔ زید نے اپنے خالہ زاد بھائی خالد کے ساتھ اپنی خالہ ہندہ کا دودھ پیا اب زید کی بہن کا

نکاح خالد اور اس کے دیگر بھائیوں کے ساتھ ہو سکتا ہے یا نہ جبکہ وہ آپس میں رضاعی بھائی ہیں۔

ج۔ نہیں ہو سکتا۔

منت و نذر

س ۳۴۔ بیوہ اپنے یتیم صغیر السن بچہ کی بیماری پہ نذر حضرت عباسؑ بھینس وغیرہ کا قصد کرے تو یہ قصد صحیح سمجھا جائے گا جب کہ ماں کا آٹھواں حصہ اور لڑکے سات حصے ہیں ویسے تو ماں کا وارث بیٹا ہی ہوتا ہے۔

ج۔ وہ جس مقدار کی نذر کرے اگر وہ اسکی ذاتی حصہ سے زیادہ نہیں ہے تو وہ نذر صحیح ہوگی اور اس کے حصہ میں حساب ہو جائے گا لیکن اس سے زیادہ میں اس کو نذر کرنے کا حق نہیں ہے۔

محروم الارث

س ۳۵۔ باپ نے اپنی جوان لڑکی کا ناطہ کر دیا تھا درمیان میں کسی قسم کی ناراضگی سے شادی کر دینے کا موقع نہ آیا یا آخر سمجھانے بجھانے سے باپ شادی کر دینے پہ راضی ہو گیا مگر لڑکی نے پس پردہ باپ کی عزت کو بالائے طاق رکھ کر کسی اور جگہ نکاح کر لیا باپ نے محروم الارث قرار دیکر لڑکی کو نکال باہر کیا۔ اب جب کہ باپ مر چکا اس لڑکی کے بھائی باپ کی ہمرنگی میں اسے ترکہ سے محروم رکھیں تو جائز ہوگا۔ بھائیوں نے ایک مشترکہ چیز جس میں اس لڑکی یعنی بہن کا بھی حصہ تھا فروخت کر دی یہ بیع ٹھیک ہوگی یا غلط۔ لڑکی کا حصہ اس میں تسلیم ہوگا یا نہ اگر ہو تو ثمن بائع یا مشتری کو دینا ہونگے۔ بیع کی گذشتہ یا موجودہ قیمت کا لحاظ ہوگا جب کہ اس وقت دس روپیہ تھی اور اب سو سے کچھ کم۔ ارشاد ہو۔

ج۔ ترکہ سے محروم کرنا اس لڑکی کو ناجائز ہے مشترکہ چیز کا فروخت کرنا جائز ہوگا وہ لڑکی کا حصہ یقیناً تسلیم کیا جائے گا اگر لڑکی فروخت نہ کرنا چاہے تو اصل مال سے واپس لے گا اگر اصل مال تلف ہو گیا تو جس کے ہاتھ میں تلف ہوا وہ اس تلف کے وقت کی قیمت کا ذمہ دار ہوگا۔

فتاوی

سرکار آقائے حشمت علی قبلہ اعلی اللہ مقامہ خیر اللہ پور

صوم

س ۱۔ تمام سوراخ بدنی صائم کو بوقت غسل ڈبونے کی اجازت ہے اور چوٹی سر جس میں کوئی سوراخ نہیں ہے جس سے پانی اندر جانے کا احتمال ہو، ڈبونا منع لکھا ہے۔

ج۔ ارتماس در آب یعنی تمام سر کا پانی میں ڈبونا صائم کے لئے محض منع ہی نہیں ہے بلکہ مبطل صوم اور موجب قضا و کفارہ ہے اور حاصل ہوتا ہے ارتماس ساتھ ڈبونے تمام سر کے پانی میں ہر چند بدن یا موٹے سر باہر ہوں پانی سے اور فرق نہیں ہے کہ منافذ سر بند ہوں یا بند نہ ہوں یعنی سوراخ سر کے اور جب کہ مجموع سر دریک حال پانی میں ڈبویا جاوے مبطل صوم ہے اور علت مبطل صوم ہونے کی شارع علیہ السلام بیان فرما سکتے ہیں اور علماء مامور بہ بیان علت نہیں ہیں جیسا کہ منشاء سائل معلوم ہوتا ہے۔

صوم

س ۲۔ صائم کو سارا بدن پانی میں بیٹھنا منع نہیں تو گیلا کپڑا اوڑھنا کس بنا پر منع لکھا ہے۔

ج۔ گیلا کپڑا بدن پہ رکھنا صائم کے لئے مکروہ ہے اور پانی بدن پر ڈالنا یا مرد کا پانی میں بیٹھنا مکروہ نہیں ہے۔ علت اس کی شارع علیہ السلام بیان فرما سکتے ہیں علماء مامور اور مجبور نہیں ہیں۔ یعنی بعض حضرات نے حاشیہ شرح لمعہ پر افادہ فرمایا ہے کہ علت کراہت تبرید نہیں ہے ممکن ہے کہ علت کراہت دخول آب از راہ مسامات

ہو داخل بدن نہیں اور یہ حاصل ہے گیلا کپڑا بدن پر رکھنے سے جیسا کہ محسوس ہوتا ہے
بسبب گیلا کپڑا رکھنے کے الم عضو سے بخلاف پانی ڈال لینے کے بدن پر یا پانی میں
بیٹھنے کے ان دونوں حالت میں پانی از راہ مسامات داخل بدن نہیں ہوتا۔

روزہ دار کا غسل کرنا

س۔ جنب نہ ہو ویسے بدن نجس کو پاک کرنے کے لئے روزہ دار غسل کر رہا ہے اور
شک واقعہ ہو کہ کلی کرتے قطرہ آب حلق سے گذر گیا ہے تو اس شک کا تدارک ارشاد ہو۔

ج۔ ایسا شک صائم کے لئے قابل اعتبار نہیں ہے روزہ صحیح ہے یقین حاصل ہو کہ
قطرہ حلق سے اتر گیا ہے تو وہ قابل دریافت ہے۔

نماز

س۔ نماز میں مسکرانہ عمداً سہواً جائز لکھا ہے مسکرانے بوجہ کی لب حروف مخارج سے
نہ نکلیں تو کیونکر کرنے کا حکم ہے۔

ج۔ فوراً لبوں کو سیدھا کر کے حروف کو مخارج سے نکالے ورنہ نماز باطل ہوگی۔

نماز قصر

س۔ مسافر جب گھر سے روانہ ہوا تو ایک بجہ تھا اور بذریعہ ریل جب منزل مقصود پر
پہنچا تو ایک گھنٹہ آفتاب کے غروب ہونے میں تھا یہ مسافر جو کہ ہمیشہ موسم گرما چار
پانچ بجے بعد ظہرین پڑھا کرتا ہے چلتے پوری نماز پڑھے یا پہنچ کر یا درمیان راہ
قصر کرے مفصل ارشاد ہو۔

ج۔ در صورت مرقومہ وہ بعد داخل ہونے وقت ظہرین کے گھر سے روانہ ہوا ہے لہذا وہ
درمیان راہ یا منزل پر پہنچ کر ظہرین کی نماز پوری پڑھے گا۔

طلاق

س۔ صیغہ طلاق عربی میں پڑھنا ضروری ہے تحفہ احمدیہ جس پر مجتہد کی تقریظ ہے۔ اپنی

زبان میں بھی دو عادلوں کے سامنے جاری کرنا جائز لکھا ہے۔ صحیح صیغہ بہ زبان اردو یا پنجابی ارشاد ہو۔

ج۔ بوقت ضرورت اور مجبوری کی حالت میں جب کہ عالم تک بذریعہ تحریر بھی دسترس نہ ہو سکے تو اپنی زبان میں بھی دو عادلوں کے روبرو جاری کرنا جائز ہے بشرطیکہ لفظی ترجمہ صیغہ کا ادا کرے ترجمہ لفظی ہماری زبان کے مشابہہ ہے۔ میری زوجہ طالق ہے۔ یا میرے وکیل کی زوجہ طالق ہے۔

ہندو شوہر دار عورت سے زنا

ج۔ زید نے جب کہ ہندو عورت شوہر دار سے زنا کیا ہے تو اب اس کا عقد نکاح دائمی یا متعہ اس عورت سے قطعاً ناجائز ہے ہندوؤں کا نکاح اپنے مذہب میں صحیح ہے لہٰذا ہم اس نکاح کو نکاح تصور کر کے اس عورت کو شوہر دار تصور کرتے ہیں اسلام اس کو شوہر دار سے خارج نہیں کرتا پس زید نے شوہر دار عورت سے زنا کیا ہے لہٰذا وہ دائمی اس پر حرام ہے۔

مسئلہ معتوم

ج۔ معتوم وہ ہے جو کہ الٰہی علم میں حاصل ہے اور آچکا ہے لیکن حصول اس کا مشروط بشرائط ہو تو سعی اور کوشش سے منجملہ شرائط کے ہے بعض اشیاء بلا کوشش حاصل ہو جاتے ہیں اور بعض دیگر بلا کوشش والعلم عنداللہ۔ کچھ دم مارنے کی جگہ نہیں ہے اور نہ اس میں خوض ہو سکتا ہے یہ ایک بحر عمیق ہے کہ انسان غوطہ لگانے سے غرق ہو جاتا ہے۔

اقسام موت

ج۔ موت دو قسم پر ہے مسمی و غیر مسمی یعنی حتمی و غیر حتمی قرآن میں ان دونوں قسموں کی طرف اشارہ ہے فی قولہ تعالیٰ (الی اجل و اجل مسمیٰ) ان کو معلق اور

نیز معلن سے بھی تعبیر فرمایا گیا ہے بہرحال دو قسم ہونا موت کا مستند ہے۔

ہلاکت میں داخل نہ ہو

ج ۹۔ بیماری والے گاؤں سے نکل جانا ضروری ہے نہ نکلے تو گناہ گار ہے بحکم قرآن ولا تلقوا بایدیکم الی التھلکہ یعنی تم اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو۔

قضا نماز

ج ۱۰۔ نماز قضا کا کوئی وقت معین نہیں جس وقت چاہے آدمی پڑھ سکتا ہے۔

اعادہ و قضا میں فرق

ج ۱۱۔ اعادہ اور قضا میں یہ فرق ہے۔ قضا وہ نماز ہے جو کہ بعد گذر جانے وقت کے پڑھی جاتی ہے اور اس میں نیت قضا کی کیجاتی ہے اور اعادہ نماز کے یہ معنی ہیں کہ جب نماز میں کوئی غلطی یا اشتباہ ہو جاوے اور وقت اندر ہے اس کو پھر دوبارہ پڑھا جاوے بہ نیت ادا چونکہ وقت کے اندر ہی پڑھی جاتی ہے اور ادا پڑھی جاتی ہے اس لئے اس کو اعادہ بولا جاتا ہے۔

صوم

ج ۱۲۔ بعد سحری کھانے کے سونا گناہ نہیں ہے بشرطیکہ نماز نہ قضا ہو جاوے ہاں اگر احتلام کا احتمال ہے تو بعد طلوع صبح کے سونا چاہیئے یعنی نماز پڑھ کے۔ اگر احتلام بھی ہو جاوے تو روزہ میں خلل نہ آوے یہ قاعدہ ہے کہ اگر صبح سے پہلے انسان جنب ہو جاوے اور صبح سے پہلے ہی غسل نہ کرے یعنی حالتِ جنابت میں صبح تک رہے حالانکہ اس کو معلوم ہے کہ میں جنب ہو گیا ہوں تو روزہ باطل ہے تو ایک صورت میں قضا اور کفارہ لازم ہیں۔ اس مسئلہ کی صورتیں بہت ہیں اور حکم ہر ایک کا علیحدہ علیحدہ ہے اگر آدمی بعد طلوع صبح کے سو جاوے اور محتلم ہو جاوے تو روزہ باطل نہیں حکم یہ ہے کہ جلدی غسل کرے دیری میں کراہت ہے۔

مانع نماز

۱۳
ج۔ ایسے افسر کی ملاقات جو کہ نماز باقاعدہ پڑھنے سے روکے یا خود اس سے تقیہ کرنا پڑے۔ بدوں کسی ضرورت شرعی کے جائز نہیں ہے ہاں اگر آپ کو کوئی شرعی ضرورت پہنچاوے۔

تکلیف شرعیہ

۱۴
ج۔ مرد جب پورے پندرہ سال کا ہوتا ہے نماز اور روزہ اس پر واجب ہوتے ہیں اور پندرہ سال کے اندر نماز اور روزہ اس پر واجب نہیں ہیں۔ اور جب کہ پندرہ سال کا ہو کر نماز روزہ شروع نہ کرے اور چند سال اوپر جب گذر جائیں مثلاً آدمی تیس سال کا ہو کر نماز روزہ شروع کرے تو پندرہ سال نابالغی کے نکال کر باقی پندرہ سال یا جس قدر کہ ہوں ان سالوں کی نمازیں اور روزے قضا کرے نمازوں کو ترتیب وار پڑھے یعنی صبح سے لیکر عشاء تک یا ظہر سے لیکر صبح تک ختم کرے اور روزے جس قدر قضا ہیں ان کو بھی رکھنا ہے۔ ایک ایک روزہ کا کفارہ بھی دینا ہے اور کفارہ ایک روز کا یہ ہے۔ غلام خرید کر آزاد کرے۔ یا دو ماہ متواتر روزہ رکھے یا ستین مسکین کو طعام دیوے۔ چونکہ شاہ صاحب کے کئی سال کے روزے ہیں جن کی قضا ان کے ذمہ ہے۔ لہذا وہ تیسری قسم کفارہ کی (ساٹھ آدمی کا کھانا کھلانا) ادا فرما سکتے ہیں۔ گویا ساٹھ مد طعام ایک روزہ کا ہیں۔ تو اس حساب ۱۸۰۰ مد ایک ماہ کا کفارہ ہوا۔ تقریباً ساڑھے چار من غلہ گندم فی ماہ کا کفارہ ہوتا ہے جو کہ بحساب وزن انگریزی ۳۶ یا ۳۷ من سالہائے گذشتہ کے واجب ہے۔ باقی رہا کفارہ روزوں کا وہ صاحب اگر طاقت کفارہ دینے کی رکھتے ہیں تو ہر ایک ماہ رمضان کے روزوں کا کفارہ ۳۰ یا ۳۴ من پختہ غلہ گندم تقریباً ادا فرمادیں یہ ایک ماہ کا کفارہ ہے اسی حساب پر نکالنا ہوگا بندہ نے ایک ماہ کا وزن آٹھ من پختہ لیا ہے۔ اور بعض وقت ساڑھے آٹھ من بھی

نکالا کرتے ہیں اگر غلہ وزن دار ہو اور بعض وقت سوا آٹھ من نکالا کرتے جیسا غلہ گندم ہو ویسا ہی نکالا کرتا ہے۔ وقت ادائیگی کے پھر دوبارہ تحقیق کرائیں اور اگر چند سالوں کا کفارہ ادا کرنے سے عاجز ہوں تو استغفار ہی کافی ہے اور اگر ایک وقت ادا نہ فرما سکتے ہوں تو چند مرتبہ کر کے ادا فرما دیویں بہر حال کفارہ واجب الادا ہے غلہ گندم اس لئے لکھا ہے کہ انسان کا قوت اور خوراک غالب جو ہو دے دیا جاتا ہے اور افضل نان و گوشت لکھا ہے۔

غسل ترتیبی

ج ۱۵۔ غلسوں میں غسل ترتیبی جیسا کہ آپ نے لکھا ہے سب درست ہے بلکہ ہر ایک عضو کے ڈوبنے سے پوری صحت ہو جاتی ہے غسل کی صحت میں شک نہیں رہتا جو ملا صاحب اس کو غلط فرماتے ہیں وہ خود غلط کرتے ہیں۔

فتاوی

سرکار آقا سید حسن صاحب قبلہ لکھنؤ

کفارہ روزہ

س ۱ - ایک شخص کے ذمہ کفارہ ایک روزہ کا واجب الادا ہے انہوں نے دریافت کیا ہے کہ یتیمان کو کھانا دیا جاسکتا ہے یا نہیں اور فی کس ایک مد کے حساب سے قیمت دی جاسکتی ہے یا کھانا۔ نیز جہاں وہ ہیں وہاں کے نرخ سے حساب مد کا لگایا جائے گا یا لکھنؤ کے نرخ بازاری مفصل جواب ارقام فرمادیں۔

ج - باسمہ سبحانہ۔ یتیم خانہ کے بچے اکثر نابالغ ہیں کفارہ کا اطعام مومنین مساکین پر ہونا لازم ہے اس کے ہمراہ اگر دو ایک بچے ہوں تو مضائقہ نہیں ہے لیکن سب کے سب بچے ہوں ان کا اطعام کفارہ کے لئے کافی نہیں ہے۔

میراث

س ۲ - زید مثلاً فوت ہوگیا ہے اور چند پسر و چند دختر اس کے باقی ہیں اور زید متوفی وقت وفات ــــ اپنے کے تخمیناً چار سو روپیہ نقد و مبلغ ۷۵ روپیہ سالانہ عطیہ سرکار بطور جاگیر ملتا تھا بس یہ مال متروکہ متوفی چھوڑ گیا اور اس خاندان میں خبر نہیں چند پشت سے حسب رواج ملک یہی دستور چلا آتا ہے کہ مال متروکہ وارث پدری پسران آپس میں حسب حصص تقسیم کر لیتے ہیں اور دختران متروکہ پدری سے مطلق محروم رہتی ہیں اب پسران متوفی بعد استماع مسائل شرعیہ کے نادم ہوئے اور چاہا کہ حسب الارشاد شرع شریف حصص دختران متوفی میں انہیں دے کر

بری الذمہ ہو جاویں مگر وہ مبلغ چار سو روپیہ اور عطیہ سرکار جو بطور جاگیر سالانہ ملتا تھا متروکہ پدری سے اس سے قدرے اراضی عطیہ سرکار حاصل ہو وے جس کے کاشتکاری سے بعد انقضائے عرصہ چند سال سے جائداد یعنی غلات و مکانات و نقدی و زیورات وغیرہ اس قدر ترقی ہوئی کہ جائداد قیمتی چنداں ہزار تک نوبت پہنچ گئے لہذا ملتمس ہوں کہ حصص دختران متوفی اصل مال متروکہ متوفی یعنی مبلغ چار سو روپیہ اور روپیہ سالانہ جو بطور جاگیر سرکار سے ملتا تھا و مکان سکونتی و قدر اراضی وغیرہ ہیں آیا اسے حصص دختران متوفی دی جاتے ہیں۔ یا سب جائداد جو پسران متوفی نے بعد وفات پدر حاصل کی ہے۔ ان میں سے اپنے اپنے حصص کے مستحق ہیں یا کیا۔

ج۔ صورت مرقومہ میں جو نفع اس اصل جائداد سے حاصل ہوا ہے وہ سب مع اصل و نفع تقسیم ہوگا لیکن صورت مرقومہ میں احوط یہ ہے کہ برادران و خواہران آپس میں مصالحہ کریں۔

صدقات کا علاقہ سے باہر بھیجنا

س ۳۔ فطرہ و زکوٰۃ حسب الحکم ہادیان دین دار الیتامی اثنا عشریہ لکھنؤ روانہ کرتا رہا ہوں۔ اب کئی ایک اعتراض کرتے ہیں کہ بمقابلہ یتامی اپنے علاقہ کے مساکین زیادہ مستحق ہیں حکم فرمایا جاوے کہ کیونکر کروں۔

ج۔ باسمہ سبحانہ۔ بہتر ہے کہ اپنے علاقہ کے شیعہ یتیموں کو دیا جائے۔ واللہ العلیم۔

تقسیم خمس

س ۴۔ ایک شخص نے مبلغ ۵ روپیہ دیئے ہیں کہ اپنے علاقہ کے سادات کو دو۔ کیونکہ مال خمس ان کو سمجھایا گیا ہے۔ کہ ایسے مال کی تقسیم مجتہد صاحب کے ہاتھ ہے ان کی خدمت میں روانہ کرنے کا حکم ہے۔ میرا اور کئی ایک اور کا خیال ہے کہ اس

علاقہ کے سادات کو مال خمس دینے کی اجازت بخشی جاوے کیونکہ نہایت تر مفلس ہیں۔ اور انتظار بھی رکھتے ہیں۔

ج۔ نصف سادات محتاجین علاقہ کو دیجئے بشرطیکہ پابند صوم وصلوٰۃ ہوں اور نصف مجتہد کے پاس روانہ کرنا لازم ہے۔ اللہ یعلم

آوان مستحق زکوٰۃ وخمس

س۵۔ اس علاقہ میں ایک بڑی قوم آباد ہے جس کو قوم آوان کہتے ہیں۔ ان میں اتفاق نہیں۔ اکثر کا دعویٰ ہے کہ ہم علوی ہیں کتنی ایک کا خیال یعنی عباسی ہونے کا ہے۔ اس قوم کے مسکین مومنین کو غیر سید مال زکوٰۃ سے دیوے یا نہ۔

ج۔ غیر سید کی زکوٰۃ اور خمس یہ دو تو چیزیں احتیاطاً ان کو نہ دیں البتہ سید کی زکوٰۃ مال و فطرہ ان کو دے سکتے ہیں۔ واللہ یعلم۔

طہارت

س۶۔ نجاست سے بدن نجس ہو جاوے۔ بیسن یا سجی پاک کرنے پر بدن پر ہاتھ ملنے سے میل اترے تو پاک سمجھی جاوے یا نجس۔

ج۔ اگر میل کے اوپر نجس ہو گیا تھا بیسن و سجی سے پاک کرنے کے بعد اگر میل اترے تو نجس نہ ہوگا بلکہ پاک سمجھنا چاہیئے۔ واللہ یعلم۔

ج۷۔ تینوں قسم کے قربانی کا گوشت غیر سید کا سید کو دے سکتے ہیں خواہ قربانی کا ہو خواہ عقیقہ کا ہو خواہ بیمار کی دفع بیماری کے لئے ذبح کیا جاوے۔ سب کا گوشت غیر سید کا سید کھا سکتے ہیں۔ اور اسی تینوں قسموں کی ذبیحہ کے غیر سید سید کو دے سکتے ہیں۔

استبراء مرغ

ج۸۔ کیڑے مکوڑے کھانے والے مرغ کی استبراء کی ضرورت نہیں ہے وہ حلال و

پاک ہے۔ واللہ لعلیم۔

مجلس

ج ۹۔ باسمہ سبحانہ۔ شب کو مجلس کرنے میں اگر کچھ بھی مومنین کے آنے کا گمان ہو تو مجلس شب کو بھی ہو سکتی ہے اور جائز و کافی ہے۔ واللہ لعلیم۔

ذبح

ج ۱۰۔ باسمہ سبحانہ۔ جب حیوان کو رو بقبلہ لٹائیں تو داہنے ہاتھ کی طرف تمام بدن اور سر مذبوح کا واقع ہوگا جیسے صورت متعارفہ ہے۔ واللہ لعلیم۔

کفن

ج ۱۱۔ ران پیچ کے سروں کو کمر پر میت کے باندھے اور بقیہ دوسرا سرا اسی بندش کے اندر سے مثل لنگوٹ نکالے اور دونوں میں ملا کے باندھ دے۔ واللہ لعلیم۔

روزہ

ج ۱۲۔ روزہ صحیح رہا اور بعد صبح صادق اگر احتلام ہو تو قبل ظہر تک غسل نہ کرنے سے روزہ باطل نہ ہوگا بعد صبح صادق کے حکم روزہ میں ہے۔

روزہ

ج ۱۳۔ روزہ صحیح رہا جب تک یقین صبح نہ ہو غوطہ لگا سکتے ہیں اور نیت روزہ وہی شب کی کافی ہے اسی پر باقی رہنا کافی ہے جدید نیت کی ضرورت نہیں ہے۔

نماز

ج ۱۴۔ اسی وقت اس لفظ کا اعادہ کر لیا جائے سجدہ سہو کی یا اعادہ نماز کی ضرورت نہیں ہے۔

نماز

ج ۱۵۔ اسے پوچھنے کی ضرورت نہیں اسی طرح دوسرا سجدہ کرنا صحیح ہے۔

ج ۱۶ ۔ دونو مکروہ ہے خواہ مرد ہو خواہ عورت ۔

سجدہ سہو

ج ۱۷ ۔ بعد سورہ حمد ختم کرنے کے اگر سہواً دوسرا سورہ کے قصد بسم اللہ کہی ہے تو بعد ختم نماز بہ نیت قربت دو سجدے سہو کرے ۔

سجدہ سہو

ج ۱۸ ۔ بقصد قربت بعد ختم نماز دو سجدہ سہو کرے ۔

سجدہ سہو

ج ۱۹ ۔ دو سجدے سہو تینوں سلاموں کے لئے کافی ہیں ۔

سجدہ سہو

ج ۲۰ ۔ بعد ختم نماز دو سجدے سہو بجا لائے بہ نیت قربت ۔

سجدہ سہو

ج ۲۱ ۔ سورہ کے شروع میں بسم اللہ کہے اور رکوع اور سجود میں جانے کے وقت اور اٹھنے کے بعد اور قنوت میں تکبیر کہے اور پانچویں رکوع سے اٹھنے کے بعد سمع اللہ کہے ۔ اور دسویں میں بھی سمع اللہ کہے اور باقی رکوعوں میں تکبیر بجا لائے ۔

ج ۲۲ ۔ عید الفطر یعنی روزہ اس میں افطار ہوتا ہے یا فطرہ دینا لازم ہوتا ہے اور عید الاضحیٰ یعنی عید قربانی جس میں قربانی مستحب و مسنون ہے ۔

طہارت

ج ۲۳ ۔ با سمہ سبحانہ ولہ الحمد ان نماز ہائے سابقہ کا ادا کرنا لازم ہے اور اگر اثناء نماز یا بعد نماز دوسری نماز کے شروع تک خروج منی وغیرہ نہ ہو تو نئے تیمم اور وضو کی ضرورت نہ ہوگی ۔

نماز قضا

۲۴ ج۔ نماز ہائے قضا کو ہر وقت پڑھ سکتا ہے اور کئی کئی روز کی ایک وقت بجالا سکتا ہے۔

لباس مصلی

۲۵ ج۔ چادر باندھ کے نماز پڑھنا جائز ہے لیکن مستحب ہے کہ ایک سرا اس کا بیچ باندھ
لے رانوں کے اندر سے نکال کے درمیان زمین کے بھی جیلولت عورتین کیلئے ساتر ہو جائے۔

روزہ میں احتلام

۲۶ ج۔ اگر شب کو قبل صبح صادق احتلام ہو جاوے اور قبل صبح آنکھ کھل جائے اور وقت
غسل باقی ہو اور گمان ضرر نہ ہو تو غسل کرنا لازم ہے۔ ورنا تیمم کر کے قریب
صبح صادق کے صبح تک بیدار رہے اور دن کو حتی الامکان بقصد وارادہ نہ سوئے
اور اگر اضطراراً دن کو سو جائے اور احتلام ہو جاوے تو روزہ باطل نہ ہوگا۔ صحیح ہے
گا اور نماز ظہرین کے واسطے غسل کرنا کافی ہوگا۔

ملازمت جو ترک واجب کا سبب ہو

۲۷ ج۔ اگر ایسے مقام میں نوکری کی جائے جہاں ترک صلوٰۃ ہو وہ نوکری مستلزم ہو تو حرام ہے
ایسے مقام پر نوکری کرنا چاہیئے جہاں ارتکاب محرمات لازم نہ آئے۔ اور در صورت
عدم امکان پنبہ جدیدا سے پنبہ وغیرہ کو طاہر کر کے استعمال میں لائے۔

فتاوی

جناب مولانا السیّد کلب عابد صاحب قبلہ لکھنؤ

س ۱۔ ایک شخص نام سجاد حسین بتاتا ہے اور اپنے کو علامہ کنتوری کا بیٹا کہتا ہے اور جناب ناصر الملۃ کا نواسہ بتاتا ہے کیا اس کا یہ ادعا صحیح ہے۔

ج۔ باسمہ سبحانہ الجواب۔ بالکل غلط ہے علامہ کنتوری کا کوئی لڑکا اس وقت حیات نہیں ہے۔ اور نہ سجاد حسین نامی سے ہمارے خاندان کا کوئی فرد واقف ہے اور میں خود بھی سجاد حسین سے ناواقف ہوں یہ شخص جعلساز ہے۔

س ۲۔ درصورتیکہ علامہ کنتوری کا بیٹا نہ ہو اور محض ان ہی کے ناموں سے ناجائز فائدہ اٹھانا چاہتا ہو تو اس کا یہ فعل ناجائز ہوگا یا حرام۔

ج۔ درصورتیکہ علامہ مرحوم کی اولاد میں نہیں ہے غلط انتساب کرنا حرام و ناجائز ہوگا۔

س ۳۔ ایسا شخص جو اپنی جعلسازی کی وجہ سے اچھا خاصہ مالدار ہو گیا ہو تو اس کو خمس و زکوٰۃ کا روپیہ دینا جائز ہے یا نہیں۔ اور ایسے شخص کو خمس و زکوٰۃ کا روپیہ لینا جائز ہے یا نہیں۔

ج۔ ایسے شخص کو خمس و زکوٰۃ دینا جائز نہیں نہ اس کو لینا جائز ہوگا۔

س ۴۔ اگر اس کے دھوکہ میں آکے کسی نے خمس و زکوٰۃ کا روپیہ دیا ہو تو یہ روپیہ دینے والا گنہگار ہوگا یا نہیں اور اگر کوئی صورت ممکن ہو تو وہ روپیہ اس سے واپس لیا جا سکتا ہے یا نہیں۔

ج۔ اگر دینے والے نے دھوکہ میں دیا ہے گنہگار نہ ہوگا لیکن بری الذمہ نہ ہوگا واپس لینا ممکن نہ ہو اپنے پاس سے ادا کرے اور کسی مجتہد جامع الشرائط کو دے کر وہ مستحقین تک

پہنچائے خصوصاً سہم امام علیہ السلام زمان غیبت میں نائب امامؑ تک پہنچانا لازم ہے بلکہ احوط یہ ہے کہ مجتہد اعلم جس کی تقلید کرتا ہے اس تک پہنچاوے

س ۵ ۔ اگر یہ رقم خمس اس سے واپس نہ ہو سکے تو دوسرے مستحق کو یہ رقم ادا کرنا واجب ہوگی یا نہیں۔

ج ۔ اگر واپس نہ مل سکے ادا کرنا واجب ہوگا۔

س ۶ ۔ ایسے شخص کے جعل و مکر کی اشاعت کرنا جائز ہے یا نہیں تاکہ اور مومنین اس کے دھوکہ میں نہ آئیں۔

ج ۔ متجاہر فی الفسق کی غیبت جائز ہے خصوصاً جب کہ دیگر مومنین کو شخص مذکور کے مکر و فریب سے محفوظ رکھنا مقصود ہو۔

س ۷ ۔ ملازم ریلوے اور محکمہ تعلیم کے ملازمین کو ملازمت سے فارغ ہونے کے بعد جو روپیہ پراونڈنٹ فنڈ سے ملتا ہے اس سے خمس کس وقت ادا کرنا ہوتا ہے۔ پراونڈنٹ فنڈ کی تفصیل یہ ہے کہ ملازم کی اصل تنخواہ سے سرکار آنہ روپیہ کے حساب سے رقم منہا کرتی ہے ملازمت کے بعد اسی قدر روپیہ حکومت اپنے پاس سے ملازم کو دیتی ہے۔ ملازم کا روپیہ چونکہ کئی سالوں سے جمع ہوتا ہے اور حکومت جو اپنے پاس سے دیتی ہے وہ فوری ہوتا ہے۔ ہر دو قسم کے رقوم سے خمس کس وقت واجب ہوگا۔

ج ۔ باسمہ سبحانہ۔ پراونڈنٹ فنڈ قبضہ میں آنے کے بعد جو روپیہ سال بھر کے اخراجات سے بچ رہے اس پر خمس واجب ہو جائے گا۔

فتاوی

جناب مولانا السید محمد صاحب لکھنؤ

خمس

س۱۔ ملازم ریلوے اور محکمہ تعلیم کے ملازمین کو ملازمت سے فارغ ہونے کے بعد جو روپیہ پراونڈنٹ فنڈ سے ملتا ہے اس سے خمس کس وقت ادا کرنا ہوتا ہے۔ پراونڈنٹ فنڈ کی تفصیل یہ ہے کہ ملازم کی اصل تنخواہ سے سرکار آنہ روپیہ کے حساب سے رقم منہا کرتی ہے ملازمت کے بعد اسی قدر روپیہ حکومت اپنے حکومت اپنے پاس سے ملازم کو دیتی ہے ملازم کا روپیہ چونکہ کئی سالوں سے جمع ہوتا ہے اور حکومت جو اپنے پاس سے دیتی ہے وہ فوری ہوتا ہے ہر دو قسم کے رقوم سے خمس کس وقت واجب ہوگا۔

ج۔ باسمہ سبحانہٗ۔ ملازم کا جو روپیہ جمع تھا جس سال ملا ہے اسی سال کی آمدنی میں محسوب ہوگا اپنے اور اہل وعیال کے مصارف سال خارج کرنے کے بعد جس قدر فاضل و زائد بچے اس میں خمس واجب ہوگا اسی طرح جو روپیہ حکومت وقت نے اس کو دیا ہے اس میں سے بھی وضع مصارف ضروریہ وختم سال باقی خمس فاضل رقم سے دے لیکن اختیار ہے کہ کافر سے جو رقم ملتی ہے بغیر ملاحظہ مؤنہ سنہ وختم سال مثل مال غنیمت کے اس کا فوری خمس دے گا۔

دھوکہ باز انسان

س۲۔ ایک شخص اپنا نام سجاد حسین بتاتا ہے اور اپنے کو علامہ کنتوری کا بیٹا کہتا۔

اور جناب ناصر الملۃ کا نواسہ بتاتا ہے۔ کیا اس کا یہ ادعا صحیح ہے۔

ج۔ بسمہ سبحانہٗ۔ الجواب۔ بالکل غلط ہے علاّمہ کنتوری رحمہ کا کوئی لڑکا اس وقت حیات نہیں ہے۔ اور نہ سجاد حسین نامی سے ہمارے خاندان کا کوئی فرد واقف ہے اور میں خود بھی سجاد حسین سے ناواقف ہوں یہ شخص جعلساز ہے۔

س۳۔ درصورت کہ علامہ کنتوری کا بیٹا نہ ہو۔ اور محض ان ہی کے ناموں سے ناجائز فائدہ اٹھانا چاہتا ہو تو اس کا یہ فعل جائز ہوگا یا حرام۔

ج۔ درصورتیکہ علاّمہ مرحوم کی اولاد میں نہیں ہے۔ غلط انتساب کرنا حرام وناجائز ہوگا۔

جعلساز کو خمس وزکوٰۃ دینا

س۴۔ ایسا شخص اپنی جعلسازی کی وجہ سے اچھا خاصہ مالدار ہوگیا ہو تو اس کو خمس وزکوٰۃ کا روپیہ دینا جائز ہے۔ یا نہیں۔ اور ایسے شخص کو خمس وزکوٰۃ کا روپیہ لینا جائز ہے یا نہیں۔

ج۔ ایسے شخص کو خمس وزکوٰۃ دینا جائز نہیں نہ اس کو لینا جائز ہوگا۔

جعلساز اعانت کرنے سے بری الذمہ نہ ہونا

س۵۔ اگر اس کے دھوکہ میں آکے کسی نے خمس وزکوٰۃ کا روپیہ دیا ہو تو یہ روپیہ دینے والا گنہگار ہوگا یا نہیں۔ اور اگر کوئی صورت ممکن ہو تو وہ روپیہ اس سے واپس لیا جاسکتا ہے یا نہیں۔

ج۔ اگر دینے والے نے دھوکے میں دیا ہے گنہگار نہ ہوگا لیکن بری الذمہ نہ ہوگا۔ واپس لینا ممکن نہ ہو اپنے پاس سے ادا کرے۔ اور اگر کسی مجتہد جامع الشرائط کو دے کر وہ مستحقین تک پہنچا دے خصوصاً سہم امام علیہ السلام زمانۂ غیبت میں نائب امام تک پہنچانا لازم ہے۔ بلکہ احوط یہ ہے کہ مجتہد اعلم جس کی تقلید کرتا ہے

اس تک پہنچائے یا اس کی اجازت سے مستحقین تک پہنچائے۔

رقم خمس کا دوبارہ دینا

س۔ اگر یہ رقم خمس اس سے واپس نہ ہو سکے تو دوسرے مستحق کو یہ رقم ادا کرنا واجب ہو گی یا نہیں۔

ج۔ اگر واپس نہ مل سکے ادا کرنا واجب ہو گا۔

جعلساز کی تشہیر جائز

س۔ ایسے شخص کے جعل و مکر کی اشاعت کرنا جائز ہے یا نہیں تاکہ اور مومنین اس کے دھوکہ میں نہ آئیں۔

ج۔ متجاہر بالفسق کی غیبت جائز ہے خصوصاً جبکہ دیگر مومنین کو شخص مذکور کے مکر و فریب سے محفوظ رکھنا مقصود ہو۔

سرکار سیّد شبیر حسین صاحب قبلہ فیض آباد

رضاعت

س ا۔ بچہ کی والدہ کا دودھ تھوڑا ہے دوسری عورت کا دودھ روزانہ ایک دو بار پلایا گیا ہووے۔ تعداد ایام معلوم نہ ہو سکے ہر دو عورت کا بیان اختلاف کے ساتھ ہے۔ مثلاً ہفتہ یا زیادہ عرصہ اس صورت میں بچہ دودھ پیتا رہا ہو رضاعت ثابت ہوگی یا نہ۔

ج۔ جب تک رضاع کے شرائط پائے نہ جائیں رضاعت جو سبب حرمت ہے ثابت نہ ہوگی اور وہ تین طرح سے ہوتی ہے۔ اتنی مدت تک دودھ پلائے کہ گوشت اور پوست روئیدہ ہو جائے یا ایک شب و روز کامل بدون فاصلہ پلائے یعنی اس درمیان میں کوئی دوسری مرضعہ دودھ نہ پلائے یا پندرہ مرتبہ بلکہ احتیاطاً دس مرتبہ سیر ہو کر مرضعہ دودھ پلائے بغیر فاصلہ کے یعنی ایک ہی مرضعہ برابر دودھ پلائے اور صورتِ مرقومہ میں چونکہ برابر مرضعہ نے دودھ نہیں پلایا ہے بلکہ اسے ماں نے بھی دودھ پلایا لہٰذا رضاع شرعی ثابت نہیں ہے۔

قضائے والدین

س ۲۔ والد کی عمداً قضائیں بھی بڑا بیٹا بہ نیت وجوب ادا کرے گا اور اگر بڑا بیٹا ایسی عمداً قضا کو ادا نہ کرے تو گنہگار ہے۔

ج۔ بسمہ سبحانہ۔ باپ کی نمازیں جو فوت ہوئی ہیں احوط یہ ہے کہ ولد اکبر قضا کرے

یعنی عمداً جو نمازیں فوت ہوئی ہیں۔ ان کی بھی قضا کرے علی الاحوط اور قضائے مافات واجب ہے اور ترک واجب گناہ ہے۔

نمازی کو سلام دینا

س ۳۔ مومن نماز میں ہو دوسرے غیر مومن اگر السلام علیکم کہے تو نمازی کیا کرے اور اگر سلام کا ابتدائی ہمزہ بھی ترک کرے اور میم کا تنوین بھی ترک کرے تو نمازی کیا کرے۔

ج۔ بسمہ سبحانہٗ۔ جواب سلام غیر مومن میں فقط سلامٌ کہنا چاہیئے۔

مومن کا سلام دینا

س ۴۔ مسجد میں مومنین و غیر مومنین نماز پڑھ رہے ہوں۔ مومن اگر سلام دیوے اگر غیر مومن جواب دیوے تو کافی ہوگا۔

ج۔ اگر اس نے سلام میں سب کا قصد کیا ہے تو غیر مومن کا جواب کافی ہے۔

نمازی کو سلام دینا

س ۵ نمازی کو جن الفاظ سلام کا جواب دینا واجب ہے مع ترکیب قرأت وہ الفاظ ارشاد ہوں۔

ج۔ جس عنوان سے سلام کیا ہے اسی عنوان سے جواب دینا چاہیئے اگر سلامٌ علیک کہا ہو تو مصلی کو سلامٌ علیک کہنا چاہیئے اگر السلام علیک کہا ہے تو جواب میں السلام علیک کہنا چاہیئے۔ البتہ تسلیم کرنے والے نے علیکم السلام کہا ہے تو جواب میں سلام علیکم بقصد دعا کہنا چاہیئے۔ واللہ اعلم

نصاب غلہ زکوٰۃ

س ۶۔ موجودہ انگریزی من کے حساب سے نصاب غلہ ارشاد ہو۔

ج۔ نصاب غلہ کا ۳۰۰ تین سو صاع ہے جو تقریباً ۲۲ بائیس من ۲۱ اکیس سیر ۷ رتولہ ہوتا ہے اسی روپیہ کے سیر کے حساب سے۔ واللہ اعلم۔

زکوٰۃ

س ۷۔ باپ مر گیا تین یا چار بھائی بہنیں ہوں غلہ ہر ایک کے حصّہ کا کم از نصاب ہے
اور اکٹھا نصاب کو پہنچ گیا ہے تمام کنبہ کا خرچ یکجا ہو تو زکوٰۃ کے متعلق
حکم ارشاد ہووے۔

ج۔ کسی پر زکوٰۃ واجب نہ ہوگی اور زکوٰۃ اسی پر واجب ہوگی جس کا حصہ بقدر نصاب
مع الشرائط پہنچ جاوے۔ واللہ اعلم

شہادت مقدمہ

س ۸۔ مومنین آپس میں لڑ کر زخمی ہوں۔ اور پولیس چالان عدالت کر دیوے پس ماندگان
مومنین خلاف واقعہ شہادت دے کر چھڑانے کی کوشش یا راست گوئی کو
مقدم رکھیں خواہ وہ سزا ہو جائیں۔

ج۔ الجواب۔ ایسی حالت میں ایسے عنوان کی شہادت دینی چاہیئے کہ کذب سے بھی
بچے اور مطلب بھی حاصل ہو جائے۔ واللہ اعلم

شہادت مقدمہ

س ۹۔ اگر ایسا ہی معاملہ مومنین کو غیر مومنین سے پیش آوے تو کیا حکم ہے۔

ج۔ مصالح دینیہ کا لحاظ ضروری ہے۔ واللہ اعلم

بطلان وضو

س ۱۰۔ مریض جس کو ریح کا عارضہ ہمیشہ ہو بحالت نماز ریح کو بند کرے یعنی قیام میں، رکوع
جاتے ہوئے ایسا معلوم ہووے کہ قدرے حصہ ریح خارج ہو گیا ہے تازہ وضو
بہ نیت وجوب باایں خیال نہ کرے کہ شاید ریح خارج نہ ہوئی ہو اور بلا تجدید وضو
نماز پڑھنے کو دل باایں خیال نہ کرے کہ ریح خارج ہو گئی ہو۔ یہ امر واقع کیسا ہے
اور اس کے متعلق حکم شرع کیا ہے۔

ج ۔ جب تک یقین خروج ریح کا نہ ہو وضو سابق سے نماز پڑھ سکتا ہے لیکن بہتر یہ ہے وضو کرلے بہ نیت قربت مطلقہ اور زیادہ مناسب ہے کہ ریح کو خارج کرکے بہ نیت وجوب وضو کرے ۔ واللہ اعلم ۔

طہارت

س ۱۱ ۔ حوض میں استنجا ، پیشاب کرنا مطلوب ہو تو دوبارہ پانی ڈالنے والی شرط پانی سے باہر پوری کرے یا ضرورت نہیں ۔

ج ۔ دو مرتبہ پانی کو ڈالنا چاہیئے اور اب کثیر میں یوں استنجا کرے کہ آب کثیر میں جائے اور پھر باہر آ کر دوبارہ جائے ۔ واللہ اعلم ۔

غسل ترتیبی

س ۱۲ ۔ حوض میں غسل جنابت کرنے والے کو پانی سے باہر ہونا ضروری ہے یا پانی کے اندر ہی پاؤں اٹھا کر حرکت دینا کافی ہوگا ۔

ج ۔ غسل ارتماسی میں احوط یہ ہے کہ باہر آ کر دفعۃً بعد نیت پانی میں غوطہ لگائے ۔ اور اگر غسل ترتیبی کرنا ہے تو آب کثیر میں تین غوطے لگائے پہلا غوطہ سر و گردن کی نیت سے اور دوسرا غوطہ داہنی جانب اور تیسرا غوطہ بائیں جانب کے لئے ہے ۔

حلال جانور چوری شدہ کی ذبح

س ۱۳ ۔ حلال جانور چوری ہوگیا ۔ چور نے بتکبیر ذبح کیا مالک پر حلال ہے یا نہ بغیر رضامندی مالک لاعلمی میں مومنین چور ذابح سے لے کر کھا چکے ہوں اور بعد میں علم ہو تو اس کے حلال و حرام و پاک و پلید کا مومنین کے لئے ارشاد ہو ۔

ج ۔ ذبح شرعی ہو جائے گا اور مالک پر حلال ہے اور لاعلمی میں جن مومنین نے کھایا ہے ان پر گناہ نہیں ہے اور مومنین کو چاہیئے مالک کو آگاہ کر کے اس کی رضامندی حاصل کریں ۔

صیغۂ نکاح

س ۱۴۔ ایام حیض میں صیغۂ نکاح جائز رہے گا۔

ج۔ جائز ہے مگر مباشرت حرام ہے۔ واللہ اعلم

میراث

س ۱۵۔ زید نے انتقال کیا وارثوں میں والدہ و زوجہ و دختر کو چھوڑا طریقہ تقسیم وراثت ارشاد ہو۔

ج۔ زوجہ کو فقط آٹھواں حصہ ملے گا۔ اور ماں کو چھٹا اور لڑکی کو نصف اور بعد تقسیم جو بچے وہ اربا عاً لڑکی اور ماں پر تقسیم ہو گا یعنی تین حصہ لڑکی اور ایک حصہ ماں کو اور اس مسئلہ کی صحیح تقسیم یوں ہوگی۔

۹۶ سہم کیئے جائیں گے۔ ۱۲ سہم زوجہ کو ملے گا اور ترسیٹھ ۶۳ سہم فرضاً ورداً لڑکی کو ملے گا اور اکیس ۲۱ سہم فرضاً ورداً ماں کو ملے گا۔

تنبیہ :۔ زوجہ کو سب چیزوں میں آٹھواں حصہ ملے گا منقولہ ہوں یا غیر منقولہ صرف مکانات و مساکن کی زمین سے محروم رہے گی اور جو آلات بناء ہیں ان کی قیمت پائیں گی۔

سعید الملۃ سرکار سیّد محمد سعید صاحب قبلہ لکھنؤ

طلاب کی ملازمت

س۱۔ ا۔ جن طلاب دینی کی مال خاص سے اعانت کی گئی ہو کیا یہ لوگ ڈسٹرکٹ بورڈ یا اورینٹل کالج وغیرہ کی ملازمت کر سکتے ہیں یا نہ۔

ج۔ و۔ باسمہ سبحانہٗ۔ الجواب وباللہ التوفیق۔ جملہ جائز ملازمتیں کر سکتے ہیں۔ واللہ اعلم

س۲۔ ب۔ جن طلاب دین کی تعلیم مال خاص سے ہوئی ہو کیا ایسے لوگ از قسم طب یا دیگر جائز ذرائع سے خدمت دین کر سکتے ہیں یا نہ۔

ج۔ ب۔ کر سکتے ہیں۔ واللہ اعلم۔

مصرف زکوٰۃ وخمس

س۳۔ کیا شرعاً کوئی ایسی صورت نکل سکتی ہے کہ مالِ خاص کا مصرف عام ہو جس میں سیّد غیر سیّد کی قید نہ ہو جس کا مفاد کسی خاص شخص سے تعلق نہ ہو۔ مثلاً پل۔ کنواں۔ مسجد یہ ایسی چیزیں ہیں کہ جس سے تقریباً ہر شخص یکساں فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ سُنّی یا شیعہ کسی کی خصوصیت نہیں بلکہ مفاد کل ہے اسی طرح مال خاص کے مصرف کی کوئی مد نکل سکتی ہے۔

ج۔ زکوٰۃ وخمس کے مصارف معین ہیں اور قیود اپنی جگہ پر ہیں البتہ جو مستحق ہو اس کو مال پہنچ جانے کے بعد اختیار حاصل ہو جاتا ہے کہ وہ جس جائز مصرف میں چاہے صرف کرے۔ مثلاً اگر غیر سیّد کی زکوٰۃ ہے تو کسی مومن غیر سیّد ہی کو دی جائے گی

لیکن جب اس کو پہنچا دی جائے تو وہ تملک کے بعد اگر چاہے تو اس سے سید کی بھی اعانت کر سکتا ہے۔

مال خاص کا ضائع ہونا

س۳۔ مال خاص سے بھیجی ہوئی رقم اگر راستے میں ضائع ہو جائے یا نائب امام کے پاس اور جو صورتیں نکل سکتی ہوں کہ جس سے ایسی رقم برباد ہو جائے تو اس کی ادائیگی صحیح سمجھی جائے گی اور بھیجنے والا فارغ الذمہ ہو جائے گی۔

ج۔ اگر تساہلی سے ایسا ہوا تو برأت ذمہ نہ ہوگا۔ دوسری صورت میں احتیاطاً پھر سے نکالے۔

س۴۔ اعانت طلباء دین۔ بکری۔ بھیڑ۔ گائے۔ بھینس وغیرہ کچھ عرصہ سے پل رہی ہوں نصاب پورا ہو جانے کی صورت میں ان پر زکوٰۃ یا خمس تو نہیں ہوگا اگر ہوگا تو کس پر جب کہ وہ کسی کی ملک نہیں کیونکہ اس پر اطلاق ملک نہیں ہوتا اگر ہوتا ہے تو وہ کون سی ملک کہلائے گی اور ان کا مالک کون سمجھا جائے گا جب کہ ان کا مقصد محض اعانت طلاب دین ہے۔

ج۔ متولی منتظم پر خراج زکوٰۃ کرے گا۔

س۵۔ و۔ نوٹوں پر زکوٰۃ یا خمس ہوگا جب کہ دونوں کا فائدہ یکساں ہے اور خرید و فروخت میں بھی برابر ہیں پھر تفاوت کیسا۔

ج ،ب۔ خمس ضروری ہے زکوٰۃ بھی احتیاطاً ضرور نکالنا چاہیئے۔

نماز قضا

س۶۔ب۔ قضا شدہ نمازوں میں ترتیب واجب ہے یا سنت احتیاط ہے یا کوئی احسن طریقہ۔ اگر کسی شخص کو قضا شدہ نمازیں معلوم نہ ہوں اور ایک ترتیب قائم کر کے یا یوں ہی پڑھ رہا ہے تو جو ترتیب۔ قضا نمازوں کی بیان کی گئی ہے اس میں یہ

صورت آجائے گی یا نہ اور اس ترکیب سے نماز پڑھنے کا نام کیا ہے وہ ترتیب یا ترکیب قہری یا قہقہری کہلائے گی اس طرح کتنی نمازیں پڑھے کہ وہ ترتیب اس میں آجائے گی آگے یا پیچھے پڑھنا ہوتی ہے مثلاً صبح سے عشا تک جائے یا الٹا چکر لگائے۔

ج۔ ب۔ قضا شدہ نمازوں میں ابتداً ترتیب ضروری ہے لیکن اگر ترتیب محفوظ نہ ہو تو اس طرح ادا کرے کہ برأت ذمہ کا یقین ہو جائے۔

وصیت

س۔ وصیت کا ثبوت کیونکر ہوتا ہے اس کے شرائط کیا ہیں ایک مومن نے اپنے معتمد ترین شخص کے سامنے اپنے ملک مثلاً زمین کی بابت کچھ کہا اس کے چند روز بعد وہ مومن مر گیا اس کا وہ کہنا وصیت سمجھی جائے گی یا اس پر اطلاق وصیت ہو گا۔ واجب العمل ہو گا یا وہ زمین وارثوں پر تقسیم ہو گی وارث فقط ماں اور بیٹی ہیں۔

ج۔ وصیت شاہدوں کے سامنے کرنا چاہیئے لیکن یہ ثلث مال میں نافذ ہو گی بقیہ کے لئے اگر ورثہ اجازت دیں تو ہو گی ورنہ نہیں۔ واللہ اعلم

مستحق غیر رشتہ دار کی ترجیح

س۔ زید اپنے رشتہ داروں میں کمی شرائط پاتا ہے جو شرائط ایک مستحق اعانت میں ہونے چاہئیں ان میں کم ہیں کیا ایسی صورت میں اپنوں کو چھوڑ کر غیروں کو دینا جائز ہے جب کہ رشتہ داروں کو نسبت دوسروں کے ترجیح حاصل ہے۔ مگر ان میں کمی شرائط ہے جب کہ اپنے کی شرائط کے ساتھ مستحق اعانت موجود ہوں تو غیروں کو دے سکتے ہیں۔ جب کہ دوسروں کو دینا ان کی دلشکنی اور دینے والے کے لئے طعن و تشنیع کا باعث ہوتا ہے صورت اصلاح کیسے ہو گی۔

ج۔ شرائط پر آمادہ کرنا چاہیئے لیکن اگر ان میں شرائط کی بابت رہے تو غیر اولیٰ ہے

لیکن یہ اس صورت میں ہے کہ وہ اعزہ جن کو مالِ زکوٰۃ یا خمس دیا جا رہا ہے معطی کے واجب النفقہ نہ ہوں۔

مالِ زکوٰۃ کا مصرف

س ۹۔ ب۔ کیا مال خاص سے کسی دینی درس گاہ کا کتب خانہ جو مدرسہ اور طلاب کے مفاد کی غرض سے ہو خریدا جا سکتا ہے یا اس کے درس گاہ مذکورہ کے مدرسین کی تنخواہیں دی جا سکتی ہیں ماہانہ یا پیشگی مالِ خاص کا مصرف ان امور پر صحیح سمجھا جائے گا۔

ج۔ بمد زکوٰۃ سے یہ امور جائز ہیں۔ واللہ اعلم۔

فوج و پولیس تنخواہ پر خمس

س ۱۰۔ اگر لڑکے فوج یا پولیس میں بھرتی ہو گئے ہوں ان کی تنخواہ والدین لے سکتے ہیں جب کہ وہ ضرورت مند اور تنگدست بھی ہوں۔

ج۔ بعد اخراج خمس لے سکتے ہیں۔ واللہ اعلم

ایفائے عہد

س ۱۱۔ فرماتے ہیں کہ ایفائے وعدہ خواہ کافر سے ہو وے امانت خواہ کافر کی ہو وے پرورش والدین اولاد کے ذمہ ضروری ہے خواہ کافر ہوں۔ سرکار مرحوم اعلی اللہ مقامہ سے ایک حکم حاصل کیا گیا کہ کافر سے خواہ کسی طرح جو کچھ حاصل ہو سکے اخراج خمس سے حلال ہو گا بشرط کہ کسی قسم کا اندیشہ نقصان نہ ہو۔ کئی ایک سے سنا گیا ہے۔ کہ کافر سے خرید و فروخت کے معاملہ میں وعدہ ہو جاتا ہے جس کی ایفاد واجب ہے سرکار مرحوم کا حکم سمجھا دیویں کہ جس بنا پر قبلہ مرحوم نے فرمایا۔

ج۔ اگر آبروریزی کا خوف نہ ہو تو کفار سے جو مال ہاتھ اس کے اس کا بطور غنیمت لے لینا جائز ہے اور بعد اخراج خمس اس کا تصرف بھی جائز ہے اگر یہی مصداق اس یمین دین پر بھی صادق آجائے جو کفار سے معاملات کے وقت ہوتی ہے

تو وہ بھی جائز ہے۔
اکثر علماء کے نزدیک کفار سے جو وعدہ کیا جائے اس کا وفا کرنا مناسب ہے واجب نہیں ہے۔ یہ اس وقت ہے جب وعدہ میں کوئی ضرر دینی نہ ہو اگر ضرر دینی کا وعدہ کسی مومن سے بھی کیا جائے تو وہ منعقد ہی نہ ہوگا لہذا اس کا ادا کرنا مومن سے بھی واجب نہیں ہے چہ جائیکہ کفار سے۔ کفار کو زیادہ روپیہ دینے میں اپنے نفس کا بھی ضرر ہے اور سود کے لحاظ سے حرام بھی اور تقویت کفار کا سبب بھی ہے جس سے دینی ضرر یقینی ہے بنابریں ایسے وعدہ کا وفا کرنا واجب نہیں ہے۔ بلکہ بعض صورتوں میں حرام ہو گا۔

سالم خمس کی تقسیم

س ۱۲۔ ایک شخص خمس سالم سادات کو دیتا رہا۔ عرصہ بعد مجھے معلوم ہوا سرکار مرحوم کی خدمت اس واقعہ کی خبر دی سرکار نے عفو فرماتے ہوئے گذشتہ کو صحیح اور آئندہ کے لئے نصف کی اجازت اور نصف حاکم شرع کی خدمت پہنچانے کا حکم دیا۔ صوبیدار سید جعفر شاہ صاحب اپنی ملازمت فوجی کی تمام آمدنی سے اخراج خمس کرنا چاہتے ہیں کیا حضور والا بھی اس روپیہ کو جو مساکین سادات کو سودی قرض ادا کرنے کے لئے کچھ خمس سالم کی نیت سے اور زیادہ بغیر نیت خمس اعانتاً دے چکے ہیں ہر دو رقوم خمس کے حکم میں محسوب فرما سکتے ہیں۔ اور سید صاحب کی ناواقفیت کا گناہ معاف فرما سکتے ہیں۔

ج۔ صوبیدار صاحب نے جو رقوم خمس سالم تقسیم کی ہیں ان کی مقدار سے مجھے مطلع کریں تاکہ میں اسے اخذ کر کے ان کا ذمہ فارغ کر دوں بغیر تعیین رقم اشکال ہے لیکن آئندہ کے لئے ان کو ہدایت فرمائی جاوے کہ وہ رقم خمس نائب امام کو روانہ کر دیں اور نصف رقم اس کی اجازت سے تقسیم کریں۔

مریض کو استعمال شراب

س ۱۳ ۔ بعض شیعہ ڈاکٹر بھی مومنین کو نمونیہ وغیرہ میں شراب والی دوائیں بلکہ بعض اوقات خالص شراب پلاتے ہیں اور دوسرے علاج کی مجبوری معذوری بیان کرتے ہیں اکثر مریض بچ جاتے ہیں اور بعض مر بھی جاتے ہیں تمام مریضوں کے لئے مفصل حکم شرع فرمایا جاوے۔

ج ۔ استعمال شراب کا کسی وقت اور کسی حالت میں درست نہیں ہے۔ واللہ العالم۔

بردہ فروشی

س ۱۴ ۔ بردہ فروشی کی ابتدا کیونکر ہوئی ہوگی۔ دختروں کو دو چار صد لیکر علاوہ حق مہر نادار والدین کو لینا جائز ہے۔

ج ۔ برضاء خوشی اگر طرف ثانی کچھ دے تو اس کا قبول کرنا جائز ہے۔

عقد فاحشہ

س ۱۵ ۔ فاحشہ عورتیں تھوڑا عرصہ پہلے بازار بیٹھنے کا سرٹیفکیٹ حاصل کرتی تھیں اور آج کل پادریوں سے ترک اسلام ان ہر دو صورتوں سے قانوناً ان کا عقد نکاح فسخ سمجھا جاتا ہے کیا عندالشرع بھی بیرآزاد۔ بغیر طلاق سمجھی جائیں گی یا عقد مومن برقرار رہے گا۔

ج ۔ فاحشہ ہو جانے سے عقد فسخ نہ ہوگا۔ لیکن ترک مذہب سے اسلام عقد باطل ہو جائے گا۔ واللہ العالم۔

عقد

س ۱۶ ۔ جھوٹ بولنے والی عورت غلطی سے سچی سمجھ کر مومن عقد نکاح میں لاوے۔ اولادیں ہو جاویں۔ بعد کو معلوم ہو جاوے کہ آزاد نہ تھی اولادیں کس حکم میں ہوں گی۔

ج ۔ اولاد شیعہ ہوگی اور باپ سے نسب ان کا ثابت ہوگا۔

کفارۂ حیض

س۱۷۔ عورت حائض خاوند کے پوچھنے پر بھی جھوٹ بولے کہ حائضہ نہیں ہوں مگر بعد جماع خون آلود ہونے سے مومن خوف زدہ ہووے۔ اور عورت بے حیا بنے کفارہ ہوگا یا نہ اگر ہوگا تو کس پر اور کس قدر ایام حیض ابتدائی ہوں۔

ج۔ احتیاطاً شوہر کو کفارہ دینا چاہیئے۔ تفصیل کے لئے تحفہ احمدیہ ملاحظہ ہو۔

سرکار آقائی سید علی حائری صاحب قبلہ لاہور

رضاعت

ج ا۔ مرتضع کا دو سال کے اندر دودھ پینا تو شرط بالاتفاق ہے۔ لقولہ علیہ السلام لا رضاع بعد فطام۔ لیکن مرضع کا دودھ دو سال سے اگر زائد ہو تو پھر نشر حرمت کرنے میں فقہا کو اختلاف ہے لیکن اصح القولین یہ ہے کہ مرضع میں حولین کا اعتبار نہیں کیا گیا۔ فلو مضی لولدھا اکثر من حولین ثم ارضعت من لہ دون الحولین نشر الحرمۃ۔ شرائع الاسلام۔ کتاب النکاح باب الرضاع شرط ثالث ص ۲۳۱ مطبوعہ علوی لکھنؤ۔ یعنی پس اگر مرضع کا بچہ دو سال سے زائد عمر کا ہو چکا ہو اور اس کی ماں دودھ پلائے ایسے بچے کو جو عمر میں دو سال سے کمتر ہو تو نشر حرمت کا باعث ہوگا۔ یعنی رضاعت ثابت ہوگی۔

حرمت دھول

س ۲۔ بچپن سے دھول کی حرمت سنتا آیا ہوں بلکہ محض گھر میں رکھنے والے کی سزا جہنم جو ہزار ہائے سال ہے پڑھ چکا ہوں مگر علت حرمت معلوم نہ تھی۔ سنی واعظین کہتے ہیں کہ رسولؐ خدا پر حکم خاص نازل ہوا جس کی تبلیغ کے لئے مسجد میں تشریف فرما تھے۔ لوگ جمع تھے باہر سے دھول کی آواز آئی تو سب روٹھ کر چلے گئے جس پر دھول کی ہر ایک بات خدا کے حکم سے حرام ہوئی۔ کیا عندالشیعہ یہی سبب لکھا ہے جو بھی سیپارہ و سورہ کا پتہ دیا جاوے تاکہ تفسیر میں اگر علت حرمت لکھی ہو

تو خود بھی پڑھ لوں۔

ج۔ ڈھول ستار وغیرہ کی حرمت کی وجہ درحقیقت اس کا لہو ولعب میں سے ہونا کہ یہ آلات لہو ولعب خدا سے غافل کر دیتے ہیں جیسا کہ پیغمبر صلعم مسجد میں تبلیغ حکم خدا کر رہے تھے کہ مسجد سے باہر ڈھول بجنا شروع ہوا اکثر صحابہ پیغمبرؐ کو چھوڑ کر تماشا دیکھنے چلے گئے

زنا سے نسب

س ۳۔ یہ مسئلہ بالاتفاق ہے یا اختلاف ہے کہ بالزنا نسب ثابت نہ ہوگا۔

ج۔ یہ بالاتفاق ثابت ہے کہ زنا سے نسب ملحق نہیں ہوتا اس لئے ولدالزنا زانی کا لغوی بیٹا ہے شرعی بیٹا نہیں ہے شرعاً وہ وارث قرار نہیں پاتا۔

نسب وحسب میں فرق

س ۴۔ نسب اور حسب میں فرق ارشاد ہو۔

ج۔ حسب۔ کمال شرافت و بزرگی مال وجاہ و دین میں استعمال ہوتا ہے اور لفظ نسب نسل و نژاد کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

فقیر اور مساکین میں فرق

س ۵۔ فقیر اور مسکین میں فرق ارشاد ہو۔

ج۔ اور فقیر اس درویش کو کہتے ہیں جو چند روزہ قوت کفاف اپنا اور اپنے عیال کا رکھتا ہو اور مسکین وہ شخص ہے جو بالکل محتاج ہو اور کچھ بھی قوت نہ رکھتا ہو۔

عدل کی توضیح

س ۶۔ مساکین میں جو عدل شرط ہے اس عدل کی توضیح فرما دیں۔

ج۔ مسکین کی عدالت سے وہی ظاہر العدالت ہونا مراد جو کبائر کا مرتکب عمداً نہ ہوتا ہو اور متجاہر الفسوق نہ ہو۔ نہ سائل بالکف ہو۔

عدالت پیشنماز

س ۷۔ عدالت پیشنماز کی توضیح فرماویں۔

ج۔ پیشنماز کا عادل ہونا ضروری ہے لیکن کبائر کا مرتکب نہ ہو اور صغائرہ پر مصر نہ ہو۔

تفسیر آیہ یطعمون

س ۸۔ اعانت غیر مستحق قتل انبیاء کی شمل لکھی ہے۔ آیہ یطعمون الخ کی تفسیر سے ثابت ہے کہ مسکین و یتیم مسلم تھے اور اسیر کافر تھا۔ کیا وہ مستثنیٰ تھا کو کس حکم سے۔ آگاہ فرمایا جاوے۔

ج۔ اعانت غیر مستحق بے شک مثل قتل انبیاء کے آیہ یطعمون میں مسکین۔ یتیم اور اسیر بنا بر صحیح روایات کے درحقیقت ایک ہی بزرگوار تھا گو بصورت انسان تھا مگر درحقیقت وہ جبرئیل امین تھا ہر بار ان تین شخصوں کی شکل بدل کر آتا رہا۔

مستحق زکوٰۃ

س ۹۔ مستحق زکوٰۃ قسم چہارم کافر لکھا ہے آیا اسی قسم سے وہ اسیر بھی تھا یا اور ہر دو کے متعلق واقف فرمایا جاوے۔

ج۔ مستحقین زکوٰۃ میں بعض فقہاء نے وہ کافر لکھا ہے جو ابن السبیل ہو اور بعض کے نزدیک کوئی قسم کفار کا مستحق نہیں ہے۔

اقسام کافر

س ۱۰۔ کافر ذمی و حربی باقی جتنے اقسام ہوں ان کی نسبت بھی فرمایا جاوے کہ ذمی وغیرہ سے مطلب کیا ہے۔

ج۔ کافر ذمی وہ ہے جو کہ ذمہ اسلام یعنی مسلمان بادشاہ کی رعیت میں ہو۔ و ہو العالم۔

فتاویٰ

حجۃ الاسلام آقائی سرکار سید محسن الحکیم صاحب قبلہ نجف اشرف

سر اقدس مظلوم کربلا علیہ السلام کی تدفین

س ۱۔ سر اقدس حضرت سید الشہداء علیہ السلام ارواحنا لہ الفداء کجا مدفون است مع الدلیل مرقوم فرمائید۔ ترجمہ۔ جناب سید الشہداء علیہ السلام کا سر اقدس کس جگہ دفن ہے دلیل کے ساتھ تحریر فرمایئے۔

ج۔ سر مقدس حضرت سید الشہداء علیہ السلام در کربلا مدفون است۔ ترجمہ۔ سر اقدس کربلا میں دفن ہے۔

سرہائے شہداء

س ۲۔ چہ فرمائید علماء دین و مفتیان شرع متین دریں مسائل چند۔ کہ از بعض روضہ خواناں مسموع شد کہ بعد از شہادت حضرت سید الشہداء علیہ السلام چوں ملاعین سرہائے شہدا را مع اسیران اہل بیتؑ بجانب شام بردند در بین راہ بصومعۂ یک راہب گذر افتاد در وقت شب سر اقدس حضرت سید الشہداء علیہ السلام را پیش او گذاشتند چوں راہب بعض تجلیات را مشاہدہ کرد مسیح نحو است کہ سر مقدس را باز نہا برگرداند چوں آں راہب ہفت تا پسر داشت سر یکے از آنہا بریدہ پیش آں ملاعین کرد آنہا قبول نہ کردند گفتند ایں سر حسین نیست راہب بصومعہ برگشت سر پسر دوم را بریدہ پیش کرد آنہا مثل اول اورا ہم قبول نہ کردند۔ خلاصہ آنکہ راہب بہمی طور سرہائے شش پسر ہائے خود برید وقتیکہ سر پسر ہفتمیں را

بریدِ خداوندِ متعال او را بصورتِ حضرت امام حسین علیہ السلام متشکل گردانید ملاعین آں سر را گرفتہ بجانبِ شام کوچ کردند و سرِ اقدس حضرت امام حسین علیہ السلام پیش ہمیں راہب ماند۔ بفرمائید ایں روایت ہمیں کیفیت صحیح است یا خیر۔

ترجمہ:۔ کیا فرماتے ہیں علماءِ دین و مفتیانِ شریعت اس مسئلہ میں کہ جو بعض واعظین کی زبان سے سننے میں آیا ہے۔ کہ شہادت حضرت امام حسین علیہ السلام کے بعد ملاعنہ نے جب سرِ مبارک کو مع اہلِ بیت کے دیگر قیدیوں کے بیکر شام کی طرف روانہ ہوئے تو راستہ میں ایک مقام پر انہوں نے قیام کیا جہاں راہب بھی رہتا تھا۔ ملاعنہ نے سرِ اقدس کو اس راہب کے حوالہ کر دیا کہ صبح واپس لے لیں گے رات کے وقت جب راہب نے بعض تجلیات اور عنایاتِ الٰہی کو ملاحظہ کیا تو صبح کے وقت چاہا کہ سرِ اقدس کو واپس نہ کروں چنانچہ جب ملاعنہ نے طلب کیا تو راہب نے اپنے سات بیٹوں میں سے ایک کا سر کاٹ کر پیش کیا مگر انہوں نے قبول نہ کیا۔ اور کہا کہ یہ سر حسین کا نہیں ہے اسی طرح راہب اپنے چھ بیٹوں کو پیش کر چکا مگر وہ قبول نہ کرتے تھے مگر جب اس راہب نے ساتویں بیٹے کا سر قلم کیا تو خداوند ذوالجلال نے اس سر کو حضرت امام حسین علیہ السلام کی صورت مبارک میں تبدیل فرما دیا چنانچہ ملاعنہ اسی سر کو لے کر روانہ ہو گئے اور حقیقتاً جناب سید الشہداء علیہ السلام کا سر اسی راہب کے پاس رہا۔ کیا مندرجہ بالا روایت اسی کیفیت کے لحاظ سے صحیح ہے یا خیر۔

ج۔ بسمہ تعالیٰ۔ معجزات شریفہ حضرت سید الشہداء ارواحنا فداہ۔ دریں گونہ معروف و الطاف خدائے بے مثال دوبارہ آں بزرگوار و بالاتر الحصا قابلِ انکار نیست وحکم بصحت آنچہ مسموع شدہ محتاج بفحص زیادی است و عاجلاً مجال آں نیست واللہ تعالےٰ ھو العالم۔

ترجمہ ۔ حضرت سید الشہداؑ علیہ السلام کے معجزات اور خداوند کریم کے احسان اس ذاتِ اقدس پر اس قدر ہیں کہ انکار نہیں کیا جا سکتا مگر اس خاص روایت کے متعلق صحت کا حکم لگانا ابھی تحقیق طلب ہے اور فوراً ایسا کرنا محال ہے ۔

نسب

س ۳ ۔ اگر ایک شخص ایسی عورت سے نکاح کرے جو شرعی اسباب میں سے کسی ایک کی وجہ سے اس پر ابدی حرام ہو چکی ہو تو اس کی اولاد ولدالزنا ہو گی یا نہ ۔ اور اگر ولدالزنا ہو تو کیا وہ جنت میں جائے گی ۔

ج ۔ اگر ان کو اس مسئلہ کا علم تھا تو وہ اولاد زنا سے ہو گی اور اگر وہ اولاد مومن بھی ہے تو انشاء اللہ دوسرے مومنین کے ساتھ عنایات الٰہی کی مستحق ہو گی ۔

سرکار سید ظہور حسین صاحب قبلہ لکھنؤ

اعانت طلبہ

س۱۔ دو طالب علم ایک سید دوسرا غیر سید ایک کی صدقات سادات سے اعانت ہوتی ہے اور دوسرے غیر سید کی غیر سادات کے صدقات سے۔ کتاب۔ پارچہ۔ سوئی تاگا۔ برتن لوٹا وغیرہ سب کچھ صدقات غیر سادات سے خریدا ہوا ہم درس سید کو لوٹا کتاب برتنا۔

ج۔ برتنے میں کوئی قباحت نہیں ہے اس لئے کہ وہ صدقہ اس کا ہے۔

غیر سید صدقہ خوار کے مال کا استعمال

س۲۔ سید کا ہم سایہ غیر سید صدقہ خوار ہو۔ اس کے اسباب جو صدقات سے خریدے ہوں سید کو برتنا۔

ج۔ کوئی قباحت نہیں ہے اس کے لئے برتنا صدقہ سے خارج ہے۔

نماز

س۳۔ سکوت طویل مبطل نماز ہے۔ مسلسل دو بار بلکہ تین بار چھینک آنا سکوت طویل ہوگا یا قلیل۔

ج۔ چھینک کا آنا سکوت سے خارج ہے البتہ اس کی وجہ سے فصل کثیر نہ ہو جائے ورنہ مبطل ہوگا۔

والی بال کھیلنا

س ۴۔ انگریزی مدرسوں میں مومنین کے لڑکے جو تعلیم پا رہے ہیں ان کو بجالی صحت کی غرض سے حکماً والی بال وغیرہ کھیلنا پڑتا ہے وہ حاکم شرع سے پوچھتے ہیں کہ جائز ہے یا ناجائز۔

ج۔ ناجائز۔

اخراجات بر موقع عقد

س ۵۔ لڑکی والے داماد سے رواجاً جو لیتے ہیں شرعاً جائز ہیں بصورت عدم جواز مجبوری ہو تو جائز ہے۔

ج۔ واجب نہیں ہے۔

قضا نماز

س ۶۔ میرے مجتہد قبلہ دام ظلہ کا حکم ہے کہ جس شخص کے ذمے سالوں کی قضا نمازیں ہوں اس سے اتفاقاً شب و روز کی نمازیں قضا ہو جاویں تو ادا سے پہلے ان تازہ قضا شدہ کو پڑھے اور احتیاطاً بعد کو بھی جب کہ ساری نمازیں پڑھ چکے قبل از ادا تازہ قضا کو کس نیت سے پڑھے وجوب یا قربت۔

ج۔ قربت۔

قضا نماز

س ۷۔ اگر ایسے شخص سے شب و روز سے زیادہ یعنی دو تین دن کی نمازیں قضا ہو جائیں تو قبل از ادا نہیں پڑھ سکتا صرف شب و روز کی نمازوں کے لئے ہی یہ حکم ہے۔

ج۔ ہاں۔

قصر

س ۸۔ میرے مجتہد حضرت ناصر الملۃ قبلہ دام ظلہ میرے سفر کے متعلق واقفیت رکھتے

ہیں زبانی عرض کردکہ مجھے جن ضرورتوں کے واسطے کرڑ۔ ڈیوال ۔چک نمبر۲۱ وغیرہ
مقامات پر سال گذر جاتے ہیں اور گھر آنا نصیب نہیں ہوتا۔ حضرت نے حکم
فرمایا تھا کہ وہ روزہ قیام کرکے دوسرا سفر کیا کروں لیس دوسرے سفر جداور
مسافت زبانی عرض کریں گے دریافت کرو کہ وہ روز قیام بعد دو تین ماہ متواتر
سفر کرسکتا ہوں یا نہیں۔

ج۔ بہتر ہے مہینہ میں قیام کرنا بعدہٗ سفر۔

روزہ دار

س۹۔ روزہ دار کی چوٹی سرکھس ہو جائے تو کنارے حوض پر بیٹھا زانو اور ہاتھوں کے
بل جھک کر صرف چوٹی سر کو غوطہ دیوے نہ کہ سارے سر کو تو حکم ارتماس صادر
ہوگا یا نہیں۔

ج۔ ارتماس صادر نہیں ہوگا۔

زکوٰۃ

س۱۰۔ سیونگ بنک ڈاکخانہ میں جو رقم سالوں بغیر اخراج زکوٰۃ جمع پڑی ہووے اور
ساتھ ساتھ جمع کرائی جارہی ہووے تو اس سے زکوٰۃ کس زمانہ میں اور کن
صورتوں سے دینی ہوگی۔

ج۔ زکوٰۃ نہیں مگر منافع پر خمس واجب ہوگا نکالنا۔

منت ذوالجناح

س۱۱۔ مومنین باہمی بندوقوں سے لڑے تھے ایک کی بندوق لائسنسدار تھی اور
باقی کی ایسی ویسی فریقین چار چار سال قید ہوئے لائسنس کی بندوق بھی سرکار
نے ضبط کرلی اس نے منت مانی تھی کہ اگر اپیل سے چھوٹ گئے اور بندوق بھی
مل گئی تو ہمیشہ جب تک زندہ رہوں گا ذوالجناح بنانے کی خاطر گھوڑا خرید کر

رکھونگا جس کو ہر سال شبیہ ذوالجناح بنا یا کرونگا اور بعدہٗ اولاد کو بھی اسی طرح
کرنے کی وصیت کروں گا اب وہ اپیل سے چھوٹ گئے ہیں مگر بندوق تاحال
کئی بار درخواست ہائے گذارے بھی نہیں مل رہی کیا بندوق ملنے پر منت
کا ادا کرنا واجب ہوگا یا صرف چھوٹ جانے سے ہی منت کی نیت میں
بندوق کا واگذار ہونا بھی شامل تھا جو کہ ابھی تک نہیں ملی ۔

ج ۔ صرف قید سے ہی چھوٹنا منت کا ادا کرنا واجب ہوگا ۔

فتاوی

سرکار محمد ہادی صاحب قبلہ لکھنؤ

عقد

ج ۔ جس عورت سے دونوں بھائیوں نے عقد کیا ہے اگر دونوں بھائیوں سے اس
کے بطن سے اولاد ہوتی تو ان کا باہم عقد صحیح نہ ہوتا لیکن چونکہ فرض کیا ہے
کہ شوہر اول سے اولاد نہیں ہوئی تو اب دونوں بھائی آپس میں اپنی اولاد
کا عقد ایک دوسرے سے کر سکتے ہیں ۔

فتاوی

سرکار آقائی ابوالحسن صاحب قبلہ لکھنؤ

اراضی جنگلات

س ۱۔ گورنمنٹ زراعت پیشہ رعایہ کو جنگلات سرکاری سے اراضیات دے رہی ہے
شیعہ لوگوں کو حکم شریعت حاصل کر کے اراضی حاصل کرنی ہووے تو حکم فرمایا جاوے
نیز باقی امور متعلقہ اراضی یا پیداوار اراضی بھی جو ہوں ارشاد ہوں۔

ج۔ باسمہ سبحانہٗ وللہ الحمد۔ علی الظاہر جائز ہے اور نیز پیداوار سے بھی انتفاع جائز
ہے اگر کسی مسلمان کی ملک ہونا اس کا معلوم نہ ہو۔ اور بنا وجود شرائط جو۔ گیہوں
اور دھان میں زکوٰۃ بھی دینا ہوگی۔

نمبرداری

س ۲۔ ایک گاؤں میں دو مومن ہوں گے اور باقی تمام سنی المذہب اور متعصب امید نہیں
کہ یہ ہر دو امور شرع کی بجا آوری ان ظالموں میں رہ کر کر سکیں۔ چند ایک مومنین
کا خیال ہے کہ اگر ان ہر دو سے ایک نمبردار ہو جاوے تو چنداں خطرہ نہ ہوگا
کیا نمبرداری ایسی ضرورتوں کے لئے حاصل کرنی جائز ہے۔ جب کہ مالیہ سرکار
وصول کرنا ہوتا ہے۔ اور بسا اوقات خلاف واقعات شہادت افسران دلا لیتے
ہیں۔ خاصکر افسران پولیس اور بھی نیک و بد کام نمبرداری سے متعلق ہوتے ہیں۔ جیسا
حکم ہوگا اس کی تعمیل بعض امور دین تو نمبرداری سے ہی ہو سکیں گے۔
دیسے نہیں۔

ج ۔ باسمہ سبحانہٗ ولہ الحمد۔ صورت مرقومہ میں نمبرداری جائز ہے اور فرائض نمبرداری میں اگر محرمات سے بچ سکے تو نبھانے والا جائز ہیں۔ اگر وہ دونوں شخص وہاں سے ہجرت نہ کر سکیں والا ہجرت واجب ہے۔

مسئلہ غلو

س ۔ ایک ذاکر صاحب جو زوار بھی ہیں اور صوم وصلوٰۃ کے پابند بھی ان کے لئے ہم لوگوں سے ہمیشہ خدمت اور سادات ہونے کی وجہ سے تعظیم وتکریم کرتے ہیں۔ صورتِ ذیل کے باعث سے گذشتہ وآئیندہ کے لئے حکم شرع حاصل کرنا ضروری ہوگیا ہے۔ یہ صاحب سادات شیعہ سے تھے مگر اعتقاد میں علماء کرام ومتقدین کے خلاف رہا کرتے تھے اور جناب امیر علیہ السلام سے اعتقاد مائل بغلو ان کی عام تقریر ومناظرہ ان کا ثابت تھا ایک دوست سے مقلد ہونے کی تعلیم ہوئی تو علماء عظام سے صحیح اعتقاد ہوئے اور عمدہ موحد۔ اس حالت میں اپنے آپ کو ایک دن ملامت کرتے ہوئے بول چکے ہیں کہ خشک مزاج اور ہمیشہ اضطراب ہونے سے کئی بار ذات احد وحمد کے خلاف شان بھونک چکا ہوں۔ یہ سن کر ہم سب محتاج حکم شرع ہو رہے ہیں۔ اس کے کثیر التعداد کنبہ کے آدمی نہایت افلاس میں اس طرف دیکھ رہے ہیں۔ افلاس ان کو مدت سے ہے اور ہم ہی لوگ کچھ چندہ وغیرہ کر کے یا نذر ونیاز شہداء دیا کرتے تھے۔ اب وہ نہایت خراب الحال ہیں۔

ج ۔ باسمہ سبحانہٗ ولہ الحمد۔ معلوم ہونا چاہیئے کہ جس اعتقاد کے متعلق غلو سمجھا جاتا ہے وہ کیا اعتقاد ہے اور ذات باری تعالیٰ کی نسبت کیا کہا اور اعتقاد سے کہا یا بدون اعتقاد اس کے جواب کے بعد اصل سوال کا جواب دیا جائے گا فقط۔

چندہ سے امداد

س ۔ ہم لوگ ایک شیعہ تھانیدار با تقیہ کو کہا کرتے ہیں کہ اپنے علاقہ کے شیعہ وسنی آم

لوگوں سے لے کر ساکین و فقراء و یتامیٰ شیعوں کے لئے ہمارے پاس بھیجا کر
اگرچہ رشوت کی صورت نہیں ہوتی تاہم لحاظ تھانیداری کچھ نہ کچھ وہ لوگ دے
دیتے ہیں۔ کیا جائز ہے جب کہ سنیوں کو تھانیدار کا شیعہ ہونا معلوم نہ ہو دے
اور شیعہ لوگوں کو یہ معلوم نہ ہو کہ یہ کس علاقہ کے مساکین کے لئے ہے۔ پردہ کی
ضرورت ہوتی ہے کیونکہ بلا حجاب کرنے سے موانع درپیش ہو جاتے ہیں گاہ ڈر
لگتا ہے کہ ٹھگی نہ ہو اور حشر میں موجب شرمندگی و عذاب نہ ہووے۔

ج۔ باسمہ سبحانہ ولہ الحمد۔ اگر بعنوان ظلم و جبر وغیرہ نہ لیا جاتا ہو تو جائز ہے۔

فتاوی

سرکار سید کلب حسین صاحب قبلہ مجتہد لکھنؤ

طلاق

س ا۔ اگر کوئی ۱۵ برس کا لڑکا شرعی قوانین کے مطابق اپنی عورت کو طلاق دیوے۔ تو
کیا وہ طلاق قطعی تصور کی جا سکتی ہے یا نہ۔

ج۔ باسمہ سبحانہ۔ اگر ۱۵ برس کامل ہو چکے ہیں تو وہ لڑکا بالغ ہے مگر رشد کی بھی ضرورت
ہے اور پندرہ برس کی عمر میں رشد ہونا مشکل ہے تاہم اگر پورے طور سے رشد
حاصل ہو تو طلاق صحیح ہوگی ورنہ صحیح نہ ہوگی۔